کیا آپ جانتے ہیں

قرآن واحادیث کی روشنی میں دینی معلومات کا خزینہ

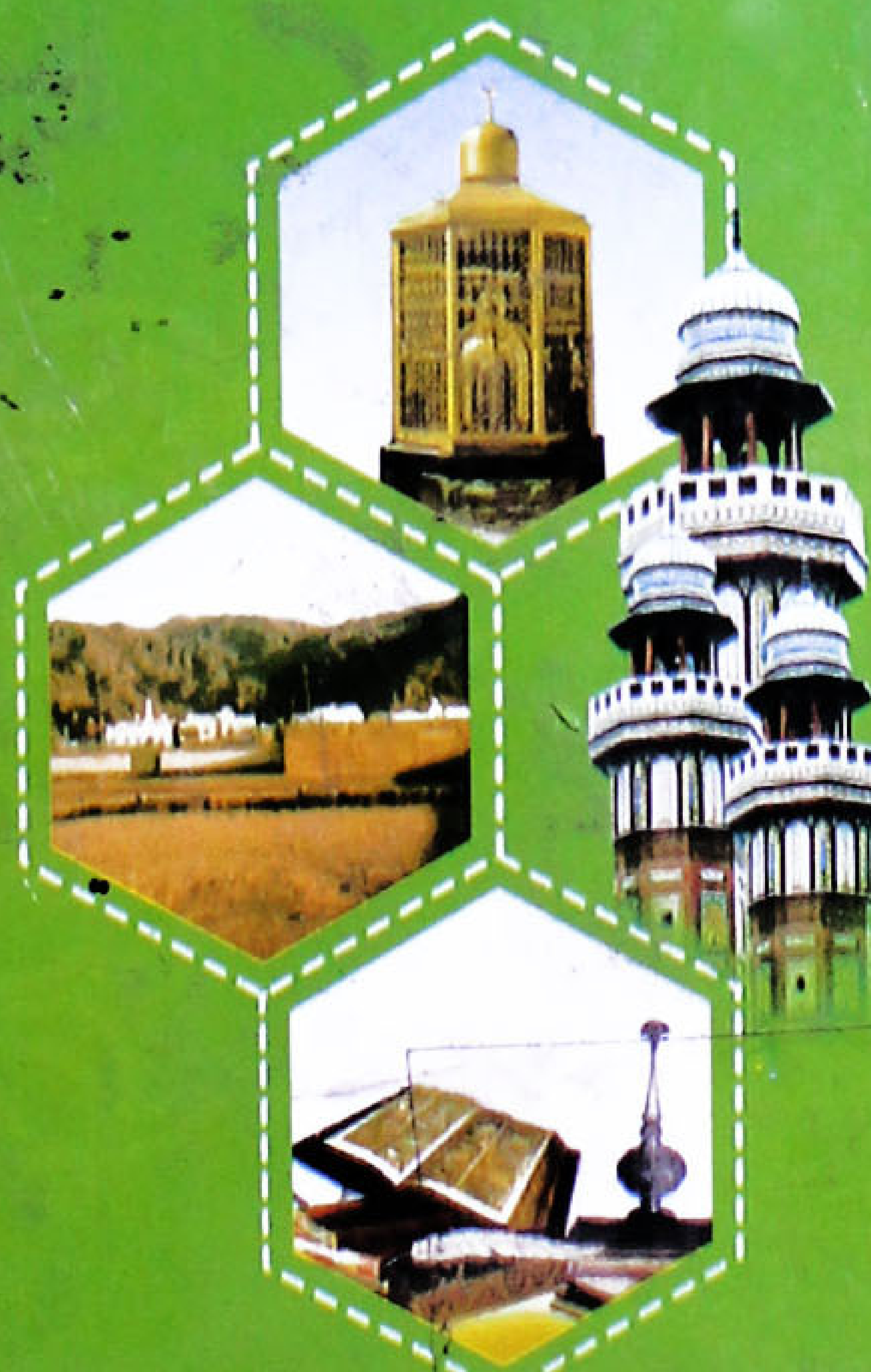

مرتبہ
حضرت مولانا سید آل رسول حسنین میاں برکاتی مدظلہ العالی
سجادہ نشین
آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ مارہرہ شریف (انڈیا)

قادری رضوی کتب خانہ۔ لاہور

قرآن واحادیث کی روشنی میں دینی معلومات کا خزینہ

کیا آپ جانتے ہیں

مُرتّبہ

حضرت مولانا سیّد آلِ رسول حسنین میاں برکاتی مدظلہ العالی

سجادہ نشین

آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ۔ مارہرہ شریف (انڈیا)

قادری رضوی کتب خانہ

گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ﴾

98077

نام کتاب	ــــــــ	کیا آپ جانتے ہیں؟
مؤلف	ــــــــ	سید آلِ رسول حسنین میاں برکاتی
سن اشاعت	ــــــــ	فروری 2005ء
بار	ــــــــ	چہارم، دسمبر 2010ء
صفحات	ــــــــ	648
سرورق	ــــــــ	فیضی گرافکس
زیرنگرانی	ــــــــ	چوہدری محمد خلیل قادری
تحریک	ــــــــ	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	ــــــــ	چوہدری عبدالمجید قادری
تعداد	ــــــــ	1100
قیمت	ــــــــ	-/330 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

Marfat.com

کیا کیا، کہاں کہاں؟

نمبر شمار	تفصیل ابواب	صفحہ
۱	پیش لفظ	ا۔ہ
۲	پہلا باب: نور محمدی	۱
۳	دوسرا باب: آباء واجداد وامہات المومنین اور اہل بیت کرام	۴۳
۴	تیسرا باب: انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام	۶۶
۵	چوتھا باب: ملائکہ ودیگر مخلوق	۱۹۴
۶	پانچواں باب: کتب سماوی وذکر الٰہی ودعا	۲۰۵
۷	چھٹا باب: تخلیق کائنات	۲۳۶
۸	ساتواں باب: ہجرت وغزوات اور جہاد اسلامی	۲۶۷
۹	آٹھواں باب: کتب احادیث اور محدثین اور فقہ وعلم دین	۲۹۵
۱۰	نواں باب: نماز، اذان اور وضو	۳۲۴
۱۱	دسواں باب: روزہ۔ماہ رمضان	۳۶۶
۱۲	گیارہواں باب: حج وعمرہ	۳۷۷
۱۳	بارہواں باب: زکوۃ، صدقہ، خیرات، صلہ رحمی	۳۸۴
۱۴	تیرہواں باب: خلفائے راشدین	۳۹۵
۱۵	چودھواں باب: صحابہ کرام وصحابیات	۴۱۲
۱۶	پندرہواں باب: آثار قیامت اور برزخ	۴۳۷
۱۷	سولہواں باب: معلومات ہفت رنگ	۴۸۲
۱۸	کتابیات	۲۳۷

Marfat.com

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلي ونسلم علیٰ رسوله الكريم وعلیٰ آله وصحبه افضل الصلوٰة والتسليم۔

یہ غالباً آج سے تین سال پہلے کی بات ہے۔ کانپور سے اہل سنت والجماعت کا ایک رسالہ استقامت ڈائجسٹ کے نام سے ہر ماہ باقاعدگی سے نکلتا تھا اس کے مدیر نے مجھ سے رسالے کے لیے کچھ لکھنے کی فرمائش کی۔ میں سوچ میں پڑ گیا کہ کیا لکھوں۔ میرا معاملہ یہ ہے کہ میں عام روش سے الگ ہٹ کر کام کرنا چاہتا ہوں۔ رسالوں میں مختلف موضوعات پر بہت سے مضامین چھپتے ہی رہتے ہیں۔ تین چار صفحات میں ایک ہی موضوع پر مختلف انداز میں روشنی ڈالی جاتی ہے۔ میں نے سوچا کیوں نہ ایسا سلسلہ شروع کروں کہ لوگوں کو کم محنت میں زیادہ معلومات حاصل ہوں۔ ان دنوں میں حکومت ہند کی وزارت اطلاعات و نشریات کے محکمہ پریس انفرمیشن بیورو میں کام کرتا تھا۔ ہمارے محکمہ سے اخبارات کے لیے ایک خصوصی سروس بھیجی جاتی تھی جس کا عنوان ہوتا تھا 'کیا آپ جانتے ہیں'۔ اس سروس کے تحت عوام کے فائدے کے کسی ایک موضوع سے متعلق معلومات صرف ایک یا دو صفحات میں الگ الگ نکات کی صورت میں پیش کی جاتی تھیں۔ میں نے یہی عنوان اپنایا اور ایسی اسلامی

Marfat.com

معلومات اکٹھی کرنی شروع کیں جو عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں ہیں یا پھر وہ دین کی بڑی بڑی کتابوں میں موجود ہیں جنھیں خرید کر پڑھنا عام آدمی کے بس کی بات نہیں ہے۔ میرا کام کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ روزانہ ایک دینی کتاب چن لیتا اور وہ کتاب اور کاغذ قلم لے کر بیٹھ جاتا۔ ایک ایک ورق پڑھتا جاتا اور اس ایک ورق میں کوئی انوکھا نکتہ نظر آتا اسے نوٹ کر لیتا۔ اس سلسلے میں مجھے بڑی عجیب اور چونکا دینے والی باتیں پڑھنے کو ملیں۔ استقامت ڈائجسٹ میں میرا یہ صفحہ اتنا مقبول ہوا کہ لوگوں کے خطوط آنے لگے۔ کچھ لوگ صرف اس ایک صفحہ کی خاطر یہ رسالہ خریدتے تھے۔ کوئی دس بارہ سال یہ سلسلہ چلا پھر میری مصروفیت بڑھ گئی اور استقامت کا روپ بھی بدل گیا۔ (اور ساتھ ہی اس کی پالیسیاں اور مصلحتیں بھی۔ بقول شخصے کوا چلا ہنس کی چال، اپنی چال بھی بھولا۔ استقامت نے انگریزی جامہ کیا پہنا کہ اپنے جامہ سے باہر ہو گیا)۔

مگر میرے مطالعہ کا سلسلہ ختم نہ ہوا اور نہ علمی معلومات کی خوشہ چینی بھی۔ میرا یہ صفحہ اتنا مقبول ہوا کہ ملک کے دوسرے اخبارات اور رسائل میں اس کے متوازی عنوانات کے تحت مضامین شائع ہونا شروع ہو گئے۔ کسی نے عنوان قائم کیا 'کیا آپ نہیں جانتے؟' کسی نے لکھا 'کیا آپ کو معلوم ہے؟' کسی نے یوں کوشش کی 'شاید آپ نہیں جانتے' وغیرہ وغیرہ۔

میں نے اپنے تیسرے نعتیہ دیوان 'تنویر مصطفیٰ' میں نعتوں کے ساتھ ساتھ اسلامی معلومات کا یہ ذخیرہ بھی تھوڑا بہت شامل کیا جسے کافی سراہا گیا۔

Marfat.com

اگلے دیوان 'عرفان مصطفیٰ' میں 'کیا آپ جانتے ہیں' کے عنوان سے کچھ زیادہ معلومات شامل کی گئیں۔ اور تازہ ترین دیوان 'نوازش مصطفیٰ' میں اہتمام کے ساتھ ہر نعت کے بعد ایک صفحہ ان معلومات کا رکھا گیا۔ میرے پڑھنے والوں نے اسے پسند کیا۔ یہاں سے مجھے یہ تحریک ملی کہ میں اپنے اس سارے خزانے کو کتابی شکل دوں۔ میرے کچھ کرم فرماؤں نے یہ زور دیا کہ میں اس کتاب کو ضرور چھپواؤں تاکہ اس کی افادیت کے پیش نظر اسے ہمارے سنی مدرسوں کے نصاب میں شامل کیا جاسکے۔ تجویز اچھی تھی اس لیے میں نے کام شروع کر دیا۔ مضامین کافی بکھرے ہوئے تھے۔ انھیں ابواب کی شکل میں ترتیب دینے میں بڑی محنت کرنی پڑی۔ قارئین کو ان اوراق میں میری اس محنت کا جابجا ثبوت مل جائے گا۔

چونکہ یہ معلومات جمع کرنے کا کام برسوں سے چل رہا ہے اس لیے بہت سی ایسی کتابوں کے نام بھی یاد نہیں رہے ہیں جن سے میں نے استفادہ کیا پھر بھی کتابیات کے تحت خاص خاص کتابوں کے نام پیش کر رہا ہوں۔ اکثر لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہر نکتہ کے بعد اگر کتاب یا ماخذ کا حوالہ درج کر دیا جاتا تو بہت اچھا ہوتا۔ ہاں' یہ مجھ سے ایک غلطی ہوئی کہ معلومات جمع کرتے وقت حوالے لکھنا یاد نہ رہے اور اب یہ میرے لیے ممکن نہیں ہے کہ پھر سے ان کتابوں کو کھوجوں اور ایک ایک حوالہ پھر سے تلاش کروں۔

جو لوگ مجھے جانتے ہیں وہ میری اس عادت کو بھی پہچانتے ہیں کہ میں

Marfat.com

اپنے قلم سے کوئی ایسی بات نہیں لکھتا جو کسی مرحلہ پر قابل گرفت ہو۔ میں نے اس کتاب کی ترتیب میں بھی یہی کوشش کی ہے کہ جو کچھ لکھوں صحیح اور مستند ماخذ سے لکھوں۔ علماء کرام یہ فیصلہ بخوبی کر سکتے ہیں کہ اس کتاب کے اندراجات بڑی کتابوں سے لیے گئے ہیں۔

میں نے اپنی حد بھر کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں کوئی اختلافی بات نہ لکھوں پھر بھی اگر میرے کسی قاری کو ان صفحات میں کوئی قابل اعتراض یا قابل گرفت بات نظر آئے تو وہ مجھے اس سے ضرور مطلع کریں۔ اگر کسی کی اصلاح سے میری عاقبت سدھر سکے تو یہ میری عین خوش نصیبی ہو گی۔

میں نے کوشس تو یہی کی ہے کہ اپنی زبان عام فہم رکھوں تاکہ میرے لکھے ہوئے کا لطف ہر شخص اٹھا سکے۔ پھر بھی کہیں کہیں اگر آپکو زبان کچھ زیادہ گاڑھی لگے تو اس کے لیے مجھے معاف کیجیے گا کہ شاید وہ گاڑھا پن اس مضمون کا متقاضی ہو۔

میں ملک میں قائم شدہ اپنے سنی مدارس کے ارباب حل و عقد سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب کو اپنے یہاں نصاب میں ضرور شامل کریں۔ آج کے اسکولوں اور کالجوں میں عام معلومات کے مضمون کو شامل کیا گیا ہے اور اس کے لیے کتابیں بھی رکھی گئی ہیں اگرچہ وہ سب دنیوی علوم پر مشتمل ہیں۔ ہمارے مدرسوں میں زیر تعلیم طلبہ کو دینی معلومات کی ضرورت ہے اور یہ معلومات زیادہ تر ایسی بڑی بڑی کتابوں میں ہیں جنھیں طلبہ تو کیا خود دارالعلوم

Marfat.com

تک نہیں خرید سکتے۔ نو خیز ذہن کے طلبہ کے لیے ان کتابوں کا پڑھنا بھی آسان نہیں ہے میری یہ کتاب اپنے اندر وہ تمام آسانیاں لیے ہوئے ہے جو روزمرہ کے پڑھنے کی کتابوں کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔ طالب علم اسے خرید کر پڑھ سکے اس لیے اس کی قیمت بھی زیادہ نہیں رکھی جارہی ہے اس کی اشاعت میں جتنی رقم خرچ ہوئی ہے اس کے تناسب سے اس کے دام رکھے گئے ہیں۔ مخیر حضرات اگر چاہیں تو آسانی سے ایک ساتھ یہ کتابیں خرید کر کسی دارالعلوم یا مدرسہ کو ہبہ کر سکتے ہیں اور صدقہ جاریہ کا لطف اٹھا سکتے ہیں۔ ان کی جیب پر بھی زیادہ بار نہ ہوگا

یہ میرا دعویٰ ہے کہ میری یہ کتاب آپ کو ایک بھری پری لائبریری کا مزہ دے گی۔

فقط

سید آل رسول حسنین میاں برکاتی
نظمی مارہروی

سجادہ نشین' آستانہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ' مارہرہ مطہرہ۔

۲۰ صفر المظفر ۱۴۱۹ھ۔

Marfat.com

پہلا باب

نور محمدی

﴿۱﴾ خالق کائنات جل شانہ نے سب سے پہلے نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تخلیق فرمایا بموجب حدیث نبوی اول ما خلق الله نوری اور بمطابق انا من نورالله والخلق کلھم من نوری۔

﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے نور سے اپنے پیارے نبی ﷺ کا نور بنایا پھر جب عالم کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کیے پہلے سے قلم دوسرے سے لوح تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے ٹکڑے کے چار حصے کیے اور ان سے ملائکہ حاملان عرش کرسی اور بقیہ فرشتے پیدا کیے۔

﴿۳﴾ حضرت کعب احبار سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو پیدا کرنا چاہا تو جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ سفید مٹی لاؤ۔ جبرئیل بہشت کے فرشتوں کے ساتھ اترے اور حضرت کی قبر شریف کی جگہ سے مٹھی بھر خاک سفید چمکتی دمکتی اٹھا لائے پھر وہ مشت خاک سفید بہشت کے چشمہ تسنیم سے گوندھی گئی یہاں تک کہ سفید موتی کے مانند ہو گئی جس کی بڑی شعاع تھی۔ بعد ازاں فرشتے اسے لے کر عرش اور کرسی کے گرد اور آسمانوں اور زمین میں پھرے یہاں تک کہ تمام فرشتوں نے آپ (روح انور اور مادّہ اطہر) کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے پہچان لیا۔

Marfat.com

﴿۴﴾ ایک روایت میں آیا ہے کہ مولائے کریم نے اپنے حبیب ﷺ کے نور کو حضرت آدم علیہ السلام کے انگوٹھوں کے ناخنوں میں آئینہ کی طرح چمکایا انھوں نے دیکھتے ہی انگوٹھوں کو چوم لیا اور آنکھوں پر مسح کیا۔

﴿۵﴾ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے حضور اقدس ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ لکھا۔

﴿۶﴾ مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا۔

﴿۷﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات سے دو ہزار سال پہلے حضور ﷺ کا نام محمد رکھا۔

﴿۸﴾ روح کی ترقی نو قسم پر ہے : اول مومن' دوم عابد' سوم زاہد' چہارم عارف' پنجم ولی' ششم نبی' ہفتم مرسل' ہشتم اولوالعزم اور نہم خاتم۔ حضور ﷺ میں یہ کل مراتب جمع ہیں مگر حضور ﷺ کا مرتبہ کسی میں نہیں

﴿۹﴾ ظہور نبوت کی ابتداء رویائے صادقہ یعنی سچے خوابوں سے ہوئی جن کی مدت چھ ماہ تھی۔ سورہ اقراء کا نزول رمضان میں ہوا اس طرح ثابت ہوا کہ رویائے صادقہ کی ابتداء ربیع الاول شریف سے ہوئی۔ اس طرح ربیع الاول کو حضور ﷺ کی ذات طیبہ سے چار خصوصیات حاصل ہوئیں: ولادت' وصال' تکمیل ہجرت اور ظہور نبوت۔

﴿۱۰﴾ امام شعبی نے فرمایا کہ بعثت اقدس کے ابتدائی تین سال حضرت اسرافیل علیہ السلام وحی لانے پر مقرر تھے پھر یہ خدمت حضرت جبرئیل علیہ

Marfat.com

السلام کو سونپی گئی انھیں کی وساطت سے پورا قرآن نازل ہوا۔

﴿۱۱﴾ حضور سرور کائنات ﷺ کو پہلے نیند میں چھ ماہ لوح محفوظ کی سیر کرائی گئی پھر ۲۳ سال بیداری میں۔ ۲۳ سال کا چھیالیسواں حصہ چھ ماہ ہوتا ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ مومن کا سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

﴿۱۲﴾ حضور ﷺ کعبہ کا کعبہ ہیں اسی لیے آپ کی ولادت پاک پر کعبہ معظمہ نے حضرت آمنہ خاتون کے مکان یا مقام ابراھیم کی طرف سجدہ کیا تھا۔

﴿۱۳﴾ سرورکائنات ﷺ کو بعثت اقدس سے بارھویں برس زمانہ قیام مکہ میں رجب کی ۲۷ ویں تاریخ کو شب یوم مبارکہ دوشنبہ میں معراج ہوئی۔

﴿۱۴﴾ سرور عالم ﷺ معراج کی شب مکہ سے بیت المقدس تک براق پر' بیت المقدس سے آسمان دنیا تک معراج (ایک سیڑھی) پر' وہاں سے ساتویں آسمان تک فرشتوں کے بازو پر' وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک جبرئیل علیہ السلام کے بازو پر اور سدرہ سے عرش تک رف رف پر تشریف لے گئے۔ نزول یعنی واپسی بھی اسی ترتیب سے ہوئی۔

﴿۱۵﴾ شب معراج حضور اقدس ﷺ نے زمین پر انبیاء کرام کی امامت کی اور آسمانوں پر ملائکہ کی۔

﴿۱۶﴾ رسول اللہ ﷺ کو معراج کی شب سواری کے لیے جو براق عطا ہوا تھا وہ گدھے سے کچھ بڑا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا۔ چہرہ انسان کا سا' دم اونٹ کی سی ایال گھوڑے کے سے' پاؤں اونٹ کے سے' کھر بیل کے جیسے تھے۔ اور پشت سفید موتی کی طرح چمک رہی تھی اس کی رانوں میں دو پر تھے۔ اس کی لگام جنت

Marfat.com

کی حریر کی تھی۔

﴿۱۷﴾ شب معراج نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس میں نبیاء کرام کی امامت فرمائی۔ یہ کون سی نماز تھی اس میں علماء کے دو قول ہیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ نماز عرش کی طرف پرواز کرنے سے پہلے بیت المقدس میں پڑھائی اس صورت میں یہ عشاء کی نماز ہوئی۔ کچھ علماء کا قول ہے کہ سید الانبیاء ﷺ نے سفر معراج سے واپسی پر یہ نماز پڑھائی۔ اس صورت میں یہ فجر کی نماز ہوئی۔ کچھ علماء کا خیال ہے کہ حضور ﷺ نے معراج کو جاتے وقت اور وہاں سے واپسی پر' دونوں وقت امامت فرمائی۔

﴿۱۸﴾ سرور عالم ﷺ نے شب معراج حق تعالیٰ سے نوّے ہزار کلمے سماعت فرمائے۔

﴿۱۹﴾ سید عالم ﷺ نے واقعہ معراج میں فرمایا ہے کہ میں نے یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں دیکھا۔

﴿۲۰﴾ حضور اقدس ﷺ کو قرآن مجید میں گیارہ جگہ یاایھا النبی کہہ کر خطاب فرمایا گیا ہے۔

﴿۲۱﴾ قرآن عظیم میں اسم محمد چار جگہ آیا ہے اور اسم احمد ایک جگہ ﷺ۔

﴿۲۲﴾ لا الہ الا اللہ میں بارہ حروف ہیں اسی طرح محمد رسول اللہ' ابو بکر الصدیق' عمر ابن الخطاب' عثمان ابن عفان' علی بن ابی طالب سب میں بارہ ہی حروف ہیں۔

﴿۲۳﴾ حضور اکرم ﷺ کی اطاعت مطلقاً واجب ہے خواہ عقل میں آئے یا

Marfat.com

نہ آئے۔ اگر حضور ﷺ ایسا حکم دیں جو ہم بظاہر کو قرآن کے حکم سے خلاف معلوم ہو تب بھی حضور کی اطاعت لازم ہے۔

﴿۲۴﴾ نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنا ہر مسلمان مکلف پر عمر میں ایک بار فرض ہے۔

﴿۲۵﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل' اسرافیل' میکائیل اور عزرائیل آئے۔ جبرئیل نے فرمایا جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس کا ہات پکڑ کر اسے پل صراط سے اتاروں گا۔ میکائیل نے کہا میں آپ کے حوض کوثر سے اس کو پانی پلاؤں گا۔ اسرافیل نے کہا میں خدا کے سامنے سجدہ کروں گا اور جب تک اس کی مغفرت نہ ہو گی سجدے سے سر نہ اٹھاؤں گا۔ عزرائیل نے کہا میں اس کی روح اس طرح قبض کروں گا جس طرح انبیاء کی۔

﴿۲۶﴾ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے اس کے نامہ اعمال سے چار ہزار گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔

﴿۲۷﴾ حدیث میں ہے جس شخص نے میرا نام اذان میں سنا اور محبت سے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر ملے وہ کبھی اندھا نہ ہو گا۔

﴿۲۸﴾ اکثر لوگ آجکل حضور انور ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ صلعم ' عم' اور دوسرے نشان بناتے ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں پہلا وہ شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار اختیار کیا اس کا ہات کاٹا گیا علامہ طحاوی کا قول ہے کہ نام مبارک کے ساتھ درود یا سلام کا ایسا اختصار لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے کیونکہ انبیاء کرام کی شان کو ہلکا کرنا کفر ہے۔

Marfat.com

﴿۲۹﴾ درود پڑھنا قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد کے سارے علماء کے نزدیک سنت ہے مگر امام شافعی کے نزدیک فرض ہے۔

﴿۳۰﴾ ایک شخص حضور انور ﷺ کا نام پاک لکھتا تو اس کے ساتھ صلی اللہ علیہ لکھتا وسلم نہ لکھتا۔ تو حضور ﷺ نے خواب میں اس پر عتاب فرمایا اور فرمایا کہ تو خود کو چالیس نیکیوں سے محروم رکھتا ہے یعنی لفظ وسلم میں چار حروف ہیں اور ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ہیں لہذا اس حساب سے چالیس نیکیاں ہوتی ہیں۔

﴿۳۱﴾ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص کاغذ کی بچت کے خیال سے حضور ﷺ کے نام پاک کے ساتھ درود نہیں لکھتا تھا تو اس کا ہاتھ سڑنے گلنے لگا۔

﴿۳۲﴾ حدیث میں ہے کہ ہر مومن کے ساتھ پانچ فرشتے رہتے ہیں ایک دائیں جو نیکیاں لکھتا ہے' ایک بائیں جانب جو برائیاں لکھتا ہے' ایک سامنے جو بھلائیوں کی تلقین کرتا ہے' ایک پیٹھ پیچھے جو مکروہات کو دفع کرتا ہے ایک پیشانی کے پاس جو درود وسلام لکھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

﴿۳۳﴾ مشہور و معروف درود تاج حضرت خواجہ سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی جناب میں زیارت کے وقت پیش کیا تھا۔

﴿۳۴﴾ مثنوی شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ سید عالم ﷺ نے شہد کی مکھی سے پوچھا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے۔ اس نے عرض کیا یا حبیب اللہ' ہم چمن میں جا کر طرح طرح کے پھولوں کا رس چوستے ہیں پھر اس کو منہ میں لے کر

Marfat.com

اپنے چھتوں تک آجاتے ہیں اور وہاں اگل دیتے ہیں وہی شہد ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پھولوں کے رس پھیکے یا کسیلے ہوتے ہیں اور شہد میٹھا۔ یہ مٹھاس کہاں سے آتی ہے؟ شہد کی مکھی نے عرض کیا ہمیں قدرت نے سکھایا ہے کہ ہم چمن سے لے کر چھتوں تک راستے بھر آپ پر درود پڑھتے ہوئے آتے ہیں اسی کی برکت سے شہد میں لذت اور مٹھاس پیدا ہوتی ہے۔

﴿۳۵﴾ حضور انور ﷺ کے ذاتی نام دو ہیں: محمد اور احمد۔ باقی صفاتی نام دو سو ایک ہیں۔ اور مدارج النبوۃ کی روایت کے مطابق ایک ہزار ہیں۔

﴿۳۶﴾ جس دستر خوان پر محمد نام کا مسلمان موجود ہو اس کھانے میں بہت برکت ہوتی ہے۔

﴿۳۷﴾ ایک اسرائیلی سو برس کا گنہگار تھا بعد موت لوگوں نے اسے گھورے پر ڈال دیا۔ رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی کہ میرے اس بندے کو غسل کفن نماز کے بعد دفن کرو۔ اس نے ایک بار توریت میں محمد نام دیکھ کر اسے بوسہ دیا تھا آنکھوں سے لگایا تھا۔ ہم نے اس کے گناہ بخش دیے۔

﴿۳۸﴾ جس شخص کے لڑکیاں ہی ہوتی ہوں بیٹا نہ ہو وہ شروع زمانہ حمل میں اپنی بیوی کے پیٹ پر انگلی سے لکھ دیا کرے: جو اس پیٹ میں ہے اس کا نام محمد ہے۔ انشاء اللہ بیٹا ہی ہوگا۔ مگر حمل کے چار ماہ کے اندر یہ عمل چالیس روز تک کرے۔

﴿۳۹﴾ حضور اکرم ﷺ سے پہلے سات آدمیوں نے اپنے بچوں کے نام محمد رکھے اس امید پر کہ نبی آخر الزماں وہی ہوں گے۔

Marfat.com

﴿۴۰﴾ بابانانک نے اسم محمد ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے کہ کسی نام کے عدد نکال کر انھیں چوگنا کرو پھر دو ملا کر پانچ گنا کرو پھر اس مجموعہ میں سے بیس نکالتے جاؤ جب اتنے بچیں کہ بیس نہ نکل سکیں انھیں نو گنا کرو' دو اور ملاؤ' تو ۹۲ کا عدد حاصل ہو گا جو نام پاک محمد کے اعداد ہیں۔ میں نے اس حساب کو مختلف طریقوں سے آزمایا ہے اور ہر بار ٹھیک پایا ہے۔

﴿۴۱﴾ علماء فرماتے ہیں کہ درود شریف میں شفاء ہے کہ یہ ہماری پہلی ماں حضرت حوا کا مہر ہے۔

﴿۴۲﴾ تفسیر صاوی میں ہے کہ حضور ﷺ کا نام شریف زبان سریانی میں جو توریت کی زبان ہے مُنحَمنّ" ہے۔ جس کے معنی ہیں محمد ﷺ۔ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے روایت کی کہ حضور انور ﷺ کا اسم مبارک اہل جنت کے نزدیک عبد الکریم ہے' دوزخیوں کی زبان پر عبد الجبار' عرش والوں کی زبان پر عبد المجید' باقی تمام فرشتوں کی زبان پر عبد الحمید اور سارے نبیوں کے ہاں عبد الوہاب ہے۔ شیاطین کے منہ پر عبد القاہر' جنات کی زبان پر عبد الرحیم' پہاڑوں پر عبد الخالق' خشکیوں میں عبد القادر' دریاؤں میں عبد المہیمن' کیڑے مکوڑوں کی زبان پر عبد الغیاث' وحشی جانوروں کی زبان پر عبد الرزاق' توریت میں موذ موذ' انجیل میں طاب طاب' زبور میں فاروق' باقی آسمانی صحیفوں میں عاقب ہے۔ رب کے ہاں طٰہٰ اور محمد ہے ﷺ۔

﴿۴۳﴾ حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارک آسمان پر احمد' زمین پر محمد اور زمین کے نیچے محمود ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

﴿۴۴﴾ حضور اقدس ﷺ کے جسم اطہر اور کپڑوں پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔ بعض علماء عجم نے کہا ہے کہ محمد رسول اللہ میں حروف غیر منقوط ہیں کیونکہ نقطہ مکھی سے مشابہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپکے جسم پاک کے ساتھ ساتھ اسم پاک کو بھی اس تشابہ سے محفوظ رکھا ہے۔

﴿۴۵﴾ لفظ اللہ میں بھی چار حروف ہیں اور لفظ محمد میں بھی۔ لفظ اللہ بھی غیر منقوط ہے اور لفظ محمد بھی۔ جس طرح لاالہ الااللہ میں کوئی نقطہ نہیں ہے اسی طرح محمد رسول اللہ میں بھی کوئی نقطہ نہیں ہے۔

﴿۴۶﴾ رسول اللہ ﷺ کو کبھی جماہی نہیں آئی۔

﴿۴۷﴾ اصحاب فیل کا واقعہ سرور عالم ﷺ کی ولادت اقدس سے ۵۵ دن پہلے پیش آیا تھا۔

﴿۴۸﴾ سرور عالم ﷺ جس وقت پیدا ہوئے دونوں ہات زمین پر رکھے ہوئے' سر آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے' بدن بالکل پاکیزہ اور تیز بو کستوری کی طرح خوشبودار' ختنہ کیے ہوئے ناف بریدہ' آنکھیں قدرت الٰھی سے سرگیں تھیں۔

﴿۴۹﴾ جو لوگ حضور ﷺ سے متعلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن کریم کی اس آیت کے مصداق ہیں کہ بعض باتوں کو مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔ یعنی آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کے علم غیب کا بیان ہے انکار کرتے ہیں۔

﴿۵۰﴾ حدیث شریف میں ہے کہ ابولہب کو دوشنبہ کے روز عذاب ہلکا

Marfat.com

ہوتا ہے اور اسے انگلی چوسنے سے پانی ملتا ہے کیونکہ اس نے سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنانے والی اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

﴿۵۱﴾ حضور ﷺ نے فرمایا میں نے ابو طالب کو آگ میں پایا تو انھیں وہاں سے نکال کر آگ کے جھیرے میں کر دیا جہاں آگ کی گرمی تو ہے مگر آگ نہیں۔ سزا میں یہ کمی حضور ﷺ کی خدمت کے بدلے میں ملی۔

﴿۵۲﴾ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک نوزائیدہ بچہ لایا گیا۔ حضور نے فرمایا اے بچے میں کون ہوں۔ اس ایک دن کے بچے نے نہایت فصیح زبان میں کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو سچ کہتا ہے 'اللہ تجھکو برکت دے۔ بچے نے پھر کوئی بات نہیں کی۔ وہی اپنے وقت پر برس ڈیڑھ برس کے بعد بولنا شروع کیا۔ سب ان کو مبارک یمامہ کہتے تھے۔ یہ واقعہ حج الوداع میں ہوا۔

﴿۵۳﴾ حضور انور ﷺ نے حضرت طلحہ کی باندی اور آٹے میں لعاب دہن ڈال دیا تھا تو چار سیر جو اور تین سیر گوشت سے دو ہزار آدمیوں نے کھانا کھایا اور کھانا بھی کم نہ ہوا۔

﴿۵۴﴾ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں حضور اقدس ﷺ کے ایک ہزار معجزے درج کیے ہیں۔ بعض علماء اور محدثین نے لکھا ہے کہ تین ہزار معجزے حضور ﷺ سے صادر ہوئے۔

﴿۵۵﴾ ہندوستان کے شہر دیا کے راجہ نے اپنے محل سے معجزہ شق القمر دیکھ کر حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں اپنا ایلچی بھیجا اور مسلمان ہو گیا۔ سوانح

Marfat.com

الحرمین میں راجہ کا اسلامی نام عبداللہ لکھا ہے۔

﴿۵۶﴾ جناب رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ملک حجاز میں ایک آگ نکلے گی کہ اس کی روشنی سے شہر بصرہ کی پہاڑیاں روشن ہو نگی۔ سو ۶۵۴ھ میں مدینہ منورہ کے متصل ایک آگ بطور شہر کے زمین سے نکلی ایک مدت تک رہی پھر معدوم ہو گئی۔

﴿۵۷﴾ حضور اقدس ﷺ جس جانور پر سوار ہوتے' جب تک سوار رہتے جانور بول و براز نہ کرتا۔

﴿۵۸﴾ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا۔ اول جب حضور اقدس ﷺ حضرت حلیمہ کے گھر تھے' دوسری بار قرب زمانہ جوانی میں جب آپ کا سن شریف دس برس کا ہوا' تیسری بار نزول وحی سے قبل اور چوتھی بار شب معراج میں۔

﴿۵۹﴾ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مشکیزہ کا منہ کاٹ کر رکھ لیا تھا جس سے منہ لگا کر ساقی کوثر ﷺ نے پانی پیا تھا۔ مدینہ کے بیماروں کو یہ چمڑے کا ٹکڑا دھو کر پلاتی تھیں انھیں شفا ہوتی تھی۔

﴿۶۰﴾ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے پہلے وصیت کی تھی کہ میرے پاس حضور ﷺ کے بال اور ناخن ہیں وہ میرے کفن میں میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دیے جائیں تاکہ قبر کی مشکل آسان ہو۔

﴿۶۱﴾ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں حضور اقدس ﷺ کا موئے مبارک تھا جسے پہن کر وہ جنگ کرتے تھے۔

Marfat.com

﴿۶۲﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس سرکار دو عالم ﷺ کا جبہ مبارکہ تھا جسے دھو کر بیماروں کو دوا کے طور پر پلاتی تھیں۔

﴿۶۳﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر صحابہ کرام کی دعوت تھی۔ کپڑے کا دستر خوان لایا گیا جو بہت میلا تھا۔ آپ نے وہ دستر خوان بھڑکتے ہوئے تنور میں ڈال دیا۔ میل جل گیا۔ دستر خوان کے کپڑے کے تار تک گرم نہ ہوئے۔ حاضرین نے پوچھا اے صحابی رسول آگ میں یہ کپڑا کیوں نہ جلا اور صاف کیسے ہو گیا؟ آپ نے فرمایا ایک دن نبی کریم ﷺ نے اس دستر خوان سے اپنے ہات اور منہ پونچھ لیا تھا اس دن سے آگ اسے نہیں جلاتی۔

﴿۶۴﴾ حضور اقدس ﷺ کے پاس ایک بوریا تھا جسے موڑ کر آپ اسے حجرے کی وضع پر بنا لیتے تھے اسی میں نماز پڑھتے تھے اور دن میں اسی کو بچھا کر اس پر تشریف فرما ہوتے تھے۔

﴿۶۵﴾ حضور اقدس ﷺ کے پاس تین تلواریں تھیں ایک کا نام ذوالفقار دوسری کا نام ماثور اور تیسری کا نام تبار تھا۔

﴿۶۶﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دیگر انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی محل ہو جس کی کل تعمیر نہایت خوبصورت ہوئی ہو صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ دیکھنے والے اس کو گھوم پھر کر دیکھتے ہوں۔ ان کو عمارت دیکھکر تعجب ہوتا ہو لیکن اس ایک اینٹ کی جگہ خالی ہونے سے خوب صورتی کی تکمیل نہ ہوتی ہو۔ بس یہی صورت میری ہے۔ میں نے ہی اس خالی جگہ کو پر کیا ہے۔ مجھ سے ہی اس عمارت کی

Marfat.com

تکمیل ہوئی ہے۔اور مجھ پر ہی پیغمبروں کا سلسلہ ختم ہوا ہے۔ بعض روایات میں ہے میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔

﴿٦٧﴾ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس لکھ رکھا ہے کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور میرا خاتم النبیین ہونا خدا نے اس وقت لکھ دیا تھا جب آدم علیہ السلام کیچڑ کی حالت میں تھے۔اور اب میں تم کو اپنی ابتدائی حالت کے بارے میں خبر دیتا ہوں: میں ابراھیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو وضع حمل کے وقت انھوں نے دیکھا تھا کہ ان کے اندر سے ایک نور نکلا تھا جس سے شام کے محلات جگمگا اٹھے تھے۔

﴿٦٨﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے لیے خدا سے وسیلہ کی خواستگاری کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ وسیلہ کیا چیز ہے۔ فرمایا جنت میں سب سے بڑا مرتبہ ہے جو صرف ایک آدمی کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک آدمی میں ہی ہوؤں گا۔

﴿٦٩﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قربانی میرے لیے فرض کر دی گئی ہے اور تمھارے اوپر فرض نہیں کی گئی اور بطور وجوب چاشت کی نماز کا مجھے حکم دیا گیا ہے مگر تم کو نہیں دیا گیا۔

﴿٧٠﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

﴿٧١﴾ حضور اکرم ﷺ کی مزار اقدس پر روز صبح ستر ہزار فرشتے حاضر

Marfat.com

ہوتے ہیں، پر بچھاتے ہیں، استغفار کرتے ہیں، شام تک درود شریف پڑھتے ہیں، شام کو آسمان پر چڑھ جاتے ہیں اور دوسرے فرشتے اترتے ہیں اور اسی طرح صبح تک رہتے ہیں۔ تا قیامت یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ جب قیامت کا دور ہوگا حضور ﷺ ستر ہزار فرشتوں کے جلو میں باہر تشریف لائیں گے۔

﴿۷۲﴾ حضور اقدس ﷺ کو چونتیس بار معراج روحانی ہوئی۔

﴿۷۳﴾ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص میرا نام لکھ کر اس کے آگے ﷺ لکھ دیتا ہے تو جب تک وہ تحریر باقی رہے گی، فرشتے اس کے لیے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔

﴿۷۴﴾ سرور عالم ﷺ کے غسل مبارک کا پانی چار شیشوں میں بھر کر ایک شیشہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے لیا، ایک حضرت میکائیل علیہ السلام نے ایک اسرافیل علیہ السلام نے ایک حضرت عزرائیل علیہ السلام نے لیا۔ عزرائیل نزع کے وقت مومنوں کے منہ میں اس میں سے ایک قطرہ ڈال دیتے ہیں اس سے موت کی سختی میں آسانی ہو جاتی ہے۔ میکائیل منکر نکیر کے سوال کے وقت ایک قطرہ ڈال دیتے ہیں اس سے جواب میں سہولت ہوتی ہے۔ اسرافیل قیامت کے دن ایک قطرہ چہرے پر چھڑک دیں گے اس سے اہوال قیامت سے امن ملے گا اور جبرئیل علیہ السلام دیدار الٰھی ہوتے وقت ایک قطرہ آنکھوں میں ڈال دیں گے اس سے مومنوں کی آنکھوں کو جمال بلا کیف اور دیدار خداوندی کے مشاہدے کی طاقت حاصل ہو جائے گی۔

﴿۷۵﴾ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اکرم

Marfat.com

ﷺ کے کچھ سرخ رنگ کے بال تھے جو ایک ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے۔ لوگ ان بالوں سے نظر بد اور دوسری بیماریوں کا علاج کرتے تھے۔

﴿۷۶﴾ حضور اقدس ﷺ نے مشہور پہلوان رکانہ کیساتھ کشتی لڑی اور اسے کئی بار پچھاڑا۔

﴿۷۷﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو جماعت کسی مجلس سے مجھ پر درود پڑھے بنا اٹھ کھڑی ہوئی وہ گویا کسی مردار جانور کی سڑی ہوئی لاش کے پاس سے اٹھی ہے۔

﴿۷۸﴾ حضور علیہ السلام کے ترکش کا نام کافور تھا۔

﴿۷۹﴾ ابراھیم نخعی ایک فقیہ کے شاگرد تھے۔ لوگوں نے ان کے مرنے کے بعد انھیں خواب میں دیکھا کہ مجوسیوں کی ٹوپی سر پر رکھے ہوئے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا تو فقیہ نے جواب دیا کہ جب مصطفی ﷺ کا اسم شریف آتا میں درود شریف نہ پڑھتا اسی کی نحوست سے معرفت اور ایمان سلب کر لیا گیا۔

﴿۸۰﴾ علماء کا قول ہے کہ دنیا و آخرت کے تمام پانیوں سے افضل و مقدس وہ پانی ہے جو حضور اقدس ﷺ کی انگلیوں سے نکلا' حتی کہ آب زم زم سے بھی۔

﴿۸۱﴾ ایکبار حضور شفیع المذنبین ﷺ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے باغ میں تشریف لیگئے آنحضرت کے قدموں کی برکت سے ان کا باغ سال بھر میں دوبار پھل دینے لگا۔

﴿۸۲﴾ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں روئے زمین پر جتنے پیڑ پتھر ڈھیلے ہیں' میں قیامت کے دن ان سب سے زیادہ آدمیوں کی شفاعت کروں گا۔

Marfat.com

﴿۸۳﴾ کعب احبار سے نقل کیا گیا کہ جنت والوں کے نزدیک نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی عبد الکریم ہے' دوزخ والوں کے نزدیک عبد الجبار ہے' اہل عرش کے نزدیک عبد الحمید ہے' جنوں کے نزدیک عبد الرحیم' انبیاء کرام کے نزدیک عبد الوہاب ہے' شیاطین کے نزدیک عبد القہار' پہاڑوں میں عبد الخالق' صحراؤں میں عبد القادر' سمندروں میں عبد المہیمن' زندوں کے نزدیک عبد القدوس' درندوں کے نزدیک عبد السلام' جنگلی جانوروں کے نزدیک عبد الرزاق' پرندوں میں عبد الغفار اور چوپایوں میں عبد المومن ہے۔

﴿۸۴﴾ نبی کریم ﷺ کو لوکی بہت پسند تھی فرماتے تھے لوکی میرے بھائی یونس علیہ السلام کا درخت ہے۔

﴿۸۵﴾ حضور ﷺ نے فرمایا جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔ یہ حدیث متواتر ہے بارہ صحابہ سے منقول ہے جن میں عشرہ مبشرہ بھی ہیں۔ اس حدیث کے سوا کسی حدیث میں عشرہ مبشرہ جمع نہیں ہوئے۔

﴿۸۶﴾ حضور ﷺ جب بیت الخلا تشریف لے جاتے تو انگشتری مبارک یا تو اتار کر باہر ہی رکھ جاتے یا جیب یا منہ میں ڈال لیتے تھے کیونکہ اس میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

﴿۸۷﴾ حضور ﷺ کا سجدہ یوم محشر ایک ہفتے تک رہے گا جس میں حضور ﷺ ایسی حمد کریں گے جو کبھی کسی نے نہ کی ہوگی۔

﴿۸۸﴾ حضرت سائب بن یزید کے سر میں درد تھا۔ حضور اقدس ﷺ

Marfat.com

کے دست مبارک کی برکت سے جاتا رہا۔ اس بات کی برکت یہ ہوئی کہ حضرت سائب کی عمر سو سال ہوئی نہ کوئی بال سفید ہوا اور نہ کوئی دانت گرا۔

﴿۸۹﴾ مہر نبوت حضور ﷺ کی گردن کے نیچے دو کندھوں کے درمیان ایک پارہ گوشت تھا جس پر کچھ تل تھے کبوتری کے انڈے یا مسہری کی گھنڈی کے برابر۔ پارہ گوشت نہایت نورانی چمکدار تھا۔ سیاہ تل آس پاس بال' ان کے اجتماع سے یہ جگہ نہایت بھلی معلوم ہوتی تھی۔ نیچے سے دیکھو تو پڑھنے میں یوں آتا تھا: اَللهُ وَحدَہ' لاَ شَرِیكَ لَہ' ۔ اوپر سے دیکھو تو یوں پڑھا جاتا تھا: تَوَجَّہ' حَیثُ کُنتَ فَاِنَّكَ مَنصُور" ۔ اسے مہر نبوت اس لیے کہتے تھے کہ گذشتہ آسمانی کتابوں میں اس مہر کو حضور کے خاتم النبیین ہونے کی علامت قرار دیا گیا تھا وفات اقدس کے وقت یہ مہر نبوت غائب ہو گئی تھی۔ اس میں اختلاف ہے کہ وقت ولادت موجود تھی یا نہیں۔ بعض نے فرمایا کہ شق صدر کے بعد فرشتوں نے جو ٹانکے لگائے تھے ان سے یہ مہر پیدا ہو گئی تھی۔ صحیح یہ ہے کہ بوقت ولادت اصل مہر موجود تھی مگر اس کا ابھار ان ٹانکوں کے بعد ہوا۔

﴿۹۰﴾ سرور عالم ﷺ کی ابروؤں کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کی حالت میں سرخ ہو جاتی تھی۔

﴿۹۱﴾ حضور ﷺ جب چلتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا گویا بلندی سے اتر رہے ہیں۔

﴿۹۲﴾ حضور اقدس ﷺ اپنے جد کریم حضرت ابراھیم علیہ السلام سے بہت زیادہ مشابہ تھے۔

Marfat.com

﴿۹۳﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ کے سر مبارک اور ریش مقدس میں صرف چودہ بال سفید شمار کیے۔

﴿۹۴﴾ حضور ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا عقیق تھا۔

﴿۹۵﴾ سرکار دو عالم ﷺ کی تلوارِ مبارک کا قبضہ چاندی کا بنا ہوا تھا۔

﴿۹۶﴾ رسول کریم ﷺ کا تہہ بند شریف پنڈلیوں کے نصف تک ہوتا تھا۔

﴿۹۷﴾ حضور انور ﷺ اکثر دستار مبارک کے نیچے چھوٹا سا رومال رکھتے تھے اور وہ کپڑا تیل سے بھیگا رہتا تھا۔

﴿۹۹﴾ نبی کریم ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹتے تھے۔

﴿۱۰۰﴾ حضور ﷺ نے تمام عمر نہ تو چوکی پر بیٹھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی۔

﴿۱۰۱﴾ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔

﴿۱۰۲﴾ جس بستر پر رسول خدا ﷺ آرام فرماتے تھے وہ چمڑے کا تھا اور اسمیں کھجور کی مونجھ بھری ہوئی تھی۔

﴿۱۰۳﴾ مفسرین کرام کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اگر ایسا حسن دیا جاتا کہ دیکھنے والے مصر کی عورتوں کی طرح حیرت زدہ ہو کر ہات کاٹ لیتے تو یہ رحمت کے خلاف ہوتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا حسن دل میں پیوست ہوتا تھا۔ اگر آپ کو مصر کی عورتیں دیکھ لیتیں تو بجائے ہاتوں کے دلوں کو کاٹ لیتیں۔

﴿۱۰۴﴾ قبر انور کا وہ حصہ جو سرکار مدینہ ﷺ کے بدن مبارک سے ملا ہوا

Marfat.com

ہے وہ کعبہ معظمہ بلکہ عرش معلّی سے بھی افضل ہے۔ عشاق کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا سینہ' علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا زانو' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی گود جو حضور اکرم ﷺ کی آرام گاہ بنی وہ بھی عرش معلیٰ سے کہیں افضل ہے۔

﴿۱۰۵﴾ حضورِ اکرم ﷺ نے خواب دیکھا کہ آپ کے سامنے کچھ گائیں ذبح کی جا رہی ہیں اور دیکھا کہ آپ کی تلوار ٹوٹ گئی ہے۔ مگر بعد میں پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔ آپ کے خواب کی تعبیر کی صورت میں بدر کی غنیمت میں ذوالفقار ملی جو منبہ ابن حجاج سہمی کی تلوار تھی۔ حضور انور ﷺ نے یہ تلوار اپنے لیے پسند فرمالی۔ اور غزوہ خندق میں مولا علی کرم اللہ وجہہ کو بخش دی چونکہ اس کے مختلف پرت تھے اس لیے اسے ذوالفقار یعنی جوڑ اور پرت والی تلوار کہتے ہیں۔

﴿۱۰۶﴾ حضور انور ﷺ کا قرین یعنی ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا تھا۔ یہ خصوصیت سرکار کے صدقے میں دوسرے انبیاء کو بھی حاصل رہی۔

﴿۱۰۷﴾ بعض علماء کہتے ہیں کہ تمام دنیا کے پانیوں سے زمزم افضل ہے مگر زمزم سے بھی افضل وہ پانی ہے جو ایک موقع پر حضور ﷺ کی انگلیوں سے جاری ہوا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمزم تو ایک نبی کے تلوے سے جاری ہوا تھا اور یہ پانی سید المرسلین کی مبارک انگلیوں سے نکلا تھا۔

﴿۱۰۸﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری نصرت پُروا ہوا کے ذریعہ کی گئی ہے اور قوم عاد پچھوا سے ہلاک ہوئی۔

﴿۱۰۹﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو ہانڈی کی

Marfat.com

تہہ کی چیز یعنی کھرچن نہایت مرغوب تھی۔

﴿۱۱۰﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کچی پیاز کھانے سے منع فرمایا ہے البتہ پختہ پیاز کھانے کی اجازت دی ہے۔

﴿۱۱۱﴾ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لہسن کے بارے میں دریافت کیا گیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کھانا کھایا ہے اس میں پختہ لہسن پڑا ہوا تھا۔

﴿۱۱۲﴾ سرور عالم ﷺ کھجور اور مکھن کو نہایت مرغوب رکھتے تھے۔

﴿۱۱۳﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارے کھانوں کا سردار نمک ہے۔

﴿۱۱۴﴾ نبی امی ﷺ سے فارسی کے سات الفاظ مروی ہیں: (۱) ایک مرتبہ انگور کا طباق لایا گیا اتفاقاً صحابہ کی ایک جماعت موجود تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلعِنَبُ دُو دُو یعنی دو دو انگور تقسیم کیے جائیں۔ (۲) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ فرشتوں نے لوط علیہ السلام کی قوم کو کس چیز سے رجم کیا تھا۔ فرمایا بسنگ و کلوخ یعنی پتھروں اور ڈھیلوں سے۔ (۳) رسول اللہ ﷺ نے حضرت امیر معاویہ کے جبہ پر جوں دیکھی تو فرمایا: یا معاویہ ھذا سپش اے معاویہ یہ جوں ہے۔ (۴) جنگ اُحد میں آنحضرت ﷺ لوگوں میں خلط ملط ہو گئے یہاں تک کہ صحابہ حاضر آئے اور چند اونٹ ساتھ لائے تاکہ آپ ایک پر سوار ہو جائیں۔ فرمایا: ھذا شتر یہ اونٹ ہے۔ (۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں ایک تازہ سیب تھا۔ مذاق میں کہنے لگیں یہ

Marfat.com

سیب کسے دوں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا سرا بدہ یعنی مجھے دو۔(۶) ایک روز علی الصباح رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے۔ حضرت علی اور حضرت فاطمہ نے آواز دی کہ مَن علی الباب یعنی دروازے پر کون ہے؟ فرمایا منم محمد یعنی میں ہوں محمد (ﷺ)۔(۷) مشرکوں نے دریافت کیا کہ اللہ ایک ہے یا دو۔ ارشاد فرمایا: او یکی ست یعنی اللہ ایک ہے۔

﴿۱۱۵﴾ صلصائیل ایک فرشتہ ہے جس کے تین بازو ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک روضہ انور پر۔ وہ اس لیے کہ کوئی بندہ درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر عرض کرتا ہے کہ یارسول اللہ فلاں ابن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس درود کو نور کی روشنائی سے نور کے کاغذ پر لکھو اور ہمیں پیش کرو۔ قیامت میں ہم اس کاغذ کو میزان میں رکھیں گے تاکہ وہ جنتی ہو جائے۔

﴿۱۱۶﴾ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ امّی (بے پڑھے) تھے یعنی بظاہر لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ مگر اپنے ان علوم کثیرہ کے باعث جو آپ کے باطن میں جگمگاتے رہتے تھے' ایک بار آپ نے کاتب سے کہا کہ دوات میں عمدہ روشنائی ڈال قلم کو قدرے ترچھا رکھ' بسم اللہ کی بے کو نمایاں لکھ' سین کے شوشے ظاہر کر' اسم اللہ زیبائی سے لکھ' میم کو جوف دار رکھ اور اسے اندھا مت لکھ۔

﴿۱۱۷﴾ لغت عرب میں وحی کے معنی ہیں اشارہ کرنا' لکھنا' پیغام دینا' دل میں ڈالنا' چھپا کر بولنا اور دوسرے کے خیال میں اپنا خیال ڈالنا۔ لیکن اہل لغت کہتے

Marfat.com

ہیں کہ اس لفظ کے اصل معنیٰ ہیں دوسروں سے چھپا کر کسی سے چپکے چپکے بات کرنا قرآن مجید میں یہ لفظ اپنے اصل مفہوم کے اندر تین معنیٰ میں آیا ہے: (۱) فطری حکم ' جیسے تیرے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو وحی کیا۔ اور اس لیے کہ تیرے پروردگار نے زمین کو وحی کیا۔ (۲) دل میں بات ڈالنا' جیسے اور جب میں نے حواریوں کو حکم کیا کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر پر ایمان لاؤ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی کیا کہ اس بچے کو دودھ پلاؤ۔ (۳) چپکے چپکے بات کرنا ' جیسے یہ ایک دوسرے کو چکنی چپڑی بات وحی کرتے ہیں اور یہ شیطان لوگ اپنے دوستوں کو وحی کرتے ہیں۔

﴿۱۱۸﴾ وحی محمدی کی سات قسمیں قرار دی گئی ہیں: (۱) رویائے صادقہ ' یعنی سچے خواب دیکھنا (۲) دل میں پھونکنا یا دل میں ڈالنا۔ (۳) گھنٹی کی طرح آواز آنا۔ (۴) فرشتہ کا کسی شکل میں آنا۔ (۵) فرشتے کا اپنی اصل صورت میں نمودار ہونا۔ (۶) وہ طریق مکالمہ جو معراج کی شب پیش آیا تھا۔ (۷) بلاواسطہ مکالمہ۔

﴿۱۱۹﴾ قرآن پاک کی ننانوے آیات ختم نبوت کا ثبوت فراہم کرتی ہیں اور دو سو صحیح احادیث میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ آں حضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ان میں سے ایک سو سے زیادہ احادیث متواتر ہیں۔

﴿۱۲۰﴾ نبی کریم ﷺ میں جملہ انبیاء کی شان تھی۔ آپ مسیح علیہ السلام کی طرح جھٹلائے گئے پھر بھی صابر و شاکر ہی پائے گئے۔ آپ نے یحییٰ علیہ السلام کی طرح بیابانوں اور بستیوں میں اللہ کی آواز پہنچائی۔ آپ نے ایوب علیہ السلام کی

98077

Marfat.com

طرح صبر و شکیبائی کے ساتھ گھاٹی میں تین سال تک محصوری کے دن کاٹے اور پھر بھی آپ کا دل خدا کی شکر گذاری سے لبریز اور زبان حمد الٰہی میں نغمہ سنج رہی۔ آپ نے نوح علیہ السلام کی طرح قوم کے برگشتہ بخت لوگوں کو خفیہ اور علانیہ' خلوت و جلوت میں 'میلوں اور جلسوں میں 'گذرگاہوں اور راہوں پر' پہاڑوں اور میدانوں میں اسلام کی تبلیغ فرمائی اور لوگوں کو ان کے برے کاموں سے نفرت دلائی۔ آپ نے ابراھیم علیہ السلام کی طرح نافرمان قوم سے علاحدگی اختیار کر لی اور ہجرت کی۔ آپ داؤد علیہ السلام کی طرح شب ہجرت دشمنوں کے نرغہ سے نکلنے میں کامیاب ہوئے۔ آپ نے یونس علیہ السلام کی طرح' جنھوں نے مچھلی کے پیٹ میں رہ کر پھر نینوئی میں اپنی منادی کو جاری کیا تھا' تین دن غار ثور کے شکم میں رہ کر پھر مدینہ طیبہ میں کلمۃ اللہ کی آواز کو بلند فرمایا۔ آپ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرح' جنھوں نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے آزاد کرایا تھا' شمالی عرب کو شاہ قسطنطنیہ کی غلامی سے اور شرقی عرب کو کسریٰ ایران سے اور جنوبی عرب کو شاہ حبش کے طوق غلامی سے نجات دلائی۔ آپ نے یوسف علیہ السلام کی طرح اپنے ایذار ساں اور ستم پیشہ برادران مکہ کے لیے نجد سے غلّہ بہم پہنچایا اور بالآخر فتح مکہ کے دن سب کو عام معافی دے کر پابند احسان و منت بنایا۔ آپ وقت واحد میں موسیٰ علیہ السلام کی طرح صاحب حکومت بھی تھے اور ہارون علیہ السلام کی طرح صاحب امانت بھی۔ سلیمان علیہ السلام کی طرح مکہ میں بیت اللہ تعمیر کیا جو قیامت تک کے لیے اللہ کو یاد کرنے والوں سے معمور رہے گا۔ اسے آج تک بخت نصر جیسا کوئی سیہ بخت ویران نہ کر سکا۔

Marfat.com

﴿۱۲۱﴾ آں حضرت ﷺ کو کرتا (قمیص) بہت پسند تھا۔ کرتے کی آستین نہ تنگ رکھتے تھے نہ زیادہ کھلی۔ درمیانی ساخت زیادہ پسند تھی۔ آستین کلائی اور ہات کے جوڑ تک پہنچتی تھی۔ سفر (خصوصاً جہاد) کے لیے جو کرتا پہنتے تھے اسکے دامن اور آستین کی لمبائی ذرا کم ہوتی تھی۔ قمیص کا گریبان سینے پر ہوتا تھا جسے کبھی کبھار موسم کے تقاضے سے کھلا بھی رکھتے تھے اور اسی حالت میں نماز پڑھتے۔ کرتا پہنتے ہوئے پہلے سیدھا ہات ڈالتے پھر بایاں۔

﴿۱۲۲﴾ آں حضرت ﷺ کو سر پر عمامہ باندھنا بہت پسند تھا۔ ایک روایت کے مطابق عمامہ کی لمبائی سات گز ہوتی تھی۔ عمامہ کا شملہ بالشت بھر ضرور چھوڑتے تھے جو پیچھے کی جانب دونوں شانوں کے درمیان پڑا رہتا تھا۔ موسمی حالات تقاضہ کرتے تو آخری بل تھوڑی کے نیچے سے لے کر گردن کے گرد بھی لپیٹ لیتے تھے۔ کبھی عمامہ نہ ہوتا تو کپڑے کی ایک دھجی (رومال) پٹی کی طرح سر پر باند لیتے تھے۔ ایک رائے یہ ہے کہ ایسا صرف بیماری خصوصاً دردِ سر کی حالت میں کیا ہوگا۔ سفید کے علاوہ زرد رنگ کا عمامہ بھی سرکار ﷺ نے استعمال فرمایا ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر سیاہ بھی استعمال فرمایا ہے۔ عمامہ کے نیچے ٹوپی بھی استعمال میں رہی۔

﴿۱۲۴﴾ رسول اللہ ﷺ کے اوڑھنے کی چادر چار گز لمبی سوا دو گز چوڑی ہوتی تھی کبھی لپیٹتے کبھی ایک پلو سیدھی بغل سے نکال کر الٹے کندھے پر ڈال لیتے یہی چادر کبھی کبھار بیٹھے ہوئے ٹانگوں کے گرد لپیٹ لیتے اور بعض مواقع پر اسے تہہ کر کے تکیہ بھی بنا لیتے۔ معزز ملاقاتیوں کی تواضع کے لیے چادر اتار کر بچھا

Marfat.com

بھی دیتے۔

﴿۱۲۵﴾ آں حضرت ﷺ نے کبھی کبھار تنگ آستین کا رومی جُبّہ بھی زیب تن فرمایا ہے۔ کبھی طیلسانی قسم کا کسروانی جبہ بھی پہنا ہے جس کے گریبان کے ساتھ ریشمی گوٹ لگی تھی۔

﴿۱۲۶﴾ حضور اکرم ﷺ کا نعل پاک مروّجہ عربی تمدن کے مطابق چپل یا کھڑاؤں کی سی شکل کا تھا جس کے دو تسمے تھے ایک انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے درمیان رہتا دوسرا چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی انگلی کے بیچ میں۔ یہ ایک بالشت دو انگل لمبا تھا۔ تلوے کے پاس سے سات انگل چوڑا اور دونوں تسموں کے درمیان پنجے پر سے دو انگل کا فاصلہ تھا۔

﴿۱۲۷﴾ سرورِ عالم ﷺ نے جرابیں اور موزے بھی استعمال فرمائے۔ شاہ نجاشی نے سیاہ رنگ کے سادہ موزے بطور تحفہ بھیجے تھے انھیں پہنا اور ان پر مسح فرمایا اسی طرح حضرت دحیہ کلبی نے بھی موزے تحفے میں پیش کیے تھے ان کو آپ نے پھٹنے تک استعمال کیا۔

﴿۱۲۸﴾ سفر و حضر میں سات چیزیں ہمیشہ حضور ﷺ کے ساتھ رہتیں:
(۱) تیل کی شیشی۔ (۲) کنگھی (ہاتھی دانت کی بھی)۔ (۳) سیاہ رنگ کی سرمہ دانی
(۴) قینچی۔ (۵) مسواک۔ (۶) آئینہ۔ (۷) لکڑی کی ایک پتلی پھچی۔

﴿۱۲۹﴾ حضور اکرم ﷺ نے اعلائے کلمۃ الحق کے راستے میں بہت ایذائیں جھیلیں لیکن سخت ترین دن وہ تھا جب آپ تبلیغ اسلام کے لیے طائف گئے وہاں دعوت اسلام کے جواب میں لوگ سخت بد اخلاقی سے پیش آئے۔

Marfat.com

اوباشوں لفنگوں کو پیچھے لگادیا۔ یہ غنڈے بدمعاش آپ پر ٹوٹ پڑے اور پتھر مارنے شروع کر دیے۔ آپ جدھر کا رخ کرتے یہ غول آپ کے پیچھے پتھراؤ کرتا چلا آتا۔ حضرت زید نے اپنے جسم کو آپ کی ڈھال بنا رکھا تھا۔ اتنی سنگ باری ہوئی کہ جسم مبارک لہولہان ہوگیا۔ اور نعلین پاک خون سے بھر گئے۔ آخر آپ نے بڑی مشکل سے ایک باغ میں انگور کی بیلوں میں پناہ لی۔ حضرت زید نے جسم اطہر کا خون پونچھا۔ نعلین مبارک میں اتنا خون جم گیا تھا کہ آپ وضو کرتے وقت مشکل سے اپنے پاؤں نکال سکے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ میرے لیے سخت ترین دن تھا۔ میں باغ سے نکل کر غم زدہ آ رہا تھا کہ اچانک بادل کے ایک ٹکڑے نے میرے اوپر سایہ کر لیا۔ میں نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو جبرئیل علیہ السلام تھے۔ انھوں نے کہا جو کچھ آپ کے ساتھ ہوا ہے حق تعالیٰ نے اسے دیکھا اور اگر آپ کی مرضی ہو تو طائف کے دونوں پہاڑوں کو باہم ملا کر یہاں کی جملہ آبادی کو تہس نہس کر دیا جائے۔ میں نے کہا نہیں۔ میں ان کی ہلاکت و بربادی نہیں چاہتا۔ مجھے خدا کے فضل سے امید ہے کہ حق تعالیٰ انھیں میں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ گیارہ سال بعد یہی اہل طائف تھے جو حضور انور ﷺ کی عداوت سے دست بردار ہو کر آپ کے قدموں میں گر پڑے تھے۔

﴿۱۳۰﴾ رسول اللہ ﷺ نے رات کو بھوکے سونے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس سے بڑھاپا جلدی آتا ہے۔

﴿۱۳۱﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار عرض کیا یا رسول اللہ کیا بات

Marfat.com

ہے کہ آپ فصاحت میں ہم سے بالاتر ہیں حالانکہ آپ ہم سے کبھی جدا نہیں ہوئے۔ فرمایا میری زبان اسماعیل کی زبان ہے جسے میں نے خاص طور سے سیکھا ہے اسے جبرئیل مجھ تک لائے اور میرے ذہن نشین کرادی۔

﴿۱۳۲﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے سرکار ابد قرار ﷺ سے ایک بار سوال کیا کہ آپ اپنے مسلک کی وضاحت کریں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: عرفان میرا سرمایہ ہے' عقل میرے دین کی اصل ہے 'محبت میری بنیاد ہے شوق میری سواری ہے ' ذکرالٰھی میرا مونس ہے ' اعتماد میرا خزانہ ہے حزن میرا رفیق ہے' علم میرا اہتھیار ہے' صبر میرا لباس ہے' خدا کی رضا میری غنیمت ہے' عاجزی میرے لیے وجہ اعزاز ہے' زہد میرا پیشہ ہے 'یقین میری طاقت ہے' صدق میرا اسفارشی ہے' طاعت میرا بچاؤ ہے' جہاد میرا کردار ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

﴿۱۳۳﴾ براق لفظ برق سے ماخوذ ہے اس سواری کی رفتار بجلی کی مانند تیز تھی۔اس لیے اسے براق کہا گیا۔ برق کی شرح رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے اور روایات میں آیا ہے کہ براق ایسی تیز رفتار سواری تھی کہ جہاں حدِ نظر ختم ہوتی تھی وہاں اس کا پہلا قدم پڑتا تھا۔

﴿۱۳۴﴾ مسند احمد بن حنبل اور سیرت ابن اسحٰق کی روایت یہی ہے کہ حضور ﷺ نے شب معراج سفر سے واپسی پر بیت المقدس میں انبیاء اور ملائکہ کی امامت فرمائی۔

﴿۱۳۵﴾ سفر معراج میں حضور اقدس ﷺ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ

Marfat.com

السلام سے ملے۔ ان کے دائیں جانب اہل جنت تھے اور بائیں طرف اہل دوزخ۔ پہلے آسمان پر حضور ﷺ نے نہر کوثر بھی دیکھی جس کے کناروں پر جواہر کے محل بنے ہوئے تھے۔ دوسرے آسمان پر حضور ﷺ کی ملاقات حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیھما السلام سے ہوئی۔ تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام حضور ﷺ سے ملے۔ چوتھے آسمان پر حضرت ادریس نے آپ سے بات چیت کی۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارون اور چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ سے ملے۔ ساتویں آسمان پر سرور کائنات ﷺ کی ملاقات سیدنا ابراھیم سے ہوئی۔ علی نبینا و علیھم الصلوٰۃ والسلام۔

﴿۱۳۶﴾ مسلمانوں نے حدیبیہ میں پڑاؤ ڈالنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ یہاں کہیں پانی نہیں ہے آنحضرت ﷺ نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر ایک صحابی کو دیا کہ اسے کسی وادی کے کسی کنویں میں نصب کردو۔ جوں ہی ایسا کیا گیا کنویں سے پانی جوش مار کر ابل پڑا اور سب انسانوں اور جانوروں نے سیراب ہو کر پانی پیا۔

﴿۱۳۷﴾ یہودیوں نے ایک جادوگر لبید بن اعصم کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کرایا تھا۔ اس سے آپ کو اور تو کوئی نقصان نہیں پہنچا البتہ یہ اثر ظاہر ہوا کہ آپ ناکردہ دنیوی کاموں کی نسبت یہ خیال کرنے لگتے کہ کرچکے ہیں چالیس روز تک جادو کا اثر رہا۔ اس کے بعد آپ نے صحت یابی کے لیے دعا کی اور فرشتوں نے حضور ﷺ کو جادو کی ساری تفصیل بتائی۔ حضور ﷺ نے حضرت علی اور حضرت عمار بن یاسر کو ایک کنویں پر بھیجا اس کنویں سے رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

کی مومی تصویر بر آمد ہوئی اس میں سوئیاں چھدی ہوئی تھیں اور ایک دھاگہ بندھا ہوا تھا جس میں گیارہ گانٹھیں تھیں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورہ فلق اور سورہ ناس نازل فرمائیں۔ انکی ہر آیت پڑھنے سے ایک ایک گرہ کھلتی گئی اور سوئیاں نکلتی گئیں اور حضور انور ﷺ پر سے جادو کا اثر اتر تا گیا۔

﴿۱۳۸﴾ حضور انور ﷺ نے فرمایا میں تمھارے پاس پاک صاف شریعت لایا ہوں ۔ خدا کی قسم اگر موسیٰ بن عمران زندہ ہوتے تو ان کے لیے بھی میرے اتباع کے سوا کوئی گنجائش نہ رہتی۔

﴿۱۳۹﴾ ابن عساکر نے کعب احبار سے روایت کی ہے کہ آدم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت کی تھی کہ تم اللہ کے ذکر کے ساتھ محمد کا نام بھی لیا کرو کیونکہ میں نے ان کا نام عرش کے ستون پر لکھا دیکھا ہے جبکہ میں روح اور مٹی کے درمیان تھا پھر میں نے گھومنا شروع کیا تو آسمان میں کوئی جگہ ایسی نہیں دیکھی جس میں محمد ﷺ کا نام نہ لکھا ہو۔ نہ جنت میں کوئی محل اور کوئی بالا خانہ دیکھا مگر اس پر محمد ﷺ کا نام لکھا ہوا تھا۔ اور میں نے ان کا نام مبارک حور عین کے سینوں پر' جنت کے درختوں کی شاخوں پر' شجر طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ کے پتوں' حجابات کے کناروں' فرشتوں کی آنکھوں میں لکھا دیکھا۔ تم ان کا ذکر کثرت سے کیا کرو کیونکہ فرشتے بھی ہر گھڑی ان کا ذکر کرتے ہیں۔

﴿۱۴۰﴾ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ اپنے ہم نشینوں میں آں حضرت ﷺ کی سیرت کیسی تھی۔ انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خندہ پیشانی سے رہنے والے' نرم اخلاق والے' سہولت

Marfat.com

کی زندگی بسر کرنے والے' نہ درشت خو تھے نہ بدمزاج نہ بے ہودہ بکنے والے' نہ عیب جوئی کرنے والے' جس چیز کی خواہش نہ ہوتی اس سے تغافل برتتے نہ اس کا عیب بیان کرتے نہ اس سے رغبت ظاہر فرماتے۔ تین چیزیں آپ نے خود ترک فرمادی تھیں: شک کرنا'۔ مال کثیر جمع کرنا اور غیر مفید باتیں کرنا۔ تین چیزوں سے آپ نے لوگوں کو چھوڑ دیا تھا: کسی کی مذمت نہیں کرتے تھے کسی کو عار نہیں دلاتے تھے اور کسی کی پوشیدہ بات کا تجسس نہیں کرتے تھے۔ صرف وہی کلام کرتے جس میں آپ کو ثواب کی امید ہوتی تھی۔ جب گفتگو فرماتے تو اہل مجلس اس طرح خاموش ہو جاتے جیسے ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوں۔ پھر جب آپ خاموش ہو جاتے تو لوگ کلام کرتے۔ مسافر اور غریب کے بات کرنے یا سوال کرنے۔ میں اس کی بے ادبی پر صبر فرماتے۔ اس وقت صحابہ اسے دور ہٹانا چاہتے تو آپ فرماتے جب کسی ضرورت مند کو دیکھو کہ کچھ طلب کرتا ہے تو اس کی مدد کرو۔ سوائے تلافی کرنے والے کے کسی کی مدح و ثنا قبول نہ کرتے۔ آپ کسی کی بات قطع نہ کرتے تھے تاوقتیکہ وہ خود ہی قطع نہ کرے۔ حلم و صبر کے جامع تھے۔ آپ کو نہ تو کوئی چیز غضبناک کرتی تھی نہ بے زار۔ احتیاط صرف چار چیزوں پر منحصر تھی۔ نیکی کے اخذ کرنے میں کہ اس کی پیروی کریں' بدی کے ترک کرنے میں کہ اس سے باز رہیں' بہبود امت کے امور میں عقل سے غور و فکر کرنے میں اور ان امور کے قائم کرنے میں جن سے امت کی دنیا اور آخرت جمع ہو۔

﴿۱۴۱﴾ درود شریف میں صلوٰۃ و سلام دونوں عرض کرنے چاہئیں کہ

Marfat.com

قرآن کریم میں دونوں کا حکم دیا گیا ہے صرف صلوٰۃ یا سلام بھیجنے کی عادت ڈال لینا منع ہے۔ اسی لیے درود ابراھیمی صرف نماز کے لیے ہے کیونکہ اس میں صرف صلوٰۃ ہے سلام نہیں۔ سلام التحیات میں ہو چکا۔ نماز کے علاوہ یہ درود مکمل نہیں کہ سلام سے خالی ہے۔

﴿۱۴۲﴾ حضرت عثمان ابن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ اور ہجرت سے پہلے میں پیر اور جمعرات کو کعبہ کھولا کرتا تھا۔ ایک روز حضور انور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے لیے آج کعبہ کھول دو۔ میں نے آپ کی بڑی بے ادبی کی مگر حضور ﷺ نے بہت بردباری فرمائی اور فرمایا کہ اے عثمان عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ تم یہ چابی میرے ہاتوں میں دیکھو گے جسے چاہوں دوں۔ میں بولا اگر ایسا ہوا تو قریش ہلاک ہو جائیں گے اور کعبہ ذلیل ہو جائے گا۔ فرمایا نہیں۔ رب کعبہ کی قسم' کعبہ کو اسی دن عزت ملے گی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ ایسا ہو کر رہے گا کیونکہ اس زبان مبارک کی بات خالی نہیں جاتی۔ حتیٰ کہ جب حضور ﷺ عمرہ قضا کے لیے ذی قعدہ سن سات ہجری میں بیت اللہ تشریف لائے اور میں نے آپ کی سج دھج دیکھی تو میرے قلب کا حال بدل گیا دل میں ایمان آ گیا۔ موقع ڈھونڈھا مگر خدمت میں حاضر نہ ہو سکا یہاں تک کہ حضور مدینہ واپس ہو گئے۔ ایک روز دل بہت بے چین ہوا تو اندھیرے منہ مکہ سے بھاگا۔ راستے میں خالد ابن ولید اور عمرو بن عاص سے ملاقات ہوئی۔ ان کا حال بھی میرا ہی جیسا تھا۔ چنانچہ ہم تینوں مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور دست اقدس پر بیعت کر کے مسلمان ہو گئے۔ پھر فتح مکہ کے دن جو کہ رمضان سن آٹھ

Marfat.com

ہجری میں ہوئی' ہم تینوں حضور انور ﷺ کے ساتھ ہی مکہ آئے تب مجھ سے حضور ﷺ نے چابی منگائی۔ حضرت عباس نے چاہا کہ چابی انھیں دیدی جائے۔ میں ڈر کی وجہ سے چابی نہ مانگ سکا۔ مجھے واقعہ یاد تھا اور میں سمجھتا تھا کہ حضور انور ﷺ کے چچا کے مقابلہ میں مجھ غیر کی کیا حیثیت ہے۔ مگر کرم خسروانہ کے قربان' فرمایا عباس اگر تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہو تو چابی مجھے دو۔ چابی لے کر فرمایا عثمان کہاں ہیں۔ میں بولا حضور حاضر ہوں۔ فرمایا لو یہ چابی' یہ ہمیشہ تمھارے پاس رہے گی۔

﴿۱۴۳﴾ کسی نبی کی کتاب معجزہ نہ تھی۔ ہمارے حضور ﷺ کا قرآن حضور کا زندہ جاوید معجزہ ہے اس لیے اور رسولوں کو کتاب دعوی نبوت سے عرصہ بعد ملی مگر حضور ﷺ کی نبوت کے ظہور کی ابتداء نزول قرآن ہی سے ہوئی۔

﴿۱۴۴﴾ ابن سعد دارمی نے اپنے مسند میں' بیہقی نے دلائل النبوت میں اور ابن عساکر نے سیدنا عبد اللہ بن سلام سے روایت کی کہ توریت میں حضور کے اوصاف یوں بیان ہوئے ہیں: اے نبی ہم نے آپ کو شاہد مبشر نذیر امی اور لوگوں کا محافظ بنا کر بھیجا۔ تم میرے بندے میرے رسول ہو میں نے تمھارا نام متوکل رکھا تم نہ تو سخت دل ہو نہ سخت زبان' نہ بازار میں شور مچانے والے' برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے بلکہ درگذر اور معافی سے کام لو گے۔ اللہ انھیں وفات نہ دے گا یہاں تک کہ ان کے ذریعہ ٹیڑھی امت کو سیدھا کر دے گا اور لوگ کہنے لگیں گے لا الہ الا اللہ۔ رب تعالیٰ ان کے ذریعہ اندھی آنکھیں بہرے کان پردے والے دل کھول دے گا۔

Marfat.com

﴿۱۴۵﴾ ابن سعد اور ابن عساکر نے حضرت سہیل مولیٰ خیثمہ سے روایت کی کہ میں نے انجیل میں حضور ﷺ کے اوصاف یوں پڑھے: وہ نہ تو پستہ قد ہیں نہ دراز قد۔ گورا رنگ ہیں، دو زلفوں والے ہیں، ان کے دو کاندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے، وہ صدقہ قبول نہ کرینگے۔ اونٹ اور خچر پر سوار ہوں گے اپنی بکری خود دوہ لیا کریں گے۔ پیوند والے کپڑے پہن لینگے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔ ان کا نام احمد ہو گا۔

﴿۱۴۶﴾ بیہقی نے دلائل النبوت میں وہب ابن منبہ کی روایت سے نقل کی کہ اللہ تعالیٰ نے زبور میں فرمایا کہ اے داؤد تمھارے بعد ایک نبی آئیں گے جن کا نام احمد اور محمد ہو گا۔ وہ میری نافرمانی کبھی نہ کریں گے۔ میں ان پر کبھی ناراض نہ ہوؤں گا۔ ان کی امت مرحومہ ہو گی۔ انھیں نوافل کا ثواب نبیوں کی طرح دوں گا۔ ان پر نبیوں کے سے فرائض لازم کر دوں گا۔ قیامت میں اس امت کا نور نبیوں کے نور کے مثل ہو گا۔ میں ان پر گزشتہ نبیوں کی طرح ہر نماز کے لیے وضو، ہر جنابت کے لیے غسل، حج، جہاد فرض کروں گا۔ اے داؤد میں نے محمد اور امت محمدیہ کو تمام نبیوں تمام امتوں پر چھ چیزوں سے عظمت دی ہے: ان کی بھول چوک معاف ہو گی، وہ گناہ کر کے توبہ کریں گے تو انھیں بخش دوں گا۔ اور وہ جو کام آخرت کے لیے کریں گے میں اس کا عوض انھیں دنیا میں بھی دوں گا۔ جب وہ مصیبتوں میں اناللہ پڑھیں گے تو انھیں بڑا ثواب دوں گا۔ ان کی دعائیں قبول کرونگا۔

﴿۱۴۷﴾ مسلم شریف میں ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ ہات اٹھا کر رو رو کر

Marfat.com

امت کے حق میں دعا فرما رہے تھے کہ جبرئیل امین نے حاضر ہو کر رونے کا سبب پوچھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہم کو اپنی امت کا غم رلا رہا ہے۔ جبرئیل امین نے بارگاہ الٰھی میں جا کر یہی عرض کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ میرے محبوب سے کہہ دو کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کریں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ ارشاد نازل ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک ایک امتی دوزخ میں رہا میں راضی نہ ہوؤں گا۔

﴿۱۴۸﴾ نبی اکرم ﷺ کا عصائے مبارکہ حضور ﷺ کے سینہ اقدس تک لمبا تھا اس کے نیچے لوہے کا گولا بھی تھا جس سے بوقت ضرورت استنجا کے لیے ڈھیلا بھی توڑا جا سکتا تھا۔ اور جنگل میں نماز پڑھنے کے وقت سامنے گاڑ کر سترہ کا کام بھی لیا جاتا تھا۔

﴿۱۴۹﴾ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور حضرت عبداللہ بن سلام جیسے یہودی عالم ایمان سے مشرف ہوئے تو ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام سے پوچھا کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ علماء یہود و نصاریٰ ان محبوب ﷺ کو ایسا جانتے پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو۔ اے عبداللہ تم بھی تو یہودی عالم تھے ذرا اس معرفت کی کیفیت تو بیان کرو۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے کہ حضور ﷺ کو ہم اپنے بیٹوں سے زیادہ جانتے پہچانتے ہیں کیونکہ بیٹے کے متعلق تو یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اس کی ماں نے خیانت کی ہو مگر حضور کے متعلق تو کسی شبہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

Marfat.com

﴿۱۵۰﴾ تفسیر صاوی میں ابو طالب کے اشعار نقل کیے گئے ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے: میں یقین سے جانتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کا دین سارے دینوں سے بہتر ہے اگر مجھے ملامت کا خوف اور قوم کے طعن کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں یہ دین ضرور قبول کر لیتا۔ اے محمد! آپ اپنا کام بخوبی انجام دیتے جایئے جب تک میں قبر میں دفن نہ ہو جاؤں تب تک یہ کفار آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی ہے مجھے یقین ہے کہ آپ میرے خیر خواہ ہیں اور مجھے اچھی چیز کی طرف بلا رہے ہیں مگر ملامت کے خوف سے میں اسلام قبول نہیں کر سکتا۔

﴿۱۵۱﴾ ابو جہل کا دوست اخنس ابن قیس ایک بار اسے تنہائی میں لے گیا۔ بولا' ابو جہل! سچ بتا کہ محمد (ﷺ) سچے ہیں یا نہیں۔ سچ بول دے میں کسی سے کچھ نہ کہوں گا۔ ابو جہل بولا وہ بالکل سچے ہیں ان کی زبان سے جھوٹ کبھی نہیں نکلا۔ میں اس لیے انھیں نہیں مانتا کہ ان کے خاندان یعنی قصی ابن کلاب میں پہلے ہی سے بہت سی عظمتیں جمع ہیں اگر نبوت بھی ان میں پہنچ جائے گی تو دوسرے قریشیوں کے لیے کیا بچے گا۔

﴿۱۵۲﴾ سرور عالم ﷺ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو اولاد کی دعا دی تو ان کا گھر اولاد سے بھر گیا۔ انکی وفات کے وقت ان کی اولاد اور اولاد کی اولاد سو سے زیادہ تھی۔

﴿۱۵۳﴾ ایک بد دین حضور اکرم ﷺ کے پیچھے دل گی میں لنگڑا کر منہ بنائے ہات ناک پر رکھے چل رہا تھا' آپ نے منہ پھیر کر فرمایا تو ایسا ہی ہو جا وہ بالکل ویسا ہی ہو گیا۔

Marfat.com

﴿۱۵۴﴾ جب حضور ﷺ نے طائف والوں کو تبلیغ فرمائی تو وہاں کے سردار ابن عبد یالیل ابن عبد کلاں نے بہت گستاخی کی۔ جبرئیل امین علیہ السلام پہاڑوں کے فرشتے اسماعیل کے ساتھ حاضر ہوئے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم' رب تعالیٰ نے اس فرشتے کو بھیجا ہے آپ حکم دیں اخشوین پہاڑ ملا دیے جائیں جس سے یہ لوگ دانوں کی طرح پس جائیں۔ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے فرمایا نہیں یہ لوگ زندہ رکھے جائیں اگر یہ ایمان نہ بھی لائے تو ان کی اولاد ایمان لے آئے گی۔

﴿۱۵۵﴾ مفسرین کرام کا قول ہے کہ قیامت کا دن صرف حساب کے لیے نہیں۔ اس دن اور کام بھی ہوں گے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے تمام بندوں کا حساب بہت تھوڑے وقت میں ہو جائے گا۔ چار گھنٹہ یا اس سے بھی کم وقت میں اور دن ہے پچاس ہزار سال کا۔ باقی وقت میں حضور ﷺ کی شان کا اظہار ہوگا۔

﴿۱۵۶﴾ کسی مست حال سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام کیوں ہوئے پورے سو کیوں نہ ہوئے۔ علماء و مشائخ اس کی بہت باریک وجوہ بیان کرتے ہیں مگر اس مست نے کہا سو کا عدد اپنے محبوب ﷺ کے لیے خالی رکھا گیا کیونکہ حضور انور ﷺ خود اسم اللہ ہیں۔

﴿۱۵۷﴾ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی عبد ہے مگر حضور ﷺ عبدہ ہیں۔ عبدہ اور عبد میں چند طرح فرق ہے: (۱) عبد وہ جو اللہ کی رضا چاہے' عبدہ وہ کہ اللہ اس کی رضا چاہے۔ (۲) عبد وہ جو اپنی عبدیت پر ناز کرے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں' عبدہ وہ جس کی عبدیت پر قدرت ناز کرے رب خود

Marfat.com

فرمائے میں محمد کا رب ہوں۔ (۳) عبد وہ کہ اس کی شان رب سے ظاہر ہو ' عبدہ وہ کہ رب کی شان اس سے ظاہر ہو۔ (۴) عبد وہ کہ جو کسی کے لیے بنے ' عبدہ وہ جس کے لیے دوسرے بنیں۔ (۵) عبد وہ جو رب سے ملنا چاہے 'عبدہ وہ کہ رب اس سے ملنا چاہے (٦) عبد وہ جو رحمت رب کے پاس جائے 'مگر عبدہ وہ کہ رحمت رب اسے تلاش کرے اس کے پاس آئے۔ (۷) عبد وہ کہ جو کچھ نہ ہو 'عبدہ وہ جو کچھ نہ ہو کر بھی سب کچھ ہو۔ (۸) عبد وہ جو کسی کے لیے بنے 'عبدہ وہ جس سے سب کچھ بنے۔ (۹) عبد وہ جو اپنے کام کا خود ذمہ دار ہو 'عبدہ وہ جس کے ہر کام کی رحمت رب ذمہ دار ہو۔ (۱۰) عبد وہ کہ کرنا بھی اس کا ہو اور کام بھی اس کا ' عبدہ وہ کہ کرنا تو اسکا ہو مگر کام رب کا ہو۔

﴿۱۵۸﴾ حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو تیس مردوں کی قوت دی گئی تھی اور حلیۃ الاولیاء میں ہے کہ چالیس جنتی مردوں کی قوت عطا کی گئی تھی۔ اور ترمذی میں ہے کہ جنت کے ایک مرد کو دنیا کے سو مردوں کے برابر قوت ہو گی اس حساب سے حضور اقدس ﷺ کو دنیا کے چار ہزار مردوں کے برابر قوت دی گئی تھی۔ اس قوت سے قوت جماع مراد ہے۔

﴿۱۵۹﴾ بخاری شریف میں حضرت خباب ابن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ خانہ کعبہ کے سائے میں چادر مبارک کا تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ ہم نے حضور سے اپنی مصیبتوں کی شکایت کی اور عرض کیا کہ حضور ہمارے لیے دعا کیوں نہیں فرما دیتے۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ زمین میں داب دیے جاتے تھے ' آرے سے چیر کر ٹکڑے ٹکڑے

Marfat.com

کر دیے جاتے تھے' لوہے کی کنگھیوں سے ان کے سر کا گوشت نوچ لیا جاتا تھا مگر انھیں کوئی مصیبت دین سے نہیں روک سکتی تھی۔ قسم ہے رب کی یہ دین پورا ہو کر رہے گا۔ دنیا میں امن وامان کا دور دورہ ہو گا کہ صنعاء سے حضر موت تک لوگ بے دھڑک جائیں گے مگر تم جلدی کرتے ہو۔

﴿۱۶۰﴾ مسیحیوں کے مشہور امریکی سہ ماہی رسالے مسلم ورلڈ میں ایک مسیحی فاضل نے اپریل ۱۹۵۰ء میں لکھا ہے کہ اسم محمد اور اس کے متقاربات یعنی احمد و محمود و حامد وغیرہ سے زیادہ کوئی مردانہ نام دنیا میں چلا ہوا نہیں ہے۔

﴿۱۶۱﴾ معجزہ شق القمر رسول خدا ﷺ کے مشہور و معروف معجزات میں سے ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا قیام مکہ میں تھا اور ہجرت کو ابھی پانچ سال کا زمانہ باقی تھا کہ ایک مرتبہ غالباً بتقریب حج منیٰ میں اجتماع تھا تو مشرکین مکہ نے آپ سے معجزہ کی فرمائش کی آپ نے باذن الٰہی چاند کی طرف انگلی سے اشارہ کیا اور وہ لوگوں کو دو ٹکڑوں میں پھٹا ہوا نظر آیا۔ احادیث میں یہ خبر ایک نہیں دس صحابہ سے روایت ہوئی ہے۔ جن میں حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت انس بن مالک وغیرھم شامل ہیں اور سب سے بڑھکر قرآن مجید کی سورہ قمر اس معجزہ کی شاہد ہے۔

﴿۱۶۲﴾ خیبر کے دن حضور اقدس ﷺ کو سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنت حارث یہودیہ نے بکری کے گوشت میں ملا کر زہر دیا تھا۔

﴿۱۶۳﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر حضور انور ﷺ پر مختلف اشیاء اعلیٰ اور ادنیٰ پیش کی جاتیں تو حضور ﷺ اوسط کو پسند

Marfat.com

فرماتے۔

﴿۱۶۴﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی سوار کسی درخت کے سائے میں دم لیتا ہے اور پھر آگے روانہ ہو جاتا ہے۔

﴿۱۶۵﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ آئینہ دیکھتے تو فرماتے خدا کا ہزار ہزار شکر ہے جس نے میری صورت اور سیرت دونوں اچھی بنائی ہیں۔

﴿۱۶۶﴾ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اپنے دادا مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار سال پہلے اپنے پروردگار کے حضور ایک نور (روح) تھا۔

﴿۱۶۶الف﴾ حضور اقدس ﷺ کی امت دو قسم کی ہے ایک وہ جن کے حضور ﷺ نبی ہیں اور جن پر حضور کو ماننا اور آپ پر ایمان لانا فرض ہے اسے امت دعوت کہتے ہیں۔ دوسری وہ جنھوں نے حضور انور ﷺ کو صحیح طور پر مان بھی لیا اور حضور ﷺ پر ایمان بھی لے آئے انھیں امت اجابت کہتے ہیں سارا عالم حضور ﷺ کی امت دعوت ہے اور ہم مسلمان امت اجابت۔

﴿۱۶۶ب﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو' تم سے امتوں کا ستر کا عدد پورا ہوا۔ اب سب میں تم افضل اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہو۔

﴿۱۶۶ج﴾ ایک بار اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو پیام بھیجا کہ تم کہو تو

Marfat.com

میں مکہ کے دو پہاڑوں کو (جنھیں اخشبین کہتے ہیں) سونے کا بنا دوں کہ وہ تمھارے ساتھ رہیں۔ آں حضرت ﷺ نے عرض کی یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن دے کہ شکر بجالاؤں' ایک دن بھوکا رکھ کہ صبر کروں۔

﴿۱۶۶د﴾ جب حضور اقدس ﷺ نے کوہ صفا پر پہلی بار لوگوں کو دعوت عام دی تو دعوت حق کی سب سے پہلی مخالفت ابو لہب نے کی تھی اور بڑی حقارت سے کہا تھا 'تم غارت ہو' کیا یہی بکواس سننے کے لیے ہم کو بلایا تھا۔'

﴿۱۶۶ہ﴾ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین کاموں سے عمر بھر احتراز فرمایا: تکبر سے' بحث و تکرار سے اور لایعنی اور فضول باتوں سے۔ اسی طرح آپ نے تین باتوں سے لوگوں کو ہمیشہ محفوظ رکھا: کبھی کسی کی مذمت اور اہانت نہیں فرمائی' کسی کو عیب نہیں لگایا' نہ کسی سے اس کی ذات کے متعلق کرید کرید کر کوئی بات پوچھی۔ آپ صرف ایسے مواقع پر کلام فرماتے جب آپ کو یقین ہو تا کہ یہ بات خدا کو خوش اور راضی کرنے والی ہے۔

﴿۱۶۶و﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے بھی؟ فرمایا میں مکہ والوں کی بکریاں اجرت پر چرایا کرتا تھا۔

﴿۱۶۶ز﴾ کسی مست حال سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام کیوں ہوئے پورے سو کیوں نہ ہوئے۔ علماء اور مشائخ اس کی بہت باریک وجوہ بیان کرتے ہیں مگر اس مست نے کہا کہ سو کا نمبر اپنے محبوب ﷺ کے لیے

Marfat.com

خالی رکھا گیا کیونکہ حضور علیہ بذات خود اسم اللہ ہیں۔

﴿۱۶۶ح﴾ بعض علماء حضور اکرم ﷺ کے وجود گرامی سے اجزائے عالم میں رحمت کے حاصل ہونے کے بارے میں کہتے ہیں کہ مٹی کو آپ کی یہ رحمت ملی کہ وہ مطہر یعنی پاک کرنے والی ہوگئی اور پانی کو طوفان سے روک دیا گیا۔ اور ہوا شیاطین کے راستے سے سلامت ہوگئی اور آندھی کے ذریعہ کفار کو ہلاک کرنے سے محفوظ ہوگئی اور آگ صدقات کے جلانے سے بچ گئی اور آسمان شیاطین کا اس تک پہنچنے اور باتوں کو چوری چھپے سننے سے محفوظ ہوگیا۔

﴿۱۶۶ط﴾ بعض علماء حضور ﷺ کا اسم مبارک اور آپ کی کنیت دونوں کو جمع کر کے نام رکھنے سے منع فرماتے ہیں اور ایک ایک کر کے رکھنے کو جائز بتاتے ہیں یعنی یا تو ابوالقاسم نام رکھو یا محمد نام رکھو۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ مطلقاً ممنوع ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب یہ ہے کہ مطلقاً جائز ہے اور تیسرا مذہب یہ ہے کہ ابوالقاسم نام رکھنا اس شخص کے لیے ناجائز ہے جس کا نام محمد نہیں ہے۔

﴿۱۶۶ی﴾ ایک حدیث میں ہے کہ جو قوم کسی مشورے کے لیے جمع ہوئی اور ان میں کوئی ایسا ہے جس کا نام محمد ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ انکے کام میں برکت دے گا۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس کا نام محمد ہوگا حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے اور جنت میں داخل کرائیں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ سے فرمایا مجھے قسم ہے اپنے عزت و جلال کی

Marfat.com

کسی ایک پر عذاب نہ کروں گا جس کا نام تمھارے نام پر ہے۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ فرمایا کوئی دستر خوان نہیں ہے کہ بچھایا گیا ہو اور اس پہ لوگ کھانے آئیں اور ان میں احمد یا محمد نام والے ہوں مگر یہ کہ حق تعالیٰ اس گھر کو جس میں یہ دستر خوان بچھایا گیا ہو اسے روزانہ دو مرتبہ پاک نہ فرمائے۔

....

Marfat.com

دوسرا باب

آباء واجداد وامہات المومنین اور اہل بیت کرام

﴿۱۶۷﴾واقعہ فیل کے وقت حضرت عبد المطلب نے ابرہہ سے نجات کے لیے دعا غار حرا میں مانگی تھی۔

﴿۱۶۸﴾رسول اکرم ﷺ کے پردادا ہاشم کا اصل نام عمرو تھا۔ نہایت مہمان نواز تھے۔ ایک سال قریش میں سخت قحط پڑا۔ یہ ملک شام سے خشک روٹیاں خرید کر ایام حج میں مکہ پہنچے اور روٹیوں کا چورہ کر کے اونٹوں کے گوشت کے شوربے میں ڈال کر ثرید بنایا اور لوگوں کو پیٹ بھر کر کھلایا۔ اس دن سے ان کو ہاشم یعنی روٹیوں کا چورہ کرنے والا کہا جانے لگا۔

﴿۱۶۹﴾ حضور اکرم ﷺ کے جد محترم حضرت عبد المطلب کے جسم پاک سے کستوری کی سی خوشبو آتی تھی۔ جب قریش کو کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو وہ حضرت عبد المطلب کو کوہ ثبیر پر لے جاتے اور ان کے وسیلے سے بارگاہ رب العزت میں دعا مانگتے اور وہ دعا قبول ہوتی۔

﴿۱۷۰﴾ حضور اقدس ﷺ کے عم محترم حضرت عباس بن عبد المطلب کی آواز آٹھ میل تک جاتی تھی۔

﴿۱۷۱﴾ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے ہجرت سے تین سال پہلے

Marfat.com

۶۵ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی گئی کیونکہ اس وقت تک نماز جنازہ فرض نہیں ہوئی تھی۔

﴿۱۷۲﴾ ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا انتقال ہوا۔

﴿۱۷۳﴾ حضور اقدس ﷺ اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے نکاح کا خطبہ ابو طالب نے پڑھا تھا۔

﴿۱۷۴﴾ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سب سے پہلے ایمان لائیں۔

﴿۱۷۵﴾ حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء کا جہیز ایک چکی' ایک رنگی ہوئی کھال' ایک تکیہ جس میں روئی کی جگہ کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے' ایک گٹھلیوں کی تسبیح' ایک آبخورہ اور ایک پیالہ تھا۔ آپ خود ایک معمولی کملی پہنے ہوئے تھیں جس میں بارہ پیوند تھے۔

﴿۱۷۶﴾ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مہر شفاعتِ امتِ عاصی کا باندھا گیا آپ کو حیض نہیں ہوا۔ جب حضرت امام حسن پیدا ہوئے عصر کے بعد اپنے نفاس سے طہارت فرما کر نماز مغرب ادا کی اسی لیے آپ کا نام زہراء ہوا۔

﴿۱۷۷﴾ حضور اقدس ﷺ کو نکاح سے پہلے خواب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی تصویر دکھائی گئی تھی کہ یہ آپ کی زوجہ ہیں۔

﴿۱۷۸﴾ رسول اکرم ﷺ کی لخت جگر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نیزہ

Marfat.com

مار کر شہید کرنے والا شخص ہبار ابن الاسود تھا۔

﴿۱۷۹﴾ شاہ مصر مقوقش نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں دو لڑکیاں بھیجی تھیں ایک حضرت ماریہ قبطیہ جو حرم نبوی میں داخل ہوئیں دوسری سیرین جن کا نکاح حضرت حسان بن ثابت سے ہوا۔ والی مصر نے ایک خچر بھی بھیجا تھا جو حضور ﷺ نے اپنی سواری میں لے لیا۔ یہی خچر بعد میں دلدل کے نام سے مشہور ہوا۔ غزوہ حنین میں سرکار ﷺ اسی پر سوار تھے۔

﴿۱۸۰﴾ اہل بیت کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم اصل اہل بیت۔ ان میں تیرہ نفر ہیں : نو ازواج مطہرات اور چار صاحب زادیاں۔ دوسری قسم داخل اہل بیت۔ یہ تین نفر ہیں سیدنا علی مرتضیٰ، سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ تیسری قسم لاحق اہل بیت یعنی وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے ناپاکیوں اور گناہوں سے کلی طور پر پاک کر دیا ہے اور ان کو کمال تقویٰ اور پاکیزگی عنایت فرمائی ہے خواہ وہ سادات ہوں یا سادات کے علاوہ جیسے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ۔

﴿۱۸۱﴾ رسول اللہ ﷺ کی آل دو قسم کی ہے ایک نسبی جیسے حضرت جعفر اور عقیل بن ابی طالب کی اولاد اور عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد اور حارث بن عبد المطلب اور علی مرتضیٰ اور آپ کی اولاد رضی اللہ عنہم۔ دوسری سببی کہ ہر متقی مسلمان رسول اللہ ﷺ کی آل میں شامل ہے۔

﴿۱۸۲﴾ رسول خدا ﷺ خود اپنی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی

Marfat.com

اللہ عنہا سے ان کو خوش کرنے کی خاطر اور صحابہ کو تعلیم دینے کی غرض سے دوڑ میں مقابلہ کرتے تھے۔

﴿۱۸۳﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا حسن اور حسین یہ دونوں عرش کی تلواریں ہیں۔

﴿۱۸۴﴾ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے نانا جان ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آں حضرت ﷺ ان کا بوسہ لیتے اور فرماتے ایسے کو مرحبا جس پر میں نے اپنا بیٹا قربان کیا۔

﴿۱۸۵﴾ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کے وصال کے بعد ۴۸ سال زندہ رہیں۔

﴿۱۸۶﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ازواج مطہرات میں سے ہیں ان کا نام رملہ تھا انھیں کو حضور ﷺ نے کربلا کی خاک دی تھی جو حضرت امام حسین کی شہادت کے وقت سرخ ہو گئی تھی۔

﴿۱۸۷﴾ پردے کے حکم کی آیت حضور ﷺ کے حضرت ام سلمہ سے نکاح کے بعد نازل ہوئی۔

﴿۱۸۸﴾ واقعہ افک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگانے والا عبد اللہ بن ابی تھا۔

﴿۱۸۹﴾ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی فاتحہ کا کھانا مرد کھا سکتے ہیں اس کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے۔

Marfat.com

﴿۱۹۰﴾ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ ان کی گود میں رسول اللہ ﷺ کے بدن پاک کا ایک ٹکڑا ڈالا گیا ہے حضور اقدس ﷺ نے اس کی تعبیر فرمائی کہ فاطمہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور تم اس کو دودھ پلاؤ گی۔ ایسا ہی ہوا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور حضرت ام فضل نے ان کو دودھ پلایا۔

﴿۱۹۱﴾ حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے فرزند تھے۔ حضرت علی اپنے دور خلافت میں محمد بن حنفیہ کو فوج کا سالار بنا کر اکثر جنگوں میں بھیجتے تھے۔ کسی نے محمد بن حنفیہ سے کہا تمہارے باپ علی حسن یا حسین کو کسی لڑائی پر نہیں بھیجتے تم کو ہی ہمیشہ موت کے منہ میں دھکیل دیتے ہیں۔ محمد بن حنفیہ نے فرمایا حسن اور حسین میرے والد کی آنکھیں ہیں اور میں ان کا بازو۔ آنکھ کا کام الگ ہے اور بازو کا الگ۔

﴿۱۹۲﴾ حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو قبر میں اتارتے وقت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جوش غم میں قبر سے کہا اے قبر تجھے کچھ خبر بھی ہے یہ بیٹی ہیں رسول اللہ ﷺ کی، یہ بیوی ہیں علی مرتضی کی، یہ ماں ہیں حسن اور حسین کی۔ یہ فاطمہ الزہرا ہیں جنت کی بی بیوں کی سردار۔ قبر سے آواز آئی۔ 'اے ابوذر، قبر حسب نسب بیان کرنے کی جگہ نہیں ہے یہاں تو نیک اعمال کا ذکر کرو۔ یہاں تو وہی آرام پائے گا جس کے کثیر اعمال نیک ہوں اور جس کا دل مسلمان ہو۔'

﴿۱۹۳﴾ حضرت عباس بن عبد المطلب حضور ﷺ کے حقیقی چچا ہیں اسلام

Marfat.com

پہلے لا چکے تھے۔ بدر میں مجبوراً کفار کے ساتھ آئے تھے۔ اپنی ہجرت کے دن اسلام ظاہر کیا۔ آپ آخری مہاجر ہیں۔

﴿۱۹۴﴾ ابو طالب حضور ﷺ کی حقانیت کے قائل تھے انہوں نے حضور کی بڑی خدمتیں کی ہیں اُن کے ایمان کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کا قول ہے کہ چونکہ انہوں نے زبان سے کلمہ نہ پڑھا تھا اس لئے شرعاً انہیں مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔

﴿۱۹۵﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ کی نو بیویاں ہوئیں۔ سیدہ فاطمۃ الزہرا، ام بنین، لیلیٰ بنت ام سعود، اسماء بنت عمیس، امامہ بنت ابی العاص، خولہ بنت جعفر، صہبا بنت ربیعہ، ام سعید بنت عروہ، محیاء بنت امراء القیس، ان بیویوں سے بارہ بیٹے اور نو لڑکیاں ہوئیں جن میں سے حضرات حسنین، سیدہ زینب، سیدہ ام کلثوم حضرت فاطمہ الزہراء سے ہیں۔

﴿۱۹۶﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گنبد خضریٰ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دفن ہونے کے بعد پردے کے ساتھ جاتی تھیں اور فرماتی تھیں میں عمر سے حیا کرتی ہوں۔

﴿۱۹۷﴾ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو حضور اقدس ﷺ نے آزاد کر کے اپنا بیٹا بنالیا تھا۔ آپ حضور ﷺ کے بڑے چہیتے تھے یہاں تک کہ آپ کا شمار اہل بیت میں ہوتا ہے۔

﴿۱۹۸﴾ حضور اقدس ﷺ نے حضرت بی بی فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا

Marfat.com

کو ہاتھی دانت کے کنگن پہنائے۔

﴿۱۹۹﴾ حضرت آمنہ خاتون کو استقرار حمل بارہویں ذی الحجہ کو منیٰ میں ہوا کہ حضرت عبداللہ جمار کی رمی کر کے آئے اور مقاربت کی مگر درحقیقت وہ رجب کا مہینہ تھا جسے کفار نے اس سال ذی الحجہ قرار دے کر حج کر لیا تھا اس حساب سے ربیع الاول تک نو ماہ ہوتے ہیں۔

﴿۲۰۰﴾ حضور ﷺ کی ازواج کا مہر پانچ سو درہم تھا جو آج کے حساب سے تقریباً ساڑھے چار ہزار روپے ہوتا ہے۔

﴿۲۰۱﴾ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا مہر چار سو مثقال یعنی ڈیڑھ سو تولہ چاندی تھا۔

﴿۲۰۲﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسرا نکاح حرام تھا۔

﴿۲۰۳﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بحالت جنابت مسجد میں آنے کی اجازت تھی۔

﴿۲۰۴﴾ نبی کریم ﷺ بی بی خدیجۃ الکبریٰ کی طرف سے ان کی وفات کے بعد قربانی کراتے تھے اور اس کا گوشت ان مرحومہ کی سہیلیوں کو بھیجتے تھے۔

﴿۲۰۵﴾ جناب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے صرف حضرت فاطمۃ الزہراء کو ہی غسل دیا۔ اس پر صحابہ کرام نے اعتراض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اے علی، فاطمہ تمہاری دنیا و آخرت میں بیوی

Marfat.com

ہیں۔ سو میرا نکاح ان کی وفات سے ٹوٹا ہی نہیں۔ یہ مولا علی کی خصوصیت تھی۔ آپ نے اپنی اور کسی بیوی کو غسل نہیں دیا۔

﴿۲۰۶﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا لقب حیدر کرار ہے یعنی پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا شیر۔

﴿۲۰۷﴾ سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت شعبان سن چار ہجری کی پانچویں تاریخ منگل کے دن مدینہ منورہ میں ہوئی۔ بعض نے شعبان سن تین ہجری کی تیسری تاریخ بدھ کا روز بھی لکھا ہے۔

﴿۲۰۸﴾ جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارک چھ مہینے میں ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا اور کسی خاصہ خدا کو یہ شرف نہیں ملا۔

﴿۲۰۹﴾ سرکار شہید کربلا امام حسین رضی اللہ عنہ ہر شب میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ اسے آپ کی صاحب زادے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

﴿۲۱۰﴾ سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی تمام عمر میں پچیس حج ادا کیے اور سب پیدل۔

﴿۲۱۱﴾ جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کے بیس بیٹوں میں سے سات بیٹے معرکہ کربلا میں شریک تھے از انجملہ پانچ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

﴿۲۱۲﴾ معرکہ کربلا میں حضرت امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید پلید کی فوجوں کا تناسب علی الترتیب بہتر اور تیس ہزار تھا۔

Marfat.com

﴿۲۱۳﴾ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کا نام میمون تھا اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے گھوڑوں میں سب سے اچھا تھا۔ امام عالی مقام کی شہادت کے بعد فرات میں ڈوب کر مر گیا۔

﴿۲۱۴﴾ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے شاعر یحیٰ بن حکم وغیرہ اور دروازے کے نگہبان اسعد ہجری تھے۔

﴿۲۱۵﴾ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت عاشوراء محرم جمعہ ۶۱ھ بعد نصف النہار ہوئی۔ عمر شریف وقت شہادت ۵۶ برس پانچ ماہ پانچ دن تھی۔

﴿۲۱۶﴾ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے والد ماجد ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں اور جب تک دنیا میں رہیں مطلق نہ ہنسیں۔

﴿۲۱۷الف﴾ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو ان کی زوجہ جعدہ بنت اشعث نے زہر دیا تھا جس سے حضرت امام کی شہادت واقع ہوئی۔

﴿۲۱۷﴾ ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے حضور ﷺ کے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔

﴿۲۱۸﴾ حضرت مولا علی کے بارے میں مشہور ہے کہ جب لڑائی میں آپ کے تیر لگ جاتے تو انہیں نکالنے کا کام نماز کی حالت میں ہی کیا جاتا۔

﴿۲۱۹﴾ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے حضرت زید شہید رضی اللہ عنہ کی نہیال ہندوستان تھی۔

﴿۲۲۰﴾ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

Marfat.com

رمضان کے ختم تک حضور ﷺ بستر پر تشریف نہیں لاتے تھے۔

﴿۲۲۱﴾ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تم مجھ سے قرابت رکھنے میں ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے واسطے تھے مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔(اور ہارون پیغمبر تھے)۔

﴿۲۲۲﴾ حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نسب میں علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور علی ہر مومن کا دوست ہے۔

﴿۲۲۳﴾ حضرت زید ارقم کہتے ہیں حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے۔

﴿۲۲۴﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول خدا ﷺ نے فرمایا میں مکان حکمت ہوں اور علی اس مکان کا دروازہ ہے۔

﴿۲۲۵﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا علی سے منافق کو محبت نہ ہو گی اور مومن علی سے بغض نہیں کرے گا۔

﴿۲۲۶﴾ فرقہ روافض حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عہد میں عبد اللہ بن سبا کی شرارت اور بہکاوے کے سبب پیدا ہوا۔

﴿۲۲۷﴾ حضور اقدس ﷺ کی دعا کی برکت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ گرمیوں میں جاڑوں کے کپڑے اور جاڑوں میں گرمیوں کے کپڑے پہنتے تھے اور گرمی سردی کی کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی۔

Marfat.com

﴿۲۲۸﴾ خاتم الائمہ والخلفاء الراشدین امام مہدی رضی اللہ عنہ سبط اکبر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔

﴿۲۲۹﴾ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے رضاعی بیٹے تھے کہ آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔

﴿۲۳۰﴾ مشہور تاریخی تلوار ذوالفقار کا یہ نام اس لیے پڑا کہ اس میں اٹھارہ دندانے تھے۔ ہارون رشید تک اس کا پتہ چلتا ہے وہ خود بھی کبھی کبھی اس تلوار کو لگایا کرتے تھے۔

﴿۲۳۱﴾ امیر المومنین سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ابن سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کو پانچ بار زہر دیا گیا مگر اثر نہ کیا۔ چھٹی بار کے زہر نے آپ کے جگر کو پارہ پارہ کر دیا۔

﴿۲۳۲﴾ سرور عالم ﷺ کی انگوٹھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھی پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس رہی بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ملی۔ جب ان کی خلافت کو چھ برس ہو گئے تو ایک دن چاہ اریس پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہات سے نکل کر کنویں میں گر پڑی تین دن تک تلاش کیا گیا نہ ملی کنویں کا تمام پانی نکالا گیا مگر نہ ملی۔

﴿۲۳۳﴾ آنحضرت ﷺ کے منبر شریف کے تین درجے تھے۔ حضور سب سے اوپر کے درجے میں بیٹھتے تھے اور درمیانی درجہ پر اپنے قدم پاک رکھتے تھے۔ حضور اقدس ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے عہد

Marfat.com

خلافت میں ادب کے لحاظ سے درمیانے درجہ پر کھڑے ہوتے اور جب بیٹھتے تو پاؤں سب سے نیچے کے درجے میں رکھتے تھے۔

﴿۲۳۴﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دوڑ لگانے میں بہت تیز تھے۔

﴿۲۳۵﴾ حضور اکرم ﷺ نے سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار نماز جنازہ پڑھی کہ ہر شہید کے جنازے کے ساتھ ان پر نماز پڑھی۔

﴿۲۳۶﴾ جناب امام حسین رضی اللہ عنہ کی کربلا کی آخری نماز جو خنجر تلے ادا ہوئی وہ خاص کعبہ میں لاکھوں نمازوں سے افضل ہے۔

﴿۲۳۷﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حسن سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ ﷺ سے بہت زیادہ ہم شکل ہیں اور حسین نیچے کے بدن میں حضور ﷺ سے مشابہ ہیں۔

﴿۲۳۸﴾ رسول پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ خدا سے محبت کرو کیوں کہ وہ تم کو نعمتیں دے کر پرورش کرتا ہے اور اس محبت کی وجہ سے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے بھی۔

﴿۲۳۹﴾ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کعبہ کا حلقہ پکڑے پکڑے کہہ رہے تھے میں نے حضور اقدس ﷺ سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے کہ میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جو شخص اس میں سوار ہو گیا وہ ڈوبنے سے بچ گیا اور جو رہ گیا وہ ڈوب گیا۔

﴿۲۴۰﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو خواب میں تین مرتبہ دیکھا۔ تم کو ایک ریشم کے ٹکڑے میں رکھ کر ایک فرشتہ لایا کرتا اور کہتا یہ آپ کی زوجہ ہیں میں دل میں کہتا کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے تو پورا ہو کر رہے گا۔

﴿۲۴۱﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اچھی عورتوں میں سے مریم بنت عمران کافی ہیں اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد (ﷺ) اور آسیہ فرعون کی بی بی۔

﴿۲۴۲﴾ حضرت موسیٰ ابن طلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی شخص کو فصیح نہیں دیکھا۔

﴿۲۴۳﴾ حضرت بی بی فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا رفتار و روش میں اپنے والد ماجد ﷺ سے مشابہ تھیں۔

﴿۲۴۴﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت جعفر طیار کو مسکینوں سے بہت محبت تھی آپ انہیں کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور انہیں سے بات چیت کیا کرتے تھے۔ رسول پاک ﷺ نے اس وجہ سے آپ کی کنیت ابو المساکین رکھی تھی۔

﴿۲۴۵﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں رسول مقبول ﷺ نے فرمایا ہر نبی کے سات نجیب محافظت کرنے والے ہوتے ہیں اور مجھ کو چودہ دیے گئے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون کون لوگ ہیں۔ فرمایا میں اور میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین اور جعفر اور حمزہ اور ابو بکر اور عمر اور مصعب ابن عمیر

Marfat.com

ر بلال و سلمان اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم اجمعین۔

﴿۲۴۶﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت رکوع کی حالت میں چاندی کا چھلا زکوۃ میں دینے کی جو بات مشہور ہے وہ محض افتراء ہے۔ مولا علی پر کبھی زکوۃ فرض ہی نہ ہوئی۔ آپ کی زندگی فقر و فاقہ میں گذری۔

﴿۲۴۷﴾ حضرت عبد مناف آنحضرت ﷺ کے چوتھے دادا تھے ان کا اصلی نام مغیرہ تھا ان کی پیشانی میں نور جھلکتا تھا اس لئے ان کو قمر البطحاء یعنی وادی مکہ کا چاند کہا جاتا تھا۔

﴿۲۴۸﴾ رسول اللہ ﷺ کے پردادا حضرت ہاشم کا اصلی نام عمرو تھا اور رتبے کی بلندی کے سبب انہیں عمرو العلا بھی کہتے تھے۔

﴿۲۴۹﴾ حضرت عبد المطلب کی کئی بیویاں تھیں ان میں بنو خزاعہ کے ایک بڑے گھرانے کی خاتون لبنیٰ تھیں ان کے بطن سے ابولہب پیدا ہوا اس کا اصلی نام عبد العزیٰ تھا وہ بہت خوبصورت تھا اس لئے اس کی کنیت ابولہب رکھی گئی تھی ایک اور امیر گھرانے کی خاتون نتیلہ حضرت عبد المطلب کے نکاح میں آئیں یہ اس قدر دولت مند تھیں کہ انہوں نے بیت الحرام پر ریشم کا غلاف چڑھایا تھا۔ ان کے بطن سے حضرت عباس پیدا ہوئے۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ عباس شریف، دانش مند، ہیبت اور رعب والے آدمی تھے۔ نتیلہ ہی کے بطن سے حضرت عباس کے بھائی ضرار اور قثم پیدا ہوئے بنو زہرہ کے قبیلے کی لڑکی ہالہ سے بھی حضرت عبد المطلب نے شادی کی ان سے حضرت حمزہ، المقوم، مغیرہ اور ایک لڑکی صفیہ پیدا

Marfat.com

ہوئیں۔ عبدالمطلب کی ایک بیوی ممفنہ تھیں ان سے غیداق پیدا ہوئے۔ اور ایک بیوی فاطمہ کے بطن سے رسول ﷺ کے والد حضرت عبداللہ، ابو طالب، زبیر اور پانچ لڑکیاں، عاتکہ، امیمہ، برہ، بیضاء اور اروی پیدا ہوئیں۔ عبدالمطلب کی ایک بیوی صفیہ سے حارث پیدا ہوئے۔ یہ سب سے بڑے لڑکے تھے اور عبدالمطلب کی زندگی میں ہی انتقال کر گئے تھے۔

﴿۲۵۰﴾ رسول اللہ ﷺ کے دادا ہاشم کی اقبال مندی سے ان کے بھتیجے امیہ عبدالشمس کو حسد ہو گیا تھا۔ اس نے عرب کے رواج کے مطابق مجلس قائم کر کے مفاخرت آرائی کا چیلنج دیا۔ مجلس قائم ہوئی اور ثالث نے ہاشم کی برتری کا فیصلہ دے دیا۔ امیہ کو وعدے کے مطابق جلاوطنی قبول کرنی پڑی اور جرمانے میں دو اونٹ دینے پڑے اس سے بنو ہاشم اور بنو امیہ میں عداوت کی بنیاد پڑی۔

﴿۲۵۱﴾ حضرت عبدالمطلب کے بال وقت سے پہلے سفید ہو گئے تھے اس لئے وسمہ یعنی کالا خضاب استعمال کرتے تھے۔ عربوں میں وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے وسمہ استعمال کیا۔

﴿۲۵۲﴾ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام امیمہ تھا جو حضرت عبدالمطلب جد رسول کریم ﷺ کی دختر تھیں۔ آپ کا پہلا نکاح آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے فرزند حضرت زید بن حارث سے ہوا تھا۔ ذی قعدہ سن پانچ ہجری میں ان سے طلاق کے بعد آپ حضور اکرم ﷺ کے عقد میں آئیں اس وقت ان کی عمر ۳۸ برس تھی۔ آیت

Marfat.com

حجاب آپ کے ولیمے کی دعوت کے موقع پر نازل ہوئی۔ آپ نے ۵۳ برس کی عمر میں سن ۲۰ھ میں انتقال فرمایا۔

﴿۲۵۳﴾ آنحضرت ﷺ کی اولاد میں سب سے پہلے حضرت قاسم پیدا ہوئے (غالباً نبوت سے گیارہ برس پہلے) جس طرح یہ سب سے پہلے پیدا ہوئے تھے اسی طرح کم سنی میں سب سے پہلے انتقال بھی کیا۔ آنحضرت ﷺ کی کنیت ابوالقاسم انہیں سے منسوب ہے۔

﴿۲۵۴﴾ نکاح کے وقت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی عمر شریف ۲۱ برس پانچ ماہ اور حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی عمر پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ تھی۔

﴿۲۵۵﴾ آنحضرت ﷺ کی سب سے آخری اولاد حضرت ابراہیم تھے۔ ذی الحجہ سن ۸ ہجری بمقام عالیہ، جہاں ام المومنین حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا رہتی تھیں پیدا ہوئے۔ ابو رافع نے جب ان کی ولادت کا مژدہ حضور ﷺ کو سنایا تو آپ نے اس کے صلہ میں ایک غلام عطا کیا۔ ساتویں دن عقیقہ ہوا آپ نے بال کے برابر چاندی خیرات کی اور حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کے نام پر نام رکھا۔ حضرت ابراہیمؓ نے اپنی دایہ ام سیف کے گھر پر ہی انتقال فرمایا۔ چھوٹی سی چارپائی پر جنازہ اٹھایا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی۔ فضل بن عباس اور اسامہ نے قبر میں اتارا۔ آنحضرت ﷺ قبر کے کنارے کھڑے ہوئے تھے۔ قبر پر پانی چھڑکا گیا اور اس پر ایک امتیازی علامت قائم کی گئی۔ صحاح میں حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم ۱۷ یا ۱۸ ماہ زندہ رہے۔

Marfat.com

﴿۲۵۶﴾ اہل حق نے اس خیال سے کہ خارجی مولا علی کرم اللہ وجہہ کی مزار کی بے حرمتی نہ کریں، ان کی قبر اطہر پوشیدہ کردی چنانچہ ایک مدت تک کسی کو پتہ ہی نہ چلا کہ قبر شریف کہاں ہے۔ ہارون رشید کے زمانہ میں ظاہر ہوئی۔ ایک روز ہارون رشید شکار کو جنگل میں گیا۔ کتوں کو ہرنوں پر چھوڑا۔ نہ تو کتوں نے ہرنوں پر حملہ کیا اور نہ ہرن کتوں سے ڈر کر بھاگے۔ ہارون کو یہ دیکھ تعجب ہوا ایک بوڑھے سے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے وہ بولا ہم بزرگوں سے سنتے آئے ہیں کہ اس جنگل میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی قبر شریف ہے۔ جب بادشاہ نے یہ سنا تو تحقیق کر کے وہاں روضہ بنوادیا چنانچہ اب اس مقام کو نجف اشرف کہتے ہیں۔

﴿۲۵۷﴾ حضرت محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ مولا علی کرم اللہ وجہہ کے صاحب زادے ہیں۔ ان کی والدہ کا نام خولہ بنت جعفر ہے اور حنفیہ کہلاتی ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ یمامہ کے مشہور قبیلہ بنی حنیف کی چشم و چراغ تھیں۔ حضرت محمد حنفیہ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے مولا علی کو ان کی بشارت دی تھی اور اپنا نام نامی اور کنیت بھی عطا فرمائی تھی۔ روافض کا ایک فرقہ کیسانیہ ہے جو انہیں امام برحق مانتا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ وہ زندہ جبل رضوی میں اپنے چالیس مخلص اصحاب کے ساتھ چھپے ہوئے ہیں اور یہی مہدی منتظر ہیں۔

﴿۲۵۸﴾ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا مہر چار سو مثقال چاندی مقرر ہوا تھا چار سو مثقال چاندی انگریزوں کے زمانہ میں جو چاندی کا روپیہ چلتا تھا اس سے ایک سو ساٹھ روپے بھر ہوتی ہے۔

Marfat.com

﴿۲۵۹﴾ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ واقعہ کربلا کے وقت ۲۴ سال کے تھے مشہور ہے کہ ایران کے آخری تاجدار یزدجر کی بیٹی حضرت شہر بانو کے بطن سے ہیں۔

﴿۲۶۰﴾ حضرت ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد سرورِ عالم ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ ہجرت کے دوسرے سال تک یہی کاشانہ اقدس میں رہیں۔ سن دو ہجری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں پھر ہجرت کے تیسرے یا چوتھے سال حضرت ام سلمہ، حضرت حفصہ، حضرت زینب بنت خزیمہ، خدمت مبارکہ میں آئیں۔ پانچویں سال ہجرت میں حضرت زینب بنت جحش، چھٹے سال ہجرت میں حضرت جویریہ، ساتویں سال ہجرت میں حضرت صفیہ اور حضرت میمونہ اور حضرت ام حبیبہ سے عقد فرمایا۔ ساتویں سال نو ازواج اکٹھا ہوئیں۔

﴿۲۶۱﴾ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کا نام فاختہ تھا ایک قول یہ ہے کہ فاطمہ تھا۔ تیسرا قول یہ ہے کہ ہند تھا۔ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حقیقی بہن تھیں۔ قبل اسلام حضور ﷺ نے ان سے نکاح کا پیغام ابو طالب کو دیا اور دوسری طرف ہبیرہ بن عمرو نے بھی پیغام بھیجا ابو طالب نے ہبیرہ سے ان کی شادی کر دی اس پر حضور اقدس ﷺ نے ناگواری کا اظہار فرمایا تو ابو طالب نے یہ معذرت کی کہ ہم نے ان سے یہ رشتہ کر لیا ہے۔ یوم فتح یہ ایمان

Marfat.com

لائیں۔ ہبیرہ اپنی ضد پر اڑا رہا، نجران بھاگ گیا وہیں کفر پر خاتمہ ہوا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے پھر ام ہانی کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں مصیبت زدہ ہوں آپ سے جاہلیت اور اسلام دونوں میں محبت کرتی رہی ہوں آپ مجھے میری آنکھ اور کان سے زیادہ محبوب ہیں مگر دیکھ لیجئے یہ ایک بچہ ابھی کتنا چھوٹا ہے اور یہ ایک دودھ پیتا ہے اس کا اندیشہ ہے کہ میں حق زوجیت ادا نہ کر پاؤں۔ جب ان کے دونوں بچے بڑے ہو گئے تو خود ام ہانی نے اپنے آپ کو پیش کیا تو حضور نے فرمایا اب نہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی ہے اے نبی ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بی بیاں جن کو تم مہر دے چکے ہو اور تمہاری کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپیوں کی بیٹیاں اور ماموؤں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی۔ (سورہ احزاب ۵۰) چونکہ ام ہانی نے ہجرت نہیں کی تھی اس لئے وہ ازواج مطہرات میں شامل نہ ہو سکیں۔

﴿۲۶۲﴾ حضرت عباس ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کے چچا تھے۔ حضور انور سے دو سال پہلے پیدا ہوئے ان کی والدہ کا نام نثلہ یا نتیلہ تھا یہ بنی نمر کی تھیں۔ حضرت عباس کم سنی میں ایک بار غائب ہو گئے تھے تو ان کی ماں نے منت مانی تھی کہ اگر میرا بچہ مل جائے گا تو کعبہ پر پردہ چڑھاؤں گی۔ جب یہ مل گئے تو انہوں نے ریشمی پردہ چڑھایا۔ یہ پہلی عرب خاتون ہیں جنہوں نے کعبہ پر ریشمی غلاف چڑھایا۔ حضرت عباس جاہلیت اور اسلام دونوں میں معزز اور محترم

Marfat.com

تھے۔ حجاج کو پانی پلانا اور مسجد حرام کی خدمت انہیں کے سپرد تھی۔

﴿۲۶۳﴾ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اکابر سادات اہل بیت اور اجلہ تابعین میں ہیں۔ امام زہری نے فرمایا کہ کسی قرشی کو ان سے افضل نہیں دیکھا۔ حضرت علی کے ایام خلافت میں سن ۳۶ھ میں پیدا ہوئے اور سن ۹۴ھ میں ۵۸ سال کی عمر پا کر مدینہ طیبہ میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں اپنے عم مکرم سیدنا امام حسن مجتبیٰ اور دادی صاحبہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پہلو میں مدفون ہیں۔ سلاطین عثمانیہ نے اہل بیت کے تمام مزارات پر ایک عالی شان قبہ بنوا دیا تھا جو قبہ عباس کے نام سے مشہور تھا۔ ابن سعود نجدی نے قبہ کو ڈھا دیا اور تمام مزارات کو زمین کے برابر کر دیا۔ واقعہ کربلا کے وقت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ ۲۴ سال کے تھے۔ بیماری کی وجہ سے بچ گئے۔ مشہور یہ ہے کہ ایران کے آخری تاجدار یزدجر کی بیٹی شہر بانو کے بطن سے ہیں۔ بعض مورخین نے اس کا سختی سے انکار کیا ہے۔

﴿۲۶۴﴾ حرم رسول ﷺ میں اگرچہ ازواج مطہرات بیک وقت صرف نو تھیں مگر دو باندیاں بھی تھیں ایک ماریہ قبطیہ دوسری ریحانہ۔ حضور اقدس ﷺ نے ابتداء میں صرف حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اکتفا فرمایا ان کے وصال کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور ہجرت کے دوسرے سال تک صرف یہی کاشانہ اقدس میں رہیں۔

﴿۲۶۵﴾ ابو طالب پر لعنت ہرگز جائز نہیں اس لئے کہ ان کے کفر پر مرنے

Marfat.com

کی کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں ان کے ایمان پر موت کی روایت نقل کی ہے۔ نیز روح البیان میں ایک جگہ ان کا بعد موت زندہ ہونا اور ایمان لانا ثابت کیا گیا ہے۔ بفرض محال اگر ان کی موت کفر پر ہوئی تب بھی چونکہ ہمارے آقا و مولا ﷺ کی انہوں نے بہت خدمت کی اور حضور انور ﷺ کو بھی ان سے بہت محبت تھی اسلئے ان کو برا کہنا حضور ﷺ کی ایذا کا باعث ہوگا۔ ان کا ذکر خیر سے ہی کرنا چاہیئے یا پھر خاموش رہنا چاہیئے۔

﴿۲۶۶﴾ رسول اللہ ﷺ غزوہ بنی مصطلق سے مدینہ منورہ واپس تشریف لارہے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمراہ تھیں آپ کی سواری کا اونٹ الگ تھا اس پر ہودج تھا۔ آپ ہودج میں پردہ چھوڑ کر بیٹھ جاتیں، حمال ہودج اٹھا کر اونٹ پر باندھ دیتے۔ آپ ہلکی پھلکی تھیں عمر شریف بھی کم تھی۔ ایک روز اتفاق سے ایک منزل پر آپ کو ہودج سے باہر ویرانہ کی طرف جانے کی ضرورت پیش آئی۔ واپس آئیں تو قافلہ کوچ کر چکا تھا۔ ہودج پر پردے پڑے ہوئے تھے۔ حمالوں کا خیال بھی ادھر نہ گیا کہ آپ موجود نہیں ہیں۔ اب جب آپ آئیں تو سخت متاسف ہوئیں لیکن آپ نے خیال کیا کہ آگے چل کر جب میری تلاش ہوگی اور میں نہ ملوں گی تو کوئی ڈھونڈنے بہر حال یہاں آئے گا۔ رات کو چادر لپیٹ کر آپ وہیں بیٹھ گئیں اور آپ کو نیند آگئی۔ ایک صحابی حضرت صفوان تھے ان کی ڈیوٹی یہ تھی کہ قافلے سے کچھ فاصلے پر پیچھے پیچھے چلا کریں گری

Marfat.com

پڑی چیز کی اور بھولے بھٹکے کی خبر گیری کے لئے وہ جب صبح سویرے وہاں پہنچے تو دیکھا کہ کوئی سو رہا ہے۔ آپ قریب آئے تو پہچان لیا اور بے اختیار پکار اٹھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آواز سے حضرت صدیقہ کی آنکھ کھل گئی۔ منہ ڈھانپ لیا حضرت صفوان نے اپنا اونٹ قریب لاکر بٹھایا۔ ام المومنین پردہ کے ساتھ سوار ہو گئیں۔ انہوں نے اونٹ کی نکیل تھامے قافلے میں جا کر ملا دیا۔ بات کچھ نہ تھی مگر مدینہ منافقوں کا گھر تھا۔ ان کے سردار عبداللہ بن ابی کو ایک شگوفہ ہاتھ آگیا۔ اپنی خباثت سے خوب خوب حاشیہ آرائی کی۔ اس کے ہم نوا مسطح اور ایک عورت حمنہ بنت جحش ہو گئے۔ ایک ماہ بعد سورہ نور میں آیات براءت نازل ہوئیں۔

﴿۲۶۷﴾ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خود حضرت زینب کے بھائی ابو احمد جحش نے پڑھایا۔ چار سو درہم کا مہر خود سرکار ﷺ نے رکھا۔ ضیافت ولیمہ بڑے پیمانے پر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اور کسی بی بی صاحبہ کا ولیمہ اس پیمانے پر اور اتنا اچھا نہیں کیا۔

﴿۲۶۸﴾ ابولہب کے معنی ہیں شعلوں کا باپ۔ یہ کنیت ایک سردار قریش عبدالعزیٰ بن عبدالمطلب کی تھی یہ رسول اللہ ﷺ کا چچا تھا اور چونکہ اس کے چہرے کا رنگ بہت ہی سرخ تھا اس کی آتش رخساری کی وجہ سے لوگ اسے ابولہب کہنے لگے تھے۔ بعض محققین نے لکھا ہے کہ قرآن میں جو ابولہب آیا ہے وہ بطور کنیت نہیں بلکہ پیش خبری کے طور پر آیا ہے کہ اس شخص کا انجام جہنمی ہونا ہے۔

﴿۲۶۹﴾ حضرت عبدالمطلب پہلے شخص ہیں جو تحنث کیا کرتے تھے یعنی ہر

Marfat.com

سال ماہ رمضان میں کوہ حرا میں جا کر خدا کے ذکر و فکر میں گوشہ نشین رہا کرتے۔

﴿۲۷۰﴾ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اہل بیت رسول اللہ ﷺ کی تعریف میں فرمایا ہے کہ اے اہل بیت رسول، تمہاری محبت قرآن کی وجہ سے فرض ہے۔ تمہاری جلالت شان کے لئے یہی کافی ہے کہ جس نے تم پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوئی۔

﴿۲۷۱﴾ حضور انور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعض فرشتوں کو سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ دے رکھے ہیں یہ صرف اس درود کے لکھنے پر مقرر ہیں جو مجھ پر اور میرے اہل بیت پر بھیجا جائے۔

﴿۲۷۱ الف﴾ حضور سرور عالم ﷺ کی بعثت اقدس سے تین سو برس پہلے یہ شعر ایک پتھر پر لکھا ہوا ملا:

أَتَرجُوا أُمَّةٌ قَتَلَت حُسَيناً شَفَاعَةَ جَدِّهِ يَومَ الحِسَابِ

یعنی کیا حسین کے قاتل یہ امید رکھتے ہیں کہ روز قیامت اس کے نانا ﷺ کی شفاعت پائیں گے۔ یہی شعر ارض روم کے ایک گرجا گھر میں لکھا پایا گیا مگر لکھنے والا نہ معلوم ہوا۔

•••••••

Marfat.com

تیسرا باب

انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام

﴿۲۰۷﴾ محمد بن اسحاق بعض علماء اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام گیہوں کھانے سے پہلے جنت میں حضرت حوا سے ہم بستر ہوئے۔ قابیل اور اس کی بہن کا حمل ٹھہرا اس سے حضرت حوا کو کسی قسم کی بدمزگی کسی طرح کا دکھ یا دردزہ نہیں ہوا اور نہ خون نفاس آیا۔ پھر جب حضرت آدم زمین پر اتارے گئے اور ہم بستری کا اتفاق ہوا تو ہابیل اور اس کی بہن پیٹ میں آئے اس وقت حضرت حوا کو بدمزگی، دکھ اور دردزہ کی تکلیف ہوئی اور ولادت کے بعد حسب معمول خون نفاس آیا۔ حضرت آدم اپنی بیٹی کا نکاح غیر پیٹ کے بھائی سے کردیا کرتے تھے۔ قابیل اور ہابیل میں دو برس کی چھوٹائی بڑائی تھی۔ جب وہ جوان ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو حکم دیا کہ قابیل کا نکاح لیوذا سے اور ہابیل کا نکاح اقلیمیا سے کردو۔ اقلیمیا لیوذا سے زیادہ حسین تھی اس لئے حضرت آدم کے اطلاع دینے پر ہابیل راضی ہوگئے۔ اور قابیل نے ناراض ہوکر کہا کہ اقلیمیا میری بہن ہے میں ہی اس کا مستحق ہوں کیوں کہ ہم دونوں جنت کی پیدائش ہیں اور وہ دونوں زمین کی۔ یہاں تک کہ اس حسد کے باعث قابیل نے ہابیل کو قتل کردیا۔ (تفسیر خازن)

Marfat.com

﴿۲۷۳﴾ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت حوا کے ایک لڑکا ایک لڑکی جڑواں ہوتے تھے۔ تمام اولاد کی تعداد چالیس۔ یہ سب بچے بیس بار میں پیدا ہوئے تھے۔ سب سے بڑا قابیل اور اس کی بہن اقلیمیا اور سب سے چھوٹا عبدالمغیث اور اس کی بہن امۃ المغیث۔

﴿۲۷۴﴾ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو جس مقام پر قتل کیا اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ جبل ثور تھا بعض کہتے ہیں جبل حرا کی گھاٹی میں۔ بعض کا قول ہے کہ بصرہ میں جہاں اب مسجد اعظم ہے۔

﴿۲۷۵﴾ روایت ہے کہ قتل کرنے کے بعد قابیل کا تمام بدن کالا ہو گیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ہابیل کا حال پوچھا تو بولا میں اس کا چوکیدار نہیں ہوں۔ حضرت آدم بولے تو ضرور اس کو قتل کر چکا ہے اس لیے تیرا بدن سیاہ ہے۔ چنانچہ آپ قابیل سے بیزار ہوئے اور اس صدمے کے باعث سو برس تک آپ کو ہنسی نہیں آئی۔

﴿۲۷۶﴾ بعض کا قول ہے کہ قابیل قتل کے بعد علاقہ یمن میں عدن کی طرف بھاگ گیا۔ یہاں شیطان نے بہکایا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ اس لیے کھا گئی کہ وہ آتش پرست تھا۔ تو آگ کی پوجا کیا کر۔ قابیل نے ایسا ہی کیا اور سب سے پہلے اسی نے کھیل کود اور گانے بجانے کے آلات وضع کیے۔ شراب خوری، بت پرستی زنا وغیرہ کبیرہ گناہوں میں ڈوبا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے ماننے والوں کو طوفان نوح میں غرق کر دیا۔

Marfat.com

﴿۲۷۷﴾ حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں نے سجدہ جمعہ کے روز وقت زوال سے عصر تک کیا۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ملائکہ مقربین سو برس تک اور دوسرے قول کے مطابق پانچ سو برس تک سجدے میں رہے۔

﴿۲۷۸﴾ حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیا سے آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا۔

﴿۲۷۹﴾ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکاء یعنی کثرت سے رونے والے تھے۔ آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں مگر حضرت آدم علیہ السلام اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرت داؤد علیہ السلام اور تمام اہل زمین کے آنسوؤں کے مجموعے سے بڑھ گئے۔

﴿۲۸۰﴾ حضرت آدم علیہ السلام سے اخراج کے وقت اور نعمتوں کے ساتھ ساتھ زبان عربی بھی سلب کر لی گئی تھی۔ اس کی جگہ آپ کی زبان پر سریانی زبان جاری کر دی گئی تھی۔ قبول توبہ کے بعد پھر عربی زبان عطا ہوئی۔

﴿۲۸۱﴾ تابوت سکینہ حضرت آدم علیہ السلام پر نازل کیا گیا تھا۔ یہ شمشاد کی لکڑی کا ایک زر اندوز صندوق تھا جس کا طول تین ہات کا اور عرض دو ہات کا تھا۔ اس میں تمام انبیاء علیہم السلام کی شبیہیں تھیں اس میں حضور اقدس ﷺ کی شبیہ مبارک ایک یاقوت سرخ میں تھی۔

﴿۲۸۲﴾ جنت سے اترنے کے بعد حضرت آدم علیہ السلام تین سو برس تک روتے رہے اور شرم کے باعث آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا۔ سو برس تک جبل

Marfat.com

ہندی پر سجدہ اور گریہ میں مصروف رہے آپ کے آنسو سراندیپ کے جنگلوں میں بہہ نکلے اور ان آنسوؤں سے اللہ تعالیٰ نے دار چینی اور لونگیں پیدا کیں۔

﴿۲۸۳﴾ جب حضرت آدم علیہ السلام نے وہ دانہ جس سے منع فرمایا گیا تھا، کھالیا اور اس کی شومی سے تخت و تاج چلا گیا اور لباس و حلہ زائل ہو گیا اور آپ جنت سے باہر تشریف لائے تو پشیمانی کی حالت میں آپ نے منہ میں انگلی ڈال کر قے کر دی۔ زمین کے کیڑے مکوڑوں اور حشرات الارض سانپ اور بچھو وغیرہ نے وہ قے کھالی تو اس کا زہر ان کے تالو، ڈنک اور دانتوں میں اثر کر گیا۔ اور جو گھاس اس قے کی جگہ اگی اس میں زہر کا اثر ظاہر ہوا اور جو نطفہ اس قسم کی غذا سے پیدا ہوا اس سے قابیل پیدا کیا گیا جو کفر و فساد کا منشاء تھا اور جس نے ظلم و قتل کی بنیاد ڈالی۔

﴿۲۸۴﴾ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کے دن کی آخری ساعت میں پیدا ہوئے تھے اور ۱۰ محرم ۲۷۹۲ سال قبل طوفان نوح بہشت سے زمین پر اتارے گئے۔ آپ کا قد ساٹھ گز تھا عمر ایک ہزار سال۔ ۱۸۵۴ سال قبل طوفان نوح جمعہ کے دن مکہ معظمہ میں رحلت فرمائی اور کوہ بو قبیس پر دفن ہوئے۔ آپ کی زندگی تک چالیس ہزار پوتے پرپوتے پیدا ہو چکے تھے۔

﴿۲۸۵﴾ حضرت آدم علیہ السلام اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ۵۵۷۵ برس کا عرصہ ہے۔

﴿۲۸۶﴾ حضرت حوا رضی اللہ عنہا کا مزار شریف جدہ میں ہے۔

Marfat.com

﴿۲۸۷﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ منگل کا دن خون کا دن ہے اسی دن حضرت حوا کو حیض آیا اور اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا۔

﴿۲۸۸﴾ پہلے درندے اور چرندے حضرت آدم علیہ السلام سے انس پکڑتے تھے پھر جب قابیل نے ہابیل کو مارا تو پرندے اور وحشی جانور انسان سے بھاگنے لگے، درخت خاردار ہو گئے، میوے ترش ہو گئے، پانی کھارا ہو گیا اور ہوا غبار آلود ہو گئی۔

﴿۲۸۹﴾ حضرت آدم علیہ السلام پر دس صحیفے بیس ورق پر بحرف معجم نازل ہوئے تھے جب تک بہشت میں رہے وہ عربی لغت سے واقف تھے۔ گندم کھاتے ہی عربی زبان بھول گئے اور سریانی بولنے لگے۔

﴿۲۹۰﴾ بعض روایتوں میں حضرت آدم علیہ السلام کا قد ستر گز آیا ہے۔

﴿۲۹۱﴾ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں سب سے پہلی چیز انگور اور سب سے آخری چیز گیہوں کھایا تھا۔

﴿۲۹۲﴾ ایک روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم النبین ﷺ کے مبعوث ہونے تک پانچ ہزار آٹھ سو اور ایک دوسری روایت کے مطابق چھ ہزار نو سو پچاس برس کا زمانہ گذرا تھا۔

﴿۲۹۳﴾ حضرت آدم علیہ السلام کو سیدتنا حوا رضی اللہ عنہا سے محبت بڑھنے لگی تو دو سو برس تک ان سے جدا کر دیئے گئے۔

Marfat.com

﴿۲۹۴﴾ اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سریانی زبان میں سکھادیے تھے تاکہ فرشتے نہ سمجھ سکیں۔

﴿۲۹۵﴾ عربی زبان بھی حضرت آدم علیہ السلام ہی کے وقت سے ہے وہ جنت میں عربی بولتے تھے زمین پر تشریف لانے کے بعد سریانی بولنے لگے قبول توبہ کے بعد پھر زبان پر عربی جاری ہوگئی۔ سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہر وحی آسمانی عربی میں ہی نازل ہوتی تھی انبیاء کرام قوم کی زبان میں اس کا ترجمہ فرمایا کرتے تھے۔

﴿۲۹۶﴾ حضرت آدم علیہ السلام نے جب گیہوں کھایا تو آپ کے جسم مبارک سے جنتی لباس علیحدہ ہوگیا مگر تاج اور سربند الگ نہ ہوئے۔

﴿۲۹۷﴾ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر بجائے ساٹھ سال کے سو برس ہوگئی۔

﴿۲۹۸﴾ حضرت عزرائیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے خمیر کے لئے ہر قسم کی زمین سے تھوڑی مٹی حاصل کی اور اس کو ہر قسم کے پانی سے گوندھا۔ چونکہ حضرت عزرائیل نے ہی یہ مٹی اٹھائی تھی اس لیے جان نکالنے کا کام بھی انہیں کے سپرد کردیا گیا تاکہ زمین کی امانت وہی واپس کریں۔

﴿۲۹۹﴾ سیدنا آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار برس تھی آپ نے عرض کیا الٰہی میری عمر نو سو ساٹھ کردے اور میری عمر کے یہ چالیس برس داؤد کو دے کر ان کی عمر پورے سو سال کردے۔ رب تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمالی۔ آدم علیہ

Marfat.com

السلام کو بھی ایک ہزار برس کی عمر دی گئی اور داؤد علیہ السلام کو بھی سو برس۔

﴿۳۰۰﴾ حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت نوح، حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت لوط، حضرت شعیب، حضرت یوسف، حضرت موسیٰ، حضرت سلیمان، حضرت زکریا، حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام اور ہمارے حضور ﷺ ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے۔

﴿۳۰۱﴾ قابیل کو قتل کرنے کی ترکیب نہیں آتی تھی۔ ابلیس جانور کی شکل میں آیا اس کے پنجے میں ایک اور جانور تھا اس نے اس جانور کا سر پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے کچل دیا جس سے جانور مر گیا۔ تب قابیل کو قتل کرنے کا طریقہ آیا۔

﴿۳۰۲﴾ قابیل نے ہابیل کو قتل تو کر دیا مگر یہ نہ جانا کہ اس لاش کا کیا کیا جائے اس لئے یہ لاش ایک تھیلے میں ڈال کر چالیس دن اپنے کندھے پر لیے پھرا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس کی تعلیم کے لئے دو کوے بھیجے جنہوں نے قابیل کو دفن کا طریقہ بتایا۔

﴿۳۰۳﴾ اس میں اختلاف ہے کہ یہ قتل کہاں واقع ہوا۔ بعض کا خیال ہے کہ بصرہ میں ہوا بعض کی رائے ہے کہ زمین ہند میں۔ بعض نے کہا ہے کہ خود مکہ معظمہ میں غار حرا کے پیچھے ہوا۔ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ اس وقت ہابیل کی عمر بیس یا پچیس سال کی تھی۔

﴿۳۰۴﴾ پہلے زمین خون چوس لیتی تھی جیسے آج پانی چوس لیتی

Marfat.com

ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے زمین نے خون جذب کرنا چھوڑ دیا تاکہ آئندہ قتل کا سراغ خون سے لگ سکے۔

﴿۳۰۵﴾ حضرت آدم علیہ السلام کو ہابیل کے قتل کا اتنا صدمہ ہوا کہ آپ بقیہ عمر ہنسے نہیں۔

﴿۳۰۶﴾ قابیل جب بوڑھا ہوگیا تو اس کی اولاد اسے پتھر مارا کرتی تھی آخر ایک بیٹے نے اسے قتل کر دیا۔

﴿۳۰۷﴾ قتل ہابیل کے پچاس سال بعد حضرت شیث علیہ السلام اکیلے پیدا ہوئے اور آپ ہی حضرت آدم علیہ السلام کے خلیفہ اور نبی برحق ہوئے۔

﴿۳۰۸﴾ حضرت آدم علیہ السلام کو سات لاکھ زبانوں کا علم تھا اور ایک ہزار پیشوں میں ماہر تھے مگر آپ نے کھیتی باڑی کا کام کیا۔

﴿۳۰۹﴾ آدم علیہ السلام کا پیشہ کھیتی باڑی، نوح علیہ السلام کا لکڑی بنانا، یعنی بڑھئی کا کام، ادریس علیہ السلام کا درزی گیری، حضرت صالح علیہ السلام کا تجارت، داؤد علیہ السلام کا زرہ سازی یعنی لوہار کا کام، سلیمان علیہ السلام کا زنبیل سازی اور موسیٰ علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام اور حضور خاتم المرسلین ﷺ کا عمل مبارک بکری چرانا تھا۔

﴿۳۱۰﴾ سات پیغمبروں کو علم کی وجہ سے بڑے بڑے فائدے ہوئے۔ آدم علیہ السلام کو ان کے علم نے فرشتوں سے سجدہ کرایا، خضر علیہ السلام کو علم نے موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات عطا کی، یوسف علیہ السلام کو علم نے

Marfat.com

قید خانے سے نکال کر تخت و تاج کا مالک بنایا، حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم نے بلقیس جیسی صاحبہ جمال اور صاحبہ تخت و تاج بیوی عطا فرمائی، داؤد علیہ السلام کو علم نے بادشاہت دلائی۔ عیسیٰ علیہ السلام کے علم نے ان کی والدہ سے تہمت دور کروائی۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم ماکان وما یکون عطا فرما کر آپ کے سر مبارک پر خلافت الٰہیہ اور شفاعت کبریٰ کا سہرا باندھا۔

﴿۳۱۱﴾ حق تعالیٰ شیطان کو ایک لاکھ برس جہنم میں رکھ کر وہاں سے نکالے گا اور فرمائے گا کہ تو اب بھی آدم کو سجدہ کر لے وہ انکار کرے گا اور دوبارہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

﴿۳۱۲﴾ حضرت حوا کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا اور عمر شریف نو سو ستانوے سال ہوئی۔

﴿۳۱۳﴾ جنت کا گیہوں بیل کے گردے کے برابر تھا، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ لذیذ اور نرم تھا۔

﴿۳۱۴﴾ فرشتوں نے اللہ کے حکم سے حضرت آدم کو ہندوستان کے شہر سراندیپ (موجودہ سری لنکا) کے اس پہاڑ پر اتارا جس کو نور کہتے تھے اور حضرت حوا کو ساحل عرب پر جدہ میں اور مور کو مرج الہند میں اور شیطان کو میسان کے جنگل میں جو بصرہ سے کچھ فاصلے پر ہے یا جہاں آج یاجوج ماجوج کی دیوار قائم ہے۔ سانپ کو بجستان اصفہان میں اسی لیے وہاں اب بھی سانپ زیادہ ہوتے ہیں۔

﴿۳۱۵﴾ سب سے پہلے کپڑا بننے کا کام آدم علیہ السلام نے کیا بعد میں آپ

Marfat.com

کھیتی باڑی کی طرف مائل ہوئے۔

﴿۳۱۶﴾ آدم علیہ السلام نے ہمیشہ بارش کا پانی پیا، کنویں کا پانی کبھی نہ پیا سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے ہی چاندی سے روپیہ اور سونے سے اشرفی بنائی۔

﴿۳۱۷﴾ حضرت آدم علیہ السلام کی مزار پاک منیٰ میں مسجد خیف کے پاس بتائی جاتی ہے۔ حضرت حوا جدہ میں مدفون ہیں۔

﴿۳۱۸﴾ پانچ آدمی بہت روئے ہیں۔ آدم علیہ السلام اپنی خطا پر، یعقوب علیہ السلام فراق فرزند میں، یحیٰ علیہ السلام خوف الٰہی سے، حضرت فاطمہ الزہرا، حضور ﷺ کی وفات کے بعد اور امام زین العابدین واقعہ کربلا کے بعد۔

﴿۳۱۹﴾ جب آدم علیہ السلام جنت سے تشریف لائے تھے تب ان کے چہرہ مبارک کا رنگ سانولا ہو گیا تھا۔ توبہ قبول ہونے کے بعد ان کو حکم ہوا کہ چاند کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کا روزہ رکھو چنانچہ آپ نے یہ روزے رکھے۔ ہر دن جسم کا تہائی حصہ اصلی رنگت پر آتا گیا۔ پندرھویں تاریخ کو تمام جسم اصلی رنگت پر آگیا۔ یہ تینوں روزے نوح علیہ السلام کے زمانے تک فرض رہے اسلام میں بھی کچھ زمانے تک ہر ماہ کے یہ تین روزے فرض رہے اب یہ فرض نہیں سنت ہیں۔

﴿۳۲۰﴾ حضرت سعید ابن جبیر فرماتے ہیں کہ ہابیل کا دنبہ آگ اٹھالے گئی تھی یہ دنبہ جنت میں رہا پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ بنا۔

﴿۳۲۱﴾ حضرت داؤد علیہ السلام گوپھن چلانے میں بہت ماہر تھے کہ اس

Marfat.com

سے بھیڑیے چیتے اور شیر تک کا شکار کر لیا کرتے تھے اسی گوپھن سے آپ نے جالوت کو قتل کیا تھا۔

﴿۳۲۲﴾ جالوت بڑا سخت جابر اور ظالم تھا۔ عملیق ابن عاد کی اولاد تھا۔ تین سو رطل یعنی ڈیڑھ سو سیر کا خود پہنتا تھا۔

﴿۳۲۳﴾ تابوت سکینہ شمشاد کی لکڑی کا صندوق تھا جس پر سونے کی چادر چڑھی ہوئی تھی اس کی لمبائی تین ہات اور چوڑائی دو ہات تھی اسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا اس میں انبیاء کرام اور انکے مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں سید الانبیاء ﷺ اور آپ کے دولت کدے کی تصویر سرخ یاقوت میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور آپ کے گرد صحابہ کرام ہیں۔ یہ صندوق آدم علیہ السلام سے دوا شتاً انبیاء کرام کو منتقل ہوتا ہوا موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا آپ اس میں توراۃ شریف کی تختیاں رکھتے تھے اور اپنا خاص سامان بھی مثلاً عصا، کپڑے، نعلین مبارک، حضرت ہارون علیہ السلام کا عمامہ، ان کا عصا اور تھوڑا سا منّ جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام جنگ کے موقع پر اس صندوق کو آگے رکھتے تھے اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہوتی تھی۔ اس سے بنی اسرائیل کو بھی تسکین رہتی تھی۔ آپ کے بعد یہ تابوت بنی اسرائیل میں ہوتا چلا آیا۔ جب انھیں کوئی مشکل پیش آتی تو وہ اس تابوت کو سامنے رکھکر دعا کرتے اور کامیاب ہوتے۔ جب ان کی بے علمی بڑھ گئی تو ان پر قوم عمالقہ مسلط کر دی گئی جو اسرائیلیوں سے یہ تابوت چھین لے گئی اور اس کو بے حرمتی سے گندی

Marfat.com

جگہ پر رکھ دیا۔ اس بے ادبی کی وجہ سے عمالقہ سخت بیماریوں اور مصائب میں مبتلا ہو گئے جو کوئی اس تابوت کے پاس پیشاب کرتا یا تھوکتا وہ بواسیر میں مبتلا ہو جاتا۔ عمالقہ کی پانچ بستیاں تباہ ہو گئیں تب انھیں یقین ہوا کہ یہ مصائب تابوت کی بے ادبی کی وجہ سے ہیں لھذا انھوں نے یہ تابوت ایک بیل گاڑی پر رکھ کر بیلوں کو ہانک دیا۔ فرشتے بیلوں کو ہانکتے ہوئے تابوت کو طالوت کے پاس لے آئے۔ بنی اسرائیل تابوت کو دیکھ کر خوش ہوگئے۔ یہ وہ وقت تھا کہ انھیں جالوت کا مقابلہ درپیش تھا جو بہت ظالم اور جابر تھا۔ بنی اسرائیل کو اپنی فتح مندی کا یقین ہو گیا اور سب نے طالوت سے بیعت کر کے انھیں بادشاہ مان لیا۔

﴿۳۲۴﴾ کھجور کے درخت کی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی بقیہ مٹی سے ہے۔

﴿۳۲۵﴾ حضرت نوح علیہ السلام کا نام عبدالغفار ابن نمک ابن متوشلخ ابن ادریس علیہ السلام ہے آپ کی ولادت آدم علیہ السلام سے گیارہ سو سال بعد ہوئی۔

﴿۳۲۶﴾ حضرت حوّا کے کچھ بچے پیدا ہو کر مر گئے تھی۔ ان فوت شدہ بچوں کے نام عبداللہ، عبیداللہ اور عبدالرحمان تھے۔

﴿۳۲۷﴾ ایک روایت میں ہے کہ حضرت حوّا کو پانچ سو بار حمل رہا ہر بار میں جڑواں بچے ہوئے۔ کُل ایک ہزار بچے ہوئے۔

﴿۳۲۸﴾ حضرت آدم علیہ السلام اگرچہ جنت میں بھی سیدہ حوا سے مقاربت کرتے تھے مگر وہاں نہ نطفہ نہ قرار حمل، مگر جب دونوں زمین پر آئے تو

Marfat.com

حمل قرار پایا۔ کچھ روایتوں میں حضرت حوا کے جنت میں ماں بننے کا ذکر ہے۔

﴿۳۲۹﴾ حضرت صالحؑ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود کی ہدایت کے لیے بھیجا تھا۔ پتھر سے اونٹنی آپ کے معجزے سے نکلی۔ امت نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اس پر اللہ تعالیٰ نے کڑک بجلی کا عذاب نازل فرمایا۔

﴿۳۳۰﴾ اہرام کے بانی اخنوغ یعنی ادریس علیہ السلام ہیں۔

﴿۳۳۱﴾ اوقات نماز سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے مقرر فرمائے۔

﴿۳۳۲﴾ گھوڑے کی سواری سب سے پہلے حضرت ادریسؑ علیہ السلام نے کی۔

﴿۳۳۳﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی لمبائی دس گز تھی۔

﴿۳۳۴﴾ نمرود نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو سولہ سال کی عمر میں آگ میں ڈالا تھا۔ چالیس روز تک آگ میں رہے بحکم الٰھی وہ آگ آپ پر گلزار ہو گئی۔

﴿۳۳۵﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی۔

﴿۳۳۶﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام گندم گوں طویل قامت تھے۔ آپ کے بدن شریف پر بال بہت تھے اور اتنے سخت کہ اگر دو قمیص بھی پہنے ہوتے تو بال ان سے باہر نکل آتے اور جب آپ غصے میں آتے تو بال آپ کی ٹوپی سے نکل پڑتے۔ جلال کے باعث اکثر آپ کی ٹوپی جل جاتی تھی۔

Marfat.com

﴿۳۳۷﴾ قوم ثمود میں اُحیمر نامی شخص نے اس اونٹنی کے پاؤں کی رگیں کاٹی تھیں جو حضرت صالح علیہ السلام کے معجزے کے طور پر پتھر سے نکلی تھی۔ قوم ثمود پر آسمانی بجلی کا عذاب احیمر کی اسی حرکت کی وجہ سے نازل ہوا۔

﴿۳۳۸﴾ سب سے پہلے جو رسول کفار پر بھیجے گئے وہ حضرت سیدنا نوح علیہ السلام تھے۔ آپ نے ساڑھے نو سو برس ہدایت فرمائی۔

﴿۳۳۹﴾ حضرت اسماعیل ابن حضرت سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے بارہ لڑکے تھے۔

﴿۳۴۰﴾ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر ایک سو تیس برس ہوئی۔

﴿۳۴۱﴾ ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین ﷺ کے بعد سب بڑا مرتبہ حضرت ابراھیم خلیل اللہ کا، پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا، پھر حضرت عیسیٰ روح اللہ کا پھر حضرت نوح نجی اللہ کا ہے۔ علیہم السلام۔

﴿۳۴۲﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن عطا فرمایا تھا کہ مصر کے قحط عظیم میں آپ کے دیدار سے آدمی اپنی بھوک بھول جاتا تھا۔

﴿۳۴۳﴾ حضرت ابراھیم علیہ السلام جب نماز میں مشغول ہوتے، شغل دل کی آواز دو میل تک جاتی تھی۔

﴿۳۴۴﴾ حضرت نوح اور حضرت ابراھیم علیہما السلام کے درمیان گیارہ سو ۴۲ برس کا زمانہ تھا۔

﴿۳۴۵﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے عصا پر ٹیک لگائے بیت المقدس

Marfat.com

کی تعمیر کا معائنہ فرماتے تھے۔ اسی میں آپ کی وفات ہو گئی ایک لمبے عرصے تک آپ عصا کا سہارا لیے کھڑے رہے اور جن آپ کو زندہ و سلامت سمجھ کر تعمیرات میں لگے رہے جب دیمک نے آپ کا عصا کھالیا تو عصا کے ٹوٹنے سے آپ کا جسد مبارک گر پڑا اس وقت جنوں کو اندازہ ہوا کہ آپ وفات پا چکے ہیں اسی وقت سارے جن کام چھوڑ کر چلے گئے۔

﴿۳۴۶﴾ حضرت ہود علیہ السلام کا مزار حضر موت میں ہے۔

﴿۳۴۷﴾ حضرت ابراھیم علیہ السلام حلب میں مدفون ہیں۔

﴿۳۴۸﴾ حضرت اسماعیل علیہ السلام حجر (حطیم) میں اپنی والدہ معظمہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ دفن ہیں۔

﴿۳۴۹﴾ عوج بن عوق یا عوج بن عنق کا قد ۲۳ ہزار تین سو گز تھا اس کی عمر تین ہزار چھ سو سال کی ہوئی۔ ابر اس کے سر سے لگتا تھا اور جب کسی شہر کے لوگوں سے خفا ہوتا تھا ان پر پیشاب کر ڈالتا تھا جس سے وہ ڈوب جاتے تھے۔

﴿۳۵۰﴾ کشتی نوح کی لمبائی ۱۲۰ گز، عرض چھ سو گز اور ارتفاع تیس گز سے زیادہ تھا۔

﴿۳۵۱﴾ سب سے پہلی مسجد حضرت شیث علیہ السلام نے بنائی تھی۔

﴿۳۵۲﴾ مسواک حضرت ابراھیم علیہ السلام نے ایجاد کی۔

﴿۳۵۳﴾ قلم سے لکھنے کی ابتدا حضرت ادریس علیہ السلام نے کی۔

﴿۳۵۴﴾ علم الحساب حضرت شیث علیہ السلام کے بیٹے الوس نے ایجاد کیا۔

Marfat.com

﴿۳۵۵﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تیس سال کی عمر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے فریضہ نبوت کی ادائیگی کا حکم سنایا۔

﴿۳۵۶﴾ حضرت صالح علیہ السلام کے لیے ناقہ ثمود اٹھایا جائے گا وہ اپنے مزار سے اسی پر سوار ہو کر میدان محشر میں آئیں گے۔

﴿۳۵۷﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت نوح علیہ السلام کا نام عبد الشکور رکھا ہے۔

﴿۳۵۸﴾ حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام تیر اندازی میں کمال رکھتے تھے۔

﴿۳۵۹﴾ قوم لوط کے شہر کو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان تک لے جا کر اوندھا الٹ دیا تھا۔ یہ عذاب ان پر لواطت کی لعنت کے سبب نازل کیا گیا تھا۔

﴿۳۶۰﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ نزول فرمائیں گے تو زمین پر چالیس برس رہیں گے۔

﴿۳۶۱﴾ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پدری زبان بابلی، مادری زبان قبطی، علمی زبان عبرانی تھی۔ فلسطین میں رہ کر وہاں کی زباں بھی سیکھ لی تھی۔

﴿۳۶۲﴾ دو سگی بہنوں سے ایک شخص کا نکاح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے منسوخ ہوا۔

﴿۳۶۳﴾ حضرت یوسف علیہ السلام جب اپنی والدہ ماجدہ حضرت راحیل کے حمل میں آئے اسوقت آپ کے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر شریف ۹۱ برس تھی۔

Marfat.com

﴿۳۶۴﴾ تفسیر عرائس میں لکھا ہے کہ جو تجلّیِ الٰہی حضرت آدم علیہ السلام پر ہوئی تھی وہی تجلّی حضرت یوسف پر بھی ہوئی اس لیے جیسے اُدھر فرشتے سجدے میں گرے تھے ویسے ہی ادھر یعقوب علیہ السلام اور انکی اولاد سجدے میں گری۔

﴿۳۶۵﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں سات سال تک قحط پڑا لوگ پریشان ہو کر حضرت یوسف کے پاس آئے پہلے سال روپیہ اور اشرفیوں سے اناج مول لیا دوسرے سال زیور اور جواہرات دے کر، تیسرے سال جانور دے کر، چوتھے سال غلام باندی کے عوض، پانچویں سال جائداد دے کر، چھٹے سال اولاد کے بدلے اور ساتویں سال خود کو حضرت کا غلام بنا کر اناج خریدا۔

﴿۳۶۶﴾ اصحاب کہف تین سو نو سال تک بغیر کھائے پیے رہے۔

﴿۳۶۷﴾ حضرت ابراھیم علیہ السلام کو صحیفے رمضان المبارک کی یکم یا تین تاریخ کو عطا ہوئے۔

﴿۳۶۸﴾ حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور ۱۸ یا ۱۲ رمضان کو ملی۔

﴿۳۶۹﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت ۶ رمضان کو ملی۔

﴿۳۷۰﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل مقدس ۱۲ یا ۱۳ رمضان کو ملی۔

﴿۳۷۱﴾ اسرائیل بمعنی عبد اللہ عبرانی زبان کا لفظ ہے یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔

﴿۳۷۲﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان ہے اس کی عمر چار سو سال سے زیادہ ہوئی۔

Marfat.com

﴿۳۷۳﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام مصر ہے۔

﴿۳۷۴﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک متواتر انبیاء آتے رہے ان کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے۔

﴿۳۷۵﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایک ایک دن میں پچاس ہزار مریضوں کا اجتماع ہو جاتا تھا۔

﴿۳۷۶﴾ منّ و سلویٰ میں منّ ترنجبین کی طرح ایک میٹھی چیز ہوتی تھی روزانہ صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہر شخص کے لئے ایک صاع کے برابر آسمان سے نازل ہوتی تھی لوگ اس کو چادروں میں لے کر دن بھر کھاتے رہتے تھے۔ سلویٰ ایک چھوٹا پرندہ ہوتا تھا اس کو ہوا لاتی تھی، بنی اسرائیل شکار کر کے کھاتے تھے۔

﴿۳۷۷﴾ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت عیسیٰ کے ساتھ رہنے پر مامور تھے حضرت عیسیٰ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے اس وقت تک سفر حضر میں حضرت جبرئیل کبھی آپ سے جدا نہ ہوئے۔

﴿۳۷۸﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ معظمہ بی بی مریم اپنی پیدائش کے بعد ایک دن میں اتنا بڑھتی تھیں جتنا دوسرے بچے ایک سال میں۔

﴿۳۷۹﴾ اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ خوان کھانے کے بعد کفر کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں دعا کی تو وہ خنزیز اور بندر ہو گئے اور ان کی تعداد پانچ ہزار تھی۔

Marfat.com

﴿۳۸۰﴾ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کے گلے پر چھری پھیرتے دیکھ کر حیرت سے پکار اٹھے اللہ اکبر، اللہ اکبر، سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا لاالہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت اسماعیل نے کہا اللہ اکبر وللہ الحمد۔ اسی لئے ایام نحر میں یہ تکبیر واجب ہے۔

﴿۳۸۱﴾ اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں سے سات نبیوں کو سات علم صراحتاً فضیلت فرمائے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو علم لغت (**وعلم آدم الاسماء کلها**) حضرت خضر کو علم فراست (**وعلمناه من لدنا علما**) حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تعبیر (**وعلمنی من تاویل الاحادیث**)، حضرت داؤد علیہ السلام کو علم منطق الطیر یعنی پرندوں کی بولیاں جاننا (**علمناه منطق الطیر**)، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علم توریت وانجیل اور اس کی حکمت (**ویعلمه الکتب والحکمة والتوراة والانجیل**) اور حضرت سید عالم ﷺ کو اسرار غیب جسے فرمایا۔ **علمك مالم تكن تعلم**۔

﴿۳۸۲﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے لوگوں میں پانچ معجزات پیش کیے تھے۔ اول مٹی سے پرند کی صورت بنانا اور اس کو باذن اللہ پھونک دے کر صحیح جاندار پرند کی طرح اڑا دینا، دوسرا مادرزاد اندھے کو بینا کر دینا، تیسرا کوڑھی کو اچھا کرنا، چوتھا مردے کو زندہ کرنا، پانچواں علم غیب کے ذریعہ بتانا کہ بنی اسرائیل کیا کھا کر حضرت کے پاس آئے ہیں اور ان کے گھروں میں کیا پونجی پڑی ہے۔

Marfat.com

﴿۳۸۳﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل تین بیویوں سے چلی۔ بی بی ہاجرہ مصری تھیں۔ جن کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے یہ نسل بنی اسماعیل کہلائی۔ دوسری بیوی حضرت سارہ عراق کی تھیں جن کے بطن سے حضرت اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے جن کے فرزند حضرت یعقوب عرف اسرائیل علیہ السلام تھے۔ یہ نسل بنی اسرائیل کہلائی۔ تیسری نسل تیسری بیوی حضرت قطورہ سے چلی اور بنی قطورہ کہلائی لیکن اسے تاریخ میں اس درجہ کی اہمیت حاصل نہیں ہے۔

﴿۳۸۴﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام پندرہویں صدی قبل مسیح کے وسط میں قوم بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے ہجرت کر کے اپنے آبائی وطن شام وفلسطین تشریف لے گئے تھے یہ وہی سفر تھا جس میں فرعون کے لشکر نے بنی اسرائیل کا پیچھا کیا تھا اور آخر کار بحکم الٰہی فرعون اور اس کا لشکر بحر قلزم میں غرق ہو گیا تھا۔

﴿۳۸۵﴾ قرآن مجید میں من وسلویٰ کا جو ذکر ہے اس کے تحت من ترنجبین کے مترادف ہے۔ یہ شہد کی طرح جمی ہوئی اور لذیذ شبنم کی قسم کی چیز ہوتی تھی۔ سلویٰ ایک قسم کا بٹیر ہے جو جزیرہ نمائے سینا میں بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے۔ زیادہ اونچائی پر نہیں اڑتا بہت جلدی تھک جاتا ہے اور بڑی آسانی سے شکار کر لیا جاتا ہے۔

﴿۳۸۶﴾ نصاریٰ جمع ہے نصرانی کی۔ ملک شام (حال فلسطین) میں ایک

Marfat.com

قصبہ ناصرہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہیں پیدا ہوئے تھے اسی لیے انہیں یسوع ناصری کہا جاتا ہے۔ نصرانی کا انتساب بھی اسی قصبے کی طرف ہے۔

﴿۳۸۷﴾ توریت کی روایت کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان دس پشتوں کا فرق ہوا ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کی گیارہویں پشت میں تھے۔

﴿۳۸۸﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام کے چار ازواج مطہرات سے بارہ فرزند تھے۔ توریت میں فرزندوں کے نام روبن، شمعون، لادی، یہوداہ، اشکار، زبلون، یوسف، بن یامین، دان، نفتالی، جداور آشر دیے گئے ہیں۔

﴿۳۸۹﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر شریف ۱۴۷ برس تھی۔

﴿۳۹۰﴾ حضرت اسحاق علیہ السلام نے ۱۸۰ سال کی عمر پائی۔ آپ کی ولادت کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام سو سال کے تھے۔

﴿۳۹۱﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ کا نام سلی تھا۔ کہیں کہیں ان کا نام شلی بھی آیا ہے۔

﴿۳۹۲﴾ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ختنہ اسی برس کی عمر میں کی تھی۔

﴿۳۹۳﴾ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت ہاجرہ کے مزارات مکہ معظمہ کی مسجد حرام میں ہیں۔ حضرت اسحاق اور ان کی والدہ ماجدہ حضرت سارہ کے مزارات فلسطین میں بیت المقدس سے چند میل کے

Marfat.com

فاصلے پر الخلیل (جبرون) میں مسجد ابراہیم کے احاطے میں ہیں۔۔۔۔۔

﴿۳۹۴﴾ حضرت نوح علیہ السلام کا مزار نجف اشرف (عراق) میں بتایا جاتا ہے۔

﴿۳۹۵﴾ حضرت شیث علیہ السلام کا مزار پاک ایودھیا ضلع فیض آباد میں مشہور ہے۔

﴿۳۹۶﴾ وہ تنور جس سے طوفان نوح شروع ہوا، کوفہ میں واقع ہے۔

﴿۳۹۷﴾ حضرت داؤد بن یسی بن عوبید علیہ السلام کا زمانہ ۱۰۲۴ تا ۹۶۳ قبل مسیح گذرا ہے۔ قرآن مجید میں آپ کا ذکر سولہ جگہ آیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نسل بنی اسرائیل کے دوسرے بادشاہ ہیں۔

﴿۳۹۸﴾ حضرت بی بی مریم کی والدہ کا نام حنہ تھا ان کی قبر دمشق میں ہے۔

﴿۳۹۹﴾ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت بی بی مریم کی خالہ کے شوہر تھے۔ حضرت مریم کے والد ماجد جناب عمران کی وفات آپ کے بچپن میں ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کو آپ کی پرورش اور تربیت کا ذریعہ بنایا۔

﴿۴۰۰﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بارہ سال کی عمر میں تبلیغ کرنے لگے تھے۔

﴿۴۰۱﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے جب مائدہ کی فرمائش کی گئی تو آپ نے غسل کر کے کملی پہنی اور دوگانہ ادا کر کے سر جھکایا آنکھیں بند کر لیں پھر دعا کی جو فوراً قبول ہوئی۔ دو بادلوں کے مابین (کہ ایک اوپر تھا اور ایک نیچے) لوگوں کو ایک سرخ رنگ کا دستر خوان نظر آیا جو بادل میں سے ٹپک کر ان کے آگے بچھ

Marfat.com

گیا اسے دیکھ کر عیسیٰ علیہ السلام رو پڑے اور کہا کہ الٰہی تو مجھ کو شکر گذاروں میں شامل کر دے اور اس خوان غیبی کو جہان کے لئے باعث رحمت بنا دے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگوں کے مسخ وعذاب کا سبب بن جائے۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے وضو کیا نماز پڑھی اور رو دیئے اس کے بعد ارشاد فرمایا لوگو، تم میں کا نیک پرہیزگار آدمی اٹھ کر اس خوان کو کھولے۔ اس وقت رئیس الحواریین شمعون نے عرض کیا کہ آپ ہی سب سے افضل ہیں اور اس کام کے لائق ہیں۔ چنانچہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اٹھے۔ وضو کیا نماز پڑھی اور روئے پھر دستر خوان کھول کر فرمایا۔ "بسم اللہ خیر الرازقین" خوان میں بغیر کھپرے اور بغیر کانٹے کی ایک بھنی ہوئی مچھلی تھی جس کے چاروں طرف چکنائی پڑی بہہ رہی تھی۔ اس کے سر کے قریب نمک دم کے پاس سرکہ اور گرداگرد ترکاریاں رکھی ہوئی تھیں اور پانچ روٹیاں تھیں ایک پر روغن زیتون تھا، دوسری پر شہد، تیسری پر گھی، چوتھی پر پنیر، پانچویں پر خشک گوشت، شمعون نے پوچھا اے روح اللہ، یہ دنیا کا کھانا ہے یا آخرت کا؟ فرمایا نہ یہ ہے نہ وہ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال قدرت سے ایک نئی چیز عطا فرمائی ہے جو تم نے مانگا تھا مل گیا۔ آؤ کھاؤ اور شکر ادا کرو خدا تمہاری مدد کرے گا اور اپنے فضل سے ترقی دے گا۔ حواریوں نے کہا اے روح اللہ آپ اس معجزے میں سے ہمیں ایک معجزہ اور دکھائیں تو اچھا ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے مچھلی خدا کے حکم سے زندہ ہو جا۔ مچھلی فوراً اصلی صورت میں ہو کر تڑپنے لگی۔ آپ نے فرمایا جیسی تھی ویسی ہو جا۔ وہ پھر اسی طرح بھنی ہوئی مچھلی بن گئی۔

Marfat.com

﴿۴۰۲﴾ بعض کا قول ہے کہ مائدہ ایک دن بیچ کر کے چالیس روز تک اترتا رہا۔ فقیر اور غنی چھوٹے بڑے سب مل کر کھاتے تھے اور جب کھا کر سب ہٹ جاتے تھے تو خوان اوپر اڑ جاتا تھا اس کھانے کا اثر یہ تھا کہ فقیر ایک بار کھا کر تمام عمر کے لئے غنی ہو جاتا تھا اور بیمار ہمیشہ کے لئے تندرست۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ مائدہ صرف فقیروں اور بیماروں کو ملا کرے، غنی اور تندرست اس سے الگ رہیں۔ لوگوں نے اس حکم کی خلاف ورزی کی جس کی سزا میں ان کی صورتیں خنازیر کی سی کر دی گئیں۔

﴿۴۰۳﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چیونٹی سے پوچھا تو ایک سال میں کتنا کھا لیتی ہے، عرض کیا گیہوں کا ایک دانہ۔ آپ نے ایک دانہ ڈال کر چیونٹی کو ایک شیشے میں بند کر دیا۔ اور ڈاٹ لگا دی۔ برس روز کے بعد کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس نے صرف آدھا دانہ کھایا ہے۔ فرمایا تو نے آدھا دانہ کیوں چھوڑ دیا؟ چیونٹی بولی پہلے میرا بھروسا اللہ پر تھا میں تمام دانہ کھا لیتی تھی اور یہ جانتی تھی کہ وہ مجھے ہرگز فراموش نہ کرے گا۔ شیشے میں بند ہونے کے بعد صرف آپ پر اعتماد رہا اس لیے میں نے آدھا دانہ چھوڑ دیا اس خیال سے کہ اگر اس سال آپ مجھے بھول جائیں گے تو باقی آدھا دانہ آئندہ سال کام آئے گا۔

﴿۴۰۴﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو حالت سفر میں ایک اونچا پہاڑ دیکھا اوپر چڑھ گئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک بڑا سا نہایت سفید رنگ کا پتھر نظر پڑا۔ آپ اس کے گرد پھرے اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی

Marfat.com

کی کہ عیسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ ہم اس سے عجیب تر ایک چیز دکھائیں۔ فرمایا ہاں۔ پتھر بیچ سے پھٹ گیا اس میں ایک بوڑھا شخص کملی اوڑھے نماز پڑھ رہا تھا۔ سامنے پھل دار لکڑی رکھی تھی اور اس کے ساتھ انگور تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے از راہ تعجب فرمایا اے شیخ یہ کیا چیزیں ہیں۔ جواب دیا یہ میری روزی ہے جو مجھے روز ملا کرتی ہے۔ آپ نے پوچھا کہ تم اس پتھر میں کب سے عبادت کر رہے ہو کہا چار سو برس سے۔ آپ نے فرمایا الٰہی تو نے اس سے افضل کوئی مخلوق پیدا کی ہے یا نہیں؟ وحی آئی اے عیسیٰ، امت محمدیہ کا وہ شخص جو پندرہویں شعبان کو صلاۃ البراۃ ادا کرے۔ میرے نزدیک اس کی چار سو برس کی عبادت سے افضل ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کاش میں امت محمدیہ میں ہوتا۔

﴿۴۰۵﴾ یاقوت حموی نے لکھا ہے کہ بوقیر بن یقطن بن حام بن نوح کی اولاد میں سندھ اور ہند دو بھائی تھے جن کے نام سے یہ دونوں ملک مشہور ہوئے۔

﴿۴۰۶﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد عمران نے ایک سو ستائیس سال کی عمر پائی جب ان کی عمر ستر سال کی ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔

﴿۴۰۷﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے میدان تیہ میں ۱۶۰ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

﴿۴۰۸﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس فرعون کو ہلاک فرمایا تھا۔ اس کا نام ولید بن مصعب بن ریان بن اراشہ تھا۔ اسے چار سو سال کی عمر ملی۔

Marfat.com

﴿۴۰۹﴾ یوشع بن نون حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خادم خاص اور ان کے صحابی و شاگرد تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وصال کے چالیس سال بعد انہیں نبوت عطا ہوئی تھی ان کے لئے سورج واپس ہوا تھا۔

﴿۴۱۰﴾ حدیث میں ہے کہ حضرت خضر کا یہ نام اسلیے پڑا کہ یہ ایک چکنی سفید زمین پر بیٹھے تو اس پر سبزہ اگ آیا۔

﴿۴۱۱﴾ ایک قول یہ بھی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کے بلاواسطہ صاحب زادے تھے انہیں کی دعا کی برکت سے طویل عمر پائی۔

﴿۴۱۲﴾ ایک قول یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام قابیل کے بیٹے تھے۔ دوسری روایت میں آپ کو حضرت الیاس علیہ السلام کا بھائی بتایا گیا ہے۔

﴿۴۱۳﴾ جمہور علماء کا خیال ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام اب بھی زندہ ہیں اور دجال کے بعد جب ایمان اٹھ جائے گا اس وقت وصال فرمائیں گے۔

﴿۴۱۴﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت خضر اور حضرت الیاس ہر سال حج میں شریک ہوتے ہیں اور احرام سے باہر آنے کے لئے ایک دوسرے کے بال اتارتے ہیں۔ روایت کا آخری ٹکڑا صحیح نہیں لگتا۔

﴿۴۱۵﴾ حضرت موسیٰ کی ہمراہی میں حضرت خضر علیہ السلام نے جس بچے کو مار ڈالا تھا اس کا نام ایک روایت کے مطابق جیسور اور دوسری روایت کے مطابق جیسون تھا۔

Marfat.com

﴿۴۱۶﴾ عرفہ نویں ذی الحجہ کو بھی کہتے ہیں اور عرفات کو بھی۔ عرفات اس جگہ کا نام ہے جہاں وقوف عرفہ ہوتا ہے اس کو عرفات اور اس دن کو عرفہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم اور حضرت حوا کی ملاقات یہیں ۹ ذی الحجہ کو ہوئی ایک نے دوسرے کو پہچانا۔ جبریل امین نے اسی جگہ اسی تاریخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسک حج کی تعلیم دی۔

﴿۴۱۷﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سریانی تھی جب نمرود کے شر کی وجہ سے بحکم الٰہی فرات عبور کر کے شام میں تشریف لائے تو قدرت الٰہی سے زبان بدل گئی اور یہ زبان عبرانی کہلائی۔

﴿۴۱۸﴾ عام طور پر یہ مشہور ہے کہ عربی زبان حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ظاہر ہوئی انہوں نے بنی جرہم سے سیکھی تھی اس لئے ان کی اولاد کو مستعربہ کہا جاتا ہے اسی سے معلوم ہوا کہ بنی جرہم میں یہ زبان پہلے سے رائج تھی اسی لیے انہیں عاربہ کہا جاتا ہے۔

﴿۴۱۹﴾ مفسرین کا قول ہے کہ یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام کے خواب میں گیارہ بھیڑیے اور حضرت یوسف کے خواب میں گیارہ ستارے نظر آئے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت یعقوب کے خواب میں وہ گناہ کی حالت میں دکھائی دیے اس لیے بھیڑیوں کی صورت تھی اور حضرت یوسف کے خواب میں توبہ کی حالت میں نظر آئے اس لیے تاروں کی شکل میں تھے۔

﴿۴۲۰﴾ کسی بزرگ نے فرمایا ہے کہ تین سوالوں کا کچھ جواب

Marfat.com

نہیں۔ایک: اے حضرت یعقوب علیک السلام، آپ یوسف علیہ السلام کو بہت چاہتے ہیں پھر دشمنوں کے ہاتھ میں کیوں دے رہے ہیں۔دو :اے مسلمان تو خدا کو بہت چاہتا ہے پھر یہ نافرمانی کیسی؟ تین:اے خدا تو بندہ مومن کو بہت چاہتا ہے پھر یہ مصائب کیسے؟

﴿۴۲۱﴾جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو رخصت کیا تو ان کے بازو پر وہ جنتی پیرہن تعویذ بنا کر باندھا جو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس وقت لا کر پہنایا تھا جب انہیں نمرود کی آگ میں ڈالا جا رہا تھا۔

﴿۴۲۲﴾جس کنویں میں حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے پھینکا تھا اس کے مختلف سوراخوں میں موذی کیڑے تھے۔حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تمام موذی جانوروں کو پکارا، خبردار کوئی جانور اپنے سوراخ میں سے باہر نہ نکلے کیوں کہ آج تمہارے گھر خدا کا خاص بندہ مہمان بن کر اترا ہے۔یہ حکم سنتے ہی سارے موذی جانور اپنے اپنے بلوں میں گھس گئے۔ایک سانپ اپنی شقاوت سے حضرت یوسف علیہ السلام کو کاٹنے کے لئے لپکا۔حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس پر ایک چیخ ماری جس سے وہ سانپ بہرا ہو گیا اور سانپوں کی نسل قیامت تک بہری کر دی گئی۔

﴿۴۲۳﴾حضرت یوسف علیہ السلام کو کنویں میں سے ڈول کے ذریعہ باہر نکالنے والے مصری کا نام مالک تھا۔

Marfat.com

﴿۴۲۴﴾ ایک شہر پر حضرت یوسف علیہ السلام کا گذر ہوا وہاں کے لوگوں نے سمجھا کہ یہی خدا ہے ان کی صورت بنا کر پوجنے لگے پھر ایک اور شہر پر حضرت یوسف علیہ السلام کا گذر ہوا وہاں کے لوگ بت پرست تھے جب انہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اپنے بتوں کو توڑ ڈالا اور کہا جس خدا نے یہ پیاری صورت بنائی ہے وہی پرستش کے لائق ہے اور ہمیشہ کے لئے وہ لوگ اللہ والے ہو گئے۔

﴿۴۲۵﴾ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی مصر میں آمد مشہور ہوئی تو ہزار ہا آدمیوں نے مالک کے گھر کو گھیر لیا کہنے لگے ہم یوسف کی ملاقات کو آئے ہیں مالک نے کہا اچھا ایک اشرفی ان کی منہ دکھائی ہے۔ ہر شخص ایک اشرفی حضرت یوسف کے قدموں میں ڈال کر ملاقات کرتا تھا۔ ایک دن میں چھ لاکھ اشرفیاں جمع ہوئیں۔ دوسرے دن دو اشرفیاں منہ دکھائی مقرر ہوئی اس روز بارہ لاکھ اشرفیاں جمع ہوئیں۔

﴿۴۲۶﴾ حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر کے سامنے اپنی بے گناہی کے ثبوت میں ایک چار ماہ کے بچے کو پیش کیا تھا۔ یہ بچہ زلیخا کا رشتہ دار تھا۔ اس بچے نے حضرت یوسف علیہ السلام کی موافقت میں گواہی دی تھی۔ جب وہ لڑکا جوان ہوا تو حضرت یوسف علیہ السلام اس کی بڑی عزت کرتے تھے اور اپنی بادشاہت کے زمانے میں اسے بہت بڑا عہدہ دیا تھا۔

﴿۴۲۷﴾ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے قید کا حکم ہوا اور آپ

Marfat.com

قید خانے کے دروازے پر پہنچے تو رونے لگے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وجہ دریافت کی تو فرمایا اس لیے روتا ہوں کہ قید خانے میں کوئی پاک جگہ نہیں ہے کہ اس میں نماز پڑھوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام بولے آپ جہاں چاہیں نماز پڑھیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے قید خانے کے اندر باہر چالیس گز تک زمین کو پاک فرمادیا ہے۔

﴿۴۲۸﴾ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام قید خانے میں آئے اور اپنا لعاب دہن حضرت یوسف علیہ السلام کے دہن مبارک میں ڈال دیا اس وقت سے آپ کو تعبیر خواب کا علم حاصل ہو گیا۔

﴿۴۲۹﴾ حضرت یوسف علیہ السلام پر ان کے بھائیوں نے چوری کا الزام لگایا۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کو والدہ کی وفات کے بعد پھوپھی پرورش کرتی تھیں جب حضرت یوسف ذرا ہوشیار ہوئے تو یعقوب علیہ السلام نے ان کو گھر لے جانا چاہا۔ پھوپھی حضرت یوسف کو بہت چاہتی تھیں۔ انہوں نے انہیں روکنا چاہا اس لئے انکی کمر میں پٹکا باندھ کر شور کر دیا کہ میرا پٹکا گم ہو گیا ہے۔ تلاشی لینے پر حضرت یوسف کی کمر سے پٹکا برآمد ہوا۔ حضرت یعقوب کے شرعی قانون کے مطابق حضرت یوسف کو پھوپھی کے پاس رہنا پڑا۔

﴿۴۳۰﴾ حضرت نوح علیہ السلام کے کافر بیٹے کا نام کنعان تھا۔

﴿۴۳۱﴾ بنی اسرائیل کے یہاں پیشاب کے احکام بڑے سخت تھے۔ اگر کپڑے میں لگ جائے تو جلا ڈالو اگر بدن پر لگ جائے تو اتنی کھال چھیل ڈالو۔

Marfat.com

﴿۴۳۲﴾ نماز فجر حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی جب توبہ قبول ہوئی، نماز ظہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی' حضرت اسماعیل علیہ السلام کا فدیہ دنبہ کی صورت میں آنے پر، نماز عصر حضرت عزیر علیہ السلام نے پڑھی جب سو برس کے بعد آپ زندہ ہوئے، نماز مغرب حضرت داؤد علیہ السلام نے پڑھی' اپنی توبہ قبول ہونے پر مگر چار رکعت کی نیت باندھی تھی۔ تین رکعت پر سلام پھیر دیا کیوں کہ تھک گئے تھے۔ لہذا مغرب کی تین ہی رکعتیں رہ گئیں۔ نماز عشاء ہمارے حضور ﷺ نے پڑھی۔ بعض نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی جب آگ لینے طور پر گئے وہاں نبوت مل گئی، واپسی میں اپنی بیوی کو بخیریت پایا کہ بچہ پیدا ہو چکا تھا۔

﴿۴۳۳﴾ کعبے کے پرنالے کے نیچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مزار شریف ہے۔

﴿۴۳۴﴾ کعبۃ اللہ کے مطاف میں ستر انبیاء کے مزارات بتائے جاتے ہیں۔

﴿۴۳۵﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں عطا فرمائی تھیں۔ عصا، ید بیضاء' وہ عقدہ جو حضرت موسیٰ کی زبان میں تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو حل فرمایا۔ دریا کا پھٹنا اور اس میں راستہ بننا، طوفان، ٹڈی، گھن، مینڈک اور خون کی وبا۔

﴿۴۳۶﴾ اس وادی کا نام جس میں اصحاب کہف ہیں رقیم ہے۔

Marfat.com

﴿۴۳۷﴾اصحاب کہف کے نام لکھ کر دروازے پر لگا دیئے جائیں تو مکان جلنے سے محفوظ رہتا ہے۔ جان ومال کی حفاظت کے لئے بھی مجرب ہے۔ اصحاب کہف کے نام یہ ہیں۔ **مکسلمینا، یملیخا، مرطونس، بینونس، سارینونس، ذونواس، کشفیط، طنونس**۔ ان کے کتے کا نام **قطمیر** ہے۔

﴿۴۳۸﴾اصحاب کہف کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد دقیانوس نامی جابر اور بت پرست بادشاہ کا دور حکومت ہے۔

﴿۴۳۹﴾اصحاب کہف اپنے غار میں سال میں ایک مرتبہ دسویں محرم کو کروٹ بدلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی نفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا۔ جنگ روم کے وقت حضرت امیر معاویہ کے حکم سے ایک جماعت نے غار میں داخل ہونا چاہا مگر اللہ تعالیٰ نے ایسی ہوا چلائی کہ سب جل گئے۔

﴿۴۴۰﴾حضرت ادریس علیہ السلام کا نام اخنوغ ہے آپ حضرت نوح علیہ السلام کے والد کے دادا ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد آپ ہی پہلے رسول ہیں۔ آپ کے والد حضرت شیث علیہ السلام ہیں۔ سب سے پہلے جس شخص نے قلم سے لکھا وہ آپ ہی ہیں۔ کپڑوں کے سینے اور سلے کپڑے پہننے کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہوئی۔ آپ سے پہلے لوگ کھالیں پہنتے تھے۔ سب سے پہلے ہتھیار بنانے والے، ترازو اور پیمانے قائم کرنے والے اور علم نجوم و حساب میں نظر فرمانے والے بھی آپ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تیس صحیفے نازل

Marfat.com

فرمائے اور کتب الٰہیہ کی کثرت درس کے باعث آپ کا نام ادریس ہوا۔

﴿۴۴۱﴾ ایک بار بچپن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گود میں بیٹھے تھے آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کر اس کے منہ پر ایک زوردار طمانچہ مارا۔ غصے میں فرعون نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کی بیوی آسیہ نے کہا اے بادشاہ، یہ نادان بچہ ہے ابھی ناسمجھ ہے تو چاہے تو تجربہ کرلے۔ اس تجربے کے لئے ایک تھال میں انگارے اور دوسرے میں سرخ یاقوت آپ کے سامنے رکھے گئے۔ آپ نے یاقوت لینے چاہے مگر بحکم الٰہی فرشتے نے آپ کا ہاتھ انگارے پر رکھ دیا اور وہ انگارہ آپ کے منہ میں دے دیا۔ اس سے زبان مبارک جل گئی اور لکنت پیدا ہو گئی۔ اس کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قرآن میں بیان کی گئی ہے۔ "**واحلل عقدۃ من لسانی** (اور میری زبان کی گرہ کھول دے) پارہ ۱۶، سورہ طٰہٰ، آیت ۲۷۔

﴿۴۴۲﴾ جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کی عمر شریف تین سال کی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو عقل کامل عطا فرمائی اور آپ کی طرف وحی کی۔

﴿۴۴۳﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسی ملاحت تھی جسے دیکھ کر ہر شخص کے دل میں محبت جوش مارنے لگتی تھی۔

﴿۴۴۴﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کئی برس تک حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس مصر سے آٹھ منزل دور مدین نامی شہر میں مقیم رہے اور ان کی صاحب زادی حضرت صفورا کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا۔

Marfat.com

﴿۴۴۵﴾ فرعون نے جب جادوگروں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کے لئے بلایا تو جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ ہم موسیٰ کو سوتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس کی کوشش کی گئی اور انہیں ایسا موقع بہم پہنچایا گیا انہوں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام خواب میں ہیں اور عصائے شریف پہرہ دے رہا ہے۔ یہ دیکھ کر جادوگروں نے فرعون سے کہا کہ موسیٰ جادوگر نہیں ہیں کیوں کہ جادوگر جب سوتا ہے تو اس کا علم بھی سو جاتا ہے۔ مگر فرعون نے انہیں جادو کرنے پر مجبور کر دیا۔

﴿۴۴۶﴾ اب دنیا میں جتنے انسان ہیں وہ سب حضرت نوح علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے کشتی سے اترنے کے بعد ان کے ہمراہیوں میں سے سارے مرد عورت مر گئے صرف آپکی اولاد اور ان کی عورتیں بچیں۔ انہیں سے دنیا کی نسلیں چلیں۔ عرب اور فارس اور روم آپ کے فرزند سام کی اولاد ہیں اور سودان کے لوگ آپ کے بیٹے حام کی نسل سے اور ترک اور یاجوج وماجوج وغیرہ آپ کے صاحب زادے یافث کی اولاد سے ہیں۔

﴿۴۴۷﴾ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دو ہزار چھ سو چالیس برس کا زمانی فرق ہے اور دونوں حضرات کے درمیان جو عہد گذرا اس میں صرف دو نبی ہوئے۔ حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام۔

﴿۴۴۸﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام اتنے بڑے بادشاہ ہو کر درختوں کے

Marfat.com

پتوں سے پنکھے اور زنبیلیں وغیرہ بنا کر گذارہ کرتے تھے۔

﴿۴۴۹﴾ حضرت عیسٰی علیہ السلام نے کوئی پیشہ اختیار نہیں کیا بلکہ ہمیشہ سیر فرمایا کرتے تھے۔

﴿۴۵۰﴾ حضرت اسحاق علیہ السلام کا نکاح حضرت لوط علیہ السلام کی بیٹی سے ہوا تھا۔ ان کے بطن سے دو بیٹے عیص اور یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔

﴿۴۵۱﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ کا نام راحیل تھا جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے ماموں لایان کی چوتھی بیٹی تھیں۔

﴿۴۵۲﴾ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے جس وقت خدا کے حکم سے فرعون کے شہر سے کوچ فرمایا اس وقت آپ کے ساتھ چھ لاکھ ستر ہزار بنی اسرائیلی تھے۔

﴿۴۵۳﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کے ساتھ سنگ مرمر کا تابوت تھا جس میں حضرت یوسف علیہ السلام کی نعش مبارک تھی یہ تابوت سب سے آگے رکھا گیا اور اسی کی برکت سے راستہ ظاہر ہوا۔

﴿۴۵۴﴾ موسیٰ علیہ السلام کا عصا جنت کے درخت آس کی لکڑی کا تھا جو آدم علیہ السلام وہاں سے اپنے ساتھ لائے تھے اور ان سے منتقل ہوتا ہوا حضرت شعیب علیہ السلام تک پہنچا تھا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی بکریاں چرائیں تو یہ ان کو دیا گیا۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کے قد کی طرح دس ہاتھ لمبا تھا اس میں دو شاخیں تھیں جو تاریکی میں دو مشعلوں کی طرح چمکتی تھیں موسیٰ علیہ السلام اس عصا سے بکریوں کے لئے پتے بھی جھاڑتے تھے اور اس پر تکیہ بھی

Marfat.com

لگاتے تھے۔ یہ عصا صرف آپ ہی کے ہاتھ میں کام کرتا تھا۔

﴿۴۵۶﴾ حضرت ذکریا اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کو بادشاہ نے صرف اس لئے شہید کیا کہ وہ اپنی سوتیلی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتا تھا اور ان حضرات نے اس کو حرام فرمایا اور اسکی مرضی کے مطابق فتویٰ نہ دیا۔

﴿۴۵۷﴾ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا اور اپنی اولاد کا ختنہ کیا۔ آپ سے پہلے پیغمبر ختنہ شدہ پیدا ہوتے تھے۔

﴿۴۵۸﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کئی اولیات کا شرف حاصل ہے سب سے پہلے آپ ہی کے بال سفید ہوئے، پہلے آپ نے ناخن اور داڑھی ترشوائی اور زیرناف بال دور کرنے کا رواج دیا کہ آپ کے دین میں یہ باتیں فرض تھیں اور اسلام میں سنت۔ پہلے آپ ہی نے سلا ہوا پاجامہ پہنا۔ پہلے آپ ہی نے بالوں میں خضاب کیا، پہلے آپ ہی نے منبر بنوایا اور اس پر خطبہ پڑھا۔ پہلے آپ ی نے ہاتھوں میں عصا لیا۔ پہلے آپ ہی نے راہ خدا میں جہاد کیا جبکہ رومی کافر آپ کے بھتیجے لوط علیہ السلام کو قید کر کے لے گئے۔ آپ نے ان سے جہاد کر کے نہیں چھڑالیا۔ پہلے آپ ہی نے مہمان نوازی کی کہ بغیر مہمان کبھی ناشتہ نہیں کیا اور مہمان کی تلاش میں چار چار کوس نکل جاتے تھے۔ پہلے آپ ہی نے شیر مال اور پراٹھے پکوا کر مہمانوں کو کھلائے۔ پہلے آپ ہی نے معانقہ کیا۔ پہلے آپ ہی کو بہت مال اور خدام دیئے گئے۔ پہلے آپ ہی نے ثرید (شوربے میں پکی ہوئی روٹی) تیار کی۔ قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی کو لباس فاخرہ عطا ہوگا اس کے فوراً

Marfat.com

بعد ہمارے حضور ﷺ کو۔ آپ ہی اپنے مابعد پیغمبروں کے والد ہیں۔ ہر آسمانی دین میں آپ ہی کی پیروی اور اطاعت ہے۔ مسلمانوں کے مردہ بچوں کی آپ اور حضرت سارہ عالم برزخ میں پرورش کرتے ہیں۔

﴿۴۵۹﴾ ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا غلہ کہیں میسر نہ ہوتا تھا آپ نے بوریوں میں سرخ ریت بھروا کر منگوالیا جب کھولا گیا تو شربتی گیہوں نکلے جب اسے بویا گیا تو اس کے درختوں میں جڑ سے اوپر تک بالیاں لگیں۔

﴿۴۶۰﴾ ایک دفعہ کفار نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دو شیر چھوڑے۔ شیروں نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کے قدم مبارک چاٹنے لگے۔

﴿۴۶۱﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کا ختنہ پیدائش سے ساتویں دن اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ختنہ تیرہویں سال کیا۔

﴿۴۶۱ الف﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام اخیر عمر تک لاولد تھے۔ بیٹے کی دعائیں مانگ کر کہتے تھے اسمع ایل۔ اسمع لفظ عربی ہے اور ایل عبرانی میں خدا کا نام ہے۔ اسمع ایل کے معنی ہوئے اے خدا میری سن لے۔ جب خدا نے آپ کو فرزند عطا کیا تو اس دعا کی یادگار کے طور پر ان کا نام اسماعیل رکھا گیا۔

﴿۴۶۲﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یکم ذی قعدہ کو تعمیر کعبہ شروع فرمائی تھی اور اسی مہینہ کی پچیسویں تاریخ کو ختم فرمادی۔

﴿۴۶۳﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام طوفان نوح سے سترہ سو نو سال بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً دو ہزار تین سو سال پہلے شہر بابل سے

Marfat.com

قریب قصبہ کوثی میں پیدا ہوئے تھے۔ایک روایت میں ہے کہ آپ کی پیدائش اہواز کے علاقہ مقام سوس میں ہوئی تھی۔

﴿۴۶۴﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنے چچا جان کی بیٹی سارہ سے نکاح کیا پھر حضرت ہاجرہ سے۔ حضرت سارہ کی وفات کے بعد قطورہ یا قنطورہ سے۔ تین بیویوں سے آٹھ بیٹے تھے۔ حضرت ہاجرہ سے اسماعیل علیہ السلام جو سب سے بڑے تھے۔ حضرت سارہ سے حضرت اسحاق علیہ السلام جو حضرت اسماعیل سے چودہ سال چھوٹے تھے۔ قنطورہ بنت یقطن کنعانیہ سے چھ بیٹے مدین، مدائن، زمران، یقشان، یشبق، اور نوح۔ یہ سب متقی مسلمان ہوئے۔

﴿۴۶۵﴾ حضرت اسحاق علیہ السلام کا نکاح حضرت لوط علیہ السلام کی دختر سے ہوا ان کے بطن سے یعقوب علیہ السلام پیدا ہوئے۔

﴿۴۶۶﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر ۱۴۷ سال کی ہوئی آپ نے مصر میں وفات پائی اور وصیت کے مطابق بیت المقدس میں اسحاق علیہ السلام کی قبر انور کے پاس دفن کیے گئے۔

﴿۴۶۷﴾ حضرت نوح علیہ السلام کا نام یشکر ہے اور لقب نوح کیوں کہ آپ خوف خدا سے بہت نوحہ اور گریہ وزاری کرتے تھے۔ آپ پہلے صاحب شریعت نبی ہیں اور مشرکین کو ڈرانے والے پہلے پیغمبر ہیں۔ آپ ہی پہلے نبی ہیں جن کی بددعا سے کفار پر عذاب آیا۔ آپ دوسرے ابوالبشر ہیں کہ تمام مابعد کے لوگ آپ کی اولاد ہیں۔ آپ کے بال سفید ہوئے نہ کوئی دانت گرا۔ قیامت میں

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ کے بعد آپ ہی کی قبر شریف پہلے کھلے گی۔

﴿۴۶۸﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوالانبیاء ہیں کہ سات نبیوں کے سوا تمام نبی آپ کی اولاد ہیں۔ وہ سات نبی یہ ہیں۔ حضرت آدم، حضرت شیث، حضرت ادریس، حضرت نوح، حضرت صالح، حضرت ہود اور حضرت لوط علیہم السلام۔

﴿۴۶۹﴾ خوش الحانی حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک معجزہ تھی جب آپ زبور شریف کی تلاوت کرتے تھے تو آپ کے پیچھے عام لوگ، ان کے پیچھے جنات ان کے پیچھے چرند پرند اور جانور جمع ہو جاتے تھے۔ چڑیاں آپ پر سایہ کر لیتی تھیں۔

﴿۴۷۰﴾ زبور کا مطلب ہے لکھی ہوئی کتاب۔ اس میں ڈیڑھ سو سورتیں تھیں جن میں احکام شریعت بہت تھوڑے تھے۔ حکمت وعظ حمد الٰہی وغیرہ زیادہ تھیں۔

﴿۴۷۱﴾ عرب میں کل پانچ نبی تشریف لائے۔ حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت اسماعیل، حضرت شعیب اور سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ و علیہم الصلاۃ والسلام۔

﴿۴۷۲﴾ حضرت عیسیٰ کا مشہور لقب مسیح ہے۔ یہ عبرانی زبان میں مشیح تھا یعنی مبارک۔

﴿۴۷۳﴾ ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے پانی سے بنایا۔ ہم جما ہوا پانی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہوا سے بنایا۔ آپ ہوا یعنی نفخ جبرئیل پر کھنچی ہوئی ربانی تصویر ہیں۔

Marfat.com

﴿۴۷۴﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان سترہ سو سال کا فاصلہ ہے۔ اس دوران ایک ہزار سے زیادہ رسول تشریف لائے۔ ملک عرب میں حضرت اسماعیل سے حضور سید الانبیاء ﷺ تک کوئی نبی نہ آیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ہمارے حضور ﷺ کے درمیان تقریباً چار ہزار سال کا فاصلہ ہے۔

﴿۴۷۵﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف ۱۲۰ر سال کی ہوئی۔

﴿۴۷۶﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام آپ کے خلیفہ بنے۔ آپ نے ایک سو چھبیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ افرائیم پہاڑ میں دفن کیے گئے۔ آپ موسیٰ علیہ السلام کے بعد ستائیس سال زندہ رہے۔

﴿۴۷۷﴾ عمان سے جاتے ہوئے بیت المقدس کے قریب ایک معمولی بستی ہے جس کا نام موسیٰ کلیم اللہ ہے۔ یہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مزار اقدس ہے۔

﴿۴۷۸﴾ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وقت وفات قریب آیا تو جناب ملک الموت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پیغام اجل سنایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جلال میں آکر ان کے ایسا طمانچہ مارا جس سے ان کی ایک آنکھ جاتی رہی۔

﴿۴۷۹﴾ حضرت ادریس علیہ السلام کے دین کا نام صابئہ تھا اس میں توحید، طہارت، روزہ وغیرہ عبادتیں تھیں۔

﴿۴۸۰﴾ حضرت ادریس علیہ السلام کا نام ہرمس تھا۔

Marfat.com

﴿۴۸۱﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب کوہ طور پر جاتے تو روزہ رکھ کر جاتے اور توریت لینے کے لئے آپ کو چالیس روزے رکھنے پڑے۔

﴿۴۸۲﴾ حضرت آدم علیہ السلام بالغ ہی پیدا ہوئے تھے۔

﴿۴۸۳﴾ حضرت حزقیل علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عزیز علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ مردے زندہ ہوئے۔پانچویں ہمارے حضور ﷺ جنہوں نے اپنے والدین اور بہت سے مردوں کو زندہ کیا۔

﴿۴۸۴﴾ حضرت حزقیل ابن عجوز علیہ السلام کو ذوالکفل بھی کہتے ہیں کیوں کہ انہوں نے ایک دفعہ ستر پیغمبروں کو ضامن بن کر قتل سے بچایا تھا۔ذوالکفل کا مطلب ہے ضمانت والا۔آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ یوشع بن نون ان کے خلیفہ کالب ابن یوحنان کے خلیفہ حضرت حزقیل علیہ السلام۔ان کی کنیت ابن عجوز ہے کیوں کہ ان کی والدہ نے انہیں بڑھاپے میں پایا۔

﴿۴۸۵﴾ حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کو عاد اولیٰ کہتے ہیں اور عاد ثانیہ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم ہے اسی کو ثمود کہتے ہیں۔ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے (جمل)

﴿۴۸۶﴾ حضرت داؤد علیہ السلام بڑے فصیح و بلیغ تھے۔سب سے پہلے آپ ہی نے اما بعد فرمایا۔آپ کو فصل خطاب عطا ہوا۔رب نے آپ کو جو چاہا

Marfat.com

سکھایا۔ مثلاً زرہ بنانا، پرندوں کی بولی، پہاڑوں کی تسبیح' چیونٹی کا کلام سمجھنا خوش الحانی وغیرہ۔ آپ کے دست مبارک میں لوہا نرم ہو جاتا تھا۔ آپ بادشاہ ہونے کے باوجود مشقت کر کے روٹی کھاتے تھے۔ زرہ بنا کر فروخت کرتے تھے اور اسی آمدنی پر گذر بسر کرتے تھے۔

﴿۴۸۷﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ پر گرگٹ دور سے پھونکیں مار رہا تھا اس کی پھونکوں سے آگ تیز نہ ہوئی مگر وہ تا قیامت مار کا مستحق ہو گیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اسکا مار دینا ثواب ہے۔

﴿۴۸۸﴾ حضرت آدم علیہ السلام نے زمین پر آکر جو عبادت سب سے پہلے کی وہ توبہ تھی۔

﴿۴۸۹﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک ہزار بیویاں بتائی جاتی ہیں۔

﴿۴۹۰﴾ حضرت داؤد علیہ السلام کی ننانوے بیویاں تھیں۔

﴿۴۹۱﴾ جنت میں گندم کھاتے وقت بی بی حوا نے دو مٹھی گیہوں اپنے پاس رکھ لیے تھے اور ایک مٹھی گیہوں حضرت آدم کو کھلایا تھا۔ رب تبارک و تعالیٰ نے اس کے برعکس لڑکیوں کو ایک حصہ میراث دی اور لڑکوں کو دو حصے۔

﴿۴۹۲﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا پر ان کے حواریوں کے لئے جو دستر خوان آسمان سے اترا تھا وہ سرخ غلاف سے ڈھکا ہوا تھا اس میں سات مچھلیاں ،سات روٹیاں تھیں۔ ان مچھلیوں پر سنے نہ تھے، نہ اندر کا کانٹا تھا اس سے روغن ٹپک رہا تھا ان کے سروں کے آگے سرکہ، اور دم کی طرف نمک اور آس پاس

Marfat.com

سبزیاں تھیں۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ پانچ روٹیاں تھیں۔ایک روٹی پر زیتون، دوسری پر شہد، تیسری پر گھی، چوتھی پر پنیر اور پانچویں پر بھنا گوشت رکھا تھا۔ پہلے دن سات ہزار تین سو آدمیوں نے کھایا پھر وہ خوان اٹھا اور لوگوں کے دیکھتے دیکھتے اڑتا ہوا ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا یہ خوان چالیس دن تک مسلسل یا ایک دن آڑ کر کے آتا رہا۔

﴿۴۹۳﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام متلی یا اوفی بنت نمر تھا۔

﴿۴۹۴﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام بعد ولادت ایک ماہ میں اتنا بڑھتے تھے جتنا دوسرے بچے ایک سال میں۔

﴿۴۹۵﴾ حضرت اسحاق علیہ السلام کی عمر ایک سو اسی سال ہوئی۔

﴿۴۹۶﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام سے اکیس سو برس بعد پیدا ہوئے تھے۔

﴿۴۹۷﴾ حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر شریف سو برس ہوئی۔ چالس سال بادشاہت کی۔

﴿۴۹۸﴾ حضرت ایوب علیہ السلام کی والدہ لوط علیہ السلام کی اولاد سے تھیں آپ کی عمر ۹۳ سال ہوئی۔

﴿۴۹۹﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو بیس سال کی ہوئی۔

Marfat.com

﴿۵۰۰﴾ حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لیے رکھا گیا ہے کہ جب کسی خشک سفید زمین پر بیٹھتے ہیں تو ان کے اٹھتے ہی وہ زمین تر و تازہ اور سرسبز ہو کر لہلانے لگتی ہے۔

﴿۵۰۱﴾ عرب پہلے دین ابراہیمی پر تھے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد ان کے صاحب زادے نابت کعبہ کے متولی ہوئے ان کے بعد قبیلہ جرہم متولی ہوا اس قبیلے کو عمرو بن لحی نے جو قبیلہ خزاعہ کا مورث اعلیٰ تھا، بیت اللہ شریف سے نکال دیا اور خود متولی بن بیٹھا اس کا اصلی نام عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو بن عامر ازدی تھا۔ عرب میں بت پرستی کا بانی یہی شخص تھا۔ یہ بلقا سے بت لایا اور کعبہ میں اور اس کے اردگرد نصب کیے۔

﴿۵۰۲﴾ حدیث میں ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ نے دریافت کیا کہ انبیاء کی تعداد کتنی ہے ارشاد نبوی ﷺ ہوا ایک لاکھ چوبیس ہزار۔ عرض کیا ان میں رسول کتنے ہیں۔ فرمایا۔ تین سو دس سے کچھ زیادہ۔ اور ایک روایت میں ہے ۳۱۵، تیسری روایت میں ۳۱۳۔

﴿۵۰۳﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبطی کو گھونسا مار کر ہلاک کر دیا تھا مگر ان پر قصاص واجب نہ ہوا۔

﴿۵۰۴﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام جب تخت پر اڑتے تھے تو آپ کے ساتھ ہزار نبی ہوتے تھے۔

﴿۵۰۵﴾ کدو دوسری سبزیوں سے اس لئے افضل ہے کہ اس کے درخت

Marfat.com

کے نیچے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر آنے پر رکھا گیا تھا۔

﴿۵۰۶﴾ اللہ تعالیٰ نے تین عہد و پیمان لیے تھے جنہیں میثاق کہا جاتا ہے ایک تو اپنی ربوبیت کا جو عام انسانوں سے لیا گیا۔ دوسرا حضور ﷺ پر ایمان لانے کا جو حضرات انبیاء کرام سے لیا گیا۔ تیسرا عہد کتاب اللہ کو نہ چھپانے کا اور اسے لوگوں کو پہنچا دینے کا۔ یہ عہد علماء بنی اسرائیل سے لیا گیا۔

﴿۵۰۷﴾ آدم کے معنی ہیں مٹی سے پیدا ہونے والے، ابراہیم کے معنی ہیں مہربان باپ، نوح کے معنی ہیں خوف خدا سے گریہ وزاری اور نوحہ کرنے والے، عیسیٰ کے معنی ہیں بہت ہی شریف النفس۔ ان تمام ناموں میں ایک ایک وصف کی طرف اشارہ ہے مگر محمد کے معنی ہیں ہر طرح ہر وصف میں بے حد تعریف کیے گئے اس میں حضور اکرم ﷺ کی لاتعداد خوبیوں اور کمالات کی طرف اشارہ ہے۔

﴿۵۰۸﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب منارہ سفید کے پاس نزول فرمائیں گے۔ دو کپڑے رنگے ہوئے پہنے۔ دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہونگے جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی ٹپکنے لگے گا اور جب سر اٹھائیں تو موتی جھڑنے لگیں گے۔

﴿۵۰۹﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال لعین کو تلاش کر کے بیت المقدس کے قریب جو شہر لد ہے اس کے دروازے کے پاس قتل فرمائیں گے اور مسلمانوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔

Marfat.com

﴿۵۱۰﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا پر اللہ عزوجل یاجوج ماجوج پر نغف نامی ایک کیڑا بھیجے گا وہ ان کے نتھنوں میں گھس جائے گا صبح سب مرے پڑے ہوں گے۔

﴿۵۱۱﴾ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر ۴۵ سال دنیا میں مقیم رہیں گے اس عرصہ میں وہ نکاح کریں گے اور ان کے اولاد ہو گی پھر فوت ہو کر میرے ہمراہ میرے مقبرے میں دفن کیے جائیں گے ان کی قبر ابو بکر اور عمر کے درمیان ہو گی۔

﴿۵۱۲﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام بہت شرمیلے اور ستر پوش نبی تھے ان کے بدن کا کوئی حصہ برہنہ نہ دکھتا تھا اور یہ بات ان کی حیاداری کی وجہ سے تھی۔ بعض بنی اسرائیل نے ان کو تکلیف دی اور کہنے لگے اس قدر لباس پوشی کی کوئی خاص وجہ ہے یا تو جلد کا کوئی عیب ہے یا برص کا مرض ہے یا بیضہ بڑا ہونے کی بیماری ہے۔ خدائے تعالیٰ کی مرضی ہوئی کہ حضرت موسیٰ کی براءت ہو جائے۔ ایک روز آپ تنہا نہانے کے لئے کھڑے ہوئے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیئے۔ خدا کے حکم سے وہ پتھر کپڑے لے بھاگا۔ حضرت موسیٰ پتھر کے پیچھے پیچھے یہ کہتے ہوئے بھاگے او پتھر میرے کپڑے، او پتھر میرے کپڑے۔ بالآخر اسی حالت میں بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک پہنچ گئے لوگوں نے آپ کو برہنہ دیکھ لیا اور بہترین جسمانی ساخت پائی۔ کہنے لگے موسیٰ میں تو خدا کی قسم کوئی جسمانی عیب نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ

Marfat.com

نے اپنے کپڑے لے لئے اور پتھر کو مارنے لگے۔ خدا کی قسم موسیٰ کے مارنے سے پتھر میں تین یا چار یا پانچ نشان پڑ گئے۔

﴿۵۱۳﴾ انبیاء علیہم السلام کی وفات ہماری طرح جبراً نہیں ہوتی بلکہ ملک الموت خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور ان کی اجازت سے روح قبض کرتے ہیں۔ انبیاء کرام کی وفات اختیاری ہے۔

﴿۵۱۴﴾ فقہاء کے نزدیک سونا وضو توڑتا ہے اور موت غسل۔ مگر نبی کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا اور شہید کی موت غسل نہیں توڑتی۔

﴿۵۱۵﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اور آدم علیہ السلام نے آپس میں تکرار کی۔ آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم وہ آدم ہو کہ جن کو خدا نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور اپنی روح پھونکی، ملائکہ سے سجدہ کرایا۔ رہنے کے لئے جنت عطا کی لیکن تم نے نافرمانی کر کے لوگوں کو جنت سے نکلوایا اور زمین پر پہنچوا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کہنے لگے کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ جن کو خدا نے اپنی رسالت کے لئے چنا اپنا کلیم بنایا لوحیں عطا کیں جن میں ہر شے کا بیان تھا اپنا ہمراز بنایا تم یہ بتاؤ کہ مخلوق کے پیدا کرنے سے کتنے پہلے خدا نے توراۃ کو پیدا کیا تھا۔ حضرت موسیٰ کہنے لگے کہ چالیس سال پہلے پیدا کیا تھا۔ حضرت آدم بولے کیا اس میں یہ لکھا ہے کہ آدم نے اپنی رب کی نافرمانی کی اور گمراہی اختیار کی۔ انہوں نے کہا ہاں لکھا ہوا ہے حضرت آدم نے کہا

Marfat.com

موسیٰ جو بات میرے رب نے میرے لئے چالیس سال پہلے مقدر کر دی تھی اس پر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ پر اس مقدمہ میں غالب آگئے۔

﴿۵۱۶﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اس خون میں پہلا حصہ آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل کا ہوتا ہے کیوں کہ اولاً قتل کا طریقہ جاری کرنے والا وہی ہے۔

﴿۵۱۷﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ بنانے والا پہلا شخص ساؤل نامی ایک یہودی فریسی تھا جو حواریوں کو بہت ایذا دیا کرتا تھا۔ رفع عیسیٰ کے بعد اچانک اس شخص نے اعلان کیا کہ اس نے مسیح کا نور دیکھ لیا ہے۔ پھر وہ حضرت مسیح کا مبلغ بن کر حواریوں میں شامل ہو گیا۔ اپنا نام بدل کر پولس رکھ لیا یہی شخص عیسائی دنیا میں سینٹ پال کے نام سے مشہور ہے۔

﴿۵۱۸﴾ حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں پانچویں یا چھٹی پیڑھی میں تھے ان کی والدہ حضرت لوط علیہ السلام کی دختر تھیں اپنے زمانے میں سب سے زیادہ عبادت گذار تھے۔ ترانوے سال کی عمر پائی۔ جہاں قیام پذیر تھے وہ جگہ اب دیر ایوب کے نام سے مشہور ہے وہیں مزار پاک بھی ہے یہاں ایک پتھر ہے جس پر قدم کا نشان ہے کہا یہ جاتا ہے کہ یہ حضرت ایوب ہی کے قدم پاک کا نشان ہے وہاں ایک چشمہ ہے جس کا پانی متبرک سمجھا جاتا ہے۔

﴿۵۱۹﴾ ترمذی شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

Marfat.com

کہ جب اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تو وہ اون کا کمبل، اون کی چھوٹی ٹوپی، اون کا جبہ اور مرے ہوئے گدھے کی کھال کی نعلین پہنے ہوئے تھے۔

﴿۵۲۰﴾ سب سے پہلے پائجامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہنا۔ چونکہ انہوں نے اس لباس کو جو سب سے زیادہ عورت کو چھپانے والا ہے سب سے پہلے پہنا اس لیے انہیں یہ انعام ملا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے انہیں یہ لباس پہنایا جائیگا۔

﴿۵۲۱﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات نماز کے قیام میں ہوئی تھی اور ایک لاٹھی کے سہارے آپ چھ ماہ یا ایک سال یوں ہی کھڑے رہے۔

﴿۵۲۲﴾ جب حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دوزخ کھول دی اور کفار گرمی سے تڑپ گئے تہہ خانوں میں ٹھنڈک لینے گھسے تو وہاں اور زیادہ گرمی تھی۔ درختوں کے سائے میں رہنا پانی سے نہانا کچھ کام نہ آیا۔ پانی بھی کھولا ہوا پاتے تھے۔ بھاگے بھاگے پھرتے تھے۔ شہر سے باہر بادل کا ایک ٹکڑا نظر پڑا۔ جس کا سایہ زمین پر تھا اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ اسکے نیچے پناہ لینے کو جمع ہوگئے عورتیں مرد بچے بوڑھے جوان سب لوگ وہاں پہنچ گئے۔ تبھی اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ اولاً ایک چیخ آئی پھر زلزلہ پھر وہ جگہ آگ سے بھڑک اٹھی۔ وہ سب وہیں ڈھیر ہوگئے۔ زلزلے سے عمارتیں تباہ ہوگئیں وہ لوگ اس گرمی میں ایسے بھن گئے جیسے آگ میں ٹڈی بھن جاتی ہے۔ ابو عبد بجلی کہتے ہیں کہ علاقہ مدین میں بہت سے بادشاہ یکے بعد دیگرے ہوئے ابو جاد، ہوز، حطی، کلمن،

Marfat.com

سعفص، قرشت۔ جب قوم پر عذاب آیا تو اس وقت وہاں کا بادشاہ کلمن تھا وہ بھی ہلاک ہو گیا اس کی بیٹی مومنہ تھی وہ عذاب سے محفوظ رہی۔

﴿۵۲۳﴾ فتوحات مکیہ کی آخری جلد میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰ جو تمہارے پاس آس لگا کر آئے اس کو ناامید نہ لوٹاؤ اور جو تمہاری پناہ میں آئے اسے پناہ دو۔ کچھ دن بعد موسیٰ علیہ السلام ایک جنگل میں تھے کہ ایک کبوتر آپ کے کندھے پر آ بیٹھا بولا مجھے پناہ دو۔ باز میرے پیچھے پڑا ہوا ہے پیچھے سے باز آ کر دوسرے کندھے پر بیٹھ گیا بولا مجھے ناامید نہ لوٹاؤ اس کبوتر کا شکار کر لینے دو یہ میری روزی ہے جو رب نے مجھے دی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام حیران ہو کر بولے کہ یہ میرا امتحان ہے۔ آپ نے چھری یا چاقو لے کر چاہا کہ اپنی ران کی بوٹی کاٹ کر باز کو کھلا دیں تاکہ دونوں حکموں پر عمل ہو جائے۔ وہ دونوں پرندے بولے۔ آپ جلدی نہ کریں اے اللہ کے نبی ہم فرشتے ہیں ہمیں آپ کا امتحان لینے کے لئے بھیجا گیا تھا آپ بفضلہٖ تعالیٰ اس امتحان میں پورے اترے۔ آپ نے دونوں وعدے پورے کر دکھائے۔

﴿۵۲۴﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی اولاد کے ساتھ اپنے فرزند یوسف علیہ السلام کے پاس مصر میں آ بسے تھے۔ وہاں آپ کی اولاد بہت پھلی پھولی حتیٰ کہ لاکھوں ہو گئی۔ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون یعنی بادشاہ مصر کا نام ریان تھا اس کی موت کے بعد اس کا بیٹا مصعب بن ریان بنی اسرائیل کا بڑا احترام کرتا تھا اسکی موت کے بعد جب ولید مصر کا بادشاہ بنا یعنی فرعون موسیٰ تو

Marfat.com

اس نے خدائی کا دعویٰ کیا بنی اسرائیل نے یہ دعویٰ قبول نہ کیا وہ بولا تمہارے جدامجد یوسف کو ہم نے مصریوں سے خریدا تھا تم لوگ خریدے ہوئے کی اولاد ہو لہذا ہمارے غلام ہو بلکہ غلام زادے ہو۔انہیں اپنا غلام بنا کر نہایت دشواری اور ذلت کے کاموں پر لگادیا۔

﴿۵۲۵﴾ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ عصائے موسیٰ علیہ السلام جنتی درخت آس کا تھا جو آدم علیہ السلام جنت سے لائے تھے وہ حضرات انبیاء کرام میں منتقل ہوتا ہوا شعیب علیہ السلام تک پہنچا ان سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملا تھا اس کا نام ماشا تھا۔

﴿۵۲۶﴾ مصر کے علاقہ مدائنِ صعود میں بہت جادوگر رہتے تھے ان کے استاد دو تھے جو آپس میں بھائی بھائی تھے جب فرعونی پولس ان کے پاس پہنچی تو انہیں موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے کی دعوت دی تو انہوں نے اس کے متعلق اپنی ماں سے مشورہ کیا اور اس سے عصائے موسوی کا واقعہ بیان کیا۔ماں نے کہا تم مصر جاؤ لیکن تحقیق کر لینا کہ اگر موسیٰ کے سونے کی حالت میں بھی عصا کام کرتا ہو تو تم ان سے مقابلہ نہ کرنا کہ وہ جادو نہیں بلکہ معجزہ ہے جادو ہمیشہ جادوگر کی بیداری اور ہوشیاری میں کام کرتا ہے۔

﴿۵۲۷﴾ قوم بنی اسرائیل فرعون کے نرغے سے نکل کر بحر قلزم پار کر کے ابھی کچھ آگے ہی گئی تھی کہ راستے میں مقام ریف یا مقام رقہ میں وہاں کے کنعانی یا لخمی لوگوں کو بچھڑا پرستی کرتے اس کے آگے دوزانو آسن مارے بیٹھے دیکھا تو ان

Marfat.com

کے دل میں بت پرستی کا شوق بیدار ہو گیا۔ موسیٰ علیہ السلام سے بولے ہمیں بھی اجازت دیجئے کہ ہم بھی بچھڑا پوجیں۔ آپ ہمارے لئے کوئی بت تجویز فرمایئے کہ ہم اس کی پرستش کیا کریں یا آپ اپنے ہاتھوں سے ہمارے لئے بچھڑے کے مجسمے بنا دیجئے تاکہ ہم ان لوگوں کی طرح پوجا کر سکیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے نہایت حیرت سے فرمایا کہ تم ایسی قوم ہو کہ جہالتیں کرتے ہی رہتے ہو۔ تم نے سمندر سے پار ہونے پر بلکہ خشک سمندر میں پہنچ کر جہالت کی باتیں کیں کہ تم سب ایک راستے سے نہ گذرے تمہارے ہر قبیلے نے الگ الگ راستہ مانگا۔ پھر تم نے مجھے پریشان کیا مجھ سے کہا ہمیں دوسرے قبیلوں کی خبر نہیں تو پانی کی دیواروں میں تمہارے لئے روزن کیے گئے اب تم نے یہ غضب کیا کہ ابھی ابھی فرعونیوں پر اللہ کا عذاب اور اپنے اوپر اس کی رحمت دیکھ کر آرہے ہو اور پھر اسی کام کی اجازت چاہتے ہو جس سے وہ لوگ ہلاک ہوئے۔ یہ لوگ جن بتوں کو پوجتے ہیں عنقریب یہ بت ہمارے ہی ہاتھوں مٹائے جائیں گے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا یہ ارشاد سچ ہو کر رہا آپ کے بعد قوم عمالقہ کو بنی اسرائیل کے ہاتھوں ہلاک کیا گیا۔

﴿۵۲۸﴾ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی فرمائش پر جب رب تبارک وتعالیٰ نے کوہ طور پر اپنی تجلی فرمائی تو وہ پہاڑ پاش پاش ہو گیا۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ اس کے سات حصے ہو گئے ایک حصہ تو وہیں قائم رہا تین حصے اڑ کر مکہ معظمہ پہنچے جن سے وہاں تین پہاڑ قائم ہو گئے۔ ثور، بھیر، اور حراء۔ تین حصے مدینہ منورہ پہنچے جن سے تین پہاڑ وہاں قائم ہو گئے۔ احد، رقان، اور مہراس۔

Marfat.com

﴿۵۲۹﴾ رب تبارک وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بارہ سو کلمات میں کلام فرمایا آپ نے ہمہ تن گوش ہو کر ہر رونگٹے سے یہ کلام سنا یہ کلام زبان بر بریہہ میں ہوا۔ بعض روایات میں ہے کہ تمام زبانوں میں کلام فرمایا۔

﴿۵۳۰﴾ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام جب توریت لائے اور اس کا مطالعہ کیا تو رب سے عرض کی کہ مولا میں نے توریت میں ایک امت کا ذکر پڑھا کہ وہ خیر الامم ہو گی اچھی باتوں کا حکم کرے گی بری باتوں سے منع کرے گی۔ تمام کتابوں پر ایمان لائے گی ہمیشہ جہاد کرے گی حتیٰ کہ دجال سے بھی جہاد کرے گی۔ اے رب وہ امت مجھے دیدے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ وہ امت محمدیہ ہے۔ عرض کیا مولا ایک ایسی امت کا ذکر پڑھا جو رب تعالیٰ کی بہت حمد کرے گی سورج کی رفتار کی پیمائش کرے گی ہر ارادے پر انشاء اللہ کہے گی، مولا وہ امت مجھے دیدے۔ فرمایا وہ امت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ عرض کیا کہ مولا میں نے ایک ایسی امت کا ذکر پڑھا جو اپنی قربانیاں کفارات صدقات خود کھایا کرے گی غیبی آگ سے نہ جلوایا کرے گی وہ امت مجھے دیدے۔ فرمایا وہ امت محمدیہ ہے۔ عرض کیا مولا ایسی امت کا ذکر بھی میں نے پڑھا جو سفر میں بلندی پر چڑھتے وقت تکبیر کہے گی نشیب میں اترتے وقت حمد کرے گی ساری زمین اس کی مسجد ہو گی مٹی اس کی طہارت کا ذریعہ، انکے ہاتھ پاؤں آثار وضو سے چمکیں گے، مولا وہ امت مجھے دیدے۔ فرمایا وہ امت محمدیہ ﷺ ہے عرض کیا مولا ایسی امت کا ذکر بھی میں نے پڑھا جو نیکی کا ارادہ کرنے پر ایک نیکی کا ثواب پائے گی اور کر لینے پر دس گنا سے

Marfat.com

سو گنا تک ثواب پائے گی مولا وہ امت مجھے دیدے۔ فرمایا وہ امت محمدیہ ہے عرض کیا مولا میں نے ایسی امت کا ذکر بھی پڑھا جن کی کتاب ان کے سینوں میں ہوگی ان کی نماز کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح ہوں گی وہ مسجدوں میں ایسا ذکر الٰہی کریں گے جیسے شہد کی مکھیاں، تو انہیں پیارا، وہ تجھے پیاری، مولا وہ امت مجھے دیدے۔ فرمایا وہ امت محمدیہ ہے۔ آخر میں عرض کیا کہ مولا پھر تو مجھے محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحاب میں کر دے۔ اس سوال پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بشارتیں دیں جن کا ذکر قرآن مجید کی سورہ اعراف میں ہے۔

﴿۵۳۱﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بحر قلزم سے چھ لاکھ بیس ہزار اسرائیلی پار لگے تھے جن میں سے کل بارہ ہزار بچھڑا پرستی سے محفوظ رہے باقی چھ لاکھ آٹھ ہزار اس لعنت میں گرفتار ہو گئے۔

﴿۵۳۲﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب توریت لے کر کوہ طور سے لوٹے تو دیکھا کہ ان کی قوم بچھڑا پرستی میں مشغول ہے۔ آپ کو بہت غصہ آیا اور اسی غصے میں آپ نے توریت کی تختیاں ڈال دیں۔ یہ تختیاں ٹوٹ پھوٹ گئیں اور ناقابل فہم ہو گئیں۔ اس لیے موسیٰ علیہ السلام نے پھر چالیس روزے رکھے تب آپ کو دو تختیوں پر توریت دی گئی چونکہ ان دو تختیوں پر پچھلی توریت نقل کر دی گئی تھی اس لئے اسے نسخہ کہا گیا۔

﴿۵۳۳﴾ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں میں سے چھ چھ آدمی کوہ طور پر لے جانے کے لئے منتخب کیے تو کل ۷۲ ہو گئے۔ آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ رب تعالیٰ نے مجھے ستر آدمی لانے کا حکم دیا ہے تو تم میں سے دو افراد نکل جاؤ۔ اس پر کوئی آمادہ نہیں ہوا تو آپ نے فرمایا کہ رہ جانے والوں کو وہی ثواب ملے گا جو میرے ساتھ جانے والوں کو ملے گا۔ اس پر حضرت یوشع بن نون اور کالب ابن یوحنا ٹھہر گئے۔ باقی ستر آدمی آپ کے ساتھ گئے۔

﴿۵۳۴﴾ موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام آپ کے خلیفہ ہوئے اس زمانہ تک بنی اسرائیل کسی قدر ٹھیک رہے مگر یوشع علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کا حال بدتر ہو گیا۔ کفر قتل انبیاء ان کا عام شغل ہو گیا۔ بنی اسرائیل بارہ گروہ تھے۔ جنہیں اسباط کہا جاتا تھا ان میں سے گیارہ تو بدترین حالت میں گرفتار ہو گئے ایک گروہ نے جو حق پر قائم تھا بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ مولیٰ ہم ان لوگوں سے بے زار ہیں ہمیں ان سے الگ کر دے۔ حق تعالیٰ نے ایک غیبی طریقے سے انہیں چین کے آخری حصہ میں پہنچا دیا اور فرمایا کہ تم یہاں الگ تھلگ آباد رہو وہ قوم اب بھی چین کے ایک حصہ میں آباد ہے مگر مخلوق کی نگاہ سے پوشیدہ حضور ﷺ معراج کی رات وہاں تشریف لے گئے تھے انہیں کلمہ پڑھا کر مسلمان بنایا اور انہیں قرآن کی آیتیں اور اسلامی احکام سکھائے۔

﴿۵۳۵﴾ عصا کے متعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تین بار وحی تین جگہ کی گئی۔ پہلے تو وادی سینا میں عطائے نبوت کے وقت کہ اسے پھینکو سانپ بنانے کے لئے، دوسری بار جادوگروں سے مقابلہ کے وقت میدان مقابلہ میں کہ پھینکو یہ تمام جعلی سانپوں کو کھا جائے گا۔ تیسرے میدان تیہ میں کہ پتھر کو اس سے

Marfat.com

مار و پانی نکالنے کے لیے۔

﴿۵۳۶﴾ میدان تیہ میں جب بنی اسرائیل نے پانی مانگا تو رب تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک پتھر پر عصا مارنے کا حکم دیا۔ مفسرین کہتے ہیں کہ یہ وہی پتھر تھا جو ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے بھاگا تھا یہ پتھر انسانی سر کے برابر تھا، چوکور مرمر تھا۔

﴿۵۳۷﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو قوم جبارین سے جہاد کرنے کا حکم دیا اور بارہ آدمیوں کو بیت المقدس بھیجا کہ جاسوسی کر کے اس قوم کے حالات دیکھ آئیں مگر انہیں تاکید کر دی کہ جو کچھ دیکھیں وہ صرف ہم سے کہیں، عام اعلان نہ کریں۔ حضرت یوشع اور کالب کے سوا باقی نے جبارین کی شہ زوری کا اعلان کر دیا جس سے بنی اسرائیلی بزدل ہو گئے اور جہاد سے انکار کر دیا اس پر یہ لوگ ایک میدان میں قید کر دیے گئے۔ اس میدان کا نام تیہ تھا۔ چالیس سال کے لئے قید کیے گئے کہ وہاں سے نکلنے کے لاکھ جتن کیے مگر نہ نکل سکے۔ دن بھر یہاں سے نکلتے اور چلتے رہتے مگر شام کو وہیں ہوتے جہاں سے چلے تھے۔ بنی اسرائیل کو کھانا پانی اور سایہ کی سخت ضرورت پیش آئی تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے فریاد کی۔ انہوں نے رب کے حضور عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت کلیم سے فرمایا پتھر میں اپنا عصا مارو آپ نے عصا مارا اس پتھر سے فوراً پانی کے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔ ہر قبیلے کے لیے الگ الگ نالہ مقرر ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ہلکا سفید بادل دن کے وقت مقرر فرمایا جو برستا نہ تھا مگر انہیں دھوپ سے محفوظ رکھتا

Marfat.com

تھا۔ رات کو ان پر ایک نورانی ستون نازل ہوتا تھا۔ جس کی روشنی میں یہ لوگ رات کا کام کاج کرتے تھے ان کی غذا کے لئے اللہ تعالیٰ نے نہایت لذیذ میٹھا حلوہ من اور نمکین لذیذ کباب سلویٰ نازل فرمایا۔ مگر بنی اسرائیل نے رب کے حکم کی خلاف ورزی کی اور توکل کا راستہ چھوڑ دیا۔ آسمانی غذا کو چوری چوری بچا کر رکھنے لگے۔ اس حرکت سے انہوں نے اپنا نقصان کیا کہ وہ اس نعمت سے محروم بھی ہوئے اور عذاب الہی میں گرفتار ہوئے سوالگ اور لعنت ملی سب سے سوا۔

﴿۵۳۸﴾ بنی اسرائیل پر ہفتہ کے دن شکار سخت حرام تھا مگر رب کی طرف سے ان کا سخت امتحان یہ ہوا کہ ہفتہ کے دن مچھلیاں بہت زیادہ سمندر میں نمودار ہوتی تھیں۔ سطح سمندر مچھلیوں کے منہ سے سیاہ ہو جاتی تھی۔ پھر جہاں ہفتہ گذرا کہ مچھلیاں غائب ہو جاتی تھیں۔ عرصہ تک تو یہ لوگ صبر کرتے رہے پھر ان میں سے ایک آدمی نے ہفتے کے دن مچھلی پکڑ کر اس کے منہ میں مضبوط دھاگا باندھا اور اسے سمندر میں چھوڑ دیا۔ مگر دھاگے کا دوسرا سرا کنارے پر ایک کیل سے باندھ دیا جس سے کہ وہ مچھلی بھاگ نہ سکے۔ پھر اسی دھاگے کے ذریعہ اتوار کے دن مچھلی پکڑ لی۔ اور غور کیا کہ ہمارے اس کام پر عذاب آتا ہے کہ نہیں۔ کوئی عذاب نہ آیا تو اگلے ہفتے دو مچھلیاں اسی طرح شکار کیں۔ پھر بھی عذاب نہ آیا۔ جب انہیں عذاب نہ آنے کا یقین ہو گیا تو عام طور پر یہ لوگ اسی دھاگے کے ذریعے شکار کرنے لگے اور مچھلیوں کی تجارت خوب چمک گئی۔ پھر انہوں نے بڑے حوض کھودے اور ان کے ذریعہ شکار کرنے لگے۔ کہتے ہیں کہ یہ

Marfat.com

شکاری ستر ہزار کے قریب تھے۔ بستی والے تین گروہ بن گئے۔ دوسرے دو گروہ یعنی خاموش رہنے والے (ساکتین) اور نصیحت کرنے والے (ناصحین) ان شکاریوں کے محلے سے چلے گئے اپنے علاحدہ محلے بنا لیے۔ بیچ میں ایک دیوار کھینچ لی۔ ایک دن ان لوگوں نے دیکھا کہ دیوار کے پیچھے سے نہ تو کوئی نکلا نہ ان کے محلوں میں کچھ کاروبار ہے نہ چہل پہل ہے نہ کسی کی آواز تب یہ دونوں جماعتیں دیوار پر چڑھیں دیکھا کہ دوسری طرف نرے بندر بھرے پڑے ہیں جو چاروں طرف دوڑتے پھرتے ہیں انہیں دیکھ کر وہ ان کے پاس دم ہلاتے اور آنسو بہاتے آئے۔ ان لوگوں نے کہا کہ بولو ہم تم کو منع کرتے تھے تم سے بے زار تھے مگر تم نے ہماری ایک نہ مانی۔ یہ بندر سمجھتے جانتے پہچانتے تھے مگر منہ سے کچھ بول نہ سکتے تھے۔ آخر کار تین دن بعد ہلاک کر دیے گئے۔ یہ واقعہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں ہوا۔

﴿۵۳۹﴾ اللہ تعالیٰ نے بدعہد یہودیوں پر بخت نصر بادشاہ مسلط کر دیا تھا۔ بخت نصر کا نام دو ناموں سے ملکر بنا ہے بخت کے معنی ہیں بیٹا نصر ایک بت کا نام تھا۔ اس کی ماں اسے جن کر نصر بت کے پاس ڈال آئی تھی۔ لوگوں نے اسے وہاں پایا اس لیے اسے بخت نصر یعنی نصر بت کا بیٹا کہنے لگے یہ ساری دنیا کا بادشاہ ہوا۔

﴿۵۴۰﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں بنی اسرائیل کا ایک بڑا عالم صوفی پیر تھا جس کا نام بلعم یا بلعام ابن باعورا تھا۔ یہ تھا تو اسرائیلی مگر جبارین کی بستی میں رہتا تھا جو ملک شام میں واقع تھی اس کی بیوی اسی قوم جبارین میں سے

Marfat.com

تھی۔ بلعم اپنے وقت کا بڑا ولی، عابد عالم اور صوفی تھا۔ اسم اعظم جانتا تھا، مقبول الدعا تھا۔ اپنے گھر بیٹھے عرش اعظم دیکھا کرتا تھا لوگوں کو علم سکھاتا تھا اس کے درس میں بارہ ہزار طلبہ ہوتے تھے جو اس کا بتایا ہوا سبق لکھ لیتے تھے۔ اس کی ہر بات لکھی جاتی تھی۔ غرض یہ کہ وہ انتہائی عروج پر پہنچا ہوا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر اس علاقے پر حملے کرنے اسے فتح فرمانے کے لئے جب کنعانی علاقے میں داخل ہوئے جو شام کے علاقے میں تھا تو قوم جبارین جمع ہو کر بلعم کے پاس آئی اور کہا موسیٰ تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ لشکر جرار ہے اگر وہ ہمارے علاقے پر قابض ہو گئے تو تمہاری خیر نہیں۔ تو ان کیلیے بددعا کر کہ وہ یہاں داخل نہ ہونے پائیں۔ بلعم بولا کہ وہ اللہ کے نبی ہیں ان پر کسی کی بددعا کا اثر نہیں ہوگا بلکہ میرا دین برباد ہوئے گا۔ یہ لوگ بلعم کی بیوی کے پاس گئے اور اسے بہت سے تحفے تحائف دیئے اور اس کے ذریعہ بلعم کو پہنچائے۔ پھر بلعم کی بیوی نے اس پر زور دیا کہ تو یہ کام کر۔ اس نے پہلے استخارہ کیا جسمیں اس حرکت سے روکا گیا تھا مگر اس کی بیوی اور قوم نے اس سے دوبارہ استخارہ کرنے کو کہا اس نے کیا اس بار خاموشی رہی کوئی جواب نہ آیا یہ لوگ بولے کہ اب کی بار تجھے منع نہیں کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ رب نے تجھے اجازت دے دی ہے۔ آخر کار بلعم گدھے پر سوار ہو کر ایک پہاڑی میں گیا قوم ساتھ تھی۔ بلعم نے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے لئے بددعائی اور اپنی قوم کے لیے دعائیں کرنی شروع کیں مگر قدرت خداوندی سے یہ ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کی بجائے اس کے منہ سے قوم

Marfat.com

جبارین کا نام نکلتا تھا اور اپنی قوم کے حق میں دعا کرتا تو جبارین کی بجائے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا نام نکلتا تھا۔ قوم کے لوگ بولے تو یہ کیا کر رہا ہے وہ بولا میں مجبور ہوں میری زبان میرے قابو میں نہیں اس وقت اس کی زبان نکل پڑی اور اس کے سینے پر لٹک آئی اور وہ کتے کی طرح ہانپنے لگا پھر لوگوں سے بولا کہ میری دنیا اور دین دونوں تباہ ہو گئے اب تم ایک تدبیر کرو جس سے بنی اسرائیل تباہ ہو جائیں وہ یہ کہ اپنی خوبصورت لڑکیاں سجا بنا کر لشکر موسیٰ میں چھوڑ دو اور انہیں ہدایت دو کہ جو اسرائیلی تمہیں ہاتھ لگائے تو اسے منع نہ کرنا۔ جب ان میں زنا پھیل جائے گا تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا چنانچہ ایک لڑکی کستی بنت صور کو ایک اسرائیلی زمری ابن شلوم (جو شمعون ابن یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا سردار تھا) نے پکڑا۔ موسیٰ علیہ السلام نے منع فرمایا اس نے چھپ کر زنا کیا اس پر اسرائیلیوں میں طاعون پھیل گیا۔ ستر ہزار اسرائیلی فوت ہو گئے۔ ادھر ایک بہت قوی اسرائیلی فنخاص ابن عیزار ابن ہارون کو جب پتہ چلا تو اس نے دونوں زانی اور زانیہ کو عین موقع پر اپنے نیزے میں چھید کر اٹھالیا اور بہت ذلت سے ہلاک کیا۔ تب یہ طاعون ختم ہوا۔ ادھر بلعم کا یہ حال ہوا کہ وہ اسم اعظم بھول گیا معرفت وایمان اس کے سینے سے نکل گئے اس نے دیکھا کہ میرے سینے سے ایک سفید کبوتر کی مثل کوئی پرندہ اڑ کر نکل گیا جسے اور لوگوں نے بھی دیکھا سب سمجھ گئے کہ اس کا ایمان گیا۔

﴿۵۴۱﴾ بعض مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو

Marfat.com

سب سے پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سجدہ کیا پھر میکائیل علیہ السلام پھر اسرافیل علیہ السلام پھر عزرائیل علیہ السلام پھر سارے فرشتوں نے۔ اسی لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو سب سے بڑا درجہ عطا کیا گیا یعنی خدمت انبیاء بعض حضرات فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا اسی لئے انکے پیشانی پر سارا قرآن لکھ دیا گیا۔

﴿۵۴۲﴾ اولاً فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا جس کا شیطان نے انکار کیا۔ یہ سجدہ تھوڑی دیر تک رہا۔ پھر فرشتوں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شیطان حضرت آدم کی طرف سے پیٹھ پھیرے کھڑا ہے تب انہوں نے دوسرا سجدہ اس پہلے سجدے کی توفیق کے شکرانے میں ادا کیا۔ یہ سجدہ رب کے لئے تھا اور سجدہ شکر تھا پھر جب سر اٹھایا تو انہوں نے دیکھا شیطان پہلے بہت خوبصورت تھا لیکن اب اس کی شکل مسخ ہو کر جسم خنزیر کا سا اور چہرہ بندر کا سا ہو گیا۔ تب انہوں نے ہیبت الٰہی سے ایک اور سجدہ کیا۔ یہ تینوں سجدے حضرت آدم علیہ السلام ہی کی طرف تھے مگر تین قسم کے اوزان کی مدتیں علاحدہ علاحدہ تھیں۔

﴿۵۴۳﴾ حضرت آدم علیہ السلام جنت سے مختلف قسم کے بیج تین قسم کے پھل، اور حجر اسود اور سیاہ پتھر جو اب خانہ کعبہ میں لگا ہوا ہے اور وہ عصا جو بعد میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ آیا جس کی لمبائی دس گز تھی اپنے ساتھ لے کر آئے تھے اور کچھ سونا چاندی اور کھیتی باڑی کے اوزار بھی لائے تھے۔ آدم علیہ السلام اس قدر گریہ وزاری میں مشغول ہوئے کہ جنت کے بیجوں سے بے

Marfat.com

خبر ہو گئے۔ شیطان نے موقع پا کر ان کو ہاتھ لگایا جس جس بیج پر اس کا ہاتھ لگا وہ زہریلا ہو گیا اور جو اس کے ہاتھ سے محفوظ رہا اس کا نفع برقرار رہا۔ سیدنا آدم علیہ السلام کے ساتھ تین قسم کے جنتی میوے آئے ایک وہ جو پورے کھا لیے جاتے ہیں دوسرے وہ جن کا اوپری حصہ کھا لیا جاتا ہے اور گٹھلی پھینک دی جاتی ہے جیسے خرما وغیرہ تیسرے وہ جن کا اوپری چھلکا پھینک دیا جاتا ہے اور اندرونی حصہ کھا لیا جاتا ہے۔ صحیح روایت میں ہے کے انکے ساتھ لوہے کے اوزار بھی تھے ایک سنڈاسی جس سے لوہا پکڑتے ہیں اور دوسرا ہتوڑا تیسرے ایرن، نیز حجر اسود جب جنت سے آیا تو اسکی روشنی کئی میل تک جاتی تھی جہاں اس کی شعاعیں پہنچتی تھیں اسی حد تک حرم کی حدیں قائم ہوئیں۔ نیز آدم علیہ السلام کو دنیا میں آکر بہت وحشت ہوئی حضرت جبرئیل علیہ السلام بحکم الٰہی زمین پر آئے اور بلند آواز سے اذان کہی جب حضرت آدم علیہ السلام نے اذان میں حضور ﷺ کا نامی سنا تو ان کی وحشت دور ہوئی۔ یہ تمام واقعات صحیح احادیث سے ثابت ہیں جن کو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی میں جمع فرمایا ہے۔

﴿۵۴۴﴾ جب آدم علیہ السلام کا وقت آخر قریب آیا تو آپ کو جنتی میوے کھانے کی خواہش ہوئی اپنے فرزندوں سے کہا کہ کعبہ معظمہ جاؤ اور وہاں دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ میری یہ تمنا پوری کرے۔ فرزندان آدم حکم پا کر وہاں پہنچے انہیں حضرت جبرئیل اور دیگر فرشتے ملے جن سے انہوں نے آدم علیہ السلام کی فرمائش کا حال بیان کیا۔ فرشتوں نے کہا ہمارے ساتھ آؤ۔ ہم جنت کے میوے اپنے ساتھ لائے

Marfat.com

ہیں چنانچہ یہ سب آدم علیہ السلام کے پاس پہنچے حضرت حوا ان فرشتوں کو دیکھ کر ڈر گئیں اور چاہا کہ آدم علیہ السلام کے دامن میں چھپ جائیں انہوں نے کہا کہ حوا اب مجھ سے الگ رہو میرے اور رب کے قاصدوں کے درمیان آڑ نہ بنو۔ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی روح قبض کی اور ان کے بیٹوں سے کہا کہ جس طرح ہم آپ کے والد کا کفن دفن کریں ویسے ہی کیا کرنا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت کی مرکب خوشبو اور جنتی حلے کا کفن اور بہشتی بیری کے کچھ پتے اپنے ساتھ لائے تھے ان کو خود غسل دیا اور کفن پہنایا اور خوشبو ملی اور ملائکہ انکا لاشہ مبارک کعبہ میں لائے اور ان پر سارے فرشتوں نے نماز جنازہ ادا کی جس میں حضرت جبرئیل امام تھے اور باقی سارے فرشتے مقتدی اور اس نماز میں چار تکبیریں کہیں پھر مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلے پر منیٰ میں لے گئے جہاں کہ حاجی قربانی کرتے ہیں اور اسی جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی تھی وہاں مسجد خیف کے قریب بغلی قبر کھودی گئی اور انکو دفن کر کے ان کی قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح ڈھلوان بنادیا۔

﴿۵۴۵﴾ جب آدم علیہ السلام کی پریشانیاں انتہا کو پہنچ چکیں تو ایک دن انہیں یاد آیا کہ میں نے اپنی پیدائش کے وقت عرش اعظم پر لکھا دیکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جس سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ کا وہ درجہ ہے کہ ان کا نام عرش اعظم پر رب کے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ اب میں ان کے وسیلے سے دعائے مغفرت کروں۔ چنانچہ یہ عرض کیا اسئلك بحق محمد ان

Marfat.com

تغفرلی ایک اور روایت میں یہ کلمات ہیں۔ الھم انی اسئلك بجاہ محمد عبدك وکرامته علیك ان تغفرلی خطئیتی۔ یعنی یارب میں تجھ سے تیرے بندے محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت اور مرتبے کے طفیل اور اس بزرگی کے صدقے میں جو انہیں تیری بارگاہ میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں۔ تب فوراً جواب الٰہی آیا کہ اے آدم تم نے اس شہنشاہ کو کہاں سے جانا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سارا ماجرا عرض کیا حکم الٰہی آیا کہ اے آدم وہ محبوب سب پیغمبروں سے پچھلے پیغمبر ہیں تمہاری اولاد سے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تم کو بھی پیدا نہ کیا جاتا۔

﴿۵۴۶﴾ حضرت آدم علیہ السلام اپنی خطا پر نادم رہے اور تین سو سال تک متواتر روئے جب توبہ کا وقت آیا اور آدم علیہ السلام کے دل میں دعاؤں کا القا ہوا وہ عاشورہ یعنی دسویں محرم اور غالباً جمعہ کا دن تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے وضو فرمایا اور خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ دو رکعت نماز ادا کی اور پھر ان کلمات سے دعا مانگی جو ہم پچھلے نکتے میں بیان کر آئے ہیں۔ توبہ قبول ہونے کے بعد عرفات کے مقام پر حضرت حوا سے ملاقات ہوئی۔ دوبارہ عربی زبان عطا ہوئی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے تمام عالم کے جانوروں کو آواز دی کہ اے جانورو حق تعالیٰ نے تم پر اپنا خلیفہ بھیجا ہے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کرو۔ دریائی جانوروں نے اپنا سر اٹھا کر اطاعت ظاہر کی خشکی کے جانور آس پاس جمع ہوگئے۔ آدم علیہ السلام ان پر ہاتھ پھیرنے لگے جن پر ان کا ہاتھ پہنچ گیا وہ پالتو اور خانگی بن گیا جیسے گھوڑا، اونٹ، بکری، کتا، بلی وغیرہ اور جس پر آپ کا ہاتھ نہ پہنچا

Marfat.com

وہ جنگلی وحشی رہا۔اس واقعہ کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا مولا میری اولاد بہت کمزور ہے اور ابلیس کا فریب بہت سخت ہے اگر تو ان کی امداد نہ کرے تو وہ ابلیس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ حکم الٰہی ہوا کہ اے آدم تمھارے لیے اور احکام تھے اور ان کے لئے دوسرے احکام ہوں گے۔ ہم ہر انسان کے ساتھ ایک فرشتہ رکھیں گے جو اس کو شیطان کے وسوسے سے بچائے گا اور ہر ایک کے لئے اس کے مرنے کے وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا رکھیں گے۔ تب آپ نے خوش ہو کر شکر کیا۔ اسی تفسیر عزیزی میں ہے کہ آپ کی اولاد بیٹے پوتے وغیرہ آپ کی موجودگی میں چالیس ہزار تک پہنچ چکے تھے اور آپ نے آخری عمر میں خاموشی اختیار کرلی تھی کہ بجز ذکر الٰہی کے دیگر کلام بہت کم فرماتے تھے۔

﴿۵۴۷﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے والد حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بڑے خدمت گذار فرزند تھے۔ ایکبار حضرت اسحٰق عبادت کیلیے گوشہ نشین ہوئے اور انکو دروازے پر بٹھادیا کہ کسی کو اندر نہ آنے دینا۔ اچانک ایک مقرب فرشتہ انسان کی شکل میں آیا اور حضرت اسحٰق سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ حضرت یعقوب نے منع کیا مگر وہ اصرار کرتا رہا۔ انھوں نے جبراً روکنے کی کوشش کی۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام دروازے کا شور سن کر باہر آئے دیکھا تو حضرت یعقوب ایک فرشتے سے جھگڑ رہے ہیں۔ انھوں نے فرمایا برخوردار یہ مقرب فرشتہ ہے۔ اور فرشتے سے معذرت چاہی کہ انھوں نے پہچانا نہیں تھا۔ فرشتے نے حضرت یعقوب کی بہت تعریف کی اور فرمایا کہا اسیطرح حق خدمت ادا

Marfat.com

کرنا چاہیے اور فرمایا کہ ہماری طرف سے انکا نام اسرائیل رکھو۔ اسرائیل دو لفظوں سے بنا ہے اسرا کے معنی یا تو بندہ ہیں یا برگزیدہ۔ ایل عبرانی میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ لہٰذا اسرائیل کے معنی یا تو اللہ کا بندہ ہوئے یا اللہ کا مقبول بندہ۔

﴿۵۴۸﴾ حضرت ابراھیم علیہ السلام بابل کے شہر کسدیون میں رہتے تھے جس کا دوسرا نام آر تھا۔ وہاں سے آپ کے والد تارح آپ کو اور پوتے لوط اور حضرت ابراھیم کی بیوی سارہ کو لے کر جنوب کی طرف سے مقام حراں میں آ بسے۔ وہیں تارح نے وفات پائی پھر وہاں سے سیدنا ابراھیم اپنی بیوی سارہ اور لوط کو لے کر کنعان میں آئے اور جیتون کے علاقے میں خبرون میں قیام فرمایا۔ آپ کی دو بیویاں تھیں۔ بڑی بیوی حضرت سارہ اور چھوٹی حضرت ہاجرہ اور آپ کے آٹھ بیٹے تھے۔ حضرت سارہ سے ایک اور حضرت ہاجرہ سے سات۔ حضرت اسماعیل جو سب سے بڑے تھے، دوسرے زمران، تیسرے یسقاق، چوتھے مدان، پانچویں مدیان، چھٹے اسباق اور ساتویں سوخ۔

﴿۵۴۹﴾ حضرت سارہ سے حضرت سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے ایک ہی فرزند تھے حضرت اسحٰق علیہ السلام۔ آپ نے لوط علیہ السلام کی بیٹی سے نکاح کیا تھا جن سے دو بیٹے ایک ہی حمل سے پیدا ہوئے تھے ایک عیص دوسرے یعقوب۔ حضرت اسحٰق نے آخر عمر میں ان دونوں کو اپنا جانشین بنایا اور حضرت یعقوب کو دعا دی کہ حق تعالیٰ تمھاری اولاد میں نبوت جاری رکھے اور عیص سے فرمایا کہ تمھاری نسل میں بادشاہت جاری رہے۔ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنا کر

Marfat.com

وصال فرماگئے۔ عیص بہت مالدار ہوگئے اور یعقوب علیہ السلام بہت مسکین۔ ان کی والدہ نے مشورہ دیا کہ اے یعقوب تمھارا یہاں رہنا مناسب نہیں ہے تم اپنے ماموں لایان کے پاس چلے جاؤ وہ مالدار آدمی ہیں تمھاری پرورش کریں گے اور ممکن ہے اپنی بیٹی سے تمھاری شادی بھی کردیں۔ یعقوب علیہ السلام اپنے ماموں کے گھر آگئے۔ وہ ان کے آنے سے بہت خوش ہوئے اور کچھ روز کے بعد اپنی بیٹی کا نکاح ان سے کردیا جس سے چار بیٹے روبیل، شمعون، لاوا اور یہودا پیدا ہوئے۔ اس کے بعد یعقوب علیہ السلام کی بیوی انتقال کرگئیں۔ پھر لایان کی تیسری بیٹی آپ کے نکاح میں آئی۔ ان کے انتقال کے بعد لایان کی چوتھی بیٹی راحیل سے نکاح ہوا انھیں سے یوسف علیہ السلام اور بن یامین پیدا ہوئے۔ اب یعقوب علیہ السلام کی عمر چالیس سال کی ہوچکی تھی ان کو نبوت ملی اور حکم ملا کہ کنعان جاکر تبلیغ کرو۔ لایان اپنے داماد کی نبوت پر بہت خوش ہوئے اور یعقوب علیہ السلام کو ان کی بیوی راحیل اور ساری اولاد کے ساتھ رخصت کیا۔ رخصتی کے وقت پانچ سو بکریاں، پانچ سو بیل، پانچ سو اونٹ، پانچ سو خچر جہیز میں دیے۔ بہت سے غلام بہت سے جوڑے اور بہت سا روپیہ بھی دیا۔ جب آپ اس ساز و سامان کے ساتھ کنعان پہنچے تو عیص نے ان کا استقبال کیا اور ان کی آمد کی بڑی خوشی منائی اور عرض کیا کہ میرے لیے بھی دعا کرو کہ میری نسل میں بھی کوئی پیغمبر ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تمہاری اولاد میں ایوب اور سکندر ذوالقرنین ہوں گے۔ یوسف علیہ السلام دو برس کے تھے کہ ان کے بھائی بن یامین پیدا ہوئے اور ان کی پیدائش میں ان کی والدہ راحیل کا انتقال ہوگیا۔

Marfat.com

جب لایان نے یہ واقعہ سنا تو انھوں نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی کا نکاح بھی یعقوب علیہ السلام کے ساتھ کر دیا اسی بیٹی نے یوسف علیہ السلام اور بن یامین کی پرورش کی۔

﴿۵۵۰﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام تک ان کی اولاد کنعان میں ہی آباد رہی پھر یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کے حسد کی وجہ سے بظاہر غلام بن کر مصر میں تشریف لائے یہاں حق تعالیٰ نے ان کو بڑا عروج عطا کیا۔ جب کنعان میں سخت قحط پڑا۔ تب یعقوب علیہ السلام اور ان کی ساری اولاد مصر میں آگئے ان سب کو خدا نے بڑھاوادیا اور چند صدیوں میں مصر میں ان کے لاکھوں آدمی ہوگئے اور اسی عرصے میں وہاں اسرائیلیوں کا بڑا دبدبہ رہا یوسف علیہ السلام والا فرعون اور اس کے ساتھی مر کھپ گئے اور ملک مصر میں بد نظمی پیدا ہوئی۔ ولید ابن مصعب جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ہے شہر اصفہان کا ایک غریب عطار تھا۔ جب اس پر بہت قرض ہو گیا تو اصفہان سے بھاگ کر شام پہنچا لیکن وہاں کوئی ذریعہ معاش ہاتھ نہ آیا تب وہ روزی کی تلاش میں مصر آگیا۔ یہاں اس نے دیکھا کہ گاؤں میں تربوز بہت سستے بکتے ہیں اور شہر میں مہنگے۔ دل میں سوچا کہ یہ نفع بخش تجارت ہے چنانچہ اس نے گاؤں سے بہت سے تربوز خریدے مگر جب شہر کی طرف چلا تو راستے میں چنگی والوں نے کئی جگہ اس سے محصول لیا۔ بازار آتے آتے اس کے پاس صرف ایک تربوز بچا باقی سب محصول میں چلے گئے۔ یہ سمجھ گیا کہ اس ملک میں کوئی شاہی انتظام نہیں۔ جو چاہے حاکم بن کر مال حاصل کرے اس وقت

Marfat.com

مصر میں کوئی وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی لوگ بہت مر رہے تھے۔ یہ قبرستان میں بیٹھ گیا اور کہا میں شاہی افسر ہوں مُردوں پر ٹیکس لگا ہے فی مردہ مجھے پانچ درہم دو اور دفن کرو۔ اس بہانے چند روز میں اس نے بہت سامال جمع کر لیا۔ اتفاقاً ایک روز کوئی بڑا آدمی دفن کے واسطے لایا گیا اس نے اس کے وارثوں سے بھی روپے مانگے انھوں نے اسے گرفتار کر کے بادشاہ تک پہنچادیا اور سارا واقعہ بادشاہ کو بتایا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تجھے کس نے اس جگہ مقرر کیا ہے۔ ولید نے کہا کہ میں نے آپ تک پہنچنے کا یہ بہانہ بنایا تھا۔ میں آپ کو خبر کرتا ہوں کہ آپ کے ملک میں بڑی بدنظمی پھیلی ہوئی ہے میں نے تین ماہ کے عرصے میں ظلماً اتنا مال جمع کر لیا تو دوسرے حکام کیا نہ کرتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر وہ سارا مال بادشاہ کے سامنے ڈال دیا اور کہا کہ اگر آپ انتظام میرے سپرد کر دیں تو میں آپ کا سارا ملک درست کر دوں۔ بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اور اسے کوئی معمولی عہدہ دے دیا۔ ولید نے وہ طریقہ اختیار کیا کہ بادشاہ بھی خوش رہا اور رعایا بھی۔ رفتہ رفتہ یہ تمام لشکر کا افسر بنا دیا گیا اور ملک کا انتظام اچھا ہو گیا۔ جب بادشاہ مصر مرا تو رعایا نے ولید کو تخت پر بیٹھادیا۔ اس نے تخت پر بیٹھتے ہی اعلان عام کیا کہ لوگ مجھے سجدہ کیا کریں۔ سب سے پہلے اس کے وزیر ہامان نے اسے سجدہ کیا اور پھر دوسرے امیروں اور سرداروں نے۔ وہ رعایا سے خود کو سجدہ کراتا اور دور والوں کے لئے اپنے بت بنا کر بھیجتا تاکہ وہ انھیں سجدہ کیا کریں۔ تمام اہل مصر فرعون کی پرستش میں گرفتار ہو گئے مگر بنی اسرائیل نے اس سے انکار کر دیا۔ فرعون نے ان کے سرداروں کو بلا

Marfat.com

کر بہت ڈرایا دھمکایا مگر انھوں نے کہا ہم تیری عبادت نہیں کر سکتے صرف رب کی عبادت کریں گے تو جو چاہے سو کر لے۔ فرعون غصے میں آگیا اور دیگوں میں زیتون کا تیل اور گندھک کھولا کر بنی اسرائیل کو ڈالنا شروع کیا۔ بنی اسرائیل نے یہ سب برداشت کر لیا مگر رب کی اطاعت سے منہ نہ پھیرا اور فرعون کو سجدہ نہ کیا۔ جب بہت سے بنی اسرائیلی جلا دیے گئے تب ہامان نے فرعون سے کہا کہ ان کو مہلت دے اور ان کو دنیا میں ذلیل کر کے رکھ۔ تب اس نے جلانے سے ہاتھ کھینچا اور اسرائیلیوں پر سختیاں شروع کر دیں۔ اس زمانے میں فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی جس نے تمام قبطیوں اور فرعونیوں کو جلا ڈالا مگر اسرائیلیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ اور پھر دیکھا کہ بنی اسرائیل کے محلے سے ایک بڑا اژدہا نکلا جس نے اس کو تخت سے نیچے ڈال دیا۔ اس نے تعبیر بتانے والوں کو بلایا اور اس خواب کی تعبیر پوچھی۔ انھوں نے کہا اے فرعون بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو تیری حکومت کے ٹکڑے اڑا دیگا۔ اس نے فوراً کوتوال شہر کو بلا کر حکم دیا کہ ایک ہزار سپاہی ہتھیار بند اور ایک ہزار دائیاں بنی اسرائیل کے محلے میں مقرر کر دو کہ جس گھر میں لڑکا پیدا ہو اسے قتل کر دیا جائے۔ چند سال میں بنی اسرائیل کے بارہ ہزار بچے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار قتل کرا دیے گئے۔ اور نوے ہزار حمل گرا دیے گئے۔ خدا کی شان بنی اسرائیل کے بوڑھے بھی جلدی جلدی مرنے لگے تب قبطیوں نے فرعون سے درخواست کی کہ بنی اسرائیل میں موت کا بازار گرم ہے اور ادھر ان کے بچے قتل کیے جا رہے ہیں اگر یہی حال رہا تو یہ

Marfat.com

قوم فنا ہو جائے گی پھر ہمیں خدمت گار کہاں سے ملیں گے۔ تب فرعون نے حکم دیا اچھا ایک سال بچے قتل کیے جائیں اور ایک سال چھوڑ دیے جائیں۔ رب کی شان کہ چھوڑنے والے سال میں حضرت ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے جو موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے اور قتل کے سال میں موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

﴿۵۵۱﴾ لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد میں حضرت عمران اپنی قوم کے سردار تھے ان کی بیوی کا نام یوحانذ تھا۔ موسیٰ علیہ السلام انھیں کے فرزند ہیں۔ جب حضرت یوحانذ حاملہ ہوئیں تو فرعون کی دائیاں ان کے گھر میں اور سپاہی دروازے پر آنے لگے۔ جب زمانہ ولادت قریب آیا تو ایک دائی انؑ کے گھر میں رہنے لگی۔ موسیٰ علیہ السلام رات کے وقت پیدا ہوئے۔ فرعون کی دائی ان کو دیکھ کر بے اختیار ان پر عاشق ہو گئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو محبوبیت عامہ بخشی تھی۔ دائی نے ان کی والدہ سے کہا کہ کسی صورت ان کو قتل ہونے سے بچاؤ۔ یہ کہہ کر ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہوا ایک ہانڈی میں ڈال کر سپاہیوں سے کہا کہ اس گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا میں نے ذبح کر دیا ہے دیکھو میں اسے دفن کرنے جنگل لیے جا رہی ہوں۔ سپاہیوں نے اس پر اعتبار کیا اور مزید تحقیق نہ کی۔ موسیٰ علیہ السلام اپنے گھر پرورش پاتے رہے۔ مگر نجومیوں نے فرعون کو خبر دے دی تھی کہ بنی اسرائیل میں وہ بچہ پیدا ہو چکا ہے۔ فرعون اس خبر سے سخت پریشان ہو گیا اور کوتوال کو سخت تنبیہ کی۔ کوتوال نے سپاہیوں پر سختی کی۔ انھوں نے کہا ہم نے بہت کوشش سے ان کے بچے قتل کیے مگر عمران کے لڑکے کو اپنے ہاتھ سے نہ

Marfat.com

مارا صرف دائی کے کہنے پر اعتبار کر لیا۔ کوتوال نے کہا فوراً اس گھر کی تلاشی لو اور بلا تامل گھس جاؤ۔ سپاہی بے پردہ حضرت عمران کے گھر میں گھس آئے اس وقت موسیٰ علیہ السلام اپنی بڑی بہن مریم کی گود میں تھے۔ مریم نے یہ ماجرا دیکھ کر انہیں فوراً ایک بھڑکتے ہوئے تنور میں اس طرح ڈال دیا کہ سپاہیوں کو خبر نہ ہوئی۔ مریم نے خیال کیا کہ اگر پولس نے بچہ کو دیکھ لیا تو اس کے ساتھ ساتھ ہم سب کو قتل کر ڈالیں گے۔ پولس نے گھر بھر کی تلاشی لی کچھ نہ پاکر واپس لوٹ گئی والدہ نے مریم سے پوچھا کہ موسیٰ کہاں ہیں۔ اس نے سب ماجرا کہا ماں غم سے تڑپ گئیں۔ تنور پر جاکر دیکھا کہ آگ کے شعلے نکل رہے ہیں مگر موسیٰ علیہ السلام بدستور امن وامان میں ہیں۔ یہ موسیٰ علیہ السلام کا دعوے نبوت سے پہلے کا معجزہ ظاہر ہوا۔ اس وقت ان کی عمر چالیس دن کی تھی۔ والدہ کے دل میں خیال آیا کہ اس فرزند کی زندگی مشکل ہے اس کو کشتی میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دینا ہی زیادہ بہتر ہے شاید کوئی دوسرا شخص ان کو اٹھالے اور پرورش کرے۔ گھر کے سب لوگوں نے مشورہ کرکے محلے کے ایک بڑھئی سے جس کا نام سانوم تھا ایک صندوقچہ لکڑی کا بنوایا اور اس سے عہد لیا کہ کسی سے نہ کہے گا۔ سانوم نے صندوقچہ بنایا ادھر فرعون کی طرف سے اعلان ہوا کہ جو شخص ہم کو اس لڑکے کا پتہ دے جو بنی اسرائیل کے گھر پیدا ہوا ہے تو اس کو بہت انعام دیا جائے گا۔ سانوم کو طمع ہوئی۔ خبر دینے نکلا دروازے پر پہنچا کہ زمین میں ٹخنوں تک دھنس گیا اور غیبی آواز کان میں آئی کہ اگر تو نے یہ راز ظاہر کیا تو تجھ کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ سانوم گھبرا گیا اور صندوقچہ عمران کے

Marfat.com

مکان پر پہنچایااور عرض کیا کہ مجھے اس پاکیزہ فرزند کی صورت دکھاؤ والدہ نے اس کو حضرت موسیٰ کی زیارت کرائی۔ سانوم نے ان کے قدم پاک پر آنکھیں ملیں اور ان پر ایمان لایا۔ چنانچہ سب سے پہلا مومن یہی ہے۔ پھر سانوم نے اپنی اجرت بھی نہ لی۔ والدہ ماجدہ نے موسیٰ علیہ السلام کو غسل دیا عمدہ کپڑے پہنائے، خوشبو لگائی اور صندوقچہ میں رکھ کر دریائے نیل پر روتی ہوئی لے گئیں اور خدا کے حوالے کر دریا میں بہادیا۔ دل بہت بے چین ہوا مگر قدرتی طور پر تسکین ہوئی کہ یہ بچہ پھر مجھے ہی ملے گا۔ دریا سے ایک نہر فرعون کے باغ میں جاتی تھی جس کا نام عین الشمس تھا یہ صندوقچہ اس نہر میں داخل ہو کر فرعون کے باغ میں پہنچا۔ اس وقت فرعون باغ کی سیر کر رہا تھا اور اس کی بی بی آسیہ اور دیگر خواص ساتھ تھے یہ لوگ اس صندوقچہ کو اٹھا کر فرعون کے پاس لائے فرعون نے جب اسے کھولا تو اس میں ایک نہایت حسین و جمیل لڑکا پایا۔ بولا یہ تو وہی لڑکا ہے جس کی نجومیوں نے خبر دی تھی۔ یہ میرا اقبال ہے کہ یہ خود بخود میرے پاس آگیا۔ اس کو فوراً قتل کر دیا جائے۔ حضرت آسیہ آپ کا حسن و جمال دیکھ کر آپ پر عاشق ہو گئیں اور اپنے شوہر سے بولیں کہ تو نے محض گمان سے ہزارہا بچے قتل کروادیے اس کو قتل نہ کر یہ بچہ شاید کسی اور جگہ سے آرہا ہے۔ بنی اسرائیل کا نہیں ہے۔ میرے کوئی بیٹا نہیں ہے میں اسکو بیٹا بناؤں گی۔ خدا نے میری گود بھر دی۔ فرعون نے یہ بات مان لی۔ ادھر مریم (موسیٰ علیہ السلام کی بہن) نے ماں کو خبر دی کہ بھائی تو فرعون کے پاس پہنچ گئے۔ ماں بے قرار ہو گئیں مگر رب کی طرف سے القا ہوا کہ گھبراؤ نہیں تمہارا بچہ تمہیں کو ملے

Marfat.com

گا۔ اب حضرت آسیہ نے شہر کی دائیاں بلوائیں جو کہ ان کو دودھ پلائیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کسی کا دودھ قبول نہ کیا۔ مریم بھی وہاں موجود تھیں کہنے لگیں کہ ایک بہت قابل دائی ہے جس کا دودھ بہت اچھا ہے اسی شہر میں رہتی ہے کہو تو اس کو بلا لاؤں۔ فرعون بولا فوراً بلاؤ۔ وہ اپنی والدہ کو لے گئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے دودھ پیا اور انکی گود میں سو گئے۔ فرعون نے ایک اشرفی روزانہ اجرت مقرر کر دی اور کہا تم اس بچہ کی پرورش کرو۔ قدرت کے قربان، فرعون نے جس کے ڈر سے بارہ ہزار بچے ذبح کرائے اس کو خود ہی پرورش کر رہا ہے۔ حضرت آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کیلئے سونے کا گھوارہ تیار کرایا اور ناز و نعم سے ان کی پرورش کی۔ اس مدت کے گزرنے پر ایک خچر بھرا ہوا سونا اور کئی اونٹ لدے ہوئے دیگر نفیس تحفے دے کر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ معظمہ کو رخصت کیا۔ پھر حضرت آسیہ نے خود ان کی پرورش شروع کر دی۔ فرعون ان سے بہت محبت کرنے لگا جب آپ تین سال کے ہوئے تو ایک دن فرعون آپ کو گود میں کھلا رہا تھا کہ اچانک آپ نے اس کی داڑھی پکڑ کے ایک طمانچہ مار دیا۔ فرعون غصے میں بھر کر حضرت آسیہ سے بولا کہ یہ وہی بچہ معلوم ہوتا ہے۔ دیکھو اس نے میری بے حرمتی کی۔ آسیہ فرمانے لگیں کہ بچے ناسمجھ ہوتے ہیں ان کے فعل کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے یہ تو آگ میں بھی ہاتھ ڈال دیتے ہیں۔ فرعون نے کہا اچھا امتحان کرو۔ ایک طشت میں سونا رکھ دو دوسرے میں آگ۔ اگر یہ آگ میں ہاتھ ڈال دے تو واقعی تم ٹھیک کہتی ہو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ قریب تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سونے کی طرف متوجہ ہو جاتے مگر

Marfat.com

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کا رخ آگ کی طرف کر دیا۔ آپ نے آگ میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑا سا انگارہ منہ میں رکھ لیا۔ جس سے زبان جل گئی اور آپ کو لکنت ہو گئی تب فرعون کو آسیہ کی بات پر پورا یقین آ گیا۔ آپ کے زمانہ پرورش میں فرعون نے آپ کے بہت سے معجزے دیکھے۔ ایک بار آپ نے مرغ سے تسبیح پڑھوائی۔ ایک دفعہ پکے ہوئے مرغ کو زندہ فرمایا جس سے فرعون کے دل میں آپ کا رعب بیٹھ گیا۔ مگر غلبہ محبت اور اپنی بیوی کی وجہ سے قتل نہ کرا سکا۔ جب موسیٰ علیہ السلام تقریباً جوان ہوئے تب آپ کا میلان قلبی بنی اسرائیل کی طرف ہوا۔ آپ ان ہی سے میل جول زیادہ رکھتے تھے۔ فرعونیوں کو ناگوار گزرتا تھا مگر دم نہ مار سکتے تھے۔ جب آپ ۲۲ سال کے ہوئے تب ایک دن سرداران بنی اسرائیل کو علاحدہ کر کے پوچھا کہ تم فرعون کی مصیبت میں کب سے مبتلا ہو۔ انھوں نے جواب دیا کہ بہت عرصہ سے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تمھارے گناہوں کی شامت ہے۔ تم نذر مانو کہ جب رب تعالیٰ تم کو اس سے نجات دے تو تم وہ پوری کرو۔ ان سب نے کہا کہ کیا نذر مانیں۔ آپ نے کہا کہ رب تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری۔ سب نے نذر مان لی۔ جب آپ تیس سال کے ہوئے تو ایک دن ایک قبطی اور اسرائیلی میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ قبطی اسرائیلی کو لکڑیوں کا بوجھ اٹھانے پر مجبور کر رہا تھا۔ وہ انکار کرتا تھا۔ اسرائیلی نے آپ کو پکارا اے موسیٰ مجھے اس ظالم سے نجات دلاؤ۔ آپ نے قبطی کو ظلم سے منع کیا وہ باز نہ آیا۔ آپ نے اس کے ایک مکہ مارا جس سے وہ مر گیا۔ اسرائیلی گھبرایا۔ فرعون کو اس کی خبر پہنچی اس نے

Marfat.com

کہا موسیٰ ایسا نہیں کر سکتے۔ دوسرے دن وہ بنی اسرائیلی دوسرے قبطی سے الجھا ہوا تھا۔ آپ کو دیکھ کر فریاد کی۔ آپ نے اسرائیلی کو جھڑکا اور چاہا کہ اس سے قبطی کو چھڑا دیں۔ اسرائیلی سمجھا کہ آج مجھے مار رہے ہیں وہ چیخا کہ اے موسیٰ کل تو نے قبطی کو مارا تھا کیا آج مجھے ہلاک کرنا ہے۔ یہ بات لوگوں نے سنی اور فرعون کے پاس گواہی دی۔ قبطی سرداروں نے فرعون سے مطالبہ کیا کہ موسیٰ کو ہمارے حوالے کر دو تا کہ ہم ان سے قبطی کا قصاص لیں۔ فرعون نے ایسا کرنے میں تامل کیا۔ اس مجلس میں ایک شخص موجود تھا جس کا نام حزقیل تھا اور وہ در پردہ ایمان لا چکا تھا۔ اس نے حضرت موسیٰ کو خبر دی کہ آپ کے قتل کا مشورہ ہو رہا ہے بہتر ہے کہ آپ کہیں چلے جائیں۔ حضرت موسیٰ بے سرو سامان مدین کی طرف روانہ ہو گئے اور وہاں شعیب علیہ السلام کے گھر ٹھہر گئے۔ ان کی لڑکی سے جس کا نام پاک صفورہ تھا نکاح کیا۔ دس سال وہاں رہے پھر مصر کی طرف تشریف لائے۔ راستہ میں آپ کو نبوت عطا ہوئی اور پھر چالیس سال تک مصر میں فرعون کے مقابلے میں مشغول رہے اور تبلیغ احکام فرماتے رہے۔

﴿۵۵۲﴾ جب موسیٰ علیہ السلام مدین سے مصر تشریف لائے اور راستے میں نبوت اور رسالت سے مشرف ہوئے تو چالیس سال تک یہاں قیام فرما کر فرعون اور فرعونیوں سے مقابلہ کرتے رہے اور ان کو بڑے بڑے معجزے دکھاتے رہے کہ وہ ایمان لے آئیں۔ مگر وہ نہ لائے۔ تب آپ نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا خدایا کسی صورت میں بنی اسرائیل کو قبطیوں کے ہاتھ سے چھڑا دے تا کہ بے خوف

Marfat.com

وخطریہ تیری عبادت کو سکیں۔ حکم الٰہی آیا تم بنی اسرائیل کو جمع کر کے راتوں رات یہاں سے کوچ کر جاؤ اگر فرعون تمھارے پیچھے آئے گا تو ہلاک کر دیا جائے گا۔ تب آپ نے خفیہ طور پر تمام بنی اسرائیل کو خبر کر دی سارے اسرائیلیوں نے ایک جگہ جمع ہونے کا ارادہ کیا۔ فرعون کو کچھ وہم ہوا پوچھا کہ یہ مجمع کیوں ہو رہا ہے۔ اسرائیلیوں نے کہا کہ ہمارے عاشورہ کا دن قریب آرہا ہے۔ آدم علیہ السلام اسی دن پیدا ہوئے تھے یہی ہماری عید کا دن ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ سب شہر سے باہر جمع ہو کر رب کی عبادت کریں اور وہاں عید منائیں۔ فرعون خوش ہو گیا اور عام بنی اسرائیلیوں نے قبطیوں سے بیش قیمت زیور اور عمدہ پوشاکیں ادھار مانگ لیں اور عید کے بہانے خیمے اور ڈیرے شہر سے باہر لگا دیے۔ یہ واقعہ نویں محرم جمعرات کے دن ہوا۔ اس وقت موسیٰ علیہ السلام کی عمر شریف اسی برس اور ان کے بھائی ہارون کی تراسی برس تھی۔ محرم کی دسویں شب جمعہ میں ان سب نے معہ ساز و سامان کوچ کر دیا۔ ہارون علیہ السلام ان کے آگے آگے تھے موسیٰ علیہ السلام پیچھے۔ بنی اسرائیل کی تعداد چھ لاکھ ستر ہزار تھی۔ آگے چل کر یہ لوگ راستہ بھول گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بڈھے لوگوں سے کہا کہ یہ راستہ تمھارا دیکھا ہوا ہے تمھیں ملتا کیوں نہیں۔ انھوں نے عرض کیا کہ یوسف علیہ السلام نے وقت رحلت وصیت فرمائی تھی کہ جب میری قوم بنی اسرائیل مصر سے جائے تو میرا تابوت قبر سے نکال کر اپنے ساتھ لے جائے اور میرے بزرگوں کے جوار میں مجھے دفن کریں۔ ہم نے وہ وصیت پوری نہیں کی اس لیے راستہ بھول گئے۔ آپ نے پوچھا کہ ان کی

Marfat.com

قبر مبارک کہاں ہے۔ سب نے کہا کہ ہمیں پتہ نہیں۔ آپ نے سارے لشکر میں منادی کرادی کہ جس کو یوسف علیہ السلام کی قبر معلوم ہو وہ بتائے۔ ایک بڑھیا نے کہا مجھے معلوم ہے لیکن اگر آپ مجھ سے عہد کریں کہ جو مانگوں دیا جائے گا تو پتہ دوں گی۔ آپ نے کچھ تامل کیا۔ وحی آئی کہ اے موسیٰ اس سے عہد کر لو اور یہ جو مانگے اسے دے دو۔ آپ نے عہد فرمالیا۔ بڑھیا بولی کہ میں چاہتی ہوں کہ بہشت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ آپ نے قبول فرمالیا۔ بڑھیا بولی کہ ان کی قبر دریائے نیل میں غرق ہو چکی ہے اگر فلاں جگہ سے پانی ہٹا کے زمین کھودی جائے تو اس سے آپ کا تابوت نکل سکتا ہے۔ آپ نے حکم دیا۔ بنی اسرائیل نے فوراً اس جگہ سے تابوت نکالا یہ تابوت سنگ مرمر کا ایک صندوق تھا جس میں حضرت یوسف علیہ السلام کا جسد مبارک تھا۔ آپ نے یہ تابوت سب کے آگے رکھا۔ اس تابوت کی برکت سے راستہ ظاہر ہوا۔ اگر آپ سیدھے فلسطین کا راستہ اختیار کرتے جو مصر سے شمال مشرق میں تھا تو آپ کو یہ دشواریاں پیش نہ آتیں لیکن مرضی الٰہی یہی تھی لہذا آپ مشرقی جانب بحر قلزم کی طرف روانہ ہو گئے اور منزل سقاعط میں ہوتے ہوئے مقام ایسام پہنچے اور وہاں سے کوچ کر کے فی الحیرات میں جو کہ بعل سفون کے مقابل دریائے قلزم پر واقع تھا قیام کیا اور اپنے ڈیرے ڈال دیئے۔ صبح کے وقت فرعون کے جاسوسوں نے خبر دی کہ کل جہاں بنی اسرائیل جمع ہوئے تھے وہاں سے راتوں رات کوچ کر گئے ہیں۔ فرعون کے دل میں غصے کی آگ بھڑک اٹھی اس نے فوراً حکم دیا کہ تیز گھوڑے اور عمدہ سوار جمع ہوں اور روایت میں ہے کہ

Marfat.com

ستر ہزار گھوڑ سوار فوج اس کے لشکر کے آگے آگے تھی اور باقی فوج کے متعلق کچھ پتہ نہیں لگتا۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ ستر لاکھ گھڑسوار فوج تھی۔ تفسیر عزیزی میں ہے کہ ایک لاکھ تیر انداز ایک لاکھ نیزے باز اور ایک لاکھ گرز مارنے والے ان میں تھے فرعون نے اس لشکر کے ساتھ بہت جلد یہ راستہ طے کر لیا اور دوپہر کے قریب بنی اسرائیل کو جالیا۔ بنی اسرائیل فرعونی لشکر کو دیکھ کر گھبرا گئے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کرنے لگے کہ بتاؤ ہم کہاں جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ مایوس نہ ہو میرے ساتھ میرا رب ہے جو مجھے ہدایت دے گا وحی آئی کہ اے موسیٰ دریا پر اپنا عصا مار کر کہو تو پھٹ جا اور ہمیں راستہ دے۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ حکم الٰہی سے تیز ہوا چلی جس نے پانی کو پھاڑ کر اس میں راستہ بنا دیا۔ دریا میں بارہ راستے پیدا ہو گئے جن کے درمیان پانی دیواروں کی طرح کھڑا ہو گیا۔ آناً فاناً آفتاب نے زمین کو خشک کر دیا اور آپ نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ ان راستوں میں داخل ہو جاؤ یہ لوگ ہمت نہ کرتے تھے کہ کہیں ہم ڈوب نہ جائیں۔ سب سے پہلے یوشع علیہ السلام نے اپنا گھوڑا ڈالا ان کے پیچھے حضرت ہارون نے جب اسرائیلیوں نے ان کو گذرتے دیکھا تو مجبوراً یہ بھی دریا میں چل دیئے۔ ان کے بارہ قبیلے تھے ہر قبیلہ ایک راستے میں داخل ہوا سب کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام داخل ہوئے ان کے گروہ نے کہا کہ اے موسیٰ ہمیں خبر نہیں کہ ہمارے دوسرے گروہ زندہ ہیں یا ڈوب گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پانی کی دیواروں پر عصا مارا جس سے ان میں جالے کی طرح روشن دان بن گئے اور ہر جماعت ان جھروکوں میں سے ایک

Marfat.com

دوسرے کو دیکھتی اور باتیں کرتے گزرنے لگی اتنے میں فرعونی لشکر بھی دریا کے کنارے آپہنچا۔ فرعون نے دیکھا کہ دریا میں راستے بنے ہوئے ہیں جن میں جابجا آبی دیواریں کھڑی ہیں دل میں حیران ہوا مگر لشکر والوں سے کہا میرے اقبال سے دریا خشک ہو گیا تاکہ میں اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کو زندہ پکڑ سکوں اگر یہ اسرائیلی ڈوب جاتے تو مجھے غلام کہاں سے ملتے۔ ہامان نے چپکے سے کہا دریا میں قدم نہ رکھنا ورنہ تیری خدائی کی قلعی کھل جائے گی بہت جلد کشتیاں جمع کرا اور ان کے ذریعہ دریا پار کر۔ فرعون نے اپنے گھوڑے کو روک لیا اسی حالت میں جبرئیل علیہ السلام انسانی شکل میں گھوڑی پر سوار فرعون کے گھوڑے کے آگے نمودار ہوئے اور اپنی گھوڑی دریا میں ڈال دی۔ فرعون کا گھوڑا اس گھوڑی کی بو پا کر اس کے پیچھے ہو لیا۔ فرعون نے لاکھ روکا مگر گھوڑا نہ رکا اور اس خشک راستے میں داخل ہو گیا۔ جب لشکریوں نے فرعون کو دریا میں داخل ہوتے دیکھا وہ بھی ہر طرف سے داخل ہونے لگے اس جگہ اتنی بات اور یاد رکھنی چاہیئے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا سامری۔ اس نے دیکھا کہ جس جگہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی گھوڑی کی ٹاپ پڑتی ہے وہاں سبزہ اگ آتا ہے وہ سمجھا کہ اس ٹاپ کے نیچے والی مٹی میں زندگی کی تاثیر ہے اس نے تھوڑی مٹی اپنے ہاتھ میں اٹھالی غرض یہ کہ سارا فرعونی لشکر بیچ دریا میں آگیا۔ ادھر بنی اسرائیل اس پار پہنچ کر یہ تماشہ دیکھنے لگے جہاں یہ واقعہ ہوا تھا وہاں قلزم کا عرض بہت تھوڑا یعنی صرف چار فرسخ کوس تھا اس لئے دوسرے کنارے سے یہاں کے حالات بخوبی نظر آرہے تھے جب سارا لشکر

Marfat.com

دریا میں داخل ہو چکا تو دریا کو حکم الٰہی ہوا کہ آپس میں مل جا دریا آپس میں مل گیا اور سارے فرعونی غرق ہوگئے یہ واقعہ دسویں محرم جمعہ کے دن دوپہر کے وقت ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس خوشی میں روزہ رکھا۔ بنی اسرائیل کے دل میں فرعون کی ایسی ہیبت بیٹھی ہوئی تھی کہ انہیں اس کے ڈوبنے کا یقین نہیں آیا تب دریا نے اس کی اور چند لوگوں کی لاشیں باہر پھینک دیں تب انہیں یقین آیا۔

﴿۵۵۴﴾ بنی اسرائیل مصر سے چلتے وقت قبطیوں سے قیمتی زیور مانگ لائے تھے مگر ان کو زیورات کا استعمال جائز نہ تھا کیوں کہ ان کی شریعت میں غنیمت کے مال کا استعمال جائز نہ تھا بلکہ آگ اسے جلا جاتی تھی۔ بنی اسرائیل میں ایک سنار تھا جس کا نام یحییٰ یا موسیٰ بن ظفر تھا۔ قبیلہ بنی سامری کا فرد تھا۔ اس لئے اس کو سامری کہتے تھے۔ یہ فن زرگری میں بڑا ماہر تھا اور منافقت میں ایمان لایا تھا اس کے پاس جبرئیل علیہ السلام کی گھوڑی کے سم کے نیچے کی مٹی تھی جو کہ فرعونیوں کے غرق کے وقت بحر قلزم سے اٹھا لایا تھا جب بنی اسرائیل بحر قلزم سے نجات پاکر نکلے تو راستے میں انہوں نے ایک قوم کو گائے پوجتے ہوئے دیکھا تھا اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ ہمارے لئے بھی پروردگار کی صورت بنادو تاکہ اس کو سامنے رکھ کر ہم عبادت کرلیا کریں جس سے ہمارا دھیان نہ بٹے۔ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں ڈانٹ دیا تھا مگر سامری نے پتہ لگالیا تھا کہ فرعونیوں کی صحبت کی وجہ سے بنی اسرائیل میں مخلوق پرستی کا مادہ موجود ہے اگر ان کو بہکایا جائے تو آسانی سے گمراہ ہو جائیں گے۔ بنی اسرائیل نے نذر مانی تھی کہ اگر ہم کو رب تعالیٰ نے فرعون کے

Marfat.com

چنگل سے نجات دی تو ہم اس کی اطاعت کریں گے جب انہیں نجات مل گئی اور فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد وہ مصر کی طرف لوٹے تب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کو وہ نذر یاد دلائی انہوں نے کہا ہم کو دل وجان سے یہ بات منظور ہے لیکن ہمیں رب کے احکام کی خبر نہیں ہم اطاعت کیسے کریں۔ موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا تب ان سے فرمایا گیا کہ تم کوہ طور پر آنا اور وہاں چالیس دن اعتکاف اور عبادت کرنا تاکہ جسمانی تعلقات کم ہو کر ملکیت کا ظہور ہو تب تم سے بلاواسطہ کلام بھی کیا جائے گا اور تمہیں توریت بھی دی جائے گی۔ لہذا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل سے تیس دن کا وعدہ فرما کر کوہ طور کی جانب روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر یکم ذی قعدہ سے اعتکاف شروع کیا۔ اولاً تیس دن طور سینا میں قیام کا حکم تھا جب آپ یہ معیاد پوری کر چکے اور تیس روزے رکھ چکے اور بارگاہ الٰہی میں توریت لینے کے لئے حاضر ہونے لگے تو اس خیال سے کہ میں نے بہت روز سے مسواک نہیں کی ہے شاید منہ میں بدبو ہو، مسواک کر لی۔ حکم الٰہی ہوا کہ اے موسیٰ تم نے اپنے منہ سے وہ خوشبو دور کر لی جو ہمیں مشک سے بھی زیادہ پسند ہے۔ لہذا دس روزے اور رکھو تاکہ تمھارے منہ میں پھر وہی خوشبو پیدا ہو جائے۔ اُدھر تیس دن گذرتے ہی اسرائیلیوں میں کھلبلی مچ گئی تو انھوں نے حضرت ہارون سے پوچھا کہ ہم ان زیورات کا کیا کریں۔ آپ نے فرمایا ایک گڑھے میں ڈال کر جلا دو اور اس کی راکھ زمین میں دفن کر دو۔ ادھر سامری نے ان لوگوں سے کہا کہ موسیٰ تمھاری ہی طرح بشر ہیں صرف طلسماتی عصا کی وجہ سے یہ کرتب دکھاتے ہیں اور

Marfat.com

تم سے بڑھ گئے ہیں۔ تم وہ سارا سونا میرے حوالے کر دو میں تمھارے لیے اس سے بھی عجیب تر طلسم بنادوں جس سے تم کو موسیٰ کی ضرورت باقی نہ رہے۔ یہ بھی کہا کہ موسیٰ وفات پاگئے ہیں، اگر زندہ ہوتے تو اب تک آگئے ہوتے۔ اسرائیلیوں نے سارا سونا سامری کے حوالے کر دیا۔ اس نے جواہرات ویاقوت الگ نکال لیے اور سونا گلا کر نہایت خوبصورت بچھڑا بنایا اور جواہرات ویاقوت کو اس کے ناک کان آنکھ زانو اور قدموں پر نہایت قرینے سے جڑ دیا جس سے وہ اور بھی دلکش ہو گیا۔ اور جبرئیل علیہ السلام کی گھوڑی کے قدموں کے نیچے کی خاک اس بچھڑے کے منہ میں ڈال دی جس سے اس میں جنبش پیدا ہو گئی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اس کی ناک میں سوراخ رکھے تھے جس میں سے ہو کر ہوا گذرتی تھی اور اس سے آواز پیدا ہوتی تھی۔ لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ آواز خاک کی تاثیر سے پیدا ہوئی تھی۔ قرآن فرماتا ہے کہ خود سامری بولا میں نے جبرئیل کے آثار سے مٹھی بھر خاک لے لی وہ بچھڑے میں ڈال دی۔ اس نے اسرائیلیوں سے کہا کہ دیکھو خدا نے اس میں حلول کیا ہے موسیٰ اس کو کوہ طور پر ڈھونڈ رہے ہیں اور یہ ہمارے پاس آگیا ہے۔ اسرائیلی بہکاوے میں آگئے۔ سامری نے ایک بڑے سے خیمے میں یہ بچھڑا کھڑا کیا اور اس کے آس پاس پر تکلف فرش بچھائے اور خیمے کے سامنے نوبت اور چنگ بجوائی، گیت گانے شروع کیے۔ اسرائیلی مرد و عورت وہاں جمع ہو گئے کوئی اس کی عبادت کرنے لگا کوئی اس کے سامنے سادھی لگا کر بیٹھ گیا سوائے حضرت ہارون اور ان کے بارہ ہزار ساتھیوں کے باقی سارے اسرائیلی اس میں مبتلا ہو گئے۔

Marfat.com

ان کے تین گروہ بن گئے ایک وہ جنھوں نے بچھڑے کی پوجا کی، دوسرے وہ جو حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ تبلیغ دین میں مشغول ہوئے اور لوگوں کو اس عبادت سے روکتے رہے۔ تیسرے وہ جو خاموش رہے نہ عبادت کی اور نہ انکار کیا۔ پہلا اور تیسرا گروہ عتاب میں آگیا اور دوسرا گروہ سلامت رہا۔ ادھر موسیٰ علیہ السلام کو دسویں ذی الحجہ دوپہر کے وقت توریت عطا ہوئی اور رب تعالیٰ نے ان کو خبر دی کہ تمھارے پیچھے تمہاری قوم غفلت میں مبتلا ہو گئی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام یہ سن کر بہت غمگین ہوئے اور وہاں سے بہت جلد واپس آئے اور اپنی قوم کا حال دیکھ کر جلال میں آگئے۔ غصے میں توریت شریف کی تختیاں آپ کے ہاتھ سے گر گئیں یا گرادیں اور اپنے بڑے بھائی ہارون کو مارنے لگے کہ تم نے بنی اسرائیل کو شرک کیوں کرنے دیا۔ حضرت ہارون نے بنی اسرائیل کی سرکشی اور اپنی معذوری ظاہر فرمائی کہ میں نے ان کو بہت روکا مگر یہ نہ مانے۔ توریت شریف کے کل سات حصے تھے گر جانے سے چھ غائب ہوگئے اور ایک حصہ میں ضروری مسائل تھے وہ باقی رہ گیا۔ وہی بنی اسرائیل کو ملا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے باز پرس کی کہ تم نے یہ کیا کیا۔ انھوں نے کہا کہ ہمیں سامری نے بہکایا۔ آپ نے بنی اسرائیل کو توبہ کا حکم دیا اور سامری کو بددعا دی اور بچھڑے کو جلا کر اس کی راکھ دریا میں پھینک دی۔ بعض اسرائیلیوں کو بچھڑے سے ایسی محبت ہو گئی تھی کہ انھوں نے تبرک کے لئے دریا کا پانی چھپ کر پیا جس میں یہ راکھ پھینکی گئی تھی۔ جس سے ان کے ہونٹ کالے پڑ گئے اور پیٹ پھول گئے اور ان کی توبہ قبول نہ ہوئی۔

Marfat.com

﴿۵۵۴﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بچھڑا پرست اسرائیلیوں سے فرمایا تم ظالم ہو چکے ہو لہذا توبہ کرو اور اپنی جانوں کو قتل کے لئے پیش کر دو۔ انھوں نے کہا کہ ہم رب کے حکم پر راضی ہیں۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ مجرمین بغیر ہتھیار اور بغیر خود اور زرہ کے باہر آجائیں اور اپنے دروازوں پر دوزانو بیٹھ جائیں اور اپنے سر زانوؤں پر رکھ لیں اور تلوار اپنی گردنوں پر لیں نہ کوئی اپنا زانو بند کھولے، نہ تڑپے نہ ہاتھ پاؤں مارے۔ اگر کسی نے آنکھ کھول کر بھی قاتل کی طرف دیکھا یا اس کی تلوار کا وار اپنے ہاتھ یا پاؤں پر روکا تو اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ جب یہ سب لوگ راضی ہو گئے تو موسیٰ علیہ السلام نے حضرت ہارون علیہ السلام سے فرمایا کہ ان بارہ ہزار آدمیوں کو حکم دیں جو بچھڑے کی پوجا سے محفوظ رہے تھے کہ ننگی تلواریں لے کر ان بندھے ہوئے آدمیوں کے پاس جائیں اور انھیں قتل کرنا شروع کر دیں۔ چنانچہ اس پر فوراً عمل کیا گیا۔ آپ نے ایک بلند جگہ کھڑے ہو کر آواز دی اے مجرم اسرائیلیو! تمہارے بھائی تلواریں لے کر تمھیں قتل کرنے آرہے ہیں اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ جب قاتلین مجرموں کے پاس پہنچے تو محبت کی وجہ سے ان کے ہاتھ نہ اٹھے۔ موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا ان میں ہمارے بھائی بھتیجے بیٹے پوتے نواسے ہیں ان پر ہمارے ہاتھ نہیں اٹھتے۔ تب ان پر ایک سیاہ ابر چھا گیا جس سے سارے میدان میں اندھیرا ہو گیا اور کوئی کسی کو نہ دیکھ سکا۔ حکم ہوا جاؤ اب قتل کرو چنانچہ ایک دن میں اور بعض روایتوں میں ہے کہ تین دن میں ستر ہزار آدمی قتل ہو گئے۔ تب بنی اسرائیل کے بچے اور عورتیں موسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

کے پاس آکر شور کرنے لگیں کہ اے موسیٰ رب سے رحم کی درخواست کرو۔ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون ننگے سر عاجزی کرتے ہوئے میدان میں آئے اور عرض کیا اے مولیٰ اسرائیلی ہلاک ہوئے جارہے ہیں، اب رحم فرما۔ تب وہ سیاہ بادل ہٹا اور حکم آیا کہ اب قتل بند کردو۔ سب کی توبہ قبول ہوگئی، ہم سب کو جنت دیں گے۔

• ﴿۵۵۵﴾ بنی اسرائیل پر چوتھائی مال کی زکوٰۃ واجب تھی یعنی روپے میں چار آنہ۔ ان کے رات کے چھپے ہوئے گناہ صبح دروازے پر لکھے جاتے تھے جس سے وہ سخت رسوا ہو جاتے تھے۔

﴿۵۵۶﴾ جب ستر ہزار بنی اسرائیلی کفارے میں قتل ہو چکے تو موسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوا کہ تم باقی ماندہ لوگوں کو لے کر اس گناہ کی معذرت کے لئے کوہ طور پر حاضر ہو اور وہاں یہ لوگ اپنی قوم کی طرف سے معافی چاہیں کیونکہ یہ وہ جنگل ہے جہاں موسیٰ رب سے ہم کلام ہوتے ہیں جنگل کی برکت سے توبہ جلدی قبول ہوگی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ان میں سے ستر بہترین آدمی چنے۔ جب یہ لوگ کوہ طور کی طرف روانہ ہوئے تب انھوں نے عرض کیا اے موسیٰ ہمیں رب کا کلام سنوادو۔ آپ نے دعا فرمائی رب نے قبول کی۔ جب کوہ طور پر پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ تم سب غسل کرلو، اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرو، تین تین روزے رکھو اور تسبیح و تہلیل میں مشغول رہو۔ جب آپ پہاڑ پر پہنچے تو ان لوگوں کو نیچے کھڑا کیا اور خود اوپر تشریف لے گئے۔ انھوں نے دیکھا کہ ایک نورانی ستون ابر

Marfat.com

سفید کے رنگ کا نمودار ہوا اور آہستہ آہستہ پھیلتا گیا یہاں تک کہ سارے پہاڑ کو اس نے گھیر لیا اور موسیٰ علیہ السلام اس میں گھر گئے۔ پھر رب نے ان سے کلام فرمایا۔ یہ لوگ نیچے کھڑے ہوئے کلام الٰہی سن رہے تھے۔ انھوں نے عرض کیا کہ یہ تمام گفتگو صرف موسیٰ سے ہو رہی ہے ہم پر بھی کرم کیا جائے اور کوئی بات ہم سے بھی خطاب کر کے فرمائی جائے۔ یکایک نور کی تجلی کوندی اور پھر ان کے کانوں میں ایک آواز آئی: ہم اللہ ہیں ہمارے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم مکہ والے ہیں ہم تم کو مصر سے نکالیں گے تم ہماری ہی عبادت کرنا اور کسی کی نہ کرنا۔ جب یہ ابر صاف ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام نیچے تشریف لائے تب آپ نے پوچھا کہ کہو رب کا کلام تم نے سنا؟ وہ بولے سنا تو ہے مگر کیا خبر کون بول رہا تھا۔ کیا خبر ہم نے رب کو دیکھا یہ صرف آپ فرماتے ہیں کہ بولنے والا رب تھا ہم کو یقیں نہیں آتا آپ رب کو صاف صاف شکل و صورت میں دکھادیں تو ہم مان لیں گے۔ تب ان پر آسمانی آگ سخت آواز کے ساتھ آئی جس سے وہ سب مردہ ہو گئے۔ ایک دن ایک رات مردہ رہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مولیٰ بنی اسرائیل کو کیا جواب دوں گا وہ کہیں گے کہ تم نے ستر ہزار آدمی تو یہاں قتل کرادیے اور ستر آدمی باہر لے جا کر نہ معلوم کس طرح ہلاک کر دیے۔ مولیٰ میری بدنامی ہو گی۔ میں تو ان کو اپنا گواہ بنا کر لایا تھا۔ یہ کیا ہو گیا۔ خدایا تو انھیں زندہ فرما دے۔ ان کی دعا سے یہ تمام لوگ ترتیب وار زندہ ہو گئے اور پھر موسیٰ علیہ السلام ان سب کو لے کر واپس تشریف لائے۔

Marfat.com

﴿۵۵۷﴾ جب موسیٰ علیہ السلام ان ستر آدمیوں کو زندہ کرا کے مصر میں لے گئے تو سارے بنی اسرائیلیوں کو حکم الٰہی پہنچایا کہ مصر سے روانہ ہو کر ملک شام کی طرف چلو کیونکہ وہ ابراھیم علیہ السلام کا مدفن ہے اور وہیں بیت المقدس بھی ہے جس پر ایک ظالم اور سخت جابر قوم عمالقہ نے قبضہ کر کھا ہے۔ ان سے جہاد کر کے اس ملک سے ان کو نکال دو اور وہیں آباد ہو جاؤ جیسے کہ تم نے مصر کو فرعونیوں سے پاک کر دیا اس حکم میں راز یہ تھا کہ بنی اسرائیل ملک مصر میں فرعون کے عیش و آرام دیکھ چکے تھے اور اب سارے مصر کے مالک ہو چکے تھے اندیشہ تھا کہ یہ بھی فرعونیوں کی طرح عیش و آرام میں پڑ کر اللہ کی عبادت بھول جائیں گے۔ نیز فرعون کہا کرتا تھا کہ موسیٰ اور ہارون صرف یہ چاہتے ہیں کہ مجھ کو مصر سے نکال کر بنی اسرائیل کو یہاں کا مالک بنائیں اب اگر اسرائیلی وہاں رہتے تو دوسرے لوگ کہتے کہ فرعون کا خیال صحیح تھا صرف ملک گیری کے خیال سے یہ سب کچھ کیا گیا۔ اس لئے حکم دیا گیا کہ اس جگہ کو چھوڑ دو اور فی سبیل اللہ جہاد کر کے شام کی مقدس زمین کو دین کے دشمنوں سے خالی کرالو۔ بنی اسرائیل مصر کی زمین سے بہت راضی تھے کیوں کہ بغیر محنت و مشقت کے یہ لقمہ تر ان کے ہاتھ آگیا تھا اس لئے ان کو وہاں سے نکلنا بہت شاق گذرا۔ چار و ناچار روانہ تو ہو گئے مگر بات بات پر موسیٰ علیہ السلام سے شکایت کرتے تھے اور زبان درازی کر کے ان کو بہت تنگ کرتے تھے جب مصر اور شام کے درمیان بے آب و دانہ اور سخت گرم میدان میں پہنچے جس کا نام تیہہ ہے اور ان کو خبر لگی کہ جس عمالقہ قوم سے ہم جنگ

Marfat.com

کرنے جارہے ہیں وہ سخت جنگ جو اور بہادر ہے ان کے جسم تقریباً سات سو گز کے ہیں تو جنگ سے ہمت ہار بیٹھے اور موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ اپنے رب کے ساتھ ان سے جنگ کریں ہم تو یہیں رہیں گے۔ اللہ نے ان کو یہیں چالیس سال کے لئے قید کر دیا۔ یہ میدان تیہہ صرف بارہ کوس میں تھا لیکن وہ اس میں ہی حیران و پریشان پھرے اور یہاں سے نہ نکل سکے۔ اسی لئے اس کو تیہہ کہتے ہیں جس کے معنی ہیں حیرانی۔ اب ان کا انتظام یہ کیا گیا کہ دن میں سفید ہلکا بادل ان پر سایہ کیے رہتا اور انہیں گرمی سے محفوظ رکھتا اور اندھیری رات میں ایک نوری ستون اترتا تھا جس کی روشنی میں اپنا کام کاج کرتے تھے اور سورج نکلنے سے پہلے نہایت لذیذ حلوہ برس جاتا تھا یعنی منّ۔ جس سے ہر شخص کو روزانہ ایک صاع یعنی تقریباً چار سیر ملتا تھا جو کہ ان کو دن بھر کے لیے کافی ہوتا تھا اور جمعہ کے دن دوگنا برستا تھا تاکہ ہفتہ کے بھی کام آئے۔ یہ لوگ شیرینی سے گھبرا گئے اور نمکین چیز کی فرمائش کی۔ چنانچہ روزانہ عصر کے بعد ان کے لئے نفیس کبابوں کا انتظام کیا گیا یعنی سلویٰ لیکن اس میں ایک پابندی یہ تھی کہ روز کا روز کھالو کل کے لئے جمع نہ کرو۔ اب بھی جس بزرگ کو دست غیب ہوتا ہے اس کی یہی پابندی ہوتی ہے اور جمع کرنے سے بند ہو جاتا ہے کیوں کہ اس میں توکل تام شرط ہے۔ بنی اسرائیل نے کھانے کی ہوس میں ذخیرہ اندوزی شروع کر دی جس کا انجام یہ ہوا کہ کباب سڑنے لگے اور اس کی بو سے لوگوں کو تکلیف ہونے لگی اور اس کا آنا بند ہو گیا۔ اس زمانہ میں اسرائیلیوں کے نہ بال بڑھتے تھے اور نہ ناخن تاکہ حجامت کی ضرورت نہ

Marfat.com

پڑے۔ اور نہ کپڑے میلے ہوتے تھے نہ پھٹتے تھے تاکہ دھوبی یا درزی کی ضرورت نہ پڑے اور جو بچے پیدا ہوتے تھے ان کے جسم پر قدرتی لباس ہوتا تھا جو کھال کی طرح جسم کے ساتھ ساتھ بڑھتا تھا۔

﴿۵۵۸﴾ جس پتھر سے بنی اسرائیل کو پانی کے چشمے عطا کیے گئے یہ وہی پتھر ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے بھاگا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا تھا کہ آپ اسے کسی تھیلے میں سنبھال کر رکھیں اس سے معجزات ظاہر ہوں گے۔ بعض نے فرمایا کہ یہ کوہ طور کا پتھر تھا۔ بعض فرماتے ہیں کہ یہ پتھر بھی عصا کی طرح جنتی تھا جسکو حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے اور انبیاء کرام میں منتقل ہوتا ہوا شعیب علیہ السلام تک پہنچا تھا اور انہوں نے عصا کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کو یہ پتھر بھی عنایت فرمایا۔ یہ پتھر سنگ مرمر تھا اور وہب بن منبہ کا قول ہے کہ اس سے عام پتھر مراد ہے یعنی موسیٰ علیہ السلام جس پتھر پر اپنا عصا مارتے اسی سے پانی جاری ہو جاتا۔ تفسیر عزیزی میں ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے پتھر میں بارہ چوٹیں ماریں اور ہر چوٹ سے ایک چشمہ جاری ہوا۔ ہر جگہ عورت کا سا پستان ظاہر ہو جاتا تھا جس سے پہلے عرق سا آتا تھا پھر قطرہ قطرہ ٹپکتا پھر دھار بندھ جاتی۔

﴿۵۵۹﴾ یہود لفظ ہود سے بنا ہے جس کے معنی ہیں توبہ کرنا رجوع کرنا۔ کیوں کہ انہوں نے بچھڑے کی پوجا سے بے مثل اور سخت توبہ کی تھی اس لئے ان کو یہودی کہا گیا یا یہ لفظ یہودا کی نسبت سے ہے۔ یہودا حضرت یعقوب علیہ

Marfat.com

السلام کے بڑے فرزند تھے یعنی یہودا والے لوگ۔ یاہود کے معنی ہیں ہلنا اور حرکت کرنا، چونکہ یہ لوگ توریت شریف بہت جوش سے ہل ہل کر جھوم کر پڑھتے تھے اس لئے یہودی نام ہوا۔ یاہود کے معنی ہیں رہبری کرنا، مخبری کرنا۔ یہ بادشاہ وقت کو انبیاء کرام کی خبر دے کر انہیں قتل کراتے تھے اس لیے یہ غضبناک لقب ملا۔

﴿۵۶۰﴾ طور سریانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں ہرا ابھرا پہاڑ۔ اب یہ لفظ اس پہاڑ کے لئے مخصوص ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے رب سے ہم کلام ہوتے تھے۔

﴿۵۶۱﴾ بنی اسرائیل میں ایک نیک شخص تھا۔ جس کا ایک چھوٹا سا بیٹا تھا اس نے ایک بچھیا بڑی محبت سے پالی تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس بچھیا کو لے کر جنگل میں پہنچا اور دعا کی کہ اے مولیٰ یہ گائے تیرے سپرد کرتا ہوں جب میرا بیٹا جوان ہو جائے تو اس کو لے لے۔ یہ تو مر گیا۔ مگر اس کی گائے جنگل میں اور اس کا بیٹا ماں کے پاس پرورش پاتا رہا۔ یہ لڑکا نہایت سعادت مند اور فرمانبردار تھا ایک روز اس کی ماں نے کہا کہ تیرے باپ نے فلاں جنگل میں ایک بچھیا خدا کے نام پر چھوڑی ہے جو کہ اب جوان ہو گئی ہو گی اس میں یہ علامتیں ہیں جا اور اسے پکڑ لا۔ لڑکا گیا اور ماں کی بتائی ہوئی علامتوں سے پہچان کر اسے پکڑ لایا۔ ماں نے کہا اسے بازار میں لے جا کر تین اشرفیوں میں فروخت کر دے مگر جب سودا ہو تو مجھ سے اجازت لے لینا۔ یہ لڑکا گائے کو بازار میں لایا ایک فرشتہ خریدار کی

Marfat.com

شکل میں آیا اور قیمت پوچھی۔ لڑکے نے کہا تین اشرفیاں۔ مگر والدہ کی اجازت شرط ہے۔ فرشتہ بولا کہ چھ اشرفیاں لے لے مگر ماں سے نہ پوچھ۔ لڑکا بولا ماں سے پوچھے بنا نہ بیچوں گا۔ لڑکا اپنی ماں کے پاس آیا تو اسے سارا واقعہ سنایا ماں نے کہا کہ جا چھ میں بیچ دے مگر سودا ہونے پر پھر مجھ سے پوچھ لینا۔ لڑکا بازار آیا وہی فرشتہ پھر ملا کہنے لگا بارہ اشرفیاں لے لے مگر ماں سے نہ پوچھ۔ لڑکا نہ مانا پھر آکر ماں سے یہ ماجرا سنایا۔ وہ بڑی عقلمند تھی کہنے لگی کہ شاید یہ کوئی فرشتہ ہے جو تیری آزمائش کے لئے اترتا ہے اب اگر ملے تو اس سے پوچھ لینا کہ ہم گائے فروخت کریں یا نہ کریں۔ لڑکے نے یہی کیا۔ فرشتے نے جواب دیا کہ اپنی والدہ سے کہنا اس کو ابھی روکے رہو عنقریب بنی اسرائیل کو اس کی ضرورت پڑے گی۔ موسیٰ علیہ السلام اس کو خریدنے آئیں تو اس کی قیمت یہ مقرر کرنا کہ اس کی کھال کو سونے سے بھر دیا جائے۔ لڑکا گائے کو گھر لے آیا۔ پھر یوں ہوا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص عامیل نامی بڑا مالدار تھا اور لاولد تھا اس کے چچازاد بھائی نے میراث کے لالچ میں اس کو قتل کر کے دوسری بستی کے دروازے پر ڈال دیا اور صبح کے وقت خود اس کے خون کا مدعی بن کر موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں آیا اور اس بستی والوں پر خون کا دعویٰ کر کے خوں بہا یعنی جان کا بدلہ لینا چاہا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس محلہ والوں سے پوچھا انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور وہاں کے لوگوں سے درخواست کی کہ آپ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ حقیقت ظاہر فرمائے۔ آپ نے دعا کی تب وحی الٰہی آئی جس کا مضمون آپ نے ان لوگوں کو سنایا کہ رب کا حکم ہے کہ کوئی گائے

Marfat.com

ذبح کر کے اس کا پارہ گوشت مقتول پر مارو جس سے وہ زندہ ہو کر اپنے قاتل کا نام بتادے گا۔ یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آئی وہ کہنے لگے کہ آپ ہم کو مسخرہ بنا کر مذاق کر رہے ہیں کہ ہم تو کہتے ہیں قاتل کا پتہ لگائیے اور آپ کہتے ہیں گائے ذبح کرو۔ اس جواب کا ہمارے سوال سے کیا تعلق۔ اسرائیلیوں کو بہت حیرت تھی اس لئے وہ سمجھے کہ ہر گائے میں مردہ زندہ کرنے کی تاثیر نہیں یہ تو کوئی خاص گائے ہو گی اس لئے وہ گائے کی نشانیوں کے بارے میں پوچھنے لگے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ رب فرما رہا ہے گائے سے کوئی خاص قسم کی گائے مراد نہیں ہے بلکہ دودھ والی یہی عام گائے مراد ہے۔ حکم میں تو کوئی مقرر نہ تھی جو چاہتے ذبح کر لیتے مگر علم الٰہی میں معین ہے کہ وہ گائے نہ تو بڈھی ہے نہ بالکل جوان یعنی بے کار نہیں ہے کام کاج کے لائق ہے۔ بنی اسرائیل کی تشفی نہیں ہوئی انہوں نے پھر موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا کہ اپنے رب سے پوچھو کہ ہمیں اس کا رنگ بتادے۔ تب وحی آئی کہ وہ پیلے رنگ کی ہے۔ حضرت وہب بن منبہ فرماتے ہیں ایسی تیز پیلی کہ گویا اس میں سے آفتاب کی شعاعیں نکل رہی ہوں اسی لئے اس گائے کا نام مذہبہ تھا یعنی خوبصورت سنہری۔ بنی اسرائیل کو گائے کی عمر اور رنگت بیان کرنے کے بعد بھی اطمینان نہ ہوا اب اس کی دیگر صفات معلوم کرنے کے لئے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ رب سے پھر دعا کرو کہ وہ ہمیں بتادے کہ اس عمر، رنگت اور جمال والی بہت سی گایوں میں سے کون سی ذبح کریں اس قسم کی گائے بھی ہم پر مشتبہ ہے کیوں کہ ایسی صدہا گائیں موجود ہیں اور زندہ کرنے کی تاثیر ہر ایک میں نہیں

Marfat.com

ہو سکتی۔ اے موسیٰ ہم ٹالنے کے لئے یہ سوالات نہیں کر رہے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو اس گائے کا پتہ لگا ہی لیں گے اور اسے ذبح کریں گے۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ رب فرماتا ہے کہ وہ نہ تو ایسی ذلیل و خوار گائے ہے جو ہل جوتتی یا کھیت کو پانی دیتی ہو اور نہ اس میں کسی قسم کا عیب ہے سارے عیبوں سے دور ہے اور اس کا جسم بے داغ ہے۔ تب وہ بولے کہ ہاں اب آپ نے پوری بات بتائی پھر وہ تلاش کرتے ہوئے اس لڑکے کے پاس پہنچے جس کے پاس ایسی گائے تھی۔ حالانکہ اس زمانے میں گائے کی قیمت تین دینار تھی مگر لڑکے نے فرشتے کے سکھانے یہ قیمت طے کی کہ اس کا چمڑا سونے سے بھر دیا جائے اور موسیٰ علیہ السلام کی ضمانت پر گائے بنی اسرائیل کے حوالے کی۔ خیال رہے کہ ان سوالات و جوابات کے سلسلے میں بنی اسرائیل کو کافی عرصہ لگ گیا پھر ایسی گائے کی تلاش میں بہت وقت گذرا اس وقت تک مقتول کو دفن نہیں کیا گیا۔ آخر بنی اسرائیل نے بڑی حیل و حجت کے بعد گائے کو ذبح کیا اور حکم ربی کے مطابق گائے کے گوشت کا ایک حصہ لاش پر مارا۔ مقتول نے زندہ ہو کر اپنا قاتل بتا دیا اور وہ قاتل میراث سے بھی محروم ہوا اور قصاص میں قتل بھی ہوا۔

﴿۵۶۲﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں جنات سے عمارتیں، بنوانے، کنوئیں اور نہریں کھدوانے، عمدہ عمدہ حوض اور قلعے بنوانے کا کام لیا جاتا تھا اسی طرح شیاطین اور انسان ملے جلے رہتے تھے۔ چونکہ جنات کی طاقت انسان سے زیادہ ہے اس لئے وہ انسانوں کو عجیب عجیب کرتب دکھا کر انہیں حیران

Marfat.com

کر دیتے تھے۔ انسان ان سے پوچھتے کہ تم یہ عجیب کام کیسے کر لیتے ہو تو وہ کہتے کہ فلاں منتر اور فلاں ٹوٹکے کے زور سے۔ وہ لوگ ان منتروں اور ٹوٹکوں کو جن میں صدہا کفریہ اور مشرکانہ باتیں ہوتی تھیں سیکھ لیتے بلکہ لکھ لیتے اور جب انسان یہ منتر پڑھتے تو در پردہ شیطان کوئی عجیب کام کر دیتے تھے جس سے انسان کو یقین ہو جائے کہ یہ منتر بڑی تاثیر والے ہیں۔ یہاں تک کہ ان منتروں کی کتابیں تیار ہو گئیں۔ ہوتے ہوتے حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر لگی آپ نے اپنے وزیر آصف بن برخیا کو حکم دیا کہ شیطانوں کو جمع کر کے انہیں انسانوں سے ملاقات کرنے سے روک دو اور وہ تمام کتابیں صندوق میں بھر کر اپنے تخت کے نیچے دفن کرا دیں اور حکم دیا کہ جو کوئی منتر یا جادو کرے گا سخت سزا پائے گا۔ آپ کی وفات کے بعد شیطان یہود کے پاس انسانی شکل میں آیا اور بولا تمہیں کچھ خبر بھی ہے کہ حضرت سلیمان کو اتنی بڑی بادشاہت کس طرح ملی۔ صرف اس جادو سے ملی جس کی کتابیں ان کے تخت کے نیچے دفن ہیں۔ اگر تم بھی ان کتابوں پر عمل کرو تو ان ہی کی طرح بادشاہ بن جاؤ گے پھر کیا تھا یہود دوڑے اور زمین کھود کر کتابوں کا صندوق نکالا ان میں لکھے ہوئے جنتر منتر پر عمل شروع کیا۔ چونکہ شیاطین چاہتے تھے کہ انسان ہماری پوجا کریں۔ ان منتروں میں بت پرستی شرط تھی۔ شیاطین سے مدد مانگنے کے الفاظ جب یہود پڑھتے تو شیاطین چپکے سے ان کا کام کر دیتے۔ رفتہ رفتہ تقریباً ساری قوم یہود نے توریت کو چھوڑ دیا اور ان واہیات میں پھنس گئے اور ان میں یہ مشہور ہو گیا کہ سلیمان علیہ السلام بادشاہانہ

Marfat.com

تھے صرف ایک جادوگر تھے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانہ پاک تک یہی مشہور رہا۔ قرآن عظیم نے حضرت سلیمان علیہ السلام پر سے یہ اتہام دور فرمایا۔

﴿۵۶۳﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام کو توریت کی تختیاں ملیں تو وہ اٹھا نہ سکے۔ حق تعالیٰ نے ایک ایک آیت کو اٹھانے کے لئے ایک ایک فرشتہ مقرر کیا وہ بھی نہ اٹھا سکے۔ پھر ایک ایک حرف کے لئے ایک ایک فرشتہ بھیجا اس سے بھی نہ اٹھ سکا۔ جب اس کتاب کی عظمت ظاہر ہو گئی تب اس کو موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہلکا کر دیا اور وہ اٹھا کر بنی اسرائیل کے پاس لائے۔

﴿۵۶۴﴾ عیسیٰ علیہ السلام کا اسم شریف یسوع ہے جس کے معنی ہے مبارک۔ اسی سے لفظ عیسیٰ بنا یہ لفظ عیسیٰ بھی عبرانی ہے اور ان دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

﴿۵۶۵﴾ مریم کے لفظی معنی ہیں خادمہ اور عابدہ۔ چونکہ ان کی والدہ نے انہیں بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا اور آپ بچپن ہی سے بڑی عبادت گزار تھیں اس لئے ان کا نام مریم ہوا۔ ان کی خصوصیت یہ ہے کہ قرآن کریم نے سات جگہ انبیائے کرام کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا ہے۔

﴿۵۶۶﴾ مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان چار ہزار پیغمبر گزرے ہیں جن میں سے بڑے بڑے پیغمبر حضرت یوشع، الیاس، الیسع، شمویل، داؤد، سلیمان، مشعیا، ارمیا، یونس، عزیر،

Marfat.com

حزقیل، زکریا، یحیٰی، شمعون علیہم السلام ہیں یہ سب حضرات توریت شریف کے احکام کی تبلیغ کرتے تھے اور ان کی ایک ہی شریعت تھی۔

﴿۵۶۷﴾ یعقوب علیہ السلام کو عرق النساء کی بیماری تھی۔ آپ نے نذر مانی کہ خداوندا اگر مجھے اس بیماری سے نجات ملے تو میں اپنی مرغوب غذا یعنی اونٹ کا گوشت اور دودھ اپنے اوپر حرام کرلوں گا۔ ایسا ہی کیا۔

﴿۵۶۸﴾ سیدنا ابراہیم علیہ السلام تارح ابن ناحور کے فرزند ہیں آپ کا نام ابراہیم اور لقب ابوالصفیان ہے آپ کا نسب یہ ہے۔ ابراہیم ابن تارح ابن ناحور ابن ساروع ابن رعوابن تابع ابن عابر، ابن شالح ابن ارفخشد ابن سام ابن نوح ابن مالک ابن متوشالح ابن ادریس ابن یاروابن مہلا ایل ابن قنیان، ابن انوش ابن شیث ابن آدم علیہ السلام۔

﴿۵۶۹﴾ انبیاء کرام علیہم السلام کے جمع ہونے کے تین مواقع ہیں دو ہو چکے اور تیسرا ہونے والا ہے۔ پہلا اجتماع یثاق کے دن ہوا جب اللہ تعالیٰ نے سارے رسولوں کو جمع فرما کر اپنے محبوب ﷺ پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے کا عہد و پیمان لیا۔ دوسرا اجتماع معراج کی رات بیت المقدس میں ہوا جب سارے نبیوں نے مل کر حضور انور ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔ تیسرا اجتماع وہ ہے جو قیامت کے دن ہوگا۔ یہ اجتماع کفار کے خلاف گواہی لینے کے لئے کیا جائے گا۔ خیال رہے کہ حضور ﷺ کے حجۃ الوداع کے موقع پر نبیوں کا اجتماع ہوا ہے مگر سارے نبیوں کا نہیں۔

Marfat.com

﴿۵۷۰﴾ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے غیبی دستر خوان کے لئے بہت اصرار کیا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ٹاٹ کا لباس پہنا اور رو رو کر دعا مانگی اے اللہ ہمارے پالنے والے ہمارے اوپر اتار آسمان سے دستر خوان جو ہمارے لئے عید ہو ہمارے اگلے پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ چنانچہ سرخ رنگ کا دستر خوان بادلوں سے ڈھکا ہوا آیا تمام لوگ اسے اترتے ہوئے دیکھ رہے تھے یہ دستر خوان مع بادلوں کے آہستہ آہستہ نیچے اترا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان رکھ گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دستر خوان کو دیکھ کر بہت روئے اور دعا کی کہ مولیٰ مجھے شکر کرنے والوں میں سے بنا۔ الٰہی اسے ان حواریوں کے لئے رحمت بنا، عذاب نہ بنا، حواریوں نے اس سے ایسی خوشبو محسوس کی جو اس سے پہلے کبھی نہ کی تھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حواری سجدہ شکر میں گر گئے۔ حضرت مسیح نے فرمایا اسے کون کھولے گا۔ یہ خوان سرخ غلاف سے ڈھکا ہوا تھا۔ سب نے عرض کیا آپ ہی کھولیں گے حضور۔ چنانچہ حضرت مسیح نے دوبارہ تازہ وضو کیا نوافل پڑھے دیر تک دعائیں مانگیں پھر دستر خوان پر سے غلاف ہٹایا۔ اس میں حسب ذیل چیزیں تھیں۔ سات مچھلیاں، سات روٹیاں، مچھلیوں پر سنے نہیں تھے اندر کانٹا نہ تھا اور ان سے روغن ٹپک رہا تھا۔ ان کے سروں کے آگے سرکہ دم کی طرف نمک آس پاس سبزیاں تھیں۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ پانچ روٹیاں تھیں ایک روٹی پر زیتون، دوسری پر شہد، تیسری پر گھی، چوتھی پر پنیر، پانچویں پر

Marfat.com

بھنا گوشت، شمعون حواری نے پوچھا کہ اے روح اللہ یہ کھانا جنت کا ہے یا زمین کا۔ فرمایا نہ زمین کا نہ جنت کا یہ محض قدرتی ہے۔ چنانچہ پہلے بیمار، فقراء، برص وجذام والے اپاہج بلائے گئے آپ نے فرمایا بسم اللہ کر کے کھاؤ تمہارے لئے مبارک ہے اور منکرین کے لئے بلا ہے پھر دوسرے لوگوں سے یہی فرمایا۔ چنانچہ پہلے دن سات ہزار تین سو آدمیوں نے کھایا پھر وہ دستر خوان اٹھا لوگ دیکھتے رہ گئے اور وہ اڑتا ہوا نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ تمام بیمار صحت مند اور تندرست ہو گئے۔ فقراء غنی ہو گئے پھر یہ دستر خوان چالیس روز تک مسلسل یا ایک دن آڑ کر کے آتا رہا لوگ کھاتے رہے پھر حضرت روح اللہ پر وحی آئی کہ اب اس سے صرف فقراء کھائیں کوئی غنی نہ کھائے۔ جب یہ اعلان ہوا اغنیاء ناراض ہو گئے اور بولے کہ یہ محض جادو ہے یہ منکرین تین سو تیس آدمی تھے یہ لوگ رات کو اپنے بال بچوں میں بخیریت سوئے مگر صبح اٹھے تو سور تھے۔ راستوں پر بھاگے پھرتے تھے گندگی غلاظت کھاتے تھے جب لوگوں نے ان کا حال دیکھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھاگے آئے بہت روئے۔ یہ سور بھی آپ کے گرد جمع ہو گئے روتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں نام بنام پکارتے تھے یہ جواب میں سر ہلاتے تھے مگر کچھ کہہ نہ سکتے تھے۔ تین دن نہایت ذلت وخواری سے جیے چوتھے دن ہلاک ہو گئے ان میں کوئی عورت یا بچہ نہ تھا سب مرد تھے۔

﴿۱۵۷﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے چار بندوں کے لئے چار عیدیں مقرر فرمائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عید بت شکنی کا دن کہ کفار اپنی عید منانے

Marfat.com

گئے تھے آپ نے یہاں اپنی عید منائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عید جادوگروں سے مقابلہ کا دن تھا۔ فرعونیوں نے اپنی منانی چاہی مگر عید منائی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مومن مسافروں نے۔ تیسری عید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جب ان کی دعا پر آسمان سے دستر خوان نازل ہوا۔ چوتھی عید حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کی عید۔ یہ تین عیدیں ہیں دو عیدیں سال بھر کی یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ، ایک عید ہر ہفتے کی یعنی جمعہ۔ مومن جنت میں بھی یہ ہفتہ والی عید منایا کریں گے کہ ہر ہفتہ میں ایک بار دیدار الٰہی ہوا کرے گا۔

﴿۵۷۲﴾ معجزات انبیاء تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو نبی کی ذات کے ساتھ لازم ہوتے ہیں کبھی ان سے جدا نہیں ہوتے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن یا داوٗد علیہ السلام کی خوش الحانی یا ہمارے حضور ﷺ کے جسم شریف کا بے سایہ اور خوشبودار ہونا۔ دوسرے وہ جو انبیاء کرام کے اختیار میں ہوتے جب چاہیں دکھادیں جیسے موسیٰ علیہ السلام کا عصا جو آپ کے پھینکنے پر سانپ بنتا تھا یا ید بیضا جو بغل میں ہاتھ دینے سے چمکتا تھا یا جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردے زندے کرنا، بیمار اچھے کرنا، تیسرے وہ جن میں نبی کے اختیار کو دخل نہیں رب جب چاہے ظاہر فرمادے ہاں ان کی دعا سے یہ معجزے ظاہر ہوتے ہیں جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کی دعا سے آسمان سے دستر خوان آیا۔

﴿۵۷۳﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام تفسیر ابن کثیر میں شانی درج ہے۔

Marfat.com

﴿۵۷۴﴾ ابن منذر نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سلمان ابن صرد سے روایت کی ہے کہ جب نمرود کی آگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر گلزار ہوئی تو آپ کا چچا آذر بولا یہ میری برکت سے گلزار ہوئی ہے۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ ایک شعلہ اس پر پڑا اور وہ وہیں راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

﴿۵۷۵﴾ حضرت آدم علیہ السلام سے حضور ﷺ تک کل اکیاون حضرات حضور کے نسب میں آتے ہیں جن میں تیس میں اختلاف ہے باقی اکیس متفق علیہ ہیں۔ ان میں چھ حضرات نبی ہیں۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا نسب نامہ تفسیر روح البیان میں اس طرح ہے: حضرت آدم علیہ السلام، شیث، انوش، قینان، مہلائیل، یرد، ادریس علیہ السلام، متوشلخ، لمک، نوح علیہ السلام، سام، ارفخشذ، شالخ، عابر، فالخ، ارغو، شاروخ، ناخور، تارح، ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام، قیدار، حمل، نبت، سلامان، لیشجب، یعرب، حمیسع، یسع، ازو۔ ان حضرات میں قدرے اختلاف ہے۔ متفق علیہ نام یہاں سے شروع ہوتے ہیں: عدنان، معد، نزار، مضر، یاس، مدرکہ، خزیمہ، کنانہ، نضر، مالک، فہر، غالب، لوئی، کعب، مرہ، کلاب، قصی، عبد مناف، ہاشم، عبدالمطلب، عبداللہ اور محمد رسول اللہ ﷺ۔

﴿۵۷۶﴾ نمرود بن کنعان ساری دنیا کا بادشاہ تھا اس کا پایہ تخت شہر بابل تھا جو بغداد شریف اور کوفہ کے درمیان واقع ہے۔ اب اسے بے بیلون کہتے ہیں اور یہ ویران پڑا ہوا ہے۔ نمرود پہلا بادشاہ ہے جس نے تاج پہنا اور لوگوں کو اپنی

Marfat.com

عبادت کی دعوت دی۔ اس کے دربار میں بہت سے کاہن اور نجومی رہتے تھے۔ ایک رات نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ آسمان پر چمکا اور اس کی چمک سے سورج کی روشنی بھی ماند پڑ گئی۔ وہ اس خواب سے گھبرا گیا۔ کاہنوں سے تعبیر پوچھی انھوں نے کہا کہ تیرے شہر میں اس سال ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تیری ہلاکت اور تیرے ملک کی بربادی کا باعث ہوگا۔ نمرود نے یہ سنتے ہی کہا کہ اس بچہ کو میں زندہ ہی نہیں چھوڑوں گا۔ چنانچہ اس نے حکم دیا کہ میرے علاقہ میں جس قدر حاملہ عورتیں ہیں ان پر سخت نظر رکھی جائے اور اگر لڑکا پیدا ہو تو فوراً قتل کر دیا جائے۔ اور آج سے ایک سال تک ہمارے علاقہ میں کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس نہ جائے۔ اس حکم کے وقت یا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ مثلی یا اوفی بنت نمر حاملہ تھیں اور نمرود کی مقرر کردہ دائیوں نے جب آپ کی جانچ کی تو انھیں حمل شریف کا پتہ نہ چلا کیونکہ آپ بہت کم عمر تھیں اور آخر وقت تک قدرت الٰہی سے آپ کا حمل ظاہر نہ ہو سکا۔ یا اتفاقاً کسی تدبیر سے تارح ان کے پاس پہنچے اور وہ حاملہ ہو گئیں۔ جب وقت ولادت قریب آیا تو آپ پہاڑوں کے درمیان ایک غار میں تشریف لے گئیں وہاں حضرت خلیل علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ آپ اس غار کے منہ پر پتھر رکھ کر فرزند کو خدا کے حوالے کر کے چلی آئیں۔ دوسرے دن جا کر دیکھا تو آپ اپنی انگلیاں چوس رہے ہیں جن سے دودھ اور شہد نکل رہا ہے۔ آپ بہت خوش ہوئیں۔ پھر روزانہ اسی طرح جاتیں اور بیٹے کو دیکھ آتیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک ماہ میں اتنا بڑھتے تھے جتنا دوسرے

Marfat.com

بچے ایک سال میں۔ آپ پندرہ ماہ کے ہوئے تو پندرہ سالہ معلوم ہوتے تھے۔ آپ نے اس عمر شریف میں اپنی والدہ سے پوچھا کہ میرا رب (مربی) کون ہے۔ والدہ نے کہا میں۔ پوچھا میری طرح تم بھی کھانے پینے کی حاجت رکھتی ہو انسانی ضروریات تمھارے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ تمہارا رب کون ہے۔ فرمایا تمہارے والد۔ آپ نے پوچھا کہ ابا جان بھی حاجت مند ہیں انھیں بھی مربی چاہیے ان کا رب کون ہے۔ کہا نمرود۔ (تارح نمرود کے ہاں سے تنخواہ پاتے تھے) پوچھا نمرود بھی تو ہم لوگوں کی طرح ہزاروں حاجتیں رکھنے والا انسان ہے اس کا رب کون ہے۔ والدہ نے کہا چپ رہو۔ پھر تارح سے بولیں کہ جس فرزند کا نمرود کو خوف ہے وہ تمھارا ہی بیٹا ہے۔ اس نے آج مجھ سے ایسا حکیمانہ سوال کیا ہے کہ میں تو کیا ہماری ساری قوم جواب نہیں دے سکتی۔ تارح بہت خوش ہوئے۔ حضرت ابراہیم کئی سال تک اس غار میں چھپے ہوئے پرورش پاتے رہے۔ سات برس کی عمر میں غار سے باہر شریف لائے اور اپنی قوم کو ہدایت کی تبلیغ فرمائی۔

﴿۵۷۷﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا چچا آذر بت ساز بھی تھا اور بت پرست بھی۔ طرح طرح کے بت بنا کر فروخت کیا کرتا تھا۔ جناب خلیل اللہ نے ایک بار اس کے بت کو ہاتھ میں اٹھایا اور بازار میں اعلان کیا کون خریدتا ہے وہ چیز جو صرف نقصان ہی دیتی ہے نفع بالکل نہیں دیتی اگر کسی کو اپنی دنیا اور دین دونوں برباد کرنے ہوں تو یہ خرید لو۔ اس اعلان پر کسی نے نہیں خریدا۔ آپ ان بتوں کو لے کر ایک نہر پر تشریف لے گئے ان کے منہ کو پانی میں ڈبو کر بولے کہ بتو پانی پی

Marfat.com

لو۔ یہ سب کام قوم کے سامنے کیے۔ اس پر آذر اور قوم کے لوگ جل گئے کہنے لگے ابراہیم اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو یہ تم کو بہت نقصان پہنچائیں گے تم ان کی طاقت سے بے خبر ہو۔ یہ بت ہمارے دادا کے معبود ہیں اور ان کی مدد سے دنیا قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا اللہ تعالیٰ مجھے پہلے ہی ہدایت دے چکا ہے۔ کان کھول کر سن لو کہ میں تمہارے بتوں تمہارے نمرود تمہاری قوت و طاقت سے بالکل نہیں ڈرتا تم سب مل کر میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میرے رب کا علم ہر چیز کو گھیرے ہے میرا رب ہی مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو پہنچ سکتا ہے ورنہ نہیں۔

﴿۵۷۸﴾ حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف ایک سو بیس سال ہو چکی تھی۔

﴿۵۷۹﴾ اسحاق عبرانی زبان کا نام ہے جس کے معنی ہیں عربی میں ضحاک یعنی ہنس مکھ، شاداں، خوش و خرم۔

﴿۵۸۰﴾ حضرت اسحاق علیہ السلام کی عمر ایک سو اسی سال کی ہوئی۔

﴿۵۸۱﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر ایک سو سینتالیس سال ہوئی۔

﴿۵۸۲﴾ نوح علیہ السلام کا نام عبدالغفار ابن لمک ابن متوشلخ ابن ادریس علیہ السلام ہے آپ کی ولادت حضرت آدم علیہ السلام سے گیارہ سو برس بعد ہوئی۔ آپ نے اپنی قوم کو ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی۔ طوفان کے بعد آپ ساٹھ سال زندہ رہے۔ آپ کے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان

Marfat.com

تقریباً ایک ہزار سال کا فاصلہ ہے۔

﴿۵۸۳﴾ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام سے اکیس سو برس بعد پیدا ہوئے۔

﴿۵۸۴﴾ حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب نامہ یوں ہے: داؤد ابن ایشا ابن عویر ابن سلموں ابن نحشون ابن عمی ابن بارب ابن رام ابن حضر موت ابن فارض ابن یہودا ابن یعقوب ابن اسحاق ابن ابراہیم علیہم السلام۔ آپ کی عمر سو برس کی ہوئی۔ چالیس سال بادشاہت کی۔ بارہ بیٹے تھے۔

﴿۵۸۵﴾ حضرت ایوب علیہ السلام کا نسب نامہ یوں ہے: ایوبؑ ابن روم ابن عیص ابن اسحاق ابن ابراہیم علیہم السلام۔ آپ کی والدہ لوط علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ آپ کی عمر ۹۳ سال ہوئی۔

﴿۵۸۶﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نسب نامہ یوں ہے: موسیٰ بن عمران بن یصہر بن ماہیس بن لاوی بن یعقوب علیہ السلام۔

﴿۵۸۷﴾ جصرت زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام کے والد ماجد ہیں۔ آپ کا اسم شریف زکریا بن ازن بن برکیا ہے۔ آپ حضرت سلیمان علیہ السلام کی اولاد سے ہیں۔ آپ اور آپ کے فرزند حضرت یحییٰ علیہ السلام دونوں شہید کیے گئے۔ حضرت یحییٰ ایک دن پہلے اور حضرت زکریا ایک دن بعد۔

﴿۵۸۸﴾ حضرت الیاس علیہ السلام کا نسب نامہ یوں ہے: الیاس بن سنان بن فخاص بن عزار بن ہارون بن عمران۔

Marfat.com

﴿۵۸۹﴾ حضرت یسع علیہ السلام کے حالات زندگی اور جائے پیدائش کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا ہے صرف اتنی جانکاری ہے کہ آپ یسع ابن افطوب ابن عجوز ہیں۔ یسع عجمی نام ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یوشع سے بنا ہے۔

﴿۵۹۰﴾ حضرت یونس علیہ السلام بھی ان نبیوں میں سے ہیں جن کا نسب اور زمانہ اور پورے حالات زندگی نہیں معلوم ہوسکے۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ آپ یونس علیہ السلام بن متی ہیں۔ متی آپ کے والد کا نام ہے یا والدہ کا۔ بعض نے فرمایا ہے کہ آپ شعیب علیہ السلام کے ہم زمانہ ہیں موصل کے علاقہ نینوا بستی کے نبی تھے۔ اولاد یعقوب علیہ السلام سے ہیں۔

﴿۵۹۱﴾ لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں۔ آپ حضرت ابراہیم وسارہ کے ساتھ شام کی طرف ہجرت کر گئے تھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے آپ مقام سدوم کے نبی بنائے گئے آپ کی قوم سے لواطت جیسی بے حیائی کی ابتداء ہوئی۔

﴿۵۹۲﴾ حضرت آدم علیہ السلام کا لقب مبارک ابوالبشر ہے اور ہمارے آقا ﷺ کا ابوالارواح۔

﴿۵۹۳﴾ حضرت آدم علیہ السلام جب جنت میں رہے تو انہیں وہاں کی نعمتیں کھانے پینے کی اجازت تھی وہاں کی حوریں استعمال کرنے کی اجازت نہ تھی اسی لئے حضرت حوا کو پیدا فرمایا گیا۔

﴿۵۹۴﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے کے لئے فرعون نے

Marfat.com

اپنی سلطنت کے بڑے بڑے جادوگر بلوائے تھے ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔ ابو برزہ کہتے ہیں کہ ستر ہزار تھے محمد ابن کعب کہتے ہیں کہ اسی ہزار تھے بعض نے بارہ ہزار کہا ہے ان کے چار سردار تھے سابور، عازدراء، حطحط اور مصفی۔

﴿۵۹۵﴾ فرعونی لوگوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چار معجزے دیکھے۔ عصا، ید بیضا' سخت قحط سالی، پھلوں میں کمی مگر وہ ایمان نہ لائے بلکہ سرکشی سے موسیٰ علیہ السلام سے کہنے لگے آپ ہمیں مسحور کرنے کے لئے کتنے ہی کرتب کیوں نہ دکھائیں، ہم اپنے دین میں ایسے پختہ ہیں کہ آپ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے رب فرعون سخت سرکش باغی عنادی ہے اس کی قوم نے بدعہدی کی ہے تو ان پر ایسے عذاب بھیج جو ان کے لئے سزا ہوں اور میری قوم کے لئے نصیحت اور بعد والوں کے لئے عبرت۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی۔ سب سے پہلے فرعونیوں پر پانی کا عذاب (طوفان) آیا جو فرعونیوں کے گھروں میں تقریباً قد آدم بھر گیا کھیتوں باغوں میں کھڑا ہو گیا۔ ہر چھوٹے بڑے فرعونی کے گلے گلے پہنچ گیا۔ ہفتہ سے ہفتہ تک رہا۔ کوئی فرعونی بیٹھ نہ سکا جو بیٹھا یا نیند میں جھونکا کھا کر گرا، ڈوب گیا۔ اسرائیلیوں کے گھر محفوظ رہے۔ آخر فرعون اور فرعونیوں نے موسیٰ علیہ السلام کی بہت خوشامد کی ایمان لانے اور قوم بنی اسرائیل کو آزادی دینے کا وعدہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے دعا فرمائی، طوفان دفع ہوا۔ اللہ کی شان کہ پانی خشک ہونے کے بعد ان کے باغوں میں پھل اور کھیتوں میں دانے پہلے سے کہیں زیادہ پیدا

Marfat.com

ہوئے اس پر وہ بولے کہ یہ عذاب نہ تھا بلکہ رحمت تھی اس نے ہمارے کھیتوں اور باغوں میں کھاد کا کام دیا ہم تو ایمان نہیں لاتے۔ ایک ماہ یا ایک سال یا کچھ کم و بیش وہ لوگ آرام سے رہے پھر ان پر ٹڈیوں کا عذاب بھیجا گیا۔ پہلے ٹڈیاں ان پر بادلوں کی طرح چھا گئیں۔ دھوپ ختم ہوگئی۔ پھر سارے مصر اور آس پاس کے علاقہ پر گری تو ایک گز اونچا فرش لگ گیا۔ کھیتیاں، باغات، مکانوں کے کواڑ، بلکہ مکانوں کی چھتیں، فرعونیوں کے کپڑے بلکہ ان کے سارے سامان حتیٰ کہ کواڑوں کی کیلیں بھی کھا گئیں مگر بنی اسرائیل ان سے بالکل محفوظ رہے۔ آخر کار فرعونی لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پھر عاجزی کرنے آئے۔ ایمان و تقویٰ اختیار کرنے اور ظلم ختم کرنے کا وعدہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام جنگل میں تشریف لے گئے۔ عصا شریف سے چاروں طرف اشارہ کیا ٹڈیاں فوراً چو طرفہ پھٹ گئیں۔ جہاں سے آئی تھیں وہیں چلی گئیں۔ سارا علاقہ صاف ہو گیا۔ جب فرعونی لوگ اپنے کھیتوں باغوں میں پہنچے تو دیکھا کہ قدرے دانے اور پھل باقی تھے بولے یہ پھل اور دانے ہم کو کافی ہیں۔ ہم ایمان نہیں لاتے پہلے سے بھی زیادہ سرکش اور بدعمل ہوگئے۔ یہ عذاب بھی ایک ہفتہ رہا تھا۔ ایک ماہ یا ایک سال یا کچھ کم و بیش آرام سے رہے پھر رب تعالیٰ نے ان پر جوؤں کا عذاب بھیجا تو برا حال ہو گیا۔ اس طرح کہ موسیٰ علیہ السلام ایک ریت کے ٹیلے پر گئے اور وہاں اپنا عصا مارا تو ریت کے ذرے جوؤں کی شکل میں بدل گئے اور فرعونیوں میں پھیل گئے۔ ان کے کھیت، باغات، کھال بال سب کچھ چاٹ گئے۔ اگر فرعونی کرتا جھاڑتا تو دو چار سیر جوئیں

Marfat.com

جھڑ پڑتیں اور پھر اتنی کی اتنی ہی ۔ فرعونیوں کے سر مونچھیں، بھنویں ہاتھ پاؤں کے بال تک چاٹ گئیں۔ کھانا پکاتے تو دیگچی جوؤں سے بھر جاتی۔ آٹا جوؤں سے پر ہو جاتا یہ عذاب بھی سات دن رہا۔ مگر اسرائیلی محفوظ رہے۔ آخر کار فرعونی چیخ پڑے۔ موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں عاجزی کرتے ہوئے حاضر ہوئے، چیخے چلائے روئے گڑگڑائے۔ ایمان و تقویٰ کا وعدہ کیا آخر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رحم آ گیا دعا فرمائی ۔ فرعونیوں کو اس عذاب سے نجات ملی۔ نجات پاتے ہی بولے کہ واقعی موسیٰ علیہ السلام بڑے جادوگر ہیں کہ انہوں نے لاٹھی سے ریت کے ذرون کو جوں بنا دیا۔ ایمان نہ لائے پہلے بھی زیادہ خبیث بن گئے۔ ایک ماہ یا ایک سال آرام سے گزرا پھر ان پر مینڈکوں کا عذاب آ گیا فرعونیوں کے گھروں، کنوؤں کھانے پانی میں مینڈک ہی مینڈک تھے۔ جہاں فرعونی بیٹھتا اس کے چوطرفہ ایک ایک گز اونچے مینڈک ہوتے۔ بات کرنے کے لئے منہ کھولتا تو مینڈک اس کے منہ میں داخل ہو جاتے۔ کھانے کے لئے منہ کھولتا تو لقمہ پیچھے مینڈک پہلے منہ میں پہنچ جاتا۔ پکتی ہانڈیوں، پانی سے بھرے گھڑوں میں۔ مینڈک ہی مینڈک تھے۔ آخر کار فرعونی روتے پیٹتے موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بولے اے موسیٰ اس بار تو ہم مر گئے۔ دعا کرو کہ یہ عذاب دفع ہو۔ آپ نے دعا کی تو رب نے ایک غیبی ہوا بھیجی جس نے سارے مینڈکوں کو دریا میں پھینک دیا۔ عذاب دور ہوتے ہی وہ لوگ پھر اپنے وعدے سے پھر گئے۔ پہلے سے بھی زیادہ سرکشی پر اتر آئے۔ ایک ماہ یا ایک سال بعد آخری عذاب خون کا

Marfat.com

آیا۔ یہ پچھلے سارے عذابوں سے زیادہ سخت تھا۔ پہلے دریائے نیل کا پانی تازہ خالص خون بنا پھر کنوؤں، گھڑوں، لوٹے گلاس وغیرہ کا پانی خون بنا پھر ہانڈی کا شوربہ خون۔ اب فرعونی پیاسے مرنے لگے۔ درختوں کے پتے چبائے تاکہ ان کے رس سے پیاس بجھے مگر ان سے بھی خون نکلا۔ اسرائیلی اس عذاب سے بھی محفوظ رہے۔ فرعون نے حکم دیا کہ ایک رکابی میں قبطی اور اسرائیلی ایک ساتھ کھانا کھائیں تو یہ حالت ہوئی کہ قبطی کی جانب خون اور اسرائیلی کی طرف شوربا پھر فرعون نے حکم دیا کہ اسرائیلی اپنے منہ میں پانی اور شوربا لے کر قبطی کے منہ میں اس کی کلی کردے۔ تب یہ ہوا کہ اسرائیلی کے منہ میں پانی اور شوربا رہتا اور قبطی کے منہ میں پہنچتے ہی خون ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے قبطیوں کو اتنا ذلیل کیا کہ ان کے منہ میں اسرائیلیوں سے کلی تک کرادی۔ اس سے پہلے وہ اسرائیلیوں کے ساتھ کھانا کیا ان کو اپنے ساتھ بٹھانا بھی گوارہ نہیں کرتے تھے مگر تھے بدنصیب۔ پانچ عذابوں کے بعد بھی ان کی آنکھیں نہ کھلیں۔ بہت عرصہ بعد اس قوم کو بحر قلزم میں غرق کردیا گیا۔

﴿۵۹۶﴾ فرعون بہت سخی تھا اس کے مطبخ میں روزانہ ایک ہزار بکرے ذبح ہوتے تھے جب اس کی ہلاکت کا وقت قریب آیا تو ہامان نے اسے خیرات بند کردینے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے کم کرتے کرتے آخر خیرات بند کردی حتیٰ کہ اس کے ڈوبنے کے دن اس کے باورچی خانے میں صرف ایک بکرا ذبح ہوا تھا وہ بھی صرف اپنے گھر کے استعمال کے لئے اتنے دن تک اسے اس کی خیرات ہی

Marfat.com

بچائے رہی۔

﴿۵۹۷﴾ یہود کو حکم دیا گیا تھا کہ جمعہ کو اپنی عبادات کے لئے خاص کر لیں اس دن کوئی دنیاوی کام نہ کریں انہوں نے جمعہ کے بدلے سنیچر کو اس کام کے لئے منتخب کیا تو اس کا نام یوم السبت رکھا گیا یعنی یہود کے تمام دینی اور دنیوی بھلائیوں سے کٹ جانے کا دن۔

﴿۵۹۸﴾ اللہ تعالیٰ نے نسل آدم سے اپنی ربوبیت کا جو اقرار ازل میں کرایا تھا اس کے متعلق حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ یہ عہد و پیمان عرفات پہاڑ کے متصل میدان نعمان میں حضرت کی توبہ قبول ہو جانے کے بعد لیا گیا۔ بعض نے فرمایا مقام سراندیپ میں جہاں آدم علیہ السلام اتارے گئے تھے۔ امام کلبی کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جنت میں لیا گیا، آپ کے زمین پر آنے سے پہلے۔

﴿۵۹۹﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ایک شخص نے ایک ہزار درم میں ایک بلبل خریدی جو خوب بولتی تھی ایک دن اس کے پنجرے پر طوطا کچھ بول کر اڑ گیا۔ اس دن سے بلبل نے بولنا چھوڑ دیا۔ اس شخص نے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ نے بلبل کا پنجرہ منگوا کر اس سے خاموشی کا سبب پوچھا وہ بولی میں اپنے وطن اور اولاد کو یاد کر کے روتی تھی اور لوگ اسے گیت سمجھتے تھے۔ مجھے طوطے نے سمجھایا کہ تیری بے صبری اس قید کا باعث ہے اگر تو صبر کرے اور خاموش ہو جائے تو آزادی مل جائے بس اسی دن

Marfat.com

سے میں نے بولنا چھوڑ دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلبل کے مالک سے کہا تو بلبل کے نہ بولنے پر صبر کیوں نہیں کر لیتا۔ وہ بولا پھر اس کو پالنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو اس کے گیت کا عاشق تھا۔ یہ کہہ اس نے بلبل کو اڑا دیا۔ بلبل یہ کہتی ہوئی اڑ گئی پاک ہے وہ ذات جس نے مجھے انڈے میں بنایا اور ہوا میں اڑایا۔ اور پنجرے میں صبر دے کر وہاں سے چھڑایا۔

﴿۲۰۰﴾ میثاق کے دن ارواح کی چار صفیں تھیں پہلی صف ارواح انبیاء کی دوسری میں اولیاء اللہ کی روحیں تیسری میں عام مسلمانوں کی ارواح چوتھی میں کافروں کی روحیں۔ رب نے فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انبیاء کرام نے جمال الٰہی دیکھا اور یہ کلام بے حجاب سنا اور عرض کیا۔ بلیٰ یعنی ہاں۔ اسی لئے دنیا میں نبوت اور رسالت اور کلام الٰہی کے مستحق ہوئے اولیاء اللہ نے ارواح انبیاء کے حجاب سے یہ انوار دیکھے اور کلام الٰہی سن کر بلیٰ کہا لہٰذا وہ نبیوں کے پیرو اور انعام الٰہی کے حقدار ہوئے۔ عام مسلمانوں نے یہ خطاب دو واسطوں یعنی انبیاء اور اولیاء کے ذریعہ سن کو الوہیت کا اقرار کیا لہٰذا اب وہ دنیا میں بھی انبیاء کے امتی اور اولیاء کے مطیع بنے اور ایمان بالغیب اختیار کیا۔ کفار نے بہت سے پردوں کے پیچھے سے اس خطاب کی آواز تو سنی مگر مقصد نہ سمجھا ایسے ہی بلیٰ کا شور سنا خود بھی بے سوچے سمجھے منہ سے بلیٰ کہہ دیا جب دنیا میں آئے تو سب کچھ بھول گئے۔

﴿۲۰۱﴾ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک یہودی سفر کر رہا تھا آپ کے پاس تین روٹیاں تھیں آپ نے یہودی کے سپرد کیں اور خود کسی کام کے لئے

Marfat.com

تشریف لے گئے۔ واپس لوٹ کر روٹیاں مانگیں اس نے دو حاضر کیں کیوں کہ ایک چھپا کر کھا چکا تھا۔ آپ نے پوچھا کہ تیسری روٹی کہاں گئی اس نے کہا آپ نے مجھے دو ہی روٹیاں دی تھیں۔ ہر چند کوشش کی مگر اس نے اقرار نہ کیا اور بے شمار جھوٹی قسمیں کھا گیا۔ آپ کچھ دور چلے تھے کہ سونے کی تین اینٹیں پڑی ہوئی ملیں آپ نے فرمایا کہ ان میں ایک اینٹ تیری اور ایک میری اور ایک روٹی کھانے والے کی۔ تب وہ بولا کہ حضرت روٹی میں نے ہی کھائی تھی آپ وہ تینوں اینٹیں اس کے حوالے کر کے چل دیے۔ وہ ان کی حفاظت کے واسطے وہیں بیٹھ گیا۔ تین چوروں نے اسے گھیر ااور ہلاک کر دیا۔ ان میں سے دو اس کی نگرانی کے لئے بیٹھے اور ایک چور کو بازار کھانا خریدنے بھیجا اس کے پیچھے ان دونوں نے مشورہ کیا کہ جب تیسرا آدمی بازار سے لوٹے تو اسے قتل کر دو تاکہ اس کا حصہ بھی آپس میں بانٹ سکیں۔ اس تیسرے نے خود تو کھا لیا اور ان دونوں کے کھانے میں زہر ملا دیا تاکہ سارا سونا اس کے ہاتھ آئے۔ جب لوٹا تو ان دونوں نے اسے ختم کر دیا۔ پھر خود بھی زہریلا کھانا کھا کر مر گئے۔ دوسرے دن عیسیٰ علیہ السلام کا وہاں سے گزر ہوا تو دیکھا کہ سونا تو ویسے ہی پڑا ہوا ہے اور اس کے پاس چار آدمی ہمیشہ کی نیند سو رہے ہیں۔

﴿۶۰۲﴾ حضرت ادریس علیہ السلام تک لوگ عموماً مومن ہی رہے اگرچہ قابیل گمراہ ہوا اور کچھ لوگ اس کے ساتھی بن گئے۔ نوح علیہ السلام کے زمانے میں کفر بہت پھیل چکا تھا اور آپ ان کی اصلاح کے لئے بھیجے گئے تھے اس لئے

Marfat.com

کہا جاتا ہے کہ آپ پہلے نبی ہیں جو کفار کی ہدایت کو آئے۔ اگلے پیغمبر مومنین ہی کو ہدایت پر رکھنے کو آئے تھے۔ پھر طوفان نوح میں سارے کفار ڈبو دیئے گئے۔ صرف کشتی والے مسلمان بچے اور اب پھر دنیا میں اسلام ہی رہ گیا۔ ہود علیہ السلام تک یہی حالت رہی پھر یہ حال رہا کہ کوئی پیغمبر تشریف لا کر ہدایت فرماتا اور اس کے پردہ فرمانے کے بعد پھر کفر و طغیان پھیل جاتا پھر دوسرے پیغمبر آکر اصلاح کر دیتے۔ موسیٰ علیہ السلام پہلے صاحب شریعت پیغمبر ہوئے جن کے بہت عرصہ تک لوگ ہدایت پر قائم رہے اور دیگر بڑے بڑے پیغمبر بھی آتے رہے۔ پھر لوگوں نے ان کی کتابوں میں بھی خلط ملط کر دیا اور ان کی تعلیم بگاڑ دی یہاں تک کہ دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا۔ تب دعائے خلیل اور نوید مسیح بن کر ہمارے آقا ﷺ خاتم النبین کی حیثیت سے تشریف لائے ان کی شریعت نے ساری شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔

﴿۶۰۳﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت یوشع علیہ السلام ان کے بعد حضرت کالب بن لوقان ان کے بعد حضرت حزقیل خلیفہ ہوئے۔ یہ حضرات اپنے اپنے زمانے میں توریت شریف کے احکامات جاری فرماتے اور یہود کی اصلاح کرتے تھے۔ حزقیل ابن یوزی علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کا حال بہت خراب ہو گیا۔ انہوں نے کھلم کھلا بت پرستی شروع کر دی۔ تب حضرت الیاس ابن بسی ابن فخاص ابن عیز از ابن ہارون علیہم السلام مبعوث ہوئے۔ انہوں نے بنی اسرائیل کا حال خراب ہو گیا۔ تب حضرت یسع علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل کی نافرمانی حد

Marfat.com

سے بڑھ گئی اور انبیاء کی آمد بھی بند ہو گئی اور ان پر فرعون کی طرح جالوت بادشاہ مسلط ہو گیا جو کہ عملیق ابن عاد کی اولاد سے ایک نہایت ظالم بادشاہ تھا اور قوم عمالقہ نے قبطیوں کی طرح بنی اسرائیل پر ظلم ڈھانے شروع کر دیئے کہ ان کے شہر چھین لیے ان کے آدمی گرفتار کر لیے انپر بہت سختیاں شروع کر دیں۔ یہ جالوتی لوگ مصر اور فلسطین کے درمیان بحر روم کے کنارے پر رہتے تھے۔ بنی اسرائیل میں اس وقت خاندان نبوت سے صرف ایک بیوی باقی تھی جو حاملہ تھی بنی اسرائیل دعا کرتے تھے کہ خداوندان کے بطن سے کوئی نبی پیدا فرمادے۔ جن سے ہمارا بگڑا حال سنبھل جائے۔ چنانچہ ان کے بطن سے حضرت اشمویل علیہ السلام پیدا ہوئے۔ عبرانی زبان میں اشمو کا مطلب ہے سن لی اور ایل اللہ کا نام ہے۔ ان کی والدہ بیٹے کی بہت دعائیں مانگتی تھیں جب یہ پیدا ہوئے تو اشموایل یعنی رب نے میری دعا سن لی یہی ان کا نام ہو گیا۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے فرزند کے لئے بہت دعائیں کیں اور ہمیشہ دعا کے آخر میں کہتے اسمع یا ایل یعنی اے رب میری سن لے۔ جب فرزند پیدا ہوئے تو ان کا نام اسی مناسبت سے اسماعیل رکھا۔ جب حضرت اشموایل بڑے ہوئے تو انہیں بیت المقدس میں ایک عالم کے سپرد کیا گیا۔ انہوں نے انہیں اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا اور آپ سے بہت محبت کرنے لگے۔ جب آپ سن بلوغ کو پہنچے تو ایک رات عالم کے پاس آرام کر رہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس عالم کی آواز میں پکارا یا اشموایل۔ آپ جھٹ پٹ اٹھے اور شیخ سے بولے۔ اے باواجان کیا ہے کیوں بلایا ہے شیخ نے خیال کیا کہ

Marfat.com

اگر میں کہدوں کہ میں نے نہیں بلایا ہے تو ڈر جائیں گیا س لیے کہا کہ جاؤ جاکر سو جاؤ۔ یہ پھر سو گئے پھر وہی آواز سنی اور شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ کیا ارشاد ہے۔ فرمایا جاؤ جاکر سو جاؤ اگر اب ہم بلائیں تو نہیں بولنا۔ آپ جاکر سو گئے۔ تیسری بار حضرت جبرئیل علیہ السلام ظاہر ہو کر آپ کے سامنے آئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنایا اپنی قوم کے پاس جایئے اور تبلیغ احکام فرمایئے۔ چنانچہ آپ اپنی قوم کے پاس آئے بنی اسرائیل چونکہ پیغمبروں کے قتل کرنے اور سخت نافرمانی کرنے کے عادی ہو چکے تھے انہیں جھٹلانے لگے اور بولے آپ اتنی جلدی نبی بن گئے۔ اچھا اگر آپ نبی ہیں تو ہمارے واسطے کوئی بادشاہ مقرر کیجئے جس کے ساتھ ہم کفار پر جہاد کر سکیں۔ خیال رہے کہ اس زمانے میں انبیاء کا فتویٰ ہوتا تھا اور سلاطین جاری کرتے تھے۔ گویا خلق کے حاکم سلطان اور سلطان کے حاکم نبی ہوتے تھے۔ بنی اسرائیل کے عرض کرنے پر حضرت اشموایل علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ مولیٰ ان پر کوئی بادشاہ مقرر کردے تو انہیں ایک لاٹھی عطا ہوئی اور فرمایا گیا کہ اس سے اسرائیلیوں کو ناپو جس کا قد اس کے برابر ہو وہی بادشاہ ہے۔ نیز بیت المقدس میں سے ایک شیشہ تیل بھر لو اور کاگ لگا کر رکھو جس شخص کے داخل ہونے پر تیل جوش مارے اور کاگ نکل پڑے وہی بادشاہ ہے۔ اسی نشانی سے سب کو آزمایا گیا۔ کوئی پورا نہ اترا۔ طالوت کے والد چمڑے کی تجارت کرتے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی پلاتے تھے۔ اتفاقاً ان کا ایک گدھا کھو گیا تھا انہوں نے طالوت اور اپنے غلام کو تلاش کے لئے بھیجا راستے میں حضرت

Marfat.com

اشموائیل کا مکان پڑا۔ غلام نے طالوت سے کہا کہ آؤ ان نبی سے پوچھو کہ ہمارا گدھا کہاں ہے کیوں کہ پیغمبر پر کوئی بات چھپی نہیں رہتی۔ انہوں نے کہا چلو یہ دونوں اندر پہنچے اور اپنے گدھے کے متعلق عرض کرنے لگے کہ اچانک تیل نے جوش مارا اور شیشی کا کاگ دور جا پڑا۔ آپ نے ان دونوں کو عصا سے ناپا طالوت کا قد اس کے برابر نکلا تو آپ نے وہ تیل ان کے سر میں ملا اور فرمایا کہ اے طالوت میں بحکم پروردگار تمہیں بنی اسرائیل کا بادشاہ بناتا ہوں جاؤ لشکر تیار کر کے قوم عمالقہ کا مقابلہ کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں شاہی خاندان سے نہیں ہوں۔ میری قوم اور پیشے کی مناسبت سے بنی اسرائیل مجھے اچھی نگاہوں سے نہیں دیکھیں گے۔ فرمایا کہ تم رب کے انتخاب میں آچکے ہو۔ عرض کیا اس کی نشانی کیا ہے۔ فرمایا کہ نشانی یہ ہے کہ تم جا کر دیکھو کہ تمہارے گدھے بغیر ڈھونڈے گھر پہنچ گئے۔ پھر آپ نے ان کی سلطنت کا بنی اسرائیل میں اعلان فرمایا جس پر اسرائیلیوں نے کافی واویلا مچایا اور رب کی نافرمانی پر اتر آئے۔

﴿۲۰۴﴾ در منثور میں ہے کہ طالوت کا نام شادل ابن قیس ابن اشال ابن ضرار ابن یحرب ابن افیحہ ابن انس ابن بن یامین ابن یعقوب علیہ السلام ابن اسحاق علیہ السلام ابن ابراہیم علیہ السلام ہے۔ درازی قد کی وجہ سے ان کا لقب طالوت تھا۔

﴿۲۰۵﴾ حضرت اسحاق علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے صاحب زادے حضرت سارہ کے بطن سے تھے۔ ۲۰۶۰ قبل مسیح میں پیدا

Marfat.com

ہوئے اور ۱۸۸۰ق م میں وفات پائی۔

﴿۶۰۶﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے صاحب زادے ۲۰۰۰ قبل مسیح میں پیدا ہوئے اور ۱۸۵۰ق م میں وفات پائی۔ آپ کا دوسرا نام اسرائیل تھا۔

﴿۶۰۷﴾ نوح بن لمک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اجداد میں مشہور نبی ہیں توریت میں جو نسب نامہ درج ہے اس کے اعتبار سے حضرت ابراہیم حضرت نوح کی گیارہویں پشت میں ہیں۔ آپ کا وطن وہی تھا جو تاریخ کے اس ابتدائی دور میں نسل انسانی کا وطن تھا یعنی عراق کا دو آبہ دجلہ وفرات۔ آپ کا زمانہ اندازاً ۲۹۴۸ق م تا ۱۸۹۸ق م سمجھا گیا ہے۔

﴿۶۰۸﴾ طوفان نوح کا تخمینی سال ۳۲۰۰ قبل مسیح ہے۔

﴿۶۰۹﴾ کشتی نوح کوئی چھوٹی موٹی ڈونگیا یاناؤ نہیں تھی محققین اثریات کا خیال ہے کہ یہ خاصا بڑا جہاز تھا اوپر نیچے تین درجوں کا اور اس کی پیمائش توریت میں حسب ذیل بیان ہوئی ہے۔ لمبائی ۳۰۰ ہاتھ اور چوڑائی ۵۰ ہاتھ اور اونچائی تین ہاتھ تھی۔ گویا اتنا بڑا مسافر جہاز تھا جو برطانیہ اور امریکہ کے درمیان عموماً چلتے ہیں حسب روایت توریت یہ جہاز ۱۵۰ دن یا پانچ ماہ تک چلتا رہا۔

﴿۶۱۰﴾ حضرت ہود علیہ السلام سامی نسل کے قدیم ترین پیغمبروں میں سے ہوئے ہیں۔ عرب آپ سے بخوبی واقف تھے۔ جنوبی عرب میں آج بھی قبر نبی ہود کے نام سے ایک مقام مرجع خلائق وزیارت گاہ ہے جس کا ذکر انگریز سیاح

Marfat.com

برابر کرتے ہیں بعض اہل علم کا خیال ہے کہ آپ ہی کا نام توریت میں عبر کر کے آیا ہے۔

﴿۶۱۱﴾ عاد ایک قدیم عرب قوم کا نام ہے جو جنوبی عرب میں آباد تھی اور اس کے حدود مشرق میں خلیج فارس کے شمال سے مغرب میں بحر قلزم کے جنوب تک وسیع تھے۔ گویا آج کے یمن عمان وغیرہ سب اس میں شامل تھے اور ان کا پایہ تخت یمنی شہر حضر موت تھا۔ قوم کا نام اپنے مورث اعلیٰ کے نام پر ہے۔ اپنے زمانے کی متمدن ترین قوم تھی۔ اپنے لمبے لمبے سفروں کے لئے ضرب المثل۔ جسمانی حیثیت سے بڑے قد آور اور قوی ہیکل لوگ تھے۔

﴿۶۱۲﴾ قوم ثمود کا نام اپنے مورث اعلیٰ کے نام پر ہے اور مشہور نسب نامہ یہ ہے۔ ثمود بن جیثر بن ارم بن سام بن نوح۔ عاد جس طرح جنوبی اور مشرقی عرب کے مالک تھے ثمود اس کے مقابل مغربی اور شمالی عرب پر قابض تھے ان کے دارالحکومت کا نام حجر تھا یہ شہر حجاز سے شام جانے والے قدیم راستے پر واقع تھا۔ اب اس شہر کو مدائن صالح کہتے ہیں۔ یہ شمالی عرب کی ایک زبردست قوم تھی فن تعمیر میں عاد کی طرح اس کو بھی کمال حاصل تھی پہاڑوں کو کاٹ کر مکان بنانا پتھروں کی عماتیں اور مقبرے تیار کرنا اس قوم کا خاص پیشہ تھا۔ یہ یادگاریں اب تک باقی ہیں ان پر ارامی و ثمودی خط میں کتنے ہی کتبے منقوش ہیں۔

﴿۶۱۳﴾ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کی درخواست معجزہ قبول کر کے ایک اونٹنی کسی عجیب طریقہ سے پیدا کر دی تھی اور پیغمبر کو حکم دے دیا تھا

Marfat.com

کہ کوئی اسے چھیڑے نہیں۔ یہ آپ آزادانہ گھومتی پھرے گی اور جس وقت کوئی اسے نقصان پہنچائے گا بس وہی گھڑی عذاب الٰہی کی ہو گی۔ انگریز مترجم سیل نے فرنگی سیاحوں کے مشاہدات کے حوالے سے لکھا ہے کہ جس پہاڑ سے وہ اونٹنی بر آمد ہوئی تھی اس میں اب ایک شگاف ساٹھ فٹ کا موجود ہے۔ اور جزیرہ نمائے سینا میں جبل موسیٰ کے قریب ناقۃ النبی کا نقش قدم آج بھی زیارت گاہ خلائق ہے۔

﴿۶۱۴﴾ کوہ جودی کوہستان اراراط کی اس چوٹی کا نام ہے جو جبل وام کے جنوب مغرب میں واقع ہے اس جوار میں کردوں کی زبان پر آج تک یہ روایت چلی آرہی ہے کہ کشتی نوح یہیں آکر رکی تھی۔

﴿۶۱۵﴾ حضرت یوسف علیہ السلام کا زمانہ بقول اغلب ۱۹۱۰ تا ۱۸۰۰ قبل مسیح تھا۔ مولد و مسکن ارض فلسطین میں وادی حجبرون تھا جسے اب الخلیل کہتے ہیں اور جو یروشلم سے ۱۸ میل جنوب مغرب میں واقع ہے۔ ولادت حضرت یعقوب علیہ السلام کی سب سے چہیتی بیوی راحیل کے بطن سے ہوئی۔

﴿۶۱۶﴾ اصحاب کہف کے غار پر ایک برنجی تختی لگادی گئی تھی جس پر ان کے نام نسب اور مختصر حکایت درج تھی اور اسی مناسبت سے یہ اصحاب الرقیم بھی کہلائے۔ رقیم کا مطلب کتبہ یا لوح مزار ہے۔

﴿۶۱۷﴾ اصحاب کہف کے مسکن یا وطن کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ شہر افسوس جس کے کھنڈر پر موجودہ شہر ایاسلوک قائم ہے۔ سمرنا سے ۳۶ میل اور سمندر سے کل ۶ میل کے فاصلے پر ایشیائے کوچک میں واقع ہے۔

Marfat.com

﴿۶۱۸﴾ اصحاب کہف کے بارے میں کتب تفسیر میں زیادہ تفصیل نہیں ہے کہتے ہیں کہ رومی شہنشاہ ڈی سیس یا دقیانوس (متوفی ۲۵۱ء) اپنے مذہب میں بہت غلو رکھتا تھا مسیحی مذہب نیا نیا اسی کے زمانے میں سلطنت روم میں پھیل رہا تھا اس نے عیسائی موحدین پر سختی شروع کردی اس سے تنگ آکر چند شریف نوجوان اس شہر سے نکل کھڑے ہوئے اور قریب کے ایک پہاڑی غار میں جاکر پناہ لی۔ وہاں ان پر ایک غیر طبعی بلکہ خارق عادت نیند مسلط ہوگئی اور وہ کچھ اوپر تین سو سال تک سوتے رہے اور جب ایک اعجازی س طریقے سے جاگے تو خود رومی حکومت کا مذہب اسی درمیان شرک سے مسیحیت میں تبدیل ہوچکا تھا۔ حافظ ابن کثیر نے اپنا خیال غالب یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ قصہ ظہور مسیح سے قبل کا ہے اور یہودیت کا ہے ہمارے زمانے کے بھی بعض مصنفین نے حکایات بنی اسرائیل سے یہ اخذ کیا ہے کہ یہ قصہ ۱۶۱ ق م کا ہے جب ملک شام کے ظالم بادشاہ انطیوکیس چہارم نے بیت المقدس کو مسمار کرکے اس کی جگہ زمیس دیوتا کے مندر کی بنیاد ڈالی تھی اور مکابی خاندان کے پانچ یا سات بہادر نوجوان پہاڑ کے غار میں پناہ گزیں ہوکر راہ حق میں شہید ہوگئے تھے۔

﴿۶۱۹﴾ حضرت لوط علیہ السلام بن حاران بن تارح ' حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے حقیقی بھتیجے تھے آپ نے جس ملک کو اپنا وطن بنایا تھا وہ شرق یردن یعنی شام کا جنوبی علاقہ تھا جو دریائے یردن کے اردگرد ہے۔

﴿۶۲۰﴾ حضرت شعیب علیہ السلام کا نام توریت میں کہیں تیرو آیا ہے

Marfat.com

اور کہیں حوباب۔ ہماری تفسیروں میں نسب نامہ یوں درج ہے شعیب بن میکیل بن یشجر بن مدین بن ابراہیم۔

﴿۶۲۱﴾ مدین شہر کا محل وقوع بحر احمر کا ساحل عرب تھا کوہ طور کے جنوب مشرق میں شمالاً جنوباً عرض البلد ۲۹ درجہ ۲۹ دقیقہ اور ۲۷ درجہ /۳۹ دقیقہ کے درمیان۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک زوجہ محترمہ بی بی قطورہ تھیں۔ انہیں کے بطن سے ایک صاحب زادہ مدین نامی تھے۔ شہر آباد ہوا اور قدیم دستور کے مطابق انہیں کے نام سے موسوم ہوا۔

﴿۶۲۲﴾ حضرت عزیر علیہ السلام کو توریت میں عزرا کہا گیا ہے۔ آپکی وفات غالباً ۴۵۸ قبل مسیح ہوئی تھی۔ یہود کے مذہبی نوشتوں میں زیادہ تر 'کاتب' کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ بخت نصر بادشاہ (متوفی ۵۶۱ ق م) کے حملہ اور کامل تباہی اور بربادی کے بعد جب توریت کے نسخے یہود کے پاس سے بالکل غائب ہوگئے تو حضرتِ عزیر نے توریت کو از سر نو اپنی یادداشت سے لکھ دیا۔

﴿۶۲۳﴾ حضرت یونس علیہ السلام کے نام توریت میں جوناہ یا یوناہ آیا ہے ان کا زمانہ آٹھویں صدی قبل مسیح کے وسط کا ہے۔ ان کا معاصر اسرائیلی بادشاہ یربعام تھا جس کا زمانہ ۷۸۱ ق م تا ۷۴۱ ق م ہے۔ حضرت یونس شہر نینوا کے باشندے تھے جو اپنے زمانے میں اسیریا کی پر قوت سلطنت کا پایہ تخت تھا اور آج ملک عراق میں جہاں موصل ہے اس کے مقابل دریائے دجلہ کے بائیں کنارے پر واقع ہے۔ اس وقت شہر کا رقبہ ۱۸۰۰ ایکٹر تھا۔ اس کی قدامت کا اندازہ اس سے

Marfat.com

ظاہر ہے کہ اس کا ذکر حمورابی کے نوشتوں میں ملتا ہے یعنی ۲۲۸۵ قبل مسیح تک۔

﴿۶۲۴﴾ یاجوج وماجوج۔ بظاہر وہ منگولی قبیلے کے تھے جو پہاڑوں کی دوسری طرف آباد تھے اور کبھی کبھی موقع پاکر یلغار کر دیتے تھے۔ ترکوں کے درمیان گھس آتے تھے۔ یاجوج کا اشتقاق اہل لغت نے مادّہ اجّ سے کیا ہے جس کے معنی آگ کے شعلہ مارنے اور پانی کے تموج و تلاطم کے ہیں۔ ان کے یہ نام ان کی شدت شورش کی بناء پر پڑے۔ بعض نے انھیں اسماء عجمی بھی کہا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ ماجوج قوم کا نہیں مقام کا نام ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ ماجوج یافث بن نوح کی نسل سے ہے۔ عام طور پر ان لوگوں کی سکونت ایشیائے کوچک اور آرمینیا میں سمجھی گئی ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ وہی قومیں ہیں جو سیتھین کہلاتی ہیں۔ قرآنی اشاروں سے تو بس اتنا پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی شورہ پشت وشورش پسند پہاڑی قبیلے تھے اور جو آبادیاں ان کی تاخت کی زد میں تھیں انھوں نے ذوالقرنین سے عرض کی کہ ہم سخت پریشان ہیں۔ کہیے تو ہم چندہ فراہم کر دیں اور آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایسی حد فاصل قرار دے دیں جسے توڑ کر یہ حملہ آور نہ ہو سکیں۔ ذوالقرنین نے لوگوں کی اس درخواست کے جواب میں کہا مال و خزانہ تو میرے پاس خود ہی کافی ہے مجھے تمہاری مالی مدد کی ضرورت نہیں البتہ تم ہاتھ پیر سے میری مدد کرو۔ مجھے ضرورت مزدوروں اور کاریگروں کی ہے۔ چنانچہ سامان جمع ہو گیا اور دیوار کی تعمیر شروع ہو گئی۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ بنیادیں وغیرہ تو پتھر سے بھری گئی ہوں گی اور اوپر سے اس درہ کو

Marfat.com

لوہے کی چادروں کے دروازے سے بند کیا گیا ہوگا۔ صدیوں بعد سیاحوں کے مشاہدے میں ایک آہنی دیوار مقام دربند میں نظر آئی اور اس کا نام سدّ سکندری ہی مشہور تھا۔ اور وہ پھاٹک باب الحدید کہلاتا ہے۔ یہ دربند وہ نہیں جو بحر قزوین کے مشرقی ساحل پر علاقہ وسط ایشیا کے مشرقی حصہ میں ضلع حصار میں واقع ہے۔ بخارا سے کوئی ۱۵۰ میل جنوب مشرق میں ۳۸ درجہ شمال عرض البلد اور ۶۷ درجہ مشرق طول البلد ہے۔ اس کا ذکر مشہور یوروپین سیاح مار کو پولو نے اپنے سفرنامہ میں بھی کیا ہے۔

﴿۶۲۵﴾ حضرت زکریا علیہ السلام کی رسالت کا اثبات صرف قرآن مجید کرتا ہے یہود اور نصرانی دونوں ان کی رسالت کے منکر ہیں۔ نصرانیوں کے یہاں ان کی حیثیت ہیکل بیت المقدس کے ایک بزرگ مجاور اور خادم کی ہے۔

﴿۶۲۶﴾ حضرت زکریا علیہ السلام کی اہلیہ کا نام حضرت ایشیع تھا۔

﴿۶۲۷﴾ حضرت ادریس علیہ السلام وہی نبی ہیں جن کا نام توریت میں حنوک آیا ہے۔ یہ قابیل کے فرزند اکبر تھے یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے پوتے۔ بعض مورخین نے ان کا زمانہ ۳۲۸۴ تا ۳۰۱۷ قبل مسیح متعین کیا ہے۔

﴿۶۲۸﴾ حضرت ایوب علیہ السلام اسرائیلی تو نہ تھے اسحاقی ابراہیمی تھے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پانچویں پشت میں حضرت اسحاق علیہ السلام کے بڑے صاحب زادے حضرت یعقوب کے بڑے بھائی عیص کی اولاد میں تھے۔ عوض کی سرزمین کے باشندے تھے۔ یہ عرب کے شمال مغرب میں فلسطین

Marfat.com

کی مشرقی سرحد کے قریب کا ملک تھا۔

﴿۶۲۹﴾ حضرت ذوالکفل علیہ السلام انبیاء بنی اسرائیل میں سے تھے اور توریت میں آپ کا نام حزقیل نبی آیا ہے۔ بخت نصر تاجدار اسیریا جب یروشلم پر حملہ شدید کر کے ہزاروں اسرائیلیوں کو ۵۹۷ ق۔م۔ میں اپنے ساتھ لے گیا تو ان میں حضرت ذوالکفل بھی شامل تھے۔

﴿۶۳۰﴾ ملک سبا عرب کے جنوب مغربی علاقہ کو کہتے ہیں تقریباً وہی ملک جہاں آج یمن، حضر موت، عسیر واقع ہیں۔ اپنے زمانے میں یہ بڑا زرخیز اور متمول ملک رہ چکا ہے۔ یہاں کی ملکہ کا نام بلقیس تھا۔ مورخین کا بیان ہے کہ اس ملک میں سو سے اوپر دیوی دیوتاؤں کی پوجا ہوتی تھی۔ معبود اعظم سورج دیوتا تھا۔

﴿۶۳۱﴾ ہامان کسی شخص کا نام نہیں بلکہ سرکاری لقب تھا۔ مصر کے ایک بہت بڑے دیوتا کا نام آمن تھا اس کے بڑے پجاری کے اختیارات بادشاہ سے بس کچھ ہی کم ہوتے تھے۔ عجب کیا کہ اس بڑے پجاری کا سرکاری لقب عربی تلفظ میں ہامان ہی ہو۔

﴿۶۳۲﴾ قارون اسرائیلی تھا قبطی نہ تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہم جد اور قریبی عزیز بھی تھا توریت میں قرح نام آیا ہے۔ اور نسب نامہ یوں درج ہے: قرح بن اظہار بن قہات بن یصہر بن ثاہث بن لادی بن یعقوب۔ ثاہث پر جا کر موسیٰ بن عمران کا بھی نسب نامہ مل جاتا ہے اور ثاہث بن لادی جس طرح حضرت موسیٰ کے جد امجد تھے اسی طرح قارون کے بھی تھے۔ اس رشتہ سے

Marfat.com

قارون آپ کے سگے چچا کا بیٹا ٹھہرتا ہے۔ توریت میں ہے کہ اس کو اصل حسد اور دشمنی حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ سے تھی۔ اسرائیلیوں کی ایک چھوٹی سی ٹکڑی، کوئی ۲۵۰ افراد کی، اس کے ساتھ تھی۔ وہ اتنا بڑا سرمایہ دار اور مہاجن تھا کہ ایک مستقل عملہ اس کے ہاں کنجی برداروں کا ہی تھا۔ مختلف تہہ خانوں چور دروازوں، کمروں، الماریوں، ان کے مختلف خانوں، تجوریوں، صندوقچیوں کی کنجیوں کی تعداد سیکڑوں میں تھی۔ یہودی روایات کے مطابق یہ کنجیاں تین سو خچروں پر لد کر چلتی تھیں۔

﴿۶۳۳﴾ حضرت لقمان ایک مقبول اور برگزیدہ بندے تھے۔ کلام جاہلیت میں ایک نہیں اس نام کے تین تین اشخاص کا ذکر ملتا ہے۔ ان میں سے لقمان ثانی کا لقب لقمان حکیم مشہور ہے۔ یہ حضرت داؤد کے ہم عصر تھے ملک حبشہ کے رہنے والے تھے اور ایک آزاد شدہ غلام تھے۔ (ارض القرآن جلد اول صفحہ ۱۸۰) بعض اکابر ان کی نبوت کے بھی قائل ہیں۔ لیکن مسلک جمہور یہی ہے کہ نبی نہ تھے صرف حکیم تھے۔ تاریخ یونان میں ایک حکیم السیپ کا ذکر آیا ہے (۶۱۹ تا ۵۶۴ قبل مسیح) ان کے بعض حالات میں بھی حضرت لقمان کے ساتھ مشابہت ہے۔ ہماری روایتوں میں آتا ہے کہ آپ ملک نوبیا (افریقہ) یا سوڈان کے ایک سیاہ فام غلام تھے۔

﴿۶۳۴﴾ سدّ مارب ایک مشہور تاریخی بند ہے جو پہاڑوں کے پانی کے ذخیرے کے لئے بنایا گیا تھا۔ مارب ملک سبا کا دارالسلطنت تھا۔ موجودہ شہر صنعاء

Marfat.com

سے کوئی ساٹھ میل مشرق میں اور سطح سمندر سے کوئی ۳۹۰۰ فٹ بلند۔ قوم سبا ایک متمدن قوم تھی اس کا یہ کئی میل کا لمبا چوڑا بند سبا کے انجینیروں کی فن کاری کا اعلیٰ نمونہ تھا۔ یہ عظیم الشان بند ظہور اسلام سے کچھ قبل تخمیناً ۵۴۲ء میں ٹوٹا ہے۔ اس کی تباہ کاریوں کے آثار صدیوں تک قائم رہے۔ طول میں یہ بند ۱۵۰ فٹ اور عرض میں ۵۰ فٹ تھا۔

﴿۶۳۵﴾ حضرت الیاس علیہ السلام ایک مشہور اسرائیلی گزرے ہیں۔ توریت میں ان کا نام ایلیاہ آیا ہے۔ وہ بادشاہ اخیب کے ہم عصر ہوئے ہیں جو شمالی مملکت کا فرمانروا تھا۔ اس کا زمانہ ۸۷۶ تا ۸۵۴ قبل مسیح ہوا ہے۔ یہودی عقیدہ ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام کو حضرت ادریس علیہ السلام کی طرح آسمان پر زندہ اٹھالیا گیا۔ حضرت الیاس کی قوم فلسطین کے مغربی وسطی علاقہ سامرہ میں آباد تھی۔ اور وہاں بعل کی پوجا زور و شور سے جاری تھی۔ دراصل بعل پرستی کی ابتداء بادشاہ اخیب کی کسی بیوی سے منسوب کی جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ بعل کسی دیوتا کا نام نہیں تھا بلکہ سب سے بڑی دیوی کا نام تھا۔ حضرت الیاس کے نام کا ایک اور تلفظ الیاسین بھی ہے۔

﴿۶۳۶﴾ جس طرح مصر کے بادشاہوں کا لقب فرعون تھا اسی طرح جنوبی عرب کی سلطنت یمن کے بادشاہوں کا لقب تبع تھا۔ یہ اپنے وقت کے بڑے عظیم الشان اور جلیل القدر فرماں روا تھے۔ اور ان کے حدود سلطنت، لاوہ حمیر، حضر موت اور سارے علاقہ سبا کے شمال میں شمالی عرب تک اور مغرب میں افریقہ تک

Marfat.com

پھیلے ہوئے تھے۔ یہ خاندان کوئی ڈھائی سو سال تک فرماں روا رہا اور ان کے زمانے کا تخمینہ ظہور اسلام سے سات صدیوں قبل کا لگایا گیا ہے۔ اہل لغت کا بیان ہے کہ تبع ان بادشاہوں کو ان کی کثرت اتباع کی بنا پر کہتے ہیں۔ ابن ہشام میں ابن اسحاق کے حوالے سے ہے کہ اس نے مدینہ سے (یمن تک) سڑک بنوادی تھی جب مشرق سے مدینہ کو آیا تھا اور اسی سڑک سے اپنے وطن کو آتا جاتا تھا۔

﴿۶۳۶ الف﴾ حضرت حبقوق ایک نبی تھے جو حضرت دانیال نبی کے ہم زمانہ تھے۔ علیہما السلام۔

••••••••••••••

Marfat.com

چوتھا باب
ملائکہ و دیگر مخلوق

﴿۶۳۷﴾ فرشتے تمام مخلوق سے نو حصے زیادہ ہیں اگرچہ زمین پر بھی رہتے ہیں مگر ان کا اصل مرکز آسمان ہے۔

﴿۶۳۸﴾ رعد ایک فرشتہ ہے جو مینہ برسانے کی خدمت پر مامور ہے اسکے ہاتھ میں ایک آگ کا کوڑا ہے جسے برق کہتے ہیں وہ اس کوڑے سے بادلوں کو ہانکتا ہے۔ بجلی کا چمکنا اسی سے مراد ہے۔

﴿۶۳۹﴾ سیدنا مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ روح ایک فرشتہ ہے۔ جس کے ستر ہزار سر ہیں ہر سر میں ستر ہزار چہرے ہیں ہر چہرے میں ستر ہزار دہن اور ہر دہن میں ستر ہزار زبانیں ہر زبان میں ستر ہزار لغتیں وہ ان سب لغتوں میں کہ ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار ستر جگہ مہا سنکھ ہوئے اللہ عزوجل کی تسبیح کرتا ہے۔ ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ قیامت تک ملائکہ کے ساتھ پرواز کرے گا۔

﴿۶۴۰﴾ ثعلبی نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ روح ایک فرشتہ عظیم ہے آسمان و زمین و جبال و ملائکہ سب سے بڑا۔ اس کا مقام آسمان چہارم میں ہے۔ ہر روز وہ بارہ ہزار تسبیحیں کہتا ہے ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے یہ روح نامی فرشتہ

Marfat.com

بروز قیامت تنہا ایک صف ہوگا اور باقی فرشتوں کی ایک صف۔

﴿۶۴۱﴾ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی اڑان کا عالم یہ ہے کہ دو پروں کے کھولنے اور ان کے سکیڑنے میں تین ہزار برس کا راستہ طے ہو جاتا ہے۔

﴿۶۴۲﴾ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں کہ خوف الٰہی سے ان کا بند بند لرزتا ہے ان میں سے جس فرشتے کی آنکھ سے جو آنسو ٹپکتا ہے وہ گرتے گرتے فرشتہ ہو جاتا ہے کہ کھڑا ہوا رب العزت کی تسبیح کرتا ہے۔

﴿۶۴۳﴾ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر روز کوثر میں ایک غوطہ لگا کر پر جھاڑتے ہیں ہر بوند سے ایک فرشتہ بنتا ہے۔

﴿۶۴۴﴾ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دس مرتبہ حاضر ہوئے تین بار بچپنے میں، سات بار بڑے ہونے کے بعد۔

﴿۶۴۵﴾ جبرئیل عبرانی لفظ ہے۔ جبر کے معنی عبد اور ایل کے معنی خدا جبرئیل کے معنی ہوئے عبد اللہ۔ ان کا اصلی نام عبد الجلیل اور کنیت ابو الفتوح ہے۔

﴿۶۴۶﴾ فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت، نہ کھاتے پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں اور نہ ان میں توالد ہوتا ہے۔

﴿۶۴۷﴾ اگر کوئی حور جنتی اپنی چھنگلی اندھیری رات میں دنیا کے اندر دکھادے تو ساری دنیا روشن ہو جائے۔

﴿۶۴۸﴾ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ پر چوبیس ہزار بار نازل ہوئے حضرت آدم علیہ السلام پر بارہ مرتبہ، حضرت ادریس علیہ السلام پر

Marfat.com

چار مرتبہ، حضرت نوح علیہ السلام پر پچاس مرتبہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیالیس مرتبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر چار سو مرتبہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دس مرتبہ، حضرت ایوب علیہ السلام پر تین مرتبہ اور حضرت یعقوب علیہ السلام پر چار مرتبہ۔

﴿۶۴۹﴾ ملک الموت کا ایک قدم پل صراط پر دوسرا جنت کے تخت پر ہے۔ان کا جسم اس قدر بڑا ہے کہ اگر تمام دریاؤں کا پانی ان کے سر پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے۔

﴿۶۵۰﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ حاملان عرش چار فرشتے ہیں۔ ہر فرشتہ کے چار منہ ہیں۔ان کے قدم ساتویں زمین کے نیچے اس پتھر پر ٹکے ہوئے ہیں جو پانچ سو برس کا دل رکھتا ہے۔

﴿۶۵۱﴾ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو نہایت خوبصورت پیدا کیا ہے ان کے ایک لاکھ چودہ ہزار پر ہیں جن میں برنگ طاؤس دو سبز پر ہیں۔

﴿۶۵۲﴾ حضور اقدس ﷺ نبوت کے شروع زمانے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھ کر بے ہوش ہوگئے تھے۔اس لئے حضرت جبرئیل کو آدمی کی صورت میں بھیجا جانے لگا۔

﴿۶۵۳﴾ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام خیروم ہے۔

﴿۶۵۴﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حوروں کا چہرہ سفید سرخ 'سبز' زرد چار رنگ سے اور بدن زعفران، مشک اور کافور سے 'بال لونگوں

Marfat.com

سے پاؤں کی انگلیوں سے لے کر گھٹنوں تک خوشبودار زعفران سے، گھٹنے سے سینے تک عنبر سے، سینے سے سر تک کافور سے بنایا ہے۔ ایک ایک کے سینے پر اللہ کا اور حور کے خاوند کا نام لکھا ہے۔

﴿۶۵۵﴾ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو حکم دے رکھا ہے کہ صبح شام حاملان عرش کو سلام کیا کریں۔ یہ اس لئے کہ ان کو دیگر فرشتوں پر فضیلت حاصل ہے۔

﴿۶۵۶﴾ دوزخ کے ۱۹ فرشتے موکل ہیں جنہیں زبانیہ کہا جاتا ہے۔ یہ پاؤں سے ہاتھ کا کام لے سکتے ہیں ایک ایک فرشتہ دس ہزار کافروں کو ایک ہاتھ میں دس ہزار کو دوسرے ہاتھ میں دس ہزار کو ایک پاؤں میں دس ہزار کو دوسرے پاؤں میں لے کر داخل دوزخ کر سکتا ہے۔ زبانیہ کے سردار مالک ہیں جو دوزخ کے داروغہ مقرر ہیں۔

﴿۶۵۷﴾ حاملین عرش کا قبلہ عرش اعظم اور ملائکہ بررہ کا قبلہ کرسی اور ملائکہ سفر وغیرہ کا قبلہ بیت المعمور ہے۔

﴿۶۵۸﴾ فرشتے اگر انسانی شکل میں آئیں تو مرد کی شکل میں آتے ہیں عورت کی شکل میں نہیں آتے۔

﴿۶۵۹﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو نہایت خوبصورت پیدا کیا ہے اور ان کو چھ سو پر دیئے ایک ایک پر میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مشرق اور مغرب میں۔ جبرئیل نے جب اپنی ہیئت پر نظر کی تو یہ کہا

Marfat.com

کہ الٰہی تو نے مجھ سے اچھی صورت بھی کسی کو دی ہے۔ جواب ملا کہ نہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے شکرانے کے دو نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بیس ہزار برس کھڑے رہے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل تو نے عبادت کا حق ادا کر دیا۔ ایسی عبادت کوئی نہیں کر سکتا۔ مگر آخری زمانہ میں میرے حبیب اور نبی محمد ﷺ مبعوث ہوں گے اور ان کی گنہ گار امت نہایت ناتواں ہو گی وہ لوگ تھوڑی سی دیر میں بھول چوک کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں گے اور اپنے فکروں میں غرق اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم، میں ان کی نماز کو تیری نماز سے زیادہ پسند کروں گا کیوں کہ وہ میرے حکم سے نماز پڑھیں گے اور تو نے اپنی خوشی سے ادا کی ہے۔

﴿۶۶۰﴾ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر شیطان بنی آدم کے دلوں کو نہ گھیرتا تو وہ آسمان کے فرشتوں کو دیکھ لیتے۔

﴿۶۶۱﴾ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اس کا سر آدمی کا سا ہے اس کے ستر ہزار بازو ہیں اور ہر بازو پر فرشتوں کی ایک ایک جماعت ہے۔ اس کے داہنے رخسار پر سورہ اخلاص اور بائیں پر کلمہ شہادت اور پیشانی پر سورہ فاتحہ لکھی ہوئی ہے۔ اس کے سامنے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں ہیں جو سورہ فاتحہ پڑھا کرتے ہیں اور جب وہ ایاک نعبد و ایاک نستعین کہتے ہیں تو سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے اپنے سر اٹھاؤ میں تم سے خوش ہوں پھر وہ

Marfat.com

درخواست کرتے ہیں کہ امت محمدیہ میں سے جو کوئی فاتحہ پڑھے اے رب اس سے بھی راضی رہ۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اچھا گواہ رہو میں ان سے راضی رہوں گا۔

﴿۶۶۲﴾ فرشتے اجسام نوری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کر لیں۔

﴿۶۶۳﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں حضور ﷺ نے صاحب صور کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کی دائیں طرف جبرئیل ہیں اور بائیں طرف میکائیل۔

﴿۶۶۴﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اجازت ملی ہے کہ حاملان عرش میں سے ایک فرشتے کی عظمت کی حالت بیان کروں اس کے کانوں کی لو سے مونڈھوں تک کا فصل سات سو برس کے راستے کے برابر ہے۔

﴿۶۶۵﴾ صلصائیل ایک فرشتہ ہے۔ جس کے تین بازو ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک حضور اقدس ﷺ کے روضہ انور پر۔ وہ اس لئے کہ کوئی بندہ درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر عرض کرتا ہے کہ یارسول اللہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس درود کو نور کی روشنائی سے نور کے کاغذ پر لکھو اور ہمیں پیش کرو۔ قیامت میں ہم اس کاغذ کو میزان میں رکھیں گے تاکہ وہ جنتی ہو جائے۔

﴿۶۶۶﴾ ذریت شیطان کی مختلف جماعتیں ہیں ان کے نام اور کام الگ الگ

Marfat.com

ہیں۔ چنانچہ وضو میں بہکانے والی جماعت کا نام ولہان ہے اور نماز میں ورغلانے والی جماعت کا نام خزب ہے۔

﴿۶۶۷﴾ رعد اس فرشتے کا نام ہے جو بادلوں پر مقرر ہے اور صاعقہ اس کے کوڑے کا نام ہے جس سے وہ بادلوں کو ہانکتا ہے۔ کبھی اس کوڑے کی آواز سنی جاتی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رعد فرشتہ اس وقت تسبیح کرتا ہے یہ آواز اس تسبیح کی ہوتی ہے اسکی آواز پر سارے فرشتے تسبیح میں مشغول ہو جاتے ہیں ہم کو بھی اس وقت سارے کام بند کر کے ذکر خدا کرنا چاہیئے۔

﴿۶۶۸﴾ جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کا نام عبداللہ ہے اور اسرافیل علیہ السلام کا نام عبدالرحمٰن۔

﴿۶۶۹﴾ ایک بار حضور ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہاری عمر کتنی ہے۔ عرض کیا یہ تو مجھے خبر نہیں۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ ایک تارہ ستر ہزار برس بعد طلوع ہوتا ہے میں نے اس کو بہتر بار نکلتے دیکھا ہے۔ حضور نے فرمایا وہ تارا ہمارا ہی نور تھا۔

﴿۶۷۰﴾ شیطان کی ایک ران میں نر کی علامت ہے اور دوسری میں مادہ کی۔ خود اپنے سے جماع کرتا ہے اور خود حاملہ ہوتا ہے اور خود بچہ جنتا ہے۔

﴿۶۷۱﴾ شیطان شطن سے بنا ہے جس کے معنی ہیں فساد اور فریب، لغت کے مطابق ہر فسادی اور فریبی کو شیطان کہا جاتا ہے۔ شریعت میں ابلیس کو شیطان کہتے ہیں۔

Marfat.com

﴿۶۷۲﴾ تفسیر صاوی میں ہے کہ ساری دنیا حضرت ملک الموت کے دو گھٹنوں کے درمیان ہے۔

﴿۶۷۳﴾ فرشتے دو قسم کے ہیں ایک وہ جن کا کام عبادت الٰہی کرنا ہے جنہیں مقربین کہتے ہیں دوسرے وہ جن کے ذمہ دنیا کے انتظامات ہیں۔ جنہیں مدبرات امر کہتے ہیں۔ یہ مدبرات امر دو قسم کے ہیں ایک وہ جو اللہ کی رحمتیں لاتے ہیں جنہیں روحانیین کہا جاتا ہے دوسرے وہ جو اللہ کا عذاب لاتے ہیں انہیں کروبین کہا جاتا ہے۔

﴿۶۷۴﴾ انسان کے مرتے وقت تین قسم کے فرشتے آتے ہیں۔ ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام جان نکالنے کے لئے ' سات فرشتے ان کا تعاون کرنے کے لئے، باقی تاحد نظر فرشتے بشارت دینے یا ڈرانے کیلئے۔

﴿۶۷۵﴾ تفسیر عزیزی نے ابن جریر اور ابن ابی حاتم وغیرہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانے میں انسان بہت بدعمل ہوگئے۔ فرشتوں نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ مولا انسان بہت بدکار ہے۔ خیال رہے کہ پیدائش آدم علیہ السلام سے پہلے فرشتوں نے اپنا استحقاق خلافت بیان کیا تھا۔ اب ان کا مقصد یہ اظہار کرنا تھا کہ انسان خلافت کے قابل نہیں ہے اسے معزول کر دیا جائے یا کم از کم خلیفہ یہ رہے اور وزیر ہم تاکہ اس کے بگڑے ہوئے کام سنبھال لیا کریں۔ رب تعالیٰ کا ارشاد ہوا کہ اس کو غصہ اور شہوت دیا گیا ہے جس سے وہ گناہ کرتا ہے اگر یہ چیزیں تم کو ملیں تو تم بھی گناہ

Marfat.com

کرنے لگو گے۔ فرشتے بولے کہ مولائے کریم ہم تو گناہ کے پاس بھی نہ جائیں گے خواہ کتنا ہی غصہ اور شہوت ہو۔ حکم ربی ہوا کہ اچھا تم اپنی جماعت میں سے اعلیٰ درجہ کے پرہیزگار فرشتوں کو چھانٹ لو ہم ان کو غصہ اور شہوت دیدیتے ہیں پھر امتحان ہو جائے گا۔ چنانچہ ہاروت اور ماروت جو بڑے ہی عبادت گزار فرشتے تھے انتخاب میں آ گئے۔ حق تعالیٰ نے ان کو غصہ اور شہوت دے کر شہر بابل میں اتار دیا اور فرمایا کہ تم قاضی بن کر لوگوں کا فیصلہ کیا کرو اور اسم اعظم کے ذریعہ روزانہ شام کو آسمان پر آجایا کرو۔ یہ دونوں ایک ماہ تک ایسے ہی آتے جاتے رہے۔ اتنے عرصے میں ان کے عدل وانصاف کا چرچا ہو گیا اور بہت مقدمے ان کے پاس آنے لگے۔ ایک روز ایک حسین و جمیل عورت آئی جس کا نام زہرہ تھا یہ ملک فارس کی رہنے والی تھی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ اس کا نام بیدخت تھا اور زہرہ لقب۔ اس عورت نے اپنے شوہر کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ ہاروت ماروت اسے دیکھتے ہی فریفتہ ہو گئے اور اس سے برے کام کی خواہش ظاہر کی۔ اس نے کہا کہ میرا دین اور ہے تمہارا اور یہ اختلاف ہمارے اختلاط میں آڑ ہے۔ دوسرے میرا شوہر بہت غیرت مند ہے اگر اسے خبر لگ گئی تو مجھے قتل کر دے گا۔ لہٰذا پہلے تو تم لوگ میرے بت کو سجدہ کرو پھر میرے شوہر کو قتل کرو پھر میں تمہاری اور تم میرے۔ انہوں نے انکار کیا وہ چلی گئی۔ مگر ان کے دلوں میں عشق کی آگ بھڑک اٹھی تھی۔ آخر اسے پیغام بھیجا کہ ہم تیرے گھر آنا چاہتے ہیں۔ وہ بولی سر آنکھوں پر۔ یہ دونوں اس کے گھر پہنچے اس

Marfat.com

نے اپنے آپ کو آراستہ کیااوران سے بولی کہ آپ مجھے اسم اعظم سکھادیں یا بتوں کو سجدہ کریں یا میرے شوہر کو قتل کریں یا شراب پی لیں۔انہوں نے سوچا کہ اسم اعظم اسرار الٰہی ہے اس کو ظاہر کرنا ظلم ہے بت پرستی کرنا شرک ہے اور قتل حق العباد کی خلاف ورزی۔لاؤ شراب پی لیں ۔چنانچہ شراب پی جب شراب پی کر مست ہوگئے تو اس نے ان سے بتوں کو سجدہ بھی کرالیا۔ان کے ہاتھوں شوہر کا قتل بھی کرالیا اور اسم اعظم بھی پوچھ لیا۔وہ تو اسم اعظم پڑھ کر صورت بدل کر آسمان پر پہنچ گئی۔حق تعالیٰ نے اس کی روح کو زہرہ ستارے سے متصل کیا اور شکل اس کی زہرہ ستارے کی طرح ہوگئی۔جب ہاروت ماروت کا نشہ اترا تو یہ اسم اعظم بھول چکے تھے اور اپنے کیے پر نادم تھے۔حق تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ انسان میری تجلی سے دور رہتا ہے۔یہ دونوں شام کو حاضر بارگاہ ہوتے تھے پھر بھی شہوت سے مغلوب ہوکر سب کچھ کر بیٹھے اگر انسانوں سے گناہ سرزد ہوں تو کیا تعجب ہے۔تمام فرشتوں نے اپنی خطا کا اعتراف کیا اور زمین والوں پر بجائے لعن وطعن کرنے کے ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے لگے۔پھر ہاروت ماروت حضرت ادریس علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوکر شفاعت کے طالب ہوئے۔آپ نے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی۔بہت روز کے بعد حکم الٰہی آیا کہ ان کو اختیار دیجئے کہ یہ یا تو دنیاوی عذاب قبول کریں یا آخرت کا۔حضرت ادریس علیہ السلام نے انہیں حکم الٰہی پہنچایا۔انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ دنیا کا عذاب فانی اور آخرت کا ابدالاباد تک باقی ہے ہم کو دنیاوی عذاب

Marfat.com

منظور ہے۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ان دونوں کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر بابل کے کنویں میں اوندھا لٹکا دیا جائے۔ اس کنویں میں آگ بھڑک رہی ہے اور یہ لٹکے ہوئے ہیں اور فرشتے باری باری کوڑے مارتے ہیں۔ سخت پیاس کی وجہ سے ان کی زبانیں باہر لٹکی ہوئی ہیں۔

﴿۶۷۶﴾ فرشتوں کی تخلیق منگل کے دن ہوئی۔

....

Marfat.com

پانچواں باب

کتب سماوی وذکر الٰہی ودعا

﴿۶۷۷﴾ حضرت ابراھیم علیہ السلام کو صحیفے رمضان المبارک کی یکم یا تینؑ تاریخ کو عطا ہوئے۔

﴿۶۷۸﴾ حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور ۱۸ یا ۱۲ رمضان کو ملی۔

﴿۶۷۹﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توریت ۶ رمضان کو عطا ہوئی۔

﴿۶۸۰﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل مقدس ۱۲ یا ۱۳ رمضان کو دی گئی۔

﴿۶۸۱﴾ توریت شریف میں ایک ہزار سورتیں تھیں اور ہر سورت میں ایک ہزار آیتیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اس کتاب کو کون پڑھ سکے گا اور کون حفظ کر سکے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ میں اس سے اعلیٰ شان والی کتاب نبی آخر الزماں پر اتاروں گا لیکن ان کی امت کے بچوں تک کو یاد ہو گی۔

﴿۶۸۲﴾ رب تعالیٰ نے سات چیزوں کو کریم فرمایا ہے: اپنی ذات کو ' قرآن کو' موسیٰ علیہ السلام کو' نیک اعمال کے ثواب کو' عرش کو' جبرئیل علیہ

Marfat.com

السلام کو اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے اس خط کو جو بلقیس کے پاس گیا تھا۔

﴿۶۸۳﴾ توریت شریف میں ہمارے حضور ﷺ کا حلیہ مبارک درج تھا کہ نبی آخر الزماں خوبصورت گھنگریالے بالوں والے' سرگیں آنکھوں والے میانہ قد ہیں۔ یہودیوں نے مٹا کر یوں لکھ دیا کہ بہت دراز قد ہیں' آنکھیں کنجی اور نیلی اور بال الجھے ہوئے ہیں۔

﴿۶۸۴﴾ زبور کا مطلب ہے لکھی ہوئی کتاب۔ اس میں ڈیڑھ سو سورتیں تھیں جن میں۔ احکام شریعت بہت تھوڑے سے تھے' حکمت و وعظ و حمد الٰہی وغیرہ زیادہ تھیں۔

﴿۶۸۵﴾ ایک روایت میں ہے کہ ابراھیمی صحیفے رمضان کی پہلی رات کو توریت شریف رمضان کی چھٹی رات کو' انجیل مقدس تیرھویں رات کو اور قرآن کریم چوبیس رمضان کو اترا۔

﴿۶۸۶﴾ سب سے پہلے سبحان اللہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرش الٰہی کی عظمت کو دیکھ کر کہا تھا۔

﴿۶۸۷﴾ سب سے پہلے الحمد للہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا جب ان میں روح پھونکی گئی۔

﴿۶۸۸﴾ سب سے پہلے لا الٰہ الا اللہ نوح علیہ السلام نے کہا طوفان دیکھ کر۔

﴿۶۸۹﴾ سب سے پہلے اللہ اکبر حضرت ابراھیم علیہ السلام نے کہا حضرت اسمعیل علیہ السلام کا فدیہ دنبہ کی صورت دیکھ کر۔

Marfat.com

﴿۶۹۰﴾ پچھلی آسمانی کتابیں معجزہ نہ تھیں صرف قرآن شریف آسمانی کتاب بھی ہے اور معجزہ بھی۔

﴿۶۹۱﴾ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ توریت میں سب سے پہلی آیت وہی ہے جو سورہ انعام کی پہلی آیت ہے۔

﴿۶۹۲﴾ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جن تختیوں پر توریت لکھی گئی تھی وہ لکڑی کی تھیں۔ سعید ابن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرخ یاقوت کی تھیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ زمرد کی تھیں۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ بیری کی لکڑی کی تھیں۔ وہب کہتے ہیں کہ پتھر کی تھیں۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سات تھیں۔ وہب فرماتے ہیں کہ کل دس تھیں مقاتل کہتے ہیں کہ کل نو تھیں۔ ربع بن انس کہتے ہیں کہ جب توریت اتری ہے تو ستر اونٹ کا وزن تھیں۔ توریت شریف صرف چار صاحبوں نے حفظ کی: حضرت موسیٰ علیہ السلام' حضرت یوشع بن نون' حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام۔ عام مفسرین کہتے ہیں کہ ان تختیوں کی لمبائی موسیٰ علیہ السلام کے قد کے برابر یعنی دس ہات تھی۔

﴿۶۹۳﴾ قرآن عظیم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ طویل ذکر کسی کا نہیں ہے۔

﴿۶۹۴﴾ آسمانی صحیفے کل ایک سو چار نازل ہوئے۔ دس صحیفے آدم علیہ السلام پر' پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر' تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر' دس حضرت ابراھیم علیہ السلام پر' زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر' توریت

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر' انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا۔

﴿٦٩٥﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب بازار میں کسی کو قرآن شریف پڑھتے دیکھتے تو فرماتے کاش میری زندگی میں کوئی حاکم پیدا ہو جو قرآن بیچنے والے کے ہات کٹوا لے۔ بعد میں حضرت عبداللہ ابن عباس' محمد ابن حنفیہ' امام محمد باقر اور امام جعفر صادق' یہاں تک کہ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہم نے قرآن شریف کی فروخت کے جواز کا فتویٰ دیا۔

﴿٦٩٦﴾ حضرت امام فخر الدین رازی نے صرف اعوذ سے دس ہزار مسائل نکالے ہیں۔ ایک بزرگ نے بسم اللہ کی تقریباً چار لاکھ ترکیبیں کی ہیں۔

﴿٦٩٧﴾ قرآن عظیم کا نزول انجیل کے چھ سو سال بعد ہوا۔

﴿٦٩٨﴾ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہر چیز کا ایک سردار ہوتا ہے پس سید البشر آدم ہیں اور سید الاولاد آدم میں ہوں اور سید روم کے صہیب ہیں' سید فارس کے سلمان' سید حبش کے بلال اور سردار درختوں کا بیری کا درخت' اور چڑیوں کا گدھ' اور مہینوں کا رمضان اور دنوں کا جمعہ اور کلاموں میں عربی اور عربی میں قرآن اور قرآن میں سورہ بقرہ ہے۔ (حاشیہ دلائل الخیرات)

﴿٦٩٩﴾ قرآن کریم کی بارہ سو سے زیادہ تفاسیر لکھی جاچکی ہیں۔

﴿٧٠٠﴾ صرف اردو میں قرآن کریم کے تراجم کی تعداد اس وقت تین سو سے اوپر ہے۔

﴿٧٠١﴾ لاطینی زبان میں کلام پاک کا ترجمہ سب سے پہلے ۱۵۴۳ء میں

Marfat.com

سوئٹزرلینڈ سے شائع ہوا۔

﴿۷۰۲﴾ جرمن میں قرآن عظیم کا ترجمہ سب سے پہلے مشہور جرمن مصلح اور پروٹسٹنٹ فرقے کے بانی مارٹن لوتھر نے کیا۔ اس ترجمہ سے متاثر ہو کر ہی اس نے دین مسیحی کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا تھا۔

﴿۷۰۳﴾ ڈچ (ولندیزی) زبان میں پہلا ترجمہ عریش القرآن کے نام سے ۱۹۴۱ء میں ہیمبرگ سے شائع ہوا۔

﴿۷۰۴﴾ کلام اللہ کا سب سے پہلا روسی ترجمہ ۱۷۷۶ء میں سینٹ پیٹرز برگ میں چھپا۔

﴿۷۰۵﴾ فارسی میں قرآن مجید کا سب سے پہلا ترجمہ غالباً وہ ہے جو شیخ سعدی شیرازی متوفی ۶۹۱ھ نے کیا۔

﴿۷۰۶﴾ قرآن شریف کا بنگلہ ترجمہ پونتھی ادب کی زبان میں ۱۸۱۸ء میں شائع ہوا تھا یہ صرف آخری پارے کا ترجمہ تھا۔

﴿۷۰۷﴾ کلام ربانی کا قدیم ترین ہندی ترجمہ آج سے تقریباً گیارہ سو سال پہلے ہوا۔ یہ ترجمہ ۸۸۳ء میں ایک ہندو راجہ مہروک نے کروایا تھا جو کشمیر اور پنجاب کے علاقے کا حکمراں تھا۔

﴿۷۰۸﴾ قرآن پاک میں اعراب یعنی زبر زیر پیش وغیرہ علامتیں حجاج بن یوسف ثقفی نے لگوائی تھیں۔

﴿۷۰۹﴾ قرآن عظیم کی کل مدت نزول تقریباً ۲۲ سال دو ماہ اور چودہ دن ہے۔

Marfat.com

﴿۷۱۰﴾ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ وہ مستقل کتابت وحی کی خدمت پر مامور رہے اور وصال سے پہلے دو بار حضور اقدس ﷺ کو پورا قرآن سنایا۔

﴿۷۱۱﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سرکاری طور پر ایک مکمل نسخہ (مصحف) تیار کرایا جس کی نگرانی کتابت وغیرہ حضرت زید بن ثابت کے سپرد کی گئی۔ اسی مصحف سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نقلیں تیار کرا کے مختلف دیار و امصار میں ارسال کیں۔

﴿۷۱۲﴾ تمام قرآن میں سات سو جگہ نماز کی تاکید آئی ہے۔

﴿۷۱۳﴾ کلام پاک میں ڈیڑھ سو مقامات پر خیرات کی تاکید کی گئی ہے۔

﴿۷۱۴﴾ قرآن عظیم میں ستر سے زیادہ جگہوں پر دعا مانگنے کی تاکید ہے۔

﴿۷۱۵﴾ قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کو گیارہ جگہ یاایھا النبی کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔

﴿۷۱۶﴾ حضرت محی الدین ابن عربی کا قول ہے کہ قرآن عظیم میں ستر ہزار علوم ہیں۔

﴿۷۱۷﴾ عام طور پر یہ بات مشہور ہے کہ قرآن کریم میں ۵۴۰ رکوع ہیں حالانکہ قرآن مجید میں کل رکوع کی تعداد ۵۵۸ ہے۔

﴿۷۱۸﴾ ابتداء میں قرآن کریم چمڑے کے ٹکڑوں پر خط کوفی میں لکھا جاتا تھا۔

﴿۷۱۹﴾ رسول اکرم ﷺ نے اپنے زمانہ رسالت میں قرآن عظیم کی ہر

Marfat.com

آیت اور ہر سورت تحریر کرادی تھی۔

﴿۷۲۰﴾ تمام قرآن میں بارہ جگہ امام کا لفظ آیا ہے۔

﴿۷۲۱﴾ سلطان محمود غزنوی کے پوتے سلطان ابراہیم غزنوی ہر سال اپنے ہات سے دو قرآن پاک لکھتے تھے ایک مدینہ منورہ بھیجتے اور ایک مکہ معظمہ۔

﴿۷۲۲﴾ قرآن کریم ایک رکعت میں چار حضرات نے ختم کیا ہے: حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت تمیم داری، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہم۔

﴿۷۲۳﴾ ایک بار حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے کسی تونگر کی تواضع اس کی مالداری کے سبب کی تھی اس کے کفارے میں آپ نے ایک ہزار قرآن ختم کیے۔

﴿۷۲۴﴾ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کا جس جگہ انتقال ہوا اس جگہ آپ نے ستر ہزار ختم قرآن کیے۔

﴿۷۲۵﴾ قرآن کریم میں کوئی صورت ایسی نہیں ہے جو امام اعظم رضی اللہ عنہ نے وتر میں نہ پڑھی ہو۔

﴿۷۲۶﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں دن رات کی نمازوں میں سات قرآن شریف ختم کر لیتے تھے۔

﴿۷۲۷﴾ حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کیا ہے۔

﴿۷۲۸﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ تمام رمضان تو ہر تین رات میں ایک

Marfat.com

ختم فرماتے تھے مگر عشرہ اخیرہ میں ہر رات میں ایک قرآن شریف ختم کرتے تھے۔

﴿۷۲۹﴾ بعض صوفیا سے منقول ہے کہ جو کچھ پچھلی کتابوں میں تھا وہ سب کا سب کلام مجید میں آگیا۔ اور جو کلام پاک میں ہے وہ سب کا سب سورہ فاتحہ میں آگیا اور جو کچھ سورہ فاتحہ میں ہے وہ سب کا سب اس کی بسم اللہ میں آگیا اور جو کچھ بسم اللہ میں ہے وہ اس کی ب میں آگیا اور جو کچھ ب میں ہے وہ اس کے نقطے میں آگیا۔

﴿۷۳۰﴾ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا سورہ فاتحہ جیسی سورت نازل نہیں ہوئی نہ توریت میں نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ بقیہ قرآن کریم میں۔

﴿۷۳۱﴾ ایک روایت میں ہے کہ سورہ فاتحہ ثواب میں دو تہائی قرآن کے برابر ہے۔

﴿۷۳۲﴾ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس نے سورہ فاتحہ پڑھی اس نے گویا توریت، زبور، انجیل اور قرآن پڑھ لیا۔

﴿۷۳۳﴾ ایک روایت میں ہے کہ ابلیس کو اپنے اوپر نوحہ وزاری کرنے اور سر پر خاک ڈالنے کی نوبت چار بار آئی۔ اول جبکہ اس پر لعنت ہوئی، دوسری جبکہ آسمان سے زمین پر ڈالا گیا، تیسرے جبکہ حضور اقدس ﷺ کو نبوت عطا ہوئی، اور چوتھے جبکہ سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔

﴿۷۳۴﴾ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا عرش کے خاص خزانے سے مجھے

Marfat.com

چار چیزیں ملی ہیں کہ اور کوئی چیز اس خزانے سے کسی کو نہیں ملی۔ سورہ فاتحہ ' آیۃ الکرسی ' سورہ بقرہ کی آخری آیات اور چوتھی سورہ کوثر۔

﴿۷۳۵﴾ ایک روایت میں آیا ہے کہ جو شخص سونے کے ارادے سے لیٹے اور سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے تو موت کے سوا ہر بلا سے محفوظ رہے گا۔

﴿۷۳۶﴾ عبد الملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔

﴿۷۳۷﴾ صبح کی سنت اور فرض کے درمیان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی میم کے ساتھ الحمد للہ کا لام ملا کر چالیس روز تک پڑھنا حصول مطالب دارین کے لیے بہترین نسخہ ہے۔

﴿۷۳۸﴾ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سانپ بچھو کے کاٹے ہوؤں پر اور مرگی کے مریضوں اور پاگل دیوانوں پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کرتے تھے اور حضور اقدس ﷺ نے اس کو جائز رکھا۔

﴿۷۳۹﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص صرف اس لیے قرآن پڑھے کہ لوگوں سے کھائے وہ قیامت میں ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ محض ہڈی ہو گا جس پر گوشت نہ ہو گا۔ (بیہقی)

﴿۷۴۰﴾ حضرت عطا ابن ابی رباح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد پہنچا ہے کہ جو شخص سورہ یاسین کو شروع دن میں پڑھے

Marfat.com

اس کی تمام دن کی حاجتیں پوری ہو جائیں۔ (دارمی)

﴿۷۴۱﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور انور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص رات کو سورہ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہ ہو گا۔ (بیہقی)

﴿۷۴۲﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن شریف میں ایک سورت تیس آیتوں کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کرادے۔ یہ سورت تبارک الذی ہے۔

﴿۷۴۳﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک الم سجدہ اور سورہ تبارک الذی نہ پڑھ لیتے تھے۔

﴿۷۴۴﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ قرآن کی خبرگیری کیا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ قرآن بہت جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسی سے۔

﴿۷۴۵﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو ایک مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے گا اس پر جنت میں داخل ہونا جائز ہے۔

﴿۷۴۶﴾ حضرت ابی ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قل ھو اللہ پڑھی اس نے گویا دو تہائی قرآن پڑھ لیا اور اس کے لیے اتنی نیکیاں لکھی جائیں گی جتنے مومن اور مشرک شمار میں ہوں گے۔

Marfat.com

﴿۷۴۷﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جو قل ھو اللہ تیس بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سو محل بنائے گا۔

﴿۷۴۸﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ شیطان کو قل یا ایھا الکفرون سے زیادہ غضب ناک کرنے والی کوئی سورت قرآن میں نہیں اتری۔

﴿۷۴۹﴾ ایک روایت میں آیا ہے کہ سورہ یاسین کا نام منعمہ ہے کہ اپنے پڑھنے والے کے لیے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کی ضامن ہے' دنیا کی مصیبت دور کرتی ہے اور آخرت کی ہول۔ سورہ یاسین کا نام رافعہ و خافضہ بھی ہے۔ مومنوں کے رتبے بلند کرنے والی اور کافروں کو پست کرنے والی۔

﴿۷۵۰﴾ قرآن عظیم سے فال لینا مکروہ تحریمی ہے۔

﴿۷۵۱﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ سورہ کوثر پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت کی ہر نہر سے پانی پلائے گا اور اس کے نامہ اعمال میں یوم نحر کی قربانیوں کی گنتی کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (بیضاوی)

﴿۷۵۲﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا قل ھو اللہ احد جبرئیل کے بازو پر' اللہ الصمد میکائیل کے بازو پر' لم یلد ولم یولد عزرائیل کے بازو پر اور ولم یکن لہ کفواً احد اسرافیل کے بازو پر لکھا ہوا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا قل ھو اللہ احد ابو بکر کی پیشانی پر' اللہ الصمد عمر کی پیشانی پر' لم یلد ولم یولد عثمان کی پیشانی پر اور ولم یکن لہ کفواً احد علی کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔ (حیاۃ القلوب)

﴿۷۵۳﴾ قرآن مجید سننا تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔

Marfat.com

﴿۷۵۴﴾ تین دن سے کم میں قرآن کا ختم خلاف اولیٰ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تین رات سے کم میں قرآن پڑھا اس نے سمجھا ہی نہیں۔

﴿۷۵۵﴾ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہات سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب عبادتیں ہیں۔

﴿۷۵۶﴾ قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔ ایک روایت میں ہے جو قرآن پڑھ کر بھول جائے قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا اور قرآن مجید میں ہے کہ اندھا ہو کر اٹھے گا۔

﴿۷۵۷﴾ حمام میں بلند آواز سے قرآن پڑھنا مکروہ ہے آہستہ آہستہ جی میں پڑھا جا سکتا ہے۔ البتہ سبحان اللہ کہنا' لا الہ الا اللہ پڑھنا مکروہ نہیں چاہے بلند آواز سے ہو۔

﴿۷۵۸﴾ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ کا ورد دل میں ایمان اس طرح اگاتا ہے جس طرح پانی سبزہ کو۔

﴿۷۵۹﴾ ایک روایت میں ہے کہ سورہ فاتحہ میں بسم اللہ کی میم ملا کر پندرہ میمیں ہیں جب کوئی بندہ اس کی تلاوت کرتا ہے سب میمیں پرندوں کی طرح نکل بھاگتی ہیں اور عرش سے جا کر چمٹ جاتی ہیں جس سے عرش گراں ہو جاتا ہے۔ حاملان عرش کہتے ہیں کہ خداوندا یہ بوجھ کیسا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ یہ ایک سورت کا ثواب ہے جس کو میرے بندے نے پڑھا ہے۔ وہ سب میمیں بولتی ہیں کہ الٰہی اس کے قاری کو کیا جزا ملے گی؟ ارشاد ہوتا ہے کہ اس کے نامہ

Marfat.com

اعمال کو جا کر دیکھو۔ ہر میم دس دس گناہ مٹاتی ہے۔ وہ میمیں عرض کرتی ہیں خدایا اور بڑھا یہاں تک کہ ہر میم کے بدلے ایک سو بیس گناہ مٹتے ہیں۔ پس ایک مرتبہ سورہ فاتحہ کے پڑھنے سے ایک ہزار آٹھ سو گناہ مٹتے ہیں۔

﴿۷۶۰﴾ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ فاتحہ کی ابتدا نعمت ہے اور اوسط تعظیم ہے اور آخر خدا کی خوشنودی ہے۔

﴿۷۶۱﴾ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اس کا سر آدمی کا سا ہے اس کے ستر ہزار بازو ہیں اور ہر بازو پر فرشتوں کی ایک ایک جماعت ہے اسکے دائیں رخسار پر سورہ اخلاص اور بائیں پر کلمہ شہادت اور پیشانی پر سورہ فاتحہ لکھی ہوئی ہے اس کے سامنے فرشتوں کی ستر ہزار صفیں ہیں جو سورہ فاتحہ پڑھا کرتے ہیں اور جب وہ ایاک نعبد وایاک نستعین کہتے ہیں تو سجدے میں گر پڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے سر اٹھاؤ میں تم سے خوش ہوں۔ پھر وہ درخواست کرتے ہیں کہ امت محمدیہ میں سے جو کوئی فاتحہ پڑھے اے رب اس سے بھی راضی رہ۔ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اچھا گواہ رہو میں ان سے بھی راضی رہوں گا۔

﴿۷۶۲﴾ امام نسفی نے اپنی تفسیر میں ذکر کیا ہے کہ جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نازل ہوئے۔

﴿۷۶۳﴾ ایک بار حضور علیہ السلام مسلمانوں کو کنیزیں اور غلام تقسیم فرما رہے تھے مولا علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت بتول الزہراء رضی اللہ عنہا سے کہا جاؤ تم بھی اپنے لیے کوئی کنیز لے آؤ۔ حضرت بی بی فاطمہ حاضر ہوئیں اور ہات دکھا کر

Marfat.com

عرض کرنے لگیں کہ بابا جان چکی پیستے پیستے ہاتوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔ ایک کنیز مجھے بھی عنایت ہو۔ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا فاطمہ میں تجھے ایسی چیز دیتا ہوں جو کنیز اور غلام سے بھی زیادہ کام دے۔ تو رات سوتے وقت سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمد للہ ۳۳ بار، اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ کر سو رہا کر۔

﴿۷۶۴﴾ حدیث میں ہے جو شخص بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرے وہ علانیہ صدقہ دینے والوں کی طرح ہے اور جو آہستہ پڑھے وہ پوشیدہ صدقہ دینے والوں کی طرح ہے۔

﴿۷۶۵﴾ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی جب بچھونے پر سونے کے لیے جاتے تو دو ہات ملاتے اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ہات پر دم کر کے جہاں تک ہات پہنچے تمام بدن مبارک پر ملتے سر اور منہ کی طرف سے شروع کرتے تین یا سات مرتبہ ایسا کر کے سو جاتے۔ اس کی وجہ سے نظر جادو اور بہت سی بیماریوں سے اللہ تعالیٰ امن میں رکھتا۔

﴿۷۶۶﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید ایسی خوش الحانی سے پڑھتے تھے کہ جب آپ امام ہوتے تو لوگوں کے رونے کی آوازیں بلند ہو جاتیں ایسے میں آپ کو رکوع کرنا پڑتا۔

﴿۷۶۷﴾ حدیث میں ہے کہ بہترین دعا الحمد للہ اور بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

﴿۷۶۸﴾ ارشاد نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار کلمے بہت ہی پیارے ہیں ایک 'لا الہ الا اللہ' دو 'اللہ اکبر' تین 'سبحان اللہ' چار 'الحمد للہ'۔

Marfat.com

﴿۷۶۹﴾ بنی عبد المطلب کے بچے جب بولنا شروع کرتے تھے تو ان کو سب سے پہلے آیت قل الحمد للہ الذی (پارہ ۱۵' سورہ کہف' آیت ۱۱۱) سکھائی جاتی تھی۔

﴿۷۷۰﴾ وبا کے زمانے میں سورہ دخان بلند آواز سے صبح کے وقت پڑھنے سے جہاں تک آواز جائے وہاں تک امن رہتا ہے۔

﴿۷۷۱﴾ وبا کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ کسی نقارے یا تاشہ پر سورہ جمعہ دائرہ کی شکل میں لکھی جائے اور درمیان میں ۱۵ کا نقش بنایا جائے پھر ایک خصی بکرے کو ساتھ لے کر تاشہ بجاتے ہوئے سارے شہر میں گشت کیا جائے مگر شرط یہ ہے کہ چوب نقش پر پڑے نہ کہ حروف پر۔ پھر کنارہ شہر پر پہنچ کر وہ جانور ذبح کر کے اس کا گوشت خیرات کر دیا جائے یا دفن کیا جائے۔ انشاءاللہ وبا سے امن ملے گا۔

﴿۷۷۲﴾ جس شخص پر جادو ہو گیا ہو وہ دریا کے بیچ دھارے کے پانی سے گھڑا بھر کر لائے اور اس پر سورہ فلق اور سورہ ناس گیارہ گیارہ پڑھ کر دم کرے اس سے غسل کرے انشاءاللہ صحت ہو گی۔ مگر یہ پانی بہنے نہ دے بلکہ کسی گڑھے میں کھڑے ہو کر غسل کرے جس سے وہاں پانی جمع ہو جائے بعد میں مٹی برابر کر دے۔

﴿۷۷۳﴾ جو شخص صبح و شام آیۃ الکرسی پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرے اور سارے جسم پر پھیرے وہ بھی انشاءاللہ جادو سے محفوظ رہے گا۔

﴿۷۷۴﴾ آیت شریف الیوم اکملت لکم نویں بقر عید جمعہ کے دن بعد نماز

Marfat.com

عصر ۱۰ھ کو مقام عرفات میں نازل ہوئی۔ اس آیت کے نزول کے دن دنیا میں پانچ عیدیں جمع تھیں۔ دو عیدیں مسلمانوں کی حج اکبر اور جمعہ' یہود کی عید' عیسائیوں کا بڑا دن' مجوس کی عید۔ اتنی عیدیں نہ اس سے پہلے جمع ہوئی تھیں اور نہ اس کے بعد۔ (خازن)۔

﴿۷۷۵﴾ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے حضور انور ﷺ سے عرض کیا کہ فاتحہ کے لیے آمین ایسی ہے جیسے کتاب کے لیے مُہر یعنی جس طرح بغیر مہر کے کتاب مکمل نہیں ہوتی اسی طرح بغیر آمین سورہ فاتحہ مکمل نہیں ہوتی۔ حضرت وہب فرماتے ہیں کہ آمین میں چار حروف ہیں اور آمین کہنے والے کے لیے چار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

﴿۷۷۶﴾ مہینوں میں صرف رمضان کا نام قرآن میں لیا گیا۔ عورتوں میں صرف بی بی مریم کا نام قرآن میں آیا' صحابہ میں صرف حضرت زید ابن حارثہ کا نام قرآن میں لیا گیا۔

﴿۷۷۷﴾ قسم یا تو رب کے نام کی کھائی جائے یا اس کی صفت مشہورہ کی۔ ہندوستان میں قرآن کی قسم صحیح ہے کیونکہ قرآن کلام اللہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

﴿۷۷۸﴾ استغفار سے پہلے حمد الٰہی کرنا بہتر ہے۔

﴿۷۷۹﴾ قرآن عظیم کی جن آیات میں آیا کہ تمھارا کوئی مددگار نہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ تمھاری مدد چھوڑ دے تو تمھارا کوئی مددگار نہیں۔

﴿۷۸۰﴾ دوسرے سے قرآن مجید پڑھوا کر سننا بھی عبادت ہے۔ حضور

Marfat.com

ﷺ نے حضرت ابی ابن کعب سے قرآن مجید پڑھوا کر سنا۔

﴿۷۸۱﴾ آیت سجدہ اگر اتفاقاً بھی سن لے تب بھی سجدہ تلاوت واجب ہے

﴿۷۸۲﴾ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک بار نماز میں آیت کریمہ کل نفس ذائقۃ الموت بار بار پڑھ رہے تھے۔ ہاتف غیبی نے آواز دی اے جنید تمھاری تکرار آیت سے چار مومن جن مر چکے ہیں جنھوں نے ہیبت الٰہی میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھا اب اور کتنوں کو مارو گے' آگے پڑھو۔

﴿۷۸۳﴾ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورہ انعام مکہ معظمہ میں ایک ہی شب میں نازل ہوئی اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تسبیح کرتے ہوئے آئے جن سے آسمانوں کے کنارے بھر گئے۔ حضور ﷺ سبحان ربی العظیم کہتے ہوئے سجدہ میں گر گئے۔

﴿۷۸۴﴾ قرآن مجید کی پانچ سورتوں کے شروع میں الحمد للہ ہے۔ سورہ فاتحہ 'سورہ انعام' سورہ کہف 'سورہ سبا اور سورہ فاطر۔

﴿۷۸۵﴾ جو شخص اپنی دعا میں پانچ بار ربنا کہہ کر اللہ کو پکارے انشاء اللہ اس کی دعا قبول ہو گی۔

﴿۷۸۶﴾ قرآن مجید میں قیامت کے کئی نام آئے ہیں : ساعت ' قیامت 'قارعہ ' حاقہ' خافضہ' رافعہ 'طامہ ' صامہ' زلزلہ ' یوم الغرقہ' یوم موعود ' یوم العرض ' یوم المفر ' یوم عسیر۔

﴿۷۸۷﴾ سجدے کی آیت پر سجدہ واجب ہے پڑھنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی۔ نماز میں ہو یا نماز سے باہر فوراً کرے یا دیر سے مگر بلا وجہ دیر نہیں

Marfat.com

کرنا چاہیے۔ کھڑے سے سجدے میں آئے اور پھر کھڑا ہو جائے۔

﴿۷۸۸﴾ سجدہ تلاوت میں وضو اور رو بقبلہ ہونا بہت ضروری ہے مگر معین کرنا ضروری نہیں ہے کہ یہ فلاں آیت کا سجدہ ہے۔

﴿۷۸۹﴾ بہتر یہ ہے کہ سجدہ کی آیت آہستہ پڑھے تاکہ دوسروں پر سجدہ واجب نہ ہو جائے۔

﴿۷۹۰﴾ اگر ایک آیت ایک جگہ بار بار تلاوت کرے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ لیکن اگر جگہ بدلتی رہے تو سجدے متعدد واجب ہوں گے۔ ہر قرات پر ایک سجدہ۔

﴿۷۹۱﴾ سورہ واللیل خدائے تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل فرمائی اور سورہ حجرات میں بھی ان کی بزرگی اور فضیلت کا ذکر فرمایا ہے۔

﴿۷۹۲﴾ قرآن کریم کی آیہ تطہیر 'آیہ مباہلہ 'آیہ مودت اور آیہ نذر حضرات حسنین کریمین کی شان میں نازل ہوئیں۔

﴿۷۹۳﴾ قرآن کریم کا وہ حصہ جو مکی سورتوں پر مشتمل ہے پورے تیرہ سال تک رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوتا رہا۔

﴿۷۹۴﴾ کلمہ طیبہ میں صرف سات لفظ ہیں تین ایک طرف اور تین دوسری طرف اور درمیان میں اسم ذات الٰہی اللہ ہے۔

﴿۷۹۵﴾ حضرت مولا علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جبرئیل امین کو کہتے سنا ہے کہ روئے زمین پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے بہتر کوئی کلمہ لے کر نہیں اترا۔ آسمان و زمین پہاڑ اور

Marfat.com

درخت جنگل اور دریا اسی کی برکت سے قائم ہیں۔ اس کا نام کلمۃ الاخلاص ' کلمۃ الاسلام ' کلمۃ القرب ' کلمۃ التقویٰ ' کلمۃ النجات اور کلمۃ العلیا ہے۔ اگر ایک پلہ میں کلمہ رکھا جائے اور دوسرے میں تمام آسمان و زمین تو اسی کا پلہ جھکا رہے گا۔ (زبدۃ الواعظین)

﴿۷۹۶﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں رسول خدا ﷺ کے ساتھ تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم کوئی ایسی بات سنایئے جس سے ہمیں نفع ہو۔ آپ نے فرمایا اگر تم نیکوں کی زندگی ' شہیدوں کی موت ' حشر کے دن نجات ' گرمی کے دن سایہ اور گمراہی سے ہدایت چاہتے ہو تو ہمیشہ قرآن پڑھا کرو یہ خدا کا کلام ہے اور شیطان سے محفوظ رہنے کا قلعہ ہے اور میزان کا جھکا دینے والا ہے۔

﴿۷۹۷﴾ فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ مندرجہ ذیل سات کلموں کو یاد رکھنے والا خدا کے نزدیک شریف اور قابل مغفرت ہے اس کے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور اس کی موت زندگی سے بہتر ہو گی۔ وہ کلمے یہ ہیں: ایک ' ہر چیز کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ دو ' ہر کام سے فارغ ہو کر الحمد للہ کہنا۔ تین ' لغو اور بے ہودہ باتوں کے بعد استغفر اللہ کہنا۔ چار ' آئندہ فعل پر انشاء اللہ کہنا۔ پانچ ' کوئی فعل مکروہ سامنے آجائے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ چھ ' مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا اور سات ' دن رات کلمہ شہادت زبان پر جاری رکھنا۔

﴿۷۹۸﴾ اللہ تعالیٰ کے بہت سے ناموں کے شروع میں میم آتی ہے جیسے

Marfat.com

منان، مالک، ملک، مقتدر وغیرہ جو اسے اللھم کہہ کر پکارے اس نے گویا ان تمام ناموں سے پکارا۔ اسی لیے اکثر دعاؤں کے شروع میں اللھم کہا جاتا ہے۔

﴿۷۹۹﴾ ذکر کے وقت انسان کے دل میں تین خوف ہونے چاہئیں ایک گذشتہ کا کہ نہ معلوم میرا نام جنتیوں کی فہرست میں رکھا گیا ہے یا دوزخیوں کی۔ دوسرے موجودہ کا کہ نہ معلوم یہ ذکر مقبول ہے یا نہیں۔ تیسرے آئندہ کا کہ نہ معلوم میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں۔

﴿۸۰۰﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے طٰہٰ اور یٰس کو تلاوت فرمایا۔ فرشتوں نے سنا اور کہنے لگے مبارک ہیں وہ لوگ جن پر یہ نازل ہوں گی اور مبارک ہیں وہ لوگ جن کے سینے ان کو محفوظ کریں گے اور مبارک ہیں وہ زبانیں جو ان کے تلفظ کریں گی۔

﴿۸۰۱﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دعائیں یقیناً مقبول ہوتی ہیں: والدہ کی دعا، مسافر کی دعا، اور مظلوم کی دعا۔

﴿۸۰۲﴾ حضرت رسول خدا ﷺ نے حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم پر تسبیح اور تہلیل اور تقدیس لازم ہے اور ان کو انگلیوں کے پوروں پر پڑھا کرو کیونکہ ان سے دریافت کیا جائے گا تو وہ جواب دیں گے۔ لہٰذا اس کو بھول نہ جانا کہ تم کو رحمت خدا فراموش نہ کر دے۔

﴿۸۰۳﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سرور عالم ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

لاحول ولا قوۃ الا باللہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے ان بیماریوں میں سے ادنیٰ بیماری غم ہے۔

﴿۸۰۴﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سبحان اللہ خلائق کی نماز ہے ' الحمدللہ شکر کا کلمہ ہے اور لا الہ الا اللہ کلمہ اخلاص ہے۔ اللہ اکبر آسمان و زمین کو پھیر دینے والی چیز ہے اور جب بندہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرا بندہ اسلام لایا ہے (اور تمام امور میرے سپرد کر دیئے ہیں)۔

﴿۸۰۵﴾ نبی کریم ﷺ قرآن مجید کی ہر سورت کاتبین وحی سے الگ الگ لکھوا کر اسے محفوظ فرما لیتے تھے اور یہ سارے اجزا ایک تھیلے یا صندوق میں ڈال دیئے جاتے تھے جو مسجد نبوی کے ایک ستون کے ساتھ رکھا رہتا تھا اس ستون کا ذکر بخاری شریف کتاب الصلوۃ میں موجود ہے جس کے قریب حضور اکرم ﷺ ہمیشہ نماز کے لیے قیام فرماتے تھے اور اس کا نام اسطوانۃ المصحف یعنی مصحف والا ستون اور بعد میں اسطوانۃ المہاجرین مشہور ہوا۔

﴿۸۰۶﴾ قرآن کریم کے ایک حصہ کا نام مائین ہے ایک کا نام مثانی اور ایک حصہ کا نام مفصل۔ سورہ حجرات سے والناس تک مفصل کہلاتا ہے۔ اس کے پھر تین حصے ہیں: حجرات سے بروج تک طوال مفصل ' بروج سے لم یکن تک اوساط مفصل ' اور لم یکن سے والناس تک قصار۔ فجر اور ظہر میں طوال پڑھنا ' عصر وعشاء میں اوساط اور مغرب میں قصار پڑھنا مستحب ہے۔

﴿۸۰۷﴾ چھوٹے سائز کے قرآن شریف اور حمائلیں چھاپنا منع ہے ' پر

Marfat.com

اگر چھپ چکے ہوں تو انھیں جلانا حرام ہے۔

﴿۸۰۸﴾ بعض مفسرین کہتے ہیں کہ لفظ اللہ ولہ" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں حیرانی۔ چونکہ تمام مخلوق اس کی ذات و صفات میں حیران ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ یہ لا لا" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں بلندی چونکہ حق تعالیٰ کی ذات تمام ممکنات سے بلند و بالاتر ہے اس لیے اس کو اللہ کہا جاتا ہے بعض کہتے ہیں کہ لفظ اللہ لاہ" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں حجاب یعنی پردہ۔ چونکہ حق تعالیٰ کی ذات نظر خیال گمان وہم عقل سب سے پردے میں ہے اس لیے اسے اللہ کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ لفظ اللہ الہ" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں عاجزی اور زاری کرنا چونکہ تمام مخلوق اس کی بارگاہ میں عاجزی اور زاری کرتے ہیں لہذا اسے اللہ کہتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ لفظ اللہ اس اَلہ" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں گھبرا کر آنا۔ چونکہ تمام مخلوق ہر مصیبت میں آخر کار رب کی طرف پناہ پکڑتی ہے اس وجہ سے اس کو اللہ کہتے ہیں۔ حق یہ ہے کہ لفظ اللہ کسی لفظ سے مشتق نہیں ہے۔ جیسے اس کی ذات کسی سے نہیں بنی ایسے ہی اس کا نام بھی کسی لفظ سے نہیں بنا۔

﴿۸۰۹﴾ کلمہ طیبہ میں لفظ اللہ ہی داخل ہے جس کو پڑھ کر کافر مومن بنتا ہے۔ اگر کوئی لا الہ الا الرحمن کہہ دے یا اس کے دیگر ناموں سے کلمہ پڑھ لے تو مومن نہ ہو گا۔

﴿۸۱۰﴾ بسم اللہ شریف کی تفسیر میں مفسرین کرام کہتے ہیں کہ دن رات میں ۲۴ گھنٹے ہیں جن میں پانچ گھنٹے پانچ نمازوں نے گھیر لیے اور بقیہ انیس گھنٹوں

Marfat.com

کے لیے بسم اللہ کے انیس حروف عطا فرمائے گئے۔ جو بسم اللہ کا ورد کرتا رہے انشاء اللہ اس کا ہر گھنٹہ عبادت میں شمار ہوگا۔

﴿۸۱۱﴾ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص زہر لایا اور کہا کہ آپ اس زہر کو پی لیں اگر آپ صحیح سلامت رہے تو ہم سمجھیں گے کہ اسلام سچا دین ہے۔ حضرت خالد نے بسم اللہ کہہ کر وہ زہر پی لیا اور خدا کے فضل سے کچھ اثر نہ ہوا۔ وہ شخص یہ دیکھ کر ایمان لے آیا۔

﴿۸۱۲﴾ حدیث شریف میں ہے کہ اگر انسان جماع کے وقت بسم اللہ نہ پڑھے تو اس جماع میں شیطان شریک ہو جاتا ہے اور بچے میں شیطانی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔

﴿۸۱۳﴾ قرآن مجید کی پانچ سورتوں کے شروع میں الحمد للہ ہے ان میں سورہ فاتحہ کی حمد بہت ہی جامع ہے۔

﴿۸۱۴﴾ قرآن مجید کی تمام سورتوں کی ترتیب خود نبی کریم ﷺ نے فرمائی تھی سوائے سورہ انفال کے کہ اس سورت کو سورہ اعراف کے بعد سورہ توبہ سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ نے اپنے اجتہاد سے رکھا۔ یہ آپ کا اجتہاد تھا نیز سورہ توبہ کے پہلے بسم اللہ نہیں لکھی یہ بھی آپ کا اجتہاد تھا۔ بعض صحابہ خصوصاً حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان غنی سے دو سوال کیے۔ ایک یہ کہ سورہ اعراف اور سورہ توبہ کی آیات ایک سو سے زیادہ ہیں اور سورہ انفال کی آیات ایک سو سے کم پھر آپ نے یہ چھوٹی سورت بڑی سورتوں کے بیچ میں کیوں رکھ دی؟ دو، ہر سورت کے اول میں آپ نے بسم اللہ

Marfat.com

لکھی ہے سورہ توبہ کے شروع میں کیوں نہ لکھی؟ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کی بہت سے وجوہ بیان کیں ان میں سے ایک وجہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مجھے اس میں اشتباہ پیدا ہو گیا تھا کہ سورہ انفال اور سورہ توبہ ایک ہی سورت ہے یا دو۔ نیز سورہ انفال کے مضامین سورہ توبہ کے مضامین سے ملتے جلتے ہیں اس لیے حضور اکرم ﷺ نے اس کی ترتیب نہیں فرمائی۔ان وجوہ سے میں نے انفال اور توبہ کو ملا دیا اور ایک ہونے اور دو ہونے کا لحاظ کرتے ہوئے نام الگ الگ رکھے مگر بیچ میں بسم اللہ نہ لکھی۔ (بخاری شریف ، تفسیر روح المعانی اور جلال الدین سیوطی)

﴿۸۱۵﴾ مسلم شریف میں ہے جو قوم اللہ کا ذکر کرے اسے فرشتے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انھیں گھیر لیتی ہے اور انھیں سکون قلب نصیب ہوتا ہے اور اللہ ملائکہ میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

﴿۸۱۶﴾ ذکر اللہ کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں: ایک ذکر باللسان یعنی زبان سے تسبیح و تحمید و تلاوت کرنا۔ دو ذکر بالارکان یعنی ظاہری اور باطنی اعضاء کو اچھے کام میں مشغول رکھنا اور برے کام سے روکنا۔ تین ذکر بالجنان یعنی قلبی ذکر۔

﴿۸۱۷﴾ بعض علماء کرام نے ذکر اللہ کی دو قسمیں بیان کی ہیں ایک ذکر اللہ بلا واسطہ اور دوسرا ذکر اللہ بالواسطہ۔ ذکر بلا واسطہ اللہ کی ذات و صفات کو یاد کرنا اور ذکر بالواسطہ اس کے پیاروں کا ذکر ہے۔ لہذا درود شریف ،اولیاء کرام کے قصے سب اللہ کا ذکر ہی تو ہیں بلکہ رب سے ڈرانے کے لیے اس کے دشمنوں

Marfat.com

کاذکر بھی ذکر اللہ ہی ہے۔

﴿۸۱۸﴾ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ چراغ گل ہو جانے ' نعلین کا تسمہ ٹوٹ جانے اور ہات میں پھانس لگ جانے پر بھی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ حضور یہ تو معمولی باتیں ہیں۔ فرمایا کہ کبھی معمولی بات بھی بڑی مصیبت بن جاتی ہے۔ (در منثور ' عزیزی)

﴿۸۱۹﴾ پکار چار قسم کی ہے: گنہگار کی پکار ' ابرار کی پکار ' دل فگار کی پکار اور بے قرار کی پکار۔ دل فگار اور بے قرار کی پکار بہت ہی پر تاثیر ہے یہ پکار عرش اعظم کو ہلا دیتی ہے۔

﴿۸۲۰﴾ علماء کرام کے نزدیک قبولیت دعا کی شرط ہے اکل حلال اور صدق مقال۔اور صوفیاء کرام کے ہاں ہے چشم گریاں اور دل بریاں۔

﴿۸۲۱﴾ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ دعا آسمان کے دروازے کی کنجی ہے اور حلال غذا اس کنجی کے دانتے (روح البیان)

﴿۸۲۲﴾ چند وقتوں میں دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے: ایک' جمعہ کے دن دو خطبوں کے درمیان۔ دو ' خطبہ اور نماز کے درمیان۔ تین 'جمعہ کے دن سورج ڈوبنے کے وقت ۔ چار 'بارش کے وقت۔ پانچ 'مرغ کے اذان دیتے وقت۔ چھ 'ہر رات کے آخری حصے میں۔ سات ' رمضان میں افطار و سحری کے وقت۔ آٹھ ' قرآن پاک کے ختم ہوتے وقت ۔ نو ' اذان کے بعد۔ دس ' فرض نمازوں کے بعد۔ گیارہ ' شب قدر میں

﴿۸۲۳﴾ چند جگہ دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے: بیت اللہ شریف پر پہلی نظر

Marfat.com

پڑھنے کے وقت ' طواف میں ملتزم کے پاس ' بیت اللہ میں چاہ زمزم کے پاس زمزم پیتے وقت ' صفا اور مروہ پر ' سعی میں ' مقام ابراھیم کے پیچھے ' عرفات ' مزدلفہ اور منیٰ میں ' تینوں جمرات کے پاس ' انبیاء کرام کے مزارات کے پاس ' بزرگانِ دین کی قبروں کے پاس۔ (روح البیان)

﴿۸۲۴﴾ چند اشخاص کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے: روزہ دار کی افطار کے وقت ' عادل بادشاہ کی ' مظلوم انسان کی ' ماں باپ کی ' مسافر کی بیمار کی ' گھر پہنچنے سے پہلے حاجی کی ' مسلمان کے لیے اس کے پیچھے دعا۔

﴿۸۲۵﴾ کعب احبار کا قول ہے میرے نزدیک خدا کے خوف سے رونا اپنے وزن کے برابر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے۔

﴿۸۲۶﴾ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ سب سے بڑا زہد دنیا سے الگ رہنا اور سب سے افضل تقرب ہمارے محرمات سے پرہیز کرنا اور سب سے بہتر عبادت ہمارے خوف سے رونا ہے۔

﴿۸۲۷﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا جب خوف الٰہی سے آدمی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے خشک پتے۔ (حیاۃ القلوب)

﴿۸۲۸﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر کسی کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ جلدی نہ کرے اور یوں نہ کہے کہ میں نے دعا مانگی تھی وہ مقبول نہ ہوئی۔

﴿۸۲۹﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا اور اس میں جو کچھ لعنت کی گئی چیز ہے مگر وہ جس کا تعلق اللہ کے ذکر سے ہے قابل رحمت ہے۔

Marfat.com

﴿۸۳۰﴾ مفسرین کرام کا کہنا ہے کہ قرآن کریم جب لوح محفوظ ہی میں تھا اور ابھی حضور اکرم ﷺ پر نازل نہیں ہوا تھا تو اس میں الفاظ و معانی احکام مضامین عرفان ایمان سب کچھ تھا مگر سوز و گداز درد نہ تھا۔ یہ صفت قرآن میں جب پیدا ہوئی جب کہ حضور اکرم ﷺ پر نازل ہوا اور حضور نے اسے پڑھ لیا آپکی زبان مبارک سے مس ہو کر سوز و گداز درد عشق سب کچھ اس میں آگیا۔ نظمی کہتا ہے۔

یوں تو قرآن ہے اللہ تعالیٰ کا کلام
اس سے آتی ہے کسی مشک دہن کی خوشبو

﴿۸۳۱﴾ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیات چھ قسم کی ہین: ایک' بعض وہ آیات جن کا ظہور نزول قرآن سے پہلے ہو چکا۔ دو' بعض وہ آیات ہیں جن کا ظہور حضور ﷺ کے زمانہ میں ہو چکا تین' بعض وہ آیات ہیں جن کا ظہور حضور ﷺ کے بعد یعنی صحابہ کرام کے زمانہ میں ہوا۔ چار' بعض وہ آیات ہیں جن کا ظہور قریب قیامت ہو گا۔ پانچ' بعض وہ آیات ہیں جن کا ظہور قیامت میں ہو گا۔ چھ' بعض وہ آیات ہیں جن کا ظہور قیامت کے بعد ہو گا۔

﴿۸۳۲﴾ قرآن پاک میں ۲۲۷ آیتیں ایسی ہیں جو گیارہ قانونی معاملات مثلاً میراث' شادی بیاہ' جہیز' طلاق' تحائف' وصیت' خرید و فروخت' سرپرستی' کفالت اور ارتکاب جرم سے تعلق رکھتی ہیں۔

﴿۸۳۳﴾ مکہ مکرمہ میں پندرہ جگہ دعا بہت مقبول ہوتی ہے: ملتزم یعنی

Marfat.com

سنگ اسود اور در کعبہ کے درمیان ' میزاب رحمت یعنی کعبہ کے پرنالے کے نیچے ' رکن یمانی کے پاس ' صفاو مروہ کے درمیان ' سنگ اسود اور مقام ابراھیم کے پاس ' خانہ کعبہ کے اندر ' منیٰ اور مزدلفہ میں ' عرفات میں ' تین جمروں کے پاس ' چاہ زمزم پر اور زمزم پیتے وقت۔

﴿۸۳۳ الف﴾ آیۃ الکرسی اول سے آخر تک کفار اور بد مذہبوں کا رد ہے۔ خالق کے منکر دہریوں کی تردید اللہ سے ہوئی۔ لا اله الا هو میں مشرکین کا رد۔ الحی القیوم منکرین صفات کی تردید ہے۔ له ما فی السموات سے مجوس کا رد ہے جو دو خدا مانتے ہیں ایک یزدان خالق خیر دوسرا اہر من خالق شر۔ معتزلہ کی بھی پوری تردید ہو گئی جو ہر بندہ کو اپنے برے اعمال کا خالق مانتے ہیں۔ من ذالذی میں بتوں کی شفاعت ماننے والوں کا رد ہے۔ الا باذنہ میں معتزلہ اور عام دیوبندیوں وہابیوں کا رد ہے جو شفاعت کے منکر ہیں۔

﴿۸۳۳ ب﴾ بخاری نے اپنی تاریخ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں ہمیں آیۃ الکرسی عرش کے نیچے عنایت فرمائی گئی۔

﴿۸۳۳ ج﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت ہے کہ آیۃ الکرسی چہارم قرآن ہے۔

﴿۸۳۳ د﴾ جس گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جائے اس گھر سے شیطان ایک ماہ تک اور جادوگر چالیسدن تک دور رہتے ہیں۔

﴿۸۳۳ ہ﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہر فرض نماز کے پیچھے آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے تو اس میں اور جنت میں صرف

Marfat.com

کرنے والا صدیقین وعابدین کے زمرہ میں شامل ہوگا۔ (تفسیر کبیر)

﴿۸۳۳و﴾ جو کوئی سوتے وقت بستر پر لیٹ کر آیۃ الکرسی پڑھ لے تو اس کا اور اسکے پڑوسی کا گھر چوری ڈکیتی اور آگ لگ جانے غرض ساری ناگہانی مصیبتوں سے صبح تک محفوظ رہے گا۔ (تفسیر کبیر)

﴿۸۳۳ز﴾ قرآن کریم سے انسانوں کو دو فائدے حاصل ہوئے: مہلکات سے نجات اور ترقی درجات۔ مہلکات کل سات چیزیں ہیں: کفر، شرک، جہالت، گناہ، برے اخلاق، حجاب صفات، حجاب نفس۔ اور ترقی درجات کے آٹھ اسباب ہیں: معرفت الٰھی، توحید، علم، اطاعت، اچھے اخلاق، جذب حقانی، انانیت سے فنا، اور ہویت سے بقا۔

﴿۸۳۳ح﴾ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں یعنی اٰمن الرسول سے اخیر تک حضور ﷺ کو معراج میں بلاواسطہ عطا ہوئیں اور حضور ﷺ نے لامکاں میں پہنچ کر یہی دعائیں مانگیں۔ (در منثور)

﴿۸۳۳ط﴾ بیہقی نے حضرت نعمان بن بشیر سے نقل کیا کہ رب تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب تحریر فرمائی سورہ بقرہ کی آخری آیتیں اس کتاب کی ہیں۔ (ترمذی، دارمی، نسائی، در منثور)

﴿۸۳۳ی﴾ حاکم اور بیہقی نے حضرت ابوذر سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا رب نے جن آیتوں پر سورہ بقرہ ختم فرمائی وہ عرش کا خزانہ ہیں انھیں خود بھی سیکھو اور اپنے بیوی بچوں کو بھی سکھاؤ۔ یہ صلاۃ ہیں، یہ قرآن ہیں یہ دعائیں ہیں۔

Marfat.com

﴿۸۳۴ک﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں بڑا بے وقوف ہے وہ شخص جو سوتے وقت سورہ بقرہ کی آخری آیتیں نہ پڑھے۔ (دارمی)

﴿۸۳۴ل﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار شیطان کو قید کر لیا وہ بولا اگر آپ مجھے چھوڑ دیں تو میں آپ کو بڑا عمدہ عمل بتاؤں۔ میں نے کہا بتا، وہ بولا کہ اگر کوئی انسان رات کو سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھ لیا کرے تو ہم میں سے کوئی اس گھر میں رات بھر نہیں جا سکتا۔

﴿۸۳۴م﴾ بزرگوں کا کہنا ہے کہ اگر زوجین میں نااتفاقی ہو تو طالب سورہ آل عمران کی ۱۴ ویں آیت زین للناس سے حسن الماٰب تک سات بار سات عدد سفید الائچی پر دم کر کے اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر مطلوب کو کھلائے۔ انشاءاللہ ان میں محبت پیدا ہو جائے گی۔

﴿۸۳۴ن﴾ ہر مومن کو چاہیے کہ تنہا جنگل میں جا کر ایک آدھ بار بآواز بلند کلمہ پڑھ دے تاکہ وہاں کے شجر و حجر اس کے ایمان کے گواہ ہو جائیں۔

﴿۸۳۴س﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ اور استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو۔ شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انھوں نے مجھے لا الہ الا اللہ اور استغفار سے ہلاک کیا۔ جب میں نے دیکھا کہ (یہ تو کچھ نہ ہوا) تو میں نے ان کو ہوائے نفس سے ہلاک کیا اور وہ اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتے رہے۔

﴿۸۳۴ع﴾ امام غزالی نے حسن بصری سے نقل کیا کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ شیطان کہتا ہے کہ میں نے امت محمدیہ کے سامنے

Marfat.com

ہمیں روایت پہنچی ہے کہ شیطان کہتا ہے کہ میں نے امت محمدیہ کے سامنے گناہوں کو زیب وزینت کے ساتھ پیش کیا مگر ان کے استغفار نے میری کمر توڑ دی تو میں نے ان کے پاس ایسے گناہ پیش کیے جن کو وہ گناہ ہی نہیں سمجھتے کہ ان سے استغفار کریں اور وہ اھواء ہیں کہ وہ ان کو دین سمجھ کر کرتے ہیں۔

••••••••••••••••••

Marfat.com

چھٹا باب

تخلیق کائنات

﴿۸۳۴﴾ خالق کائنات نے سب سے پہلے نور احمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تخلیق فرمایا۔

﴿۸۳۵﴾ سات آسمان یک شنبہ کے دن پیدا ہوئے۔ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچ سو برس کی مسافت ہے۔

﴿۸۳۶﴾ سورج چاند اور ستارے دوشنبہ کے روز پیدا فرمائے گئے۔

﴿۸۳۷﴾ فرشتوں کی تخلیق منگل کے روز ہوئی۔

﴿۸۳۸﴾ پانی چہار شنبہ کے روز پیدا ہوا۔

﴿۸۳۹﴾ دوزخ پنجشنبہ کے دن پیدا فرمائی گئی۔

﴿۸۴۰﴾ زمین دوشنبہ کے دن پیدا ہوئی ایک طبقے سے دوسرے طبقے تک پانچ سو برس کی مسافت ہے۔

﴿۸۴۱﴾ عرش اعظم کے چھ لاکھ پردے ہیں۔

﴿۸۴۲﴾ انسان جنات کا دسواں حصہ اور جن وانس خشکی کے جانوروں کا دسواں حصہ اور یہ سب ملکر پرندوں کا دسواں حصہ اور یہ سب ملکر دریائی جانوروں

Marfat.com

کا دسواں حصے یہ سب ملکر زمین کے فرشتوں کا دسواں حصہ اور یہ سب ملکر آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ۔ ساتویں آسمان تک یہی ترتیب ہے۔

﴿۸۴۳﴾ پہلے پہل حق تعالیٰ نے فرشتوں کو آسمان میں اور جنات کو زمین میں بسایا تھا۔ یہ واقعہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ساٹھ ہزار برس پہلے ہوا تھا۔ یہ جنات زمین مین سات ہزار سال تک آباد رہے پھر ان کا آپس میں بغض و حسد شروع ہوا چنانچہ انھوں نے آپس میں خوب جنگ اور خوں ریزی کی اس وقت تک ابلیس جس کا نام عزازیل تھا بہت مقبول بارگاہ الٰہی تھا اور تمام فرشتوں میں بڑا عالم اور عابد تھا۔ اس کو حکم ہوا کہ اپنے ساتھ فرشتوں کی جماعت لے جا اور جنات کو زمین میں سے نکال کر جزیروں اور پہاڑوں میں آباد کر دے۔ چنانچہ ابلیس نے ایسا ہی کیا جو فرشتے ابلیس کے ساتھ آئے تھے وہ اس زمین پر بسا دیئے گئے لہذا اب فرشتون کے دو حصے ہو گئے ایک زمین والے دوسرے آسمان والے۔ حق تعالیٰ نے اس خدمت کے عوض ابلیس کو زمین اور آسمان کی بادشاہت اور جنت کے خزانے عطا فرمائے لہذا یہ کبھی زمین میں عبادت کرتا کبھی آسمان میں کبھی جنت میں۔ پر ایک سجدہ نہ کرنے کے جرم میں راندہ بارگاہ قرار دیدیا گیا۔

﴿۸۴۴﴾ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر حصہ گرمی میں زیادہ ہے اور دوزخ کا ادنیٰ ترین عذاب ہے آگ کی جوتیاں۔

﴿۸۴۵﴾ امام قرطبی نے اہل تفاسیر کے اقوال لکھے ہیں کہ عرش ایک تخت اور جسم مجسم ہے جس کو خدا نے پیدا کر کے فرشتوں کو اس کے اٹھانے اور

Marfat.com

تعظیم و طواف کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح زمین پر کعبہ پیدا کر کے بنی آدم کو اس کے طواف اور استقبال کا حکم دیا ہے۔

﴿۸۴۶﴾ امام قشیری کا قول ہے کہ ایک فرشتے نے کہا الٰہی میں عرش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تیس ہزار پر عطا فرمائے جن کے ذریعہ وہ تیس ہزار برس اڑا پھر ارشاد ہوا کیوں تم عرش پر پہنچ گئے؟ فرشتے نے عرض کیا الٰہی قامت عرش کا دسواں حصہ بھی طے نہیں ہوا۔

﴿۸۴۷﴾ ثعلبی نے حضرت علی بن الحسین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش سے پہلے تین چیزیں پیدا فرمائیں: ہوا، قلم اور مچھلی۔ پھر مختلف انوار سے عرش پیدا کیا اس کے سبز نور سے ہر طرح کی سبزی، زرد نور سے زردی، سرخ نور سے سرخی اور سفید نور سے نور الانوار اور دن کی روشنی ظاہر ہوئی۔ پھر اس کے ستر لاکھ طبقے کیے ہر طبقہ مختلف آواز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید و تقدیس کرتا رہتا ہے۔

﴿۸۴۸﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جبرئیل نے مجھ سے جہنم کی تعریف بیان کی کہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پیدا کر کے ہزار برس تک اس کی آگ بھڑکائی وہ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس بھڑکائی وہ سفید ہو گئی پھر ہزار برس بھڑکائی وہ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ اندھیری رات کی طرح سیاہ ہے نہ تپش میں کمی ہو نہ انگارے بجھیں۔

﴿۸۴۹﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قیامت کے دن دوزخ کو ساتویں زمین کے نیچے سے اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے ارد

Marfat.com

گرد فرشتوں کی ستر صفیں ہوں گی ہر صف کی تعداد جن وانسان کی تعداد سے ستر ہزار مرتبہ زیادہ ہوگی۔ فرشتے اس کی لگامیں کھینچتے ہوں گے۔ جہنم کے چار پاؤں ہوں گے ایک سے دوسرے پاؤں میں لاکھ برس کا فاصلہ ہوگا اور تیس ہزار سر ہوں گے ہر سر میں تیس ہزار منہ ہر منہ میں تیس ہزار دانت ہر دانت کوہ احد سے تیس ہزار مرتبہ بڑا ہوگا اور ہر منہ میں دو ہونٹ ہر ہونٹ کا عرض دنیا کے برابر ہوگا ہر ہونٹ میں لوہے کی ایک زنجیر ہر زنجیر میں ستر ہزار حلقے ہوں گے ہر حلقے کو بکثرت فرشتے تھامے ہوئے ہوں گے اس حالت میں جہنم کو عرش کے بائیں طرف لاکر رکھیں گے۔ (دقائق الاخبار)

﴿۸۵۰﴾ جہنم کے سات درجے ہیں ایک سعیر اس میں تکذیب کرنے والے رہیں گے۔ دوسرا لظی تیسرا سقر جو بے نمازیوں کے لیے ہوگا۔ چوتھا جحیم جو خواہش کی پیروی کرنے والوں کے لیے ہوگا۔ پانچواں جہنم' چھٹا ہاویہ اور ساتواں حطمہ یہ درجہ چغل خوروں کے لیے مخصوص ہے۔

﴿۸۵۱﴾ ابن ابی شیبہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ دوزخی ایک دن میں ستر ہزار بار جلایا جائے گا اور جب اس کا چمڑا گل سڑ کر گر پڑے گا تو وہ پھر ویسا ہی کر دیا جائے گا۔ (در منثور)

﴿۸۵۲﴾ جنت کے آٹھ دروازے ہیں ایک سونے کا مکلل بجواہر جس پہ کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے یہ پیغمبروں شہیدوں اور سخیوں کے داخل ہونے کا دروازہ ہے۔ دوسرا باب المصلین اس سے وہ لوگ داخل ہوں گے جو وضو اور نماز کی

Marfat.com

تکمیل کا خیال رکھتے ہیں۔ تیسرا باب المزکین یعنی زکوٰۃ دینے والوں کا دروازہ' چوتھا نیکیوں کا حکم اور برائیوں سے منع کرنے والوں کا' پانچواں خواہش نفسانی کو منقطع کرنے والوں۔ چھٹا حج اور عمرہ ادا کرنے والوں کا' ساتواں جہاد کرنے والوں کا' آٹھواں محرمات سے نیچے نگاہ رکھنے والوں اور ماں باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والوں کا۔ (دقائق الاخبار)

﴿۸۵۳﴾ جنتیں آٹھ ہیں ایک دارالجلال جو سفید موتی کی بنی ہوئی ہے ' دوسری دارالسلام سرخ یاقوت کی' تیسری جنت الماویٰ زبرجد سبز کی' چوتھی جنت الخلد زرد مونگے کی' پانچویں جنت النعیم سفید چاندی کی' چھٹی دارالقرار سرخ سونے کی ساتویں جنت الفردوس اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے ایک چاندی کی ایک یاقوت کی ایک زبرجد کی اور گارا مشک کا۔ آٹھویں جنت عدن ایک سفید موتی کی بنی ہوئی ہے۔ اور تمام جنتوں سے بالاتر ہے دو دروازے سونے کے ہیں. اور دونوں میں آسمان و زمین جتنا فاصلہ ہے۔ سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنائی گئی ہے اس کی مٹی سراسر عنبر ہے اور اس کی کنکریاں سر بسر موتی ہیں اس میں نہر کوثر ہے جو رسول خدا ﷺ کے لیے مخصوص ہے۔ نیز نہر کافور ' نہر تسنیم ' سلسبیل' نہر رحیق پانی دودھ اور شہد کی نہریں بھی اسی میں ہیں۔ (دقائق الاخبار)

﴿۸۵۴﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کرسی میں ساتوں آسمان اس طرح رکھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں گویا وسیع جنگل میں ایک چھلا پڑا ہے۔ اور عرش

Marfat.com

کرسی سے اس قدر بڑا ہے جس قدر وسیع جنگل اس چھلے سے۔

﴿۸۵۵﴾ روایت ہے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین پیدا کرنے سے پہلے ایک جوہر پیدا کیا جو آسمان وزمین سے دوگنا تھا پھر اس پر اپنے جلال کی نظر ڈالی وہ پگھل کر پانی ہوگیا پھر پانی پر نظر کی فوراً کھولنے لگا اور اس میں سے جھاگ اور دھواں اٹھا اور پانی ہیبت الٰہی سے کپکپا اٹھا یہ تھر تھری قیامت تک پانی کی ذات میں موجود رہے گی۔ پھر اس دھویں سے آسمان اور جھاگ سے زمین بنائی بعدہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ زمین پر بھیجا جس نے ساتوں زمین کے نیچے جا کر زمین کو اپنے کندھے پہ رکھ لیا اس کا ایک ہات مشرق میں دوسرا مغرب میں ہے اس نے دونوں ہات پھیلا کر زمین کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہے لیکن اس فرشتے کو قدم رکھنے کو ٹکاؤ جگہ نہ تھی اللہ تعالیٰ نے فردوس سے ایک بیل بھیجا جس کے ستر ہزار سینگ اور چالیس ہزار پاؤں ہیں۔ فرشتے نے اس کی کوہان کو پکڑ کر کھڑا ہونا چاہا مگر پاؤں نہ ٹکے اس لیے اللہ تعالیٰ نے جنت کے اعلیٰ درجے سے سبز یاقوت کی ایک سل بھیجی جس کا دَل پانچ سو برس کی راہ کا ہے یہ اس بیل کی کوہان سے لے کر دم تک بچھائی گئی اور فرشتے کے دونوں قدم اس پر ٹک گئے۔ اس بیل کے سینگ زمین کے کناروں کے باہر نکلے ہوئے ہیں اور یہ دریا میں کھڑا ہے دن میں دو سانس لیتا ہے اس کے سانس لیتے وقت دریا چڑھ جاتا ہے اور روکتے وقت اتر جاتا ہے لیکن چونکہ اس بیل کے پاؤں ٹکانے کی جگہ نہ تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں اور زمینوں کے دَل کے برابر

Marfat.com

ایک پتھر پیدا کر کے اس پر بیل کے پاؤں ٹکا دیئے اور چونکہ اس پتھر کے رکھنے کی کہیں جگہ نہ تھی اس لیے ایک بڑی مچھلی پیدا کی جس کا نام نون کنیت بلہوت اور لقب یہموت ہے وہ پتھر اس مچھلی کی صرف پیٹھ پر رکھا ہوا ہے باقی جسم خالی ہے اور یہ مچھلی دریا پر دریا ہوا کی پشت پر اور ہوا خدا کی قدرت اور اس کے حکم سے ٹھہری ہوئی ہے۔ کعب احبار کہتے ہیں کہ شیطان نے ایک بار اس مچھلی کو بہکا کر یہ کہا کہ اس بوجھ کو اپنی پیٹھ پر سے پھینک دے۔ مچھلی نے ابھی ارادہ ہی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جانور بھیجا جو فوراً اس کے نتھنے میں گھس کر دماغ میں جا اترا مچھلی نے نہایت دکھ سے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی چنانچہ وہ جانور دماغ سے نکل آیا۔ کعب کا قول ہے مچھلی اس کی طرف اور وہ مچھلی کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہتا ہے۔ ادھر مچھلی نے برا ارادہ کیا اور ادھر یہ نتھنے میں داخل ہوا۔ اور یہ وہی مچھلی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے نون والقلم میں قسم یاد فرمائی ہے۔ (تفسیر ثعلبی)

﴿۸۵۶﴾ کھجور کے درخت کی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی بقیہ مٹی سے ہے۔

﴿۸۵۷﴾ وہ تنور جس سے طوفان نوح شروع ہوا کوفہ میں واقع ہے۔

﴿۸۵۸﴾ ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے پانی سے بنایا۔ ہم جما ہوا پانی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہوا سے بنایا آپ ہوا یعنی نفخ جبرئیل پر کھنچی ہوئی ربانی تصویر ہیں۔

﴿۸۵۹﴾ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دنیا کی عمر اول سے آخر تک پچاس

Marfat.com

ہزار برس کی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کس قدر گذری ہے اور کس قدر باقی ہے۔ (فاسی)

﴿۸۶۰﴾ عرش نور سے پیدا ہوا ہے اور بروایتے یاقوت احمر سے ۔اس کے سات ہزار کنگورے ہیں اور ہر کنگورے سے دوسرے کنگورے تک سات سو برس کی راہ ہے اور یہ چار فرشتوں کی گردن پر رکھا ہوا ہے۔

﴿۸۶۱﴾ عرش کے نیچے صور ہے جس کی لمبائی تین سو برس کی راہ ہے۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام پیٹھ جھکائے صور لیے کھڑے ہیں 'حکم رب العزت کے منتظر۔

﴿۸۶۲﴾ صور نور کا بنا ہوا ایک سینگ ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں گیارہ دائرے پیدا کیے ہیں ہر دائرے کا عرض آسمان وزمین کے برابر ہے۔

﴿۸۶۳﴾ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے ان میں سے ننانوے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ دنیا میں نازل فرمایا۔

﴿۸۶۴﴾ اللہ تعالیٰ نے عرش سبز زمرد سے اور اس کے چاروں پائے سرخ یاقوت سے پیدا کیے۔

﴿۸۶۵﴾ آسمان اور انسان کی ترکیب ایک سی ہے۔ وہاں سات آسمان ہیں یہاں سات اعضاء ہیں۔ آسمان میں بارہ برج ہیں انسان میں بارہ سوراخ 'دو آنکھیں' دو کان' دو نتھنے 'پاخانہ پیشاب کے دو رستے' دو چھاتیاں 'ایک منہ' ایک ناف۔

Marfat.com

﴿۸۶۶﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دوزخ میں اونٹ کی گردن کے برابر سانپ اور بچھو ہیں جن کے صرف ایک بار ڈسنے کی جلن چالیس سال تک رہے گی۔

﴿۸۶۷﴾ سات صحابہ سے یہ حدیث آئی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خبر دی ہے کہ عرش پر اور ہر آسمان اور جنت کے ہر دروازے پر اور سب پتوں پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

﴿۸۶۸﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی دیوار میں ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی ہے اس کا گارا مشک خالص کا اس میں بجائے گھاس کے زعفران ملی ہوئی ہے۔ کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں۔

﴿۸۶۹﴾ نور ایک منٹ میں ایک کروڑ بیس لاکھ میل کی مسافت طے کرتا ہے۔

﴿۸۷۰﴾ بعض ستارے ایک ساعت میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل حرکت کرتے ہیں۔

﴿۸۷۱﴾ بجلی ایک منٹ میں پانچ سو مرتبہ زمین کے گرد گھوم سکتی ہے۔

﴿۸۷۲﴾ جنت کا سب سے بڑا درخت طوبیٰ ہے جس کی جڑیں سونے کی بیچ کا حصہ سرخ یاقوت کا 'چوٹی موتیوں کی ' ٹہنیاں زبرجد کی ' پتے سندس کے ہیں۔ اس کی ستر ہزار شاخیں ہیں بڑی شاخ عرش سے جا ملی ہے اور چھوٹی آسمان دنیا کی طرف جھکی ہوئی ہے ۔ دنیا میں طوبیٰ کی نظیر صرف آفتاب ہے۔

Marfat.com

﴿۸۷۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حوروں کا چہرہ سفید سرخ سبز زرد چار رنگ سے اور بدن زعفران' مشک اور کافور سے' بال لونگوں سے 'پاؤں کی انگلیوں سے لے کر گھٹنوں تک خوشبودار زعفران سے' گھٹنے سے لے کر سینے تک عنبر سے' سینہ سے سر تک کافور سے بنایا ہے۔ ایک ایک کے سینے پر اللہ کا اور اس حور کے خاوند کا نام لکھا ہوا ہے۔ (دقائق الاخبار)۔

﴿۸۷۴﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میزان کے دو پلڑے ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں۔ میزان کوہ قاف سے بڑی ہے۔

﴿۸۷۵﴾ حسن بصری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے دس حصے کیے نو مردوں کے لیے ایک عورتوں کے لیے اور شہوت کے دس حصے کیے نو عورتوں کے لیے ایک مردوں کے لیے۔

﴿۸۷۶﴾ امام احمد ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ بنی آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا۔

﴿۸۷۷﴾ لوح محفوظ کی تحریر آسمان و زمین کی پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے ہوئی۔

﴿۸۷۸﴾ کاتب تقدیر فرشتہ جو رحموں پر معین ایک ہی فرشتہ ہے وہ سارے عالم کی حاملہ عورتوں کا نگراں ہے۔

﴿۸۷۹﴾ ماں کے رحم میں مادہ منویہ چالیس دن تک اسی حالت میں سفید

Marfat.com

رنگ میں رہتا ہے پھر سرخ رنگ کا خون ہو جاتا ہے پھر چالیس روز کے بعد جم کر گوشت۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں چونکہ آدم علیہ السلام کا خمیر چالیس سال اور موسیٰ علیہ السلام کا قیام کوہ طور پر چالیس دن رہا اس لیے نطفہ پر ہر چلہ کے بعد انقلاب آتا ہے پھر بعد پیدائش انفاس کی مدت چالیس دن ہے کمال عقل چالیس برس میں ہوتا ہے۔ اہل سنت میت کا چالیسواں اسی بنا پر کرتے ہیں کہ چالیس میں انقلاب ہے۔

﴿۸۸۰﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس میں اتنی تیز روشنی کی تھی کہ اس روشنی میں عورتیں تین میل تک چرخا کات لیتی تھیں۔

﴿۸۸۱﴾ اس وادی کا نام جس میں اصحاب کہف ہیں رقیم ہے۔

﴿۸۸۲﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب اللہ سے مانگو جنت الفردوس ہی مانگو کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر عرش رحمن ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔

﴿۸۸۳﴾ حاملین عرش کا قبلہ عرش اعظم ہے اور ملائکہ بررہ کا قبلہ کرسی اور ملائکہ سفر وغیرہ کا قبلہ بیت المعمور ہے۔

﴿۸۸۴﴾ انسان میں دو روحیں ہیں ایک روح سلطانی جس کا مقام دل ہے اسی سے زندگی قائم۔ دوسری روح حیوانی ہے جس کا مقام دماغ ہے جس سے ہوش و حواس برقرار۔ روح حیوانی سونے کی حالت میں نکل جاتی ہے اور روح سلطانی موت کے وقت خارج ہوتی ہے۔

Marfat.com

﴿۸۸۵﴾ فلک اعظم یعنی عرش کی حرکت مشرق سے مغرب کی طرف باقی کی مغرب سے مشرق پھر عرش کی حرکت اتنی تیز کہ ایک دن میں پورا دورہ کر جائے۔ آٹھویں آسمان کی رفتار اتنی سست کہ ۳۶ ہزار سال میں دورہ پورا کر سکے۔ پہلا آسمان جس پر چاند ہے تقریباً ۲۸ دن میں دورہ طے کر جائے اور چوتھا آسمان سورج والا ۳۶۵ دن یعنی ایک سال میں ' آسمان زحل تیس سال میں ' آسمان مشتری بارہ سال میں ' آسمان مریخ دو سال میں دورہ پورا کرتا ہے۔

﴿۸۸۶﴾ زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے پانی تھا۔ قدرت نے اس پر جھاگ پیدا کیے وہ جھاگ چالیس سال تک ایک جگہ محفوظ رہے پھر وہی جھاگ پھیلا دیئے گئے۔ اسی پھیلے ہوئے جھاگ کا نام زمین ہے۔ اس جھاگ کی پیدائش آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے ہے اور ان کا پھیلاؤ اس کے بعد۔ جہاں جھاگ محفوظ رہے تھے وہیں آج کعبہ معظمہ ہے پھر آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے بیت المعمور کے بالکل مقابل فرشتوں نے کعبہ شریف کی عمارت بنائی پیمائش میں بیت المعمور کے برابر تاکہ آسمان کے فرشتے تو بیت المعمور کا طواف کیا کریں اور زمین کے فرشتے کعبہ کا۔

﴿۸۸۷﴾ مقام ابراہیم یعنی وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کعبہ شریف کی تعمیر فرماتے تھے' آپ کے قدم کی جگہ ریت یا گارے کی طرح اس طرح نرم ہو گیا تھا کہ اس میں بخوبی نشان قدم بن گئے جو اب تک موجود ہیں۔ تعمیر کعبہ کے بعد اسی پتھر پر کھڑے ہو کر جبل بو قبیس میں حضرت

Marfat.com

ابراہیم علیہ السلام نے آوازیں دی تھیں کہ اللہ کے بندو اس گھر کیطرف آجاؤ۔ اس پتھر پر قدم رکھ کر آپ نے اپنی بہو یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی زوجہ سے اپنا سر مبارک دھلوایا تھا۔ یہ پتھر ہزاروں سال گذرنے کے بعد بھی اسی طرح محفوظ ہے۔ رب تعالیٰ نے اس پتھر کو اتنی عظمت بخشی کہ سارے حجاج کے سر اس کی طرف جھکا دیئے۔

﴿۸۸۸﴾ کدو دوسری سبزیوں سے اس لیے افضل ہے کہ اس کے درخت کے نیچے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے باہر آنے پر رکھا گیا تھا۔

﴿۸۸۹﴾ اللہ تعالیٰ نے مکہ معظمہ کے علاقہ میں کوہ عرفات کے پیچھے میدان نعمان میں آدم علیہ السلام کی پشت پر دست قدرت پھیر کر ان سے ان کی اولاد حتی کہ تا قیامت پیدا ہونے والے لوگ اسی ترتیب سے نکالے جس ترتیب سے پیدا ہوں گے۔ یہ سب چیونٹیوں کی شکل میں تھے پھر ان پر اپنی تجلی ڈالی اپنا جمال دکھا کر ان سے فرمایا بولو کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں سب نے یک زبان ہو کر کہا ہاں ہم اس کی گواہی دیتے ہیں کہ تو ہی ہمارا رب ہے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا ہم نے یہ عہد و پیمان اس لیے لیا تاکہ قیامت میں یہ نہ کہہ سکو کہ اے مولیٰ تیری ربوبیت سے بے خبر رہے ہمیں معافی دیدے۔

﴿۸۹۰﴾ روح انسانی چار بار انسانی جسم میں پڑتی ہے۔ ایک میثاق کے دن ڈالی گئی تھی دوسرے ماں کے پیٹ میں، پھر موت کے وقت نکال لی جاتی ہے پھر

Marfat.com

قبر میں سوال وجواب کے لیے' پھر محشر میں صور پھونکتے وقت جس کے بعد جنت دوزخ میں نہ نکالی جائے گی ہاں بعض گنہ گار مومن دوزخ میں مردہ کر دیئے جائیں گے پھر نکال کر جنت میں بھیجے جائیں گے۔

﴿۸۹۱﴾ حدیث شریف میں ہے کہ میثاق ازل کا عہد نامہ سنگ اسود میں محفوظ ہے۔ سنگ اسود خانہ کعبہ میں نصب ہے کل قیامت میں یہ پتھر اس طرح آئے گا کہ اس کے آنکھیں زبان منہ وغیرہ سب کچھ ہوگا۔

﴿۸۹۲﴾ نبی اکرم ﷺ نے بیت المقدس میں سولہ مہینے نماز پڑھی ہے اور یہی زمین محشر کی ہے یہیں سے آدمی جنت اور دوزخ کی طرف بھیجے جائیں گے۔

﴿۸۹۳﴾ حرم شریف میں جو کبوتر رہتے ہیں یہ ان کبوتروں کی نسل ہیں جنھوں نے ہجرت کی شب غار ثور میں انڈے دیئے تھے۔ حضرت انور ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی کہ تا قیامت ان کی نسل باقی رہے چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی۔ (روایت حضرت ابن عباس)

﴿۸۹۴﴾ مکہ میں ایک روزہ لاکھ روزوں کے' ایک نماز لاکھ نمازوں کے' ایک روپیہ کی خیرات لاکھ روپوں کے برابر ہے۔ اسی طرح مکہ میں ایک نیکی کرنا لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ جو مسلمان مکہ میں مرا وہ قیامت کے دن پیغمبروں کے گروہ میں اٹھے گا۔ (احادیث صحیحہ)

﴿۸۹۵﴾ جس سال واقعہ اصحاب فیل رونما ہوا' عرب میں خسرہ اور چیچک اسی سال پہلی بار نظر آئی اور اسی سال پہلے پہل عرب میں اسپند' اندرائن اور آک

Marfat.com

قسم کے بدمزہ اور ناگوار پودے دیکھے گئے۔

﴿۸۹۶﴾ جن آگ سے پیدا کیے گئے ہیں یہ سب انسانوں کی طرح ذی عقل اور ارواح و اجسام کے مالک ہوتے ہیں ان میں توالد و تناسل ہوتا ہے کھاتے پیتے جیتے مرتے ہیں۔ ان میں اچھے بھی ہوتے ہیں اور برے بھی۔

﴿۸۹۷﴾ بعض علماء نے لکھا ہے کہ روحیں شب جمعہ چھٹی پاتی ہیں اور پھیلتی ہیں پہلے اپنی قبروں پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں۔

﴿۸۹۸﴾ کعبہ معظمہ بیت المقدس سے چالیس سال پہلے بنایا گیا تھا۔

﴿۸۹۹﴾ جنت اور دوزخ کے درمیان روشن دان ہوں گے مسلمان کبھی اپنے کافر دشمن کا حال معلوم کرنا چاہے گا تو روشن دان سے جھانک کر دیکھ لے گا کہ کفار کی کھوپڑیوں پر بھیجا کھول رہا ہے۔ (تذکرۃ القرطبی)

﴿۹۰۰﴾ روح کی ترقی نو قسم پر ہے پہلے مومن' دوسرا عابد' تیسرا زاہد' چوتھا عارف' پانچواں ولی' چھٹا نبی' ساتواں مرسل' آٹھواں اولوالعزم نواں خاتم۔ حضور ﷺ میں یہ کل مراتب موجود ہیں مگر حضور کا مرتبہ کسی میں نہیں۔

﴿۹۰۱﴾ خانہ کعبہ کی موجودہ تعمیر ۵ شوال ۱۰۴۰ھ کو مکمل ہوئی۔ موجودہ عمارت سلطان عمار بن سلطان احمد خان والی قسطنطنیہ نے تعمیر کی۔

﴿۹۰۲﴾ موجودہ خانہ کعبہ کی تعمیر کے دوران ہر روز چالیس ہزار من بوجھ اونٹوں کے مٹی اور کنکر کے نکالے جاتے تھے۔

﴿۹۰۳﴾ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسجد حرام ساری دنیا کا قبلہ

Marfat.com

ہے اور خانہ کعبہ اس مسجد کا قبلہ ہے۔

﴿۹۰۴﴾ صفا و مروہ کسی زمانے میں مسجد حرام کے پاس دو پہاڑیاں تھیں اب معمولی بلندیاں رہ گئی ہیں۔ صفا حرم شریف کی دائیں طرف ہے اور مروہ بائیں جانب۔ دونوں کے بیچ ۴۹۳ قدم یعنی تقریباً سات فرلانگ کا فاصلہ ہے۔

﴿۹۰۵﴾ پہلے خانہ کعبہ کا غلاف مختلف رنگوں کا ہوتا تھا۔ مامون الرشید نے سفید رنگ کا غلاف چڑھایا۔ محمود غزنوی کے غلاف کا رنگ زرد تھا۔ مصر کے فاطمی خلفاء سفید رنگ کے غلاف بھیجتے تھے۔ خلیفہ ناصر عباسی نے ابتداء میں سبز رنگ کا غلاف بنوایا تھا پھر سیاہ ریشم کا بنوا کر بھیجا۔ اس کے بعد سیاہ غلاف ہی بنوایا جاتا رہا ہے۔

﴿۹۰۶﴾ غلاف کعبہ کے چاروں طرف زری کے کام کی پٹی بنانے اور اس پر کعبہ سے متعلق قرآنی آیات لکھوانے کا سلسلہ سب سے پہلے ۷۶۱ھ میں مصر کے سلطان حسن نے شروع کیا تھا۔

﴿۹۰۷﴾ مکہ کی بابت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ بابلی زبان کا لفظ ہے جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ملک کی زبان تھی۔

﴿۹۰۸﴾ جبل بو قبیس صفا کے نزدیک بیت اللہ شریف کے بالکل سامنے پڑتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ سب سے پہلا پہاڑ ہے جو دنیا کی سطح پر نظر آیا۔ ایک دوسری روایت کے مطابق طوفان نوح کے بعد حجر اسود اس پہاڑ میں امانت کے طور پر محفوظ رہا۔ حضور انور ﷺ کا معجزہ شق

Marfat.com

القمر جس کا بیان قرآن میں ہے اسی پہاڑ پر دنیا والوں کو دکھایا گیا۔

﴿۹۰۹﴾ مسجد قبا مسلمانوں کی پہلی مسجد ہے۔ اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تعمیر فرمایا تھا۔ مسجد حرام ' مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد یہ تمام مساجد سے افضل ہے۔ یہاں دو رکعت نماز کا ثواب عمرہ جیسا ہے۔

﴿۹۱۰﴾ مسجد صخرہ (قبلہ اول) میں اس پتھر کی زبان ہے جس نے آنحضرت ﷺ سے کلام کیا تھا۔

﴿۹۱۱﴾ سرور عالم ﷺ کو ہجرت کے تین مقامات مدینہ ' قنسرین اور بحرین بذریعہ الہام بتائے گئے کہ ان میں سے کسی مقام کو آپ ہجرت کر جائیں بعد میں مدینہ کی نشاندہی کر دی گئی۔

﴿۹۱۲﴾ یثرب ایک بت کا نام تھا۔ یثرب کے معنی فساد اور ہلاکت کے ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ نے مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک بار یثرب کہنے والے کو چاہیئے کہ دس مرتبہ مدینہ مدینہ کہے۔

﴿۹۱۳﴾ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے متعدد نام طیبہ 'مدینۃ النبی رکھے۔ اسے آپ حبیبہ و محبوبہ بھی کہتے تھے۔ محدثین نے بہ دلائل مدینہ منورہ کے ۹۹ نام بیان کیے ہیں۔ رب نے اس شہر کو طابہ (پاک) فرمایا ہے۔

﴿۹۱۴﴾ مدینہ میں حضور ﷺ کے قیام کی جگہ کی نشاندہی کے لیے حضور ﷺ کے ہی حکم سے آپ کی اونٹنی کی مہار کھول دی گئی اونٹنی اس حصہ پر جہاں اب باب جبرئیل ہے آ بیٹھی پھر اٹھ کر دس پندرہ قدم چلی اور اطمینان

Marfat.com

سے بیٹھ گئی۔ یہ آراضی سہل اور سہیل دو یتیم انصار کی تھی جو اسعد بن زرارہ کی نگرانی میں تھے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا انشاء اللہ یہی میرا گھر ہے۔ حضور ﷺ ابھی اونٹنی سے اترے بھی نہ تھے کہ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ افتادہ آراضی کا ایک بڑا سا چکر لگایا اور پہلی والی جگہ پر آکر بیٹھ گئی۔ اونٹنی نے جس حصہ زمین کا چکر لگایا تھا وہی حصہ ریاض الجنۃ یا جنت کی کیاری قرار پایا۔

﴿۹۱۵﴾ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ میں پہلے پہل حضرت ابو ایوب انصاری کے مکان میں قیام فرمایا۔ مدت قیام سات ماہ رہی۔

﴿۹۱۶﴾ علماء فرماتے ہیں کہ ریاض الجنۃ دراصل جنت کا باغیچہ ہے اس لحاظ سے اسکو بعینہ جنت منتقل کر دیا جائے گا اور فنا یا معدوم نہیں کیا جائے گا۔

﴿۹۱۷﴾ باب جبرئیل کے قریب گنبد خضرا سے متصل سب سے بڑا مینارہ رئیسہ ہے۔ اذان تہجد اسی پر سے ہوتی ہے۔ بعد عشاء مسجد نبوی معمور ہو جاتی ہے۔ اذان تہجد کے لفظ محمد رسول اللہ پر ساری مسجد روشنی سے منور اور سارے دروازے ایک ساتھ کھل جاتے ہیں۔

﴿۹۱۸﴾ مسجد نبوی میں باب السلام پر دوسرا مینارہ ترکی طرز تعمیر کا حامل ناصر بن محمد قلاؤں کا تعمیر کردہ ساٹھ میٹر بلند ہے

﴿۹۱۹﴾ سلطان قائت بائی نے روضہ اقدس کے اوپر تیسرا گنبد نیلگوں رنگ کا بنوایا تھا۔ ۱۲۳۳ھ میں ترکی سلطان محمود بن عبد الحمید خاں ثانی نے از سر نو تعمیر کر کے ۱۲۵۵ھ میں سبز رنگ چڑھایا۔ یہی گنبد خضریٰ آج بھی موجود ہے۔

Marfat.com

﴿۹۲۰﴾ حجرہ رسول ﷺ کے اطراف کی جالی سلطان قائت بائی نے ۸۷۹ ہجری میں نصب کرائی۔

﴿۹۲۱﴾ ماہرین فن تعمیر کا خیال ہے کہ مسجد نبوی اسلامی دنیا کی سب سے مضبوط، مستحکم اور خوب صورت عمارت ہے جو ابھی صدیوں تک برقرار رہے گی۔

﴿۹۲۲﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔

﴿۹۲۳﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں فرشتے متعین ہیں تاکہ اس میں طاعون داخل ہو نہ دجال۔

﴿۹۲۴﴾ کوہ احد کے بارے میں ارشاد نبوی ہے کہ یہ جنت کے دروازے پر نگہبانی کا فریضہ انجام دے گا۔

﴿۹۲۵﴾ مدینہ کی عجوہ کھجور کے متعلق احادیث میں سات دانے نہار منہ کھانے والے کے لیے مذکور ہے کہ اتنی روز وہ سحر یا زہر کے اثر سے ہر طرح محفوظ ہو جاتا ہے۔

﴿۹۲۶﴾ مسجد قبا کا موجودہ خوب صورت روپ تیونس کے صدر حبیب بو رقیبہ کا تعمیر کردہ ہے۔

﴿۹۲۷﴾ کچھ یہودی بظاہر ایمان لائے تھے انھوں نے مسجد قبا کے قریب ایک مسجد اس غرض سے تیار کی تھی کہ اس میں جمع ہو کر اسلام کے خلاف کمیٹیاں کریں، جلسے اور منصوبہ بندیاں کریں۔ یہی مسجد ضرار تھی اس کا بانی ابو عامر

Marfat.com

راہب اسلام کا شدید دشمن تھا۔

﴿۹۲۸﴾ سرور عالم ﷺ ہر شنبہ کو مسجد قبا تشریف فرما ہو کر نوافل ادا فرماتے تھے۔ خلفائے راشدین بھی اس سنت پر سختی سے عمل پیرا رہے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر یہ مسجد قبا کی جگہ صنعا (یمن) میں ہوتی تو خدا کی قسم ہر سنیچر کو وہاں پہنچنے میں تامل نہ کرتا۔

﴿۹۲۹﴾ بیر اریس مسجد قبا کے سامنے ایک باغ کے کنویں کو کہتے ہیں۔ حضور ﷺ اکثر اس کنویں کی جگت پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک بار سنت نبوی کے اتباع میں کنویں پر تشریف فرما تھے کہ آپ کے ہات سے رسول اکرم ﷺ کی انگوٹھی (مہر نبوت) کنویں میں گر گئی۔ ہر چند تلاش کیا گیا نہ ملی۔ اس واقعہ کے بعد سے کنویں کا نام بیر خاتم یعنی انگوٹھی والا کنواں پڑ گیا۔

﴿۹۳۰﴾ علماء فرماتے ہیں کہ دوسری مسجدوں میں صف کا دایاں حصہ بائیں سے افضل ہے مگر مسجد نبوی میں بایاں حصہ دائیں سے افضل ہے کیونکہ وہ روضہ اطہر سے قریب ہے۔

﴿۹۳۱﴾ جب سنگ اسود دیوار کعبہ میں قایم کیا گیا تو اس کی روشنی دور دور تک جاتی تھی۔ جہاں جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہاں تک حرم کی حدود مقرر ہوئیں جن میں شکار کرنا منع ہے۔

﴿۹۳۲﴾ جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا وہ اپنے پروں پر شام یا فلسطین سے

Marfat.com

کچھ زمین اٹھالائے۔ اولاً اس کو خانہ کعبہ کے گرد سات بار طواف کرایا پھر اسے مکہ معظمہ سے چند میل دور دو پہاڑوں پر رکھ دیا اسی لیے اس کا نام طائف پڑا۔ یہاں کی آب وہوا نہایت خوشگوار رہتی ہے نفیس میوے بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔

﴿۹۳۳﴾ خانہ کعبہ پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے بنا: طور سینا 'طور زیتا ' کوہ جودی' کوہ لبنان اور کوہ حراء۔

﴿۹۳۴﴾ حج ہمیشہ سے کعبہ کا ہی ہوا۔ بیت المقدس کا حج کبھی نہ ہوا۔

﴿۹۳۵﴾ پچھلے زمانے میں ایک شخص تھا اساف اور ایک عورت تھی نائلہ۔ انھوں نے خانہ کعبہ میں بدنیتی سے ایک دوسرے کو ہات لگایا۔ عذاب الٰہی سے دونوں پتھر ہو گئے اور عبرت کے لیے اساف کو تو صفا پہاڑی پر رکھ دیا گیا اور نائلہ کو مروہ پر تاکہ لوگ انھیں دیکھ کر یہاں گناہ کے خیال سے بچیں۔ کچھ زمانے کے بعد جب جہالت کا دور ہوا تو لوگوں نے ان کی پوجا شروع کر دی کہ جب صفا و مروہ کے درمیان دوڑتے تو تعظیم کے ارادے سے انھیں بھی چھو لیتے۔ مسلمانوں کو بت پرستی کی اسی مشابہت کی وجہ سے صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا ناپسند ہوا' جس کی تسلی کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں آیتیں نازل فرمائیں۔

﴿۹۳۶﴾ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ منیٰ کو منیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام توبہ کے بعد عرفات سے یہاں پہنچے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کچھ تمنا کرو۔ آپ نے جنت کی آرزو کی لہذا

Marfat.com

اس جگہ کا نام منیٰ ہو یعنی خواہش کی جگہ۔ ممکن ہے کہ اس لیے منیٰ کہا جاتا ہو کہ منیٰ کے دنوں میں روزہ حرام ہے۔ یہ دنیوی خواہشات یعنی حلال غذا اور جماع حاصل کرنے کا زمانہ ہے۔

﴿۹۳۷﴾ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حجون (مکہ معظمہ کا قبرستان) اور بقیع (مدینہ منورہ کا قبرستان) کے کنارے پکڑ کر اس طرح جھاڑ دیے جائیں گے کہ یہاں کے تمام مدفون وہاں پہنچ جائیں گے۔

﴿۹۳۸﴾ حدیث شریف میں ہے کہ جو ایک گھڑی بھی مکہ معظمہ کی گرمی برداشت کرلے وہ دوزخ سے دو سال کی راہ دور رہے گا۔

﴿۹۳۹﴾ بکۃ بکٌ" سے بنا معنی کچل ڈالنا۔ چونکہ شہر مکہ کے دشمن اصحاب فیل وغیرہ کچل دیئے گئے اس لیے اسے بکۃ کہا جاتا ہے اور مکہ مکٌ" سے بنا یعنی چوس لینا خشک کردینا۔ چونکہ یہ شہر حاجیوں کے گناہوں کو جذب کرلیتا ہے اس لیے اسے مکہ کہتے ہیں۔

﴿۹۴۰﴾ حضور ﷺ کا باغ فدک ابھی تک وقف چلا آرہا ہے کیونکہ نبی کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔

﴿۹۴۱﴾ تفسیر مدارک میں ہے کہ اگر ایک سال لوگ کعبہ کو خالی کردیں تو کعبہ غائب ہوجائے گا اور دنیا برباد۔

﴿۹۴۲﴾ جنت البقیع کا ذکر توریت میں یوں تھا: ایک قبرستان کھجور کے درختوں سے گھرا ہوا ہوگا۔ ستر ہزار آدمی اس میں سے اٹھیں گے جن کے

Marfat.com

چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمک رہے ہوں گے۔

﴿۹۴۳﴾ بدر اس مشہور جگہ کا نام ہے جہاں ۱۷ رمضان ۲ھ کو حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن مشہور غزوہ ہوا تھا۔ بدر نامی ایک شخص نے یہاں ایک کنواں کھدوایا تھا اسی کے نام پر کنویں کا پھر اس جگہ کا نام پڑ گیا۔

﴿۹۴۴﴾ مزدلفہ کا دوسرا نام جمع بھی ہے اس کا سبب ایک تو یہی ہے کہ لوگ اکناف عالم سے آکر یہاں جمع ہوتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا نے یہاں اکٹھے رات گزاری تھی۔

﴿۹۴۵﴾ حضور ﷺ نے فرمایا کہ انسانی دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ ہم چھٹے ہزارہ میں پیدا ہوئے۔

﴿۹۴۶﴾ حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور انور ﷺ نے صاحب صور کی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کی دائیں جانب جبرئیل ہیں اور بائیں جانب میکائیل علیہما السلام۔

﴿۹۴۷﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک شخص آواز دے گا اے اہل جنت اب موت نہیں ہے اے اہل دوزخ اب موت نہیں ہے۔

﴿۹۴۸﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میرا ہات پکڑ کر فرمایا خدا نے زمین ہفتہ کے دن پیدا کی اور اس پر پہاڑ اتوار کے دن

Marfat.com

بنائے اور درختوں کو پیر کے دن پیدا فرمایا اور بری چیزیں منگل کے دن پیدا کیں اور روشنی کو بدھ کے دن پیدا کیا گیا اور جمعرات کے دن زمین پر مویشی اور چوپائے پیدا کر کے پھیلائے اور سب سے آخر میں جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد بالکل آخری ساعت میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا

﴿۹۴۹﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایسی کھڑکیاں ہیں جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے یہ اللہ سے محبت رکھنے والوں، اللہ کے لیے باہم ملنے جلنے والوں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہیں۔

﴿۹۵۰﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خُلِقَ الْاِنسانُ ھَلُوعاً یعنی انسان بے صبرا پیدا کیا گیا۔ کتاب لب لباب میں مقاتل سے مروی ہے کہ ھلوع کوہ قاف کے پیچھے ایک جانور ہے جو روزانہ سات جنگلوں کو تر گھاس سے خالی کر دیتا ہے اور تمام سوکھی گھاس پات کو کھالیتا ہے۔ سات دریا کا پانی پیتا ہے۔ گرمی اور سردی میں بے تاب رہتا ہے اور ہر رات اس خیال میں گذارتا ہے کہ کل کیا کھائے گا اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے صبری میں اس جانور کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

﴿۹۵۱﴾ چار صفتیں انسان میں چار عناصر کی وجہ سے پیدا ہوئیں۔ اول تکبر جو آگ سے پیدا ہوا، دوسرے شہوت جو ہوا کا نتیجہ ہے، تیسرے حرص جو پانی کی فطرت ہے، چوتھے بخل جو خاک کی صفت ہے۔

﴿۹۵۲﴾ فقہاء اسلام نے تحفظ جان کے حق کو استقرار حمل کے ایک سو

Marfat.com

بیس دن کے بعد قابل اطلاق قرار دیا ہے کیونکہ اس عرصہ میں جنین گوشت کے لوتھڑے سے تبدیل ہو کر انسانی شکل و صورت میں ڈھلنے لگتا ہے اور اس پر انسان ہونے کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔

﴿۹۵۳﴾ جنّ کے معنی ہیں چھپی ہوئی مخلوق۔ چونکہ جنات انسانوں کی نگاہوں سے چھپے ہوئے ہیں اس لیے انھیں جنّ کہا جاتا ہے۔ انس کے معنی ہیں ظاہر ہونا ۔ چونکہ انسان ظاہری مخلوق ہے ظاہری زمین پر رہتی ہے اس لیے اسے انس کہتے ہیں۔

﴿۹۵۴﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے سو حصے تھے۔ ان میں سے ایک حصہ کر کے تمام جن وانس وحوش وطیور کو عنایت فرمادیا جو وہ آپس میں ایک دوسرے پر استعمال کرتے ہیں اور وحوش اپنے بچوں پر کرتے ہیں اور باقی ایک کم سو حصے اپنے پاس رکھے جو اپنے بندوں پر قیامت کے روز استعمال فرمائے گا۔

﴿۹۵۵﴾ صوفیاء فرماتے ہیں حق تعالیٰ جل شانہ نے آسمان کو ستاروں سے سنوارا' فرشتوں کو جبرئیل علیہ السلام نے سنوارا' جنت کو حوروں سے سنوارا' پیغمبروں کو سید عالم ﷺ سے سنوارا' دنوں کو جمعہ سے سنوارا' راتوں کو لیلۃ القدر سے سنوارا ' مہینوں کو رمضان سے سنوارا' سجدوں کو کعبہ شریف سے سنوارا' کتابوں کو قرآن مجید سے سنوارا اور قرآن شریف کو بسم اللہ سے سنوارا۔

﴿۹۵۶﴾ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ جنتی عورتیں اور مرد ہمیشہ پینتیس

Marfat.com

سال کے جوان رہیں گے ان کا قد آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہات کا ہو گا۔ بے ڈاڑھی ہوں گے۔ سب کی آنکھیں قدرتی سرمگیں ہوں گی۔ ہر ایک کے جسم پر ستر جوڑے ہوں گے ہر جوڑے کا رنگ علاحدہ ہو گا اور وہ جوڑے ایسے شفاف ہوں گے کہ ان سب کا رنگ اوپر سے نظر آئے گا۔ روزانہ ان کا حسن و جمال بڑھے گا نہ کبھی بوڑھے ہوں گے نہ دبلے اور کم زور اور نہ ان کے کپڑے کبھی میلے ہوں گے۔ (تفسیر روح البیان)

﴿۹۵۷﴾ تفسیر روح البیان میں ہے کہ انسان جنات کا دسواں حصہ اور جن وانس خشکی کے جانوروں کا دسواں حصہ اور یہ سب مل کر پرندوں کا دسواں حصہ اور یہ سب ملا کر دریائی جانوروں کا دسواں حصہ اور یہ سب مل کر زمین کے فرشتوں کا دسواں حصہ اور یہ سب ملا کر پہلے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ اور وہ سب ملا کر دوسرے آسمان کے فرشتوں کا دسواں حصہ ساتویں آسمان تک یہی ترتیب ہے۔ پھر یہ تمام مخلوق کرسی کے فرشتون کے مقابلے میں بہت کم ہیں وہ سب ملکر عرش اعظم کے ایک پردے کے فرشتوں کے مقابلے میں بہت کم ہیں ' خیال رہے کہ عرش اعظم کے چھ لاکھ پردے ہیں اور ہر پردے میں اسی قدر ملایکہ پھر یہ تمام مخلوق ان فرشتوں کے مقابلے میں جو عرش اعظم کے آس پاس گھومتے رہتے ہیں ایسے ہیں جیسے دریا کے مقابلے میں ایک قطرہ۔ ان کی تعداد رب ہی جانتا ہے۔

﴿۹۵۸﴾ تفسیر عزیزی میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ

Marfat.com

اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ تمام روئے زمین میں سے ہر قسم کی سیاہ سفید سرخ ہری نیلی پیلی کھاری میٹھی نرم خشک ایک مٹھی بھر خاک لاؤ۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے زمین پر آکر خاک اٹھانی چاہی مگر زمین نے سبب پوچھا۔ حضرت جبرئیل نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ زمین نے عرض کیا کہ میں اس سے خدا کی پناہ پکڑتی ہوں کہ تو مجھ سے خاک کو اٹھا کر انسان بنائے جس کی وجہ سے میرا کچھ حصہ جہنم میں جائے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام خالی واپس آگئے اور عرض کیا اے رب العزت زمین نے تیری عزت کی پناہ پکڑی۔ میں تیرے نام اور عزت کے ادب سے اس سے خاک نہ اٹھا سکا۔ حق تعالیٰ نے پھر حضرت میکائیل و اسرافیل کو باری باری بھیجا مگر وہ بھی اسی طرح واپس آگئے۔ آخر میں ملک الموت بھیجے گئے۔ انھوں نے زمین کی ایک نہ سنی بلکہ فرمایا کہ میں تو اللہ کے حکم کا تابعدار ہوں۔ تیری عاجزی اور زاری کی وجہ سے رب کی اطاعت نہیں چھوڑ سکتا اسی لیے ان کو جان نکالنے کا کام سپرد کیا گیا کہ تم نے ہی اس خاک کو زمین سے الگ کیا تھا تم ہی اس کو ملانا۔ اب انھیں حکم ہوا کہ اس خاک کو وہاں رکھو جہاں آج خانہ کعبہ ہے۔ فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس خاک کا مختلف پانیوں سے گارا بنائیں چنانچہ اس پر چالیس روز بارش ہوئی انتالیس دن تو رنج و غم کا پانی برسا اور ایک دن خوشی کا۔ اسی لیے انسان کو رنج و غم زیادہ ہوتا ہے اور خوشی کم۔ پھر اس گارے کو مختلف ہواؤں سے اتنا خشک کیا کہ کھنکھنانے لگا پھر فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس گارے کو مکہ اور طائف

Marfat.com

کے درمیان وادی نعمان میں عرفات پہاڑ کے نزدیک رکھیں پھر حق تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے اس گارے کو حضرت آدم کا قالب بنایااور ان کی صورت تیار کی۔ فرشتوں نے کبھی ایسی صورت نہ دیکھی تھی تعجب میں پڑگئے اور اس کے آس پاس گھومنے لگے۔ اس کی خوبصورتی دیکھ کر حیران تھے۔ ابلیس کو بھی اس سارے اعلان کی خبر ہو چکی تھی وہ بھی اس قالب کو دیکھنے آیا اور اس کے گرد پھر کر بولا کہ اے فرشتو تم اسی کا تعجب کرتے ہو یہ تو ایک اندر سے خالی جسم ہے جس میں جگہ جگہ سوراخ ہیں اور اس کی کمزوری کا یہ عالم ہے کہ اگر بھوکا ہو تو گر پڑے اور اگر خوب سیر ہو جائے تو چل پھر نہ سکے۔ اس قالب خالی سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ پھر بولا ہاں اس کے سینے کی بائیں طرف ایک بند کوٹھری ہے (دل) یہ خبر نہیں کہ اس میں کیا ہے شاید کہ یہی لطیفہ ربانی کی جگہ ہو جس کی وجہ سے یہ خلافت کا حقدار ہو۔ پھر روح کو حکم ہوا کہ اس قالب میں اور اس کے گڑھوں میں بھر جائے۔ جب روح قالب کے پاس پہنچی تو جسم کو تنگ و تاریک پایا اندر جانے سے جھجک گئی۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ تب نور مصطفیٰ ﷺ سے وہ قالب جگمگا دیا گیا یعنی وہ نور پیشانی آدم علیہ السلام میں امانت کے طور پر رکھ دیا گیا۔ اب روح آہستہ آہستہ داخل ہونے لگی ابھی سر میں تھی کہ آدم علیہ السلام کو چھینک آئی اور زبان سے نکلا الحمد للہ۔ حق تعالیٰ نے فرمایا یرحمک اللہ۔ یہی اب سنت ہے۔ جب روح کمر تک پہنچی حضرت آدم نے اٹھنا چاہا مگر گر پڑے کیونکہ نیچے کے دھڑ میں روح پہنچی ہی نہیں تھی۔ جب تمام بدن میں روح پھیل گئی تو

Marfat.com

حکم ہوا کہ فرشتوں کے پاس جا کر انھیں سلام کرو اور سنو وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ تب آدم علیہ السلام ادھر تشریف لے گئے اور فرمایا السلام علیکم۔ انھوں نے جواب دیا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ ارشاد الٰہی ہوا کہ یہی الفاظ تمھارے اور تمھاری اولاد کے لیے مقرر کیے گئے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا مولیٰ میری اولاد کون ہے۔ تب ان کی پشت پر دست قدرت پھیر کر اس سے ساری انسانی روحیں نکالی گئیں اور آدم علیہ السلام کو سب دکھائی گئیں اور انھیں کافر و مومن و منافق مشرک اولیاء قطب انبیاء دکھائے گئے۔

﴿۹۵۹﴾ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان کی زمین اس لیے ہری بھری ہے اور عود اور قرنفل وغیرہ خوشبوئیں اس لیے وہاں پیدا ہوتی ہیں کہ آدم علیہ السلام جب اس زمین پر آئے تو ان کے جسم پر جنتی درخت کے پتے تھے اور پتے ہوا سے اڑ کر جس درخت پر پہنچے وہ ہمیشہ کے لیے خوشبودار ہو گیا۔

﴿۹۶۰﴾ میثاق کے دن ارواح کی چار صفیں تھیں پہلی صف انبیاء کی دوسری میں اولیاء اللہ کی روحیں، تیسری میں عام مسلمانوں کی روحیں، چوتھی میں کافروں کی روحیں۔ رب نے فرمایا کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں انبیاء کرام نے جمال الٰہی دیکھا اور بے حجابانہ یہ کلام سنا اور عرض کیا کہ بلیٰ یعنی ہاں۔ اسی لیے وہ دنیا میں نبوت اور رسالت اور کلام الٰہی کے مستحق ہوئے۔ اولیاء اللہ نے ارواح انبیاء کے حجاب سے یہ انوار دیکھے اور کلام الٰہی سن کر بلیٰ کہا لہٰذا وہ نبیوں

Marfat.com

کے پیرو اور الہام کے مستحق ہوئے۔ عام مسلمانوں نے یہ خطاب دو واسطوں یعنی انبیاء اور اولیاء کے ذریعہ سن کر الوہیت کا اقرار کیا لہذا وہ دنیا میں بھی انبیاء کے امتی اولیاء اللہ کے مطیع بنے۔ اور ایمان بالغیب اختیار کیا۔ کفار نے بہت سے پردوں کے پیچھے سے اس خطاب کی آواز تو سنی مگر مقصد نہیں سمجھا ایسے ہی بلیٰ کا شور سنا خود بھی بے سوچے سمجھے منہ سے بلیٰ کہہ دیا۔ جب دنیا میں آئے تو سب بھول گئے۔

﴿۹۶۱﴾ جنت کے سو درجے مجاہدین کے لیے خاص ہیں جن کے درمیانی حصہ کا نام فردوس ہے اسی پر عرش الٰہی ہے اور اس سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔

﴿۹۶۲﴾ مشعر حرام مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے اسی کو قزح اور میقدہ بھی کہتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ عرفات سے واپس آکر تمام رات اس پر آگ جلاتے تھے۔ اسلام نے حکم دیا کہ یہ بے ہودہ بات ہے یہاں آکر اللہ کا ذکر کرو۔

﴿۹۶۲ الف﴾ کرسی وہ چیز ہے جو عرش کے نیچے اور ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے جسے فلاسفہ آٹھواں آسمان یا فلک بروج کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ کرسی کے مقابلے میں آسمان و زمین ایسے ہیں جیسے کسی جنگل میں انگوٹھی اور یہی مناسبت کرسی کو عرش کے مقابلے میں ہے۔ (در منثور) اس کرسی کو چار فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں ایک فرشتہ حضرت آدم کی شکل پر ہے، دوسرا گدھ کی شکل پر، تیسرا بیل کی شکل پر اور چوتھا شیر کی شکل پر۔ (روح البیان)

Marfat.com

﴿۹۶۲ب﴾ بعض روایتوں میں ہے کہ حاملین عرش اور حاملین کرسی کے درمیان ستر حجاب ظلمت کے اور ستر حجاب نور کے ہیں۔ ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو برس کی راہ ہے۔ اگر یہ حجاب نہ ہوتے تو ملائکہ حاملین عرش کے نور سے حاملین کرسی تک جل جاتے۔

....

Marfat.com

ساتواں باب

ہجرت و غزوات اور جہاد اسلامی

﴿۹۶۳﴾ دو غزوات میں فرشتے نازل ہوئے ہیں ایک غزوہ بدر دوسرے غزوہ حنین میں۔ خندق کے موقع پر بھی فرشتے آئے تھے مگر اس وقت باقاعدہ جہاد نہیں ہوا۔

﴿۹۶۴﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا بدر کے میدان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کی جماعت لے کر نبی ﷺ کے دائیں طرف اترے اس جانب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کی جماعت لے کر حضور انور ﷺ کے بائیں طرف اترے اس طرف میں تھا۔

﴿۹۶۵﴾ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین بدر پر سات خصوصی عنایتیں کیں ایک غیبی اور باقی چھ ظاہری۔ غیبی عنایت فرشتوں کا نزول تھا اور ظاہری نعمت عین جہاد کے وقت ان کے دشمنوں پر اونگھ طاری کر دینا، بارش برسا دینا، مجاہدین بدر کو طہارت و پاکیزگی عطا فرمانا، شیطانی وسوسے دور کر دینا، ڈھارس بندھانا اور مجاہدین اسلام کو ثابت قدمی عطا فرمانا۔

﴿۹۶۶﴾ اسلام میں سب سے پہلی ہجرت سرزمین حبشہ کی طرف ہوئی۔

Marfat.com

﴿۹۶۷﴾ وہ مسلمان جو ہجرت کر کے حبشہ پہنچے ان بچوں کے سوا جو وہیں پیدا ہوئے، سب تراسی افراد تھے۔

﴿۹۶۸﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی طرف ہجرت سے قبل اسلام کے لیے چھ لونڈیاں اور غلام آزاد کرائے۔ بلال رضی اللہ عنہ ساتویں تھے۔

﴿۹۶۹﴾ مدینہ منورہ میں تشریف آوری کے بعد حضور ﷺ کا پہلا جمعہ بنی سالم بن عوف میں وادی رانوناء کے درمیان واقع مسجد میں ہوا۔

﴿۹۷۰﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو غار ثور میں ایک سانپ نے ڈسا۔ حضور اقدس ﷺ کے لعاب دہن کی برکت سے فوراً آرام ہو گیا۔ ہر سال وہ زہر عود کرتا۔ بارہ برس بعد اسی سے شہادت ہوئی۔

﴿۹۷۱﴾ مسلمانوں کے پہلے مقتول مہجع تھے جنہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آزاد کر دیا تھا۔ غزوہ بدر میں مہجع کے ایک تیر آ لگا اور وہ شہید ہو گئے۔

﴿۹۷۲﴾ جہاد کا حکم ہجرت کے بعد نازل ہوا اور تب حضور اکرم ﷺ نے کفار سے قتال شروع کیا۔

﴿۹۷۳﴾ مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے بدر کے روز فرشتوں کا نشان سفید عمامے تھے۔ جن کے شملوں کو انہوں نے پیٹھ پر چھوڑ رکھا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سر پر زرد عمامہ تھا۔

﴿۹۷۴﴾ فرشتوں نے جنگ بدر کے سوا کسی اور معرکے میں جنگ نہیں کی

Marfat.com

وہ دوسری جنگوں میں شمار بڑھانے والوں کے طور پر شامل ہوتے تھے کسی کو مارا نہیں کرتے تھے۔

﴿۹۷۵﴾ جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھ سے ستر دشمن قتل اور ستر اسیر ہوئے تھے۔

﴿۹۷۶﴾ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخر یا شوال المکرم ۲ ہجری میں جنگ بدر سے فارغ ہوئے۔

﴿۹۷۷﴾ غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلامی کی مدد کے لئے فرشتوں کو بھیجا۔ پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار پھر پانچ ہزار۔

﴿۹۷۸﴾ ابو جہل غزوہ بدر میں واصل جہنم ہوا۔

﴿۹۷۹﴾ جنگ احد میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد ستر تھی۔

﴿۹۸۰﴾ ابی بن خلف کفار قریش میں کا ایک سردار وہ پہلا اور آخری شخص تھا جو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔ یہ واقعہ غزوہ احد کا ہے۔

﴿۹۸۱﴾ غزوہ خیبر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھوں یہود کے سات رئیس اور دلاور آدمی قتل ہوئے۔

﴿۹۸۲﴾ حضرت خالد بن ولید کو پہلی امارت غزوہ موتہ میں ملی اور تبھی سے سیف اللہ کا خطاب بھی ملا۔

﴿۹۸۳﴾ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ چودہ شعبان کو جس کی شام کو شب برات ہوتی ہے۔ غزوہ احد واقع ہوا۔ اور حضور اکرم ﷺ نے دانت ٹوٹ جانے

Marfat.com

کے سبب اس دن حلوہ کھایا تھا، محض غلط ہے۔

﴿۹۸۴﴾ جنگ خندق کے موقع پر صرف چھ مسلمان شہید ہوئے اور مشرکوں کے تین آدمی مارے گئے۔

﴿۹۸۵﴾ فقہاء نے لکھا ہے کہ ہجرت کا وجوب فتح مکہ سے پہلے اس لئے تھا کہ منکرین کی ایذا اور مزاحمت سے محفوظ رہ کر مسلمان حکومت الٰہی کے اندر رہیں۔ اور قانون الٰہی کا نفاذ اپنے ہاں کر سکیں۔ جب لشکر اسلامی کو کافی قوت حاصل ہو گئی اور منکرین کی مزاحمت کا زور بھی ٹوٹ گیا تو ہجرت بھی واجب نہ رہی۔ لیکن پھر بھی جب کہیں اور جب کبھی وہی ہجرت کے وجوہ پائے جائیں گے ہجرت واجب ہو جائے گی۔

﴿۹۸۶﴾ صحابہ کرام کو جہاد کا اس قدر شوق تھا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد تک برابر جہاد میں مشغول رہے۔

﴿۹۸۷﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری امت کے دو گروہوں کو اللہ تعالیٰ نے نار جہنم سے محفوظ کر رکھا ہے ایک وہ گروہ ہے جو ہند میں جہاد کرے گا اور دوسرا وہ گروہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہے گا۔

﴿۹۸۸﴾ علماء کرام کا خیال ہے کہ جنگ احد میں سید عالم ﷺ کا دندان مبارک شہید ہونا سب شہیدوں کی شہادت سے افضل ہے۔

﴿۹۹۸﴾ رجب ۹ھ میں غزوہ تبوک پیش آیا اسی سال حج فرض ہونے پر

Marfat.com

مسلمانوں کا پہلا تین سو حجاج کا قافلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امارت میں روانہ ہوا۔ اسی سال کفار کو آئندہ سے حرم میں داخل ہونے کی ممانعت الٰہی صادر ہوئی۔ یہی آخری حج تھا جس میں مسلمانوں کے ساتھ کفار بھی شریک حج رہے۔

﴿۹۹۰﴾ جنت البقیع میں سب سے پہلے سن دو ہجری میں حضرت عبداللہ بن مضعون مہاجر کو حضور ﷺ نے دفن فرمایا۔

﴿۹۹۱﴾ بدر اس مشہور جگہ کا نام ہے جہاں ۱۷ رمضان دو ہجری کو رسول اللہ ﷺ اور کفار مکہ کے درمیان فیصلہ کن مشہور جنگ ہوئی تھی۔ یہ غزوہ اسلامی فتوحات کا پہلا سنگ میل تھا۔ صحابہ کرام کے شوق کا یہ عالم تھا کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے انھیں بدر میں چلنے کے لیے پکارا اس وقت جو جیسا تھا ویسا ہی چل پڑا۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کے پاس ہتھیار نہ تھے سواریاں نہ تھیں مگر اللہ کے حبیب ﷺ کے قدموں پر نثار ہونے کا جذبہ لیے جب مجاہدین میدان میں اترے تو ہاتھوں میں دبی کھجور کی سوکھی شاخیں شمشیر آبدار بن گئیں جن کی کاٹ کا کفار کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

﴿۹۹۲﴾ ایک بار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبدالرحمان نے اسلام لانے کے بعد جنگ بدر کا ذکر کر کے کہا کہ آپ میری زد پر تھے مگر میں طرح دے گیا۔ حضرت صدیق اکبر نے بیٹے کی بات پر فرمایا اگر تم میری زد میں ہوتے تو یقیناً تم کو قتل کر ڈالتا۔

Marfat.com

﴿۹۹۳﴾ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق اصحاب حدیبیہ چودہ سو تھے۔

﴿۹۹۴﴾ کفار پر سب سے پہلے تیر پھینکنے والے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے۔

﴿۹۹۵﴾ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار احد میں ٹوٹ گئی۔ حضور اقدس ﷺ نے اپنی تلوار انہیں عطا کی جوان کے پاس رہی بعد میں دو سو دینار میں فروخت ہوئی۔

﴿۹۹۶﴾ بیر معونہ مشہور لڑائی میں ستر صحابہ کی ایک بڑی جماعت پوری کی پوری شہید ہوئی جن کو قراء کہتے ہیں اس لئے کہ سب حضرات قرآن مجید کے حافظ تھے۔

﴿۹۹۷﴾ جنگ احد میں حضرت ابو عبیدہ نے اپنے باپ جراح کو قتل کیا اور جنگ بدر میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبدالرحمان کو جو اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے مقابلے کے لئے للکارا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اود حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اہل قرابت عتبہ، شیبہ اور ولید کو قتل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر میں اپنے ماموں عاص ابن ہشام کو مارا۔

﴿۹۹۸﴾ حضرت معاذ بن عفرہ نے ابو جہل کو واصل جہنم کیا اس وقت حضرت معاذ کی عمر گیارہ سال کی تھی۔

Marfat.com

﴿۹۹۹﴾ حضور انور ﷺ کی ہجرت کے بعد اور فتح مکہ سے پہلے مسلمانوں کو بلاعذر مکہ میں رہنا حرام ہو گیا تھا اور ہجرت فرض۔ حالانکہ وہاں کعبہ معظمہ عرفات و منیٰ مقام ابراہیم سبھی کچھ موجود تھا صرف حضور اکرم ﷺ وہاں سے چلے گئے تھے یہ ہے نسبت کا ظہور۔

﴿۱۰۰۰﴾ بدر کے دن حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں لکڑی تلوار بن گئی تھی اس تلوار کا نام عرجون تھا۔ یہ شمشیر عرجون معتصم باللہ نے دو سو دینار میں خریدی تھی۔

﴿۱۰۰۱﴾ احد میں جب حضور ﷺ کو مشرکین نے ناپاک ارادے سے گھیر لیا تو تیس صحابہ یکے بعد دیگرے حضور کے سامنے اس طرح آتے اور شہید ہوتے رہے کہ ہر شخص حضور کے آگے جم جاتا اور کہتا میری ذات آپ پر قربان، میری جان آپ کی جان پر فدا، السلام علیکم مجھے قیامت میں نہ چھوڑیے گا یہ کہتا اور جان نثار کرتا۔

﴿۱۰۰۲﴾ اصحاب بدر میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی حضرت ابو سعید بن مالک بن ربیعہ انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿۱۰۰۳﴾ جب سن دس ہجری میں نبی کریم ﷺ نے رحلت فرمائی اس وقت دس لاکھ مربع میل کا علاقہ مسلمانوں کے زیر نگیں آچکا تھا۔

﴿۱۰۰۴﴾ پہلا مقتول جس کا خون بہا نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ادا فرمایا وہ جنید بن اکوع ہے اسے بنو کعب نے قتل کر دیا تھا۔ حضور اقدس ﷺ نے

Marfat.com

اس کے خون بہا میں سو اونٹنیاں دی تھیں۔

﴿۱۰۰۵﴾ تاریخ ہجری لکھنے کا رواج حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے سے ہوا۔

﴿۱۰۰۶﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سب سے افضل عمل ہے وقت پر نماز پھر والدین کے ساتھ اچھا سلوک پھر خدا کی راہ میں جہاد۔

﴿۱۰۰۷﴾ سب سے پہلا غزوہ اسلام غزوہ ابواء ہے۔

﴿۱۰۰۸﴾ فتح مکہ کے وقت حضور اکرم ﷺ کے آگے آگے جو علم بلند تھا وہ سفید رنگ کا تھا۔

﴿۱۰۰۹﴾ غزوہ تبوک آنحضرت ﷺ کا آخری غزوہ ہے۔

﴿۱۰۱۰﴾ فتح مکہ کے وقت سرورِ عالم ﷺ نے گیارہ مرد اور چھ عورتوں کا خون جائز فرمایا تھا یعنی جہاں پاؤ مار ڈالو۔ مرد تو یہ تھے۔ عکرمہ بن ابو جہل، صفوان بن امیہ، وحشی قاتل حضرت سیدنا امیر حمزہ، عبداللہ بن سعد بن ابی سرج، کعب بن زہیر، ہبار ابن اسود، عبداللہ بن زبعری، عبدالعزیٰ بن خطل، مقیس بن صبابہ حارث بن طلاطلہ اور حویرث بن نقیدیہ، مؤخرالذکر چار آدمی قتل ہوئے باقی سب اسلام لے آئے اور محفوظ رہے۔ عورتوں میں ایک ہندہ تھی ابوسفیان کی زوجہ، قرتنا، قریبہ، ارنب سارہ اور ام سعدیہ، چاروں پچھلی قتل ہوئیں۔

﴿۱۰۱۱﴾ فتح مکہ کے وقت عبدالعزیٰ بن خطل آ کر کعبہ کے پردے سے لپٹ گیا لوگوں نے حضور ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا وہیں مار ڈالو۔ چنانچہ قتل

Marfat.com

کر دیا گیا۔ اللہ جل جلالہ نے اس دن اپنے حبیب کو حرم میں قتال کی اجازت دی تھی۔

﴿۱۰۱۲﴾ حضرت طلحہ ابن عبید اللہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں جنگ احد میں حضور اکرم ﷺ کی ڈھال بنے اور ۲۴ زخم کھائے۔ آپ کے جسم پر کل ۷۵ زخم تھے جو مختلف غزوات میں کھائے تھے۔

﴿۱۰۱۳﴾ حضور انور ﷺ نے ستر گناہ کبیرہ گنائے ہیں ان میں جہاد سے بھاگنا بھی شامل ہے۔

﴿۱۰۱۴﴾ حضرت عبداللہ ابن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک مسلمان تین کافروں سے جہاد میں بھاگا تو وہ بھگوڑا نہیں اگر وہ دو کافروں سے بھاگا تو بھگوڑا ہے۔

﴿۱۰۱۵﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ ﷺ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے تو اس روز آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

﴿۱۰۱۶﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ جہاد میں ام سلیم اور چند انصاری عورتوں کو ہمراہ لے جایا کرتے تھے۔ وہ جاں بلب آدمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔

﴿۱۰۱۷﴾ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ سات غزوے کیے ہیں میں سواریوں کے پیچھے رہا کرتی تھی۔ ان کے

Marfat.com

واسطے کھانا تیار کرتی تھی اور زخمیوں کی دوا اور مریضوں کی خدمت کیا کرتی تھی۔

﴿۱۰۱۸﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاتھوں قسطنطنیہ کی فتح قیامت کے قریب ہوگی۔

﴿۱۰۱۹﴾ غزوہ بدر میں حضرت مقداد بن اسود اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما صرف دو ہی سوار تھے۔

﴿۱۰۲۰﴾ جنگ صفین کے خونی معرکے میں ۴۵ ہزار مسلمان مارے گئے۔

﴿۱۰۲۱﴾ خیبر مدینہ طیبہ سے چار منزل اتر کی طرف یہودیوں کی ایک بستی تھی۔ عمالقہ میں سے خیبر نامی ایک شخص یہاں آکر اترا اسی کے نام پر اس جگہ کا نام خیبر پڑ گیا۔ سن سات ہجری میں فتح ہوا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے ترقی دے کر شہر بنا دیا۔

﴿۱۰۲۲﴾ جب کفار مکہ اپنے وطن سے بدر کی طرف چلے تو ابو جہل نے کعبہ شریف کا پردہ پکڑ کر دعا کی یارب ہمارا دین پرانا ہے محمد (ﷺ) کا دین نیا۔ ان دونوں دینوں میں جو دین تجھے پیارا ہو اس کو فتح دے۔ اے میرے رب ان دونوں جماعتوں میں جو ہدایت پر ہو تو اس کی مدد کر اے اللہ ہم میں اور محمد میں جو تیرا مجرم ہو جو حق قرابت توڑنے والا ہو آج اسے ذلیل کر دے۔ ابو جہل مردود نے خود اپنے پر ہی دعا کر لی جو رب نے قبول فرمائی اور وہ نہایت ذلیل ہو کر مارا گیا۔

﴿۱۰۲۳﴾ جنگ بدر میں لشکر کفار کا کھانا بارہ آدمیوں کے ذمہ تھا جو وہ باری باری سے دیتے تھے ابو جہل ابن ہشام، عتبہ ابن ربیعہ، شیبہ ابن ربیعہ، ابن

Marfat.com

عبدالشمس، ، منبہ ابن حجاج، ابوالبختری ابن ہشام، نضر ابن حارث حکیم ابن حزام، ابی بن خلف، زمعہ ابن اسود، حارث ابن عامر ابن نوفل، عباد ابن عبدالمطلب۔ یہ سب قریش تھے ان میں ہر شخص اپنی باری پر دس اونٹ ذبح کرتا تھا اور لشکر کفار کو کھلاتا تھا۔ ان بارہ میں سے دو افراد عباد ابن عبدالمطلب اور حکیم ابن حزام ایمان لے آئے۔ باقی کافر رہے۔

﴿۱۰۲۴﴾ ابن ابی شیبہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ برکتیں شام کی طرف ہجرت کر جائیں گی۔

﴿۱۰۲۵﴾ احمد نے عبداللہ ابن خوالہ سے روایت کی کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ حضور میرے لئے کوئی شہر تجویز کریں جہاں میں رہوں۔ فرمایا تم شام میں رہنا کہ وہ اللہ کی بہترین زمین ہے جہاں آخر میں نیک بندے پہنچ جائیں گے۔

﴿۱۰۲۶﴾ جب حضور ﷺ غزوہ حنین میں مع صحابہ کرام تشریف لے گئے تو راستے میں ایک درخت پر گزر ہوا جس پر مشرکین اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے اس درخت کی پرستش کی نیت سے اس کا نام ذات انواط رکھ چھوڑا تھا۔ حضور کے ساتھی بولے یارسول اللہ، ہمارے لئے بھی کوئی ذات انواط درخت مقرر فرمادیں ان لوگوں کی طرح۔ حضور انور نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ تم نے مجھ سے وہ کہا جو اسرائیلیوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا کہ کفار کی طرح ہمارے لئے کوئی معبود مقرر فرمادیجئے۔ پھر فرمایا تم لوگ یعنی مسلمان پچھلی امتوں کے نقش قدم پر

Marfat.com

چلنے لگے۔

﴿۱۰۲۷﴾ جنگ بدر کی ابتداء کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ قریش کا قافلہ ابو سفیان کی سرکردگی میں مکہ معظمہ سے شام تجارت کے لئے گیا جہاں اس قافلے کو بہت نفع ہوا۔ یہ نفع ان لوگوں نے مسلمانوں کے مقابل جنگی تیاریوں کے لئے محفوظ کر لیا تھا۔ یہ قافلہ براستہ مدینہ منورہ مکہ معظمہ واپس لوٹا تو حضور ﷺ نے مسلمانوں کو اس کی خبر دی اور فرمایا کہ اس میں صرف چالیس آدمی ہیں جن میں ابو سفیان، عمرو ابن عاص، مخرم بن نوفل جیسے سردار بھی ہیں۔ان کے پاس مال تجارت بہت زیادہ ہے۔ صحابہ نے بے تامل اس قافلہ کا راستہ روک لینے اور اس سے سارا مال چھین لینے کا ارادہ کیا۔اس مقصد کے لئے تین سو تیرہ حضرات بہت بے سروسامانی میں مدینہ سے نکلے جن میں ستر اونٹ سوار تھے اور صرف دو حضرات گھڑ سوار یعنی حضرت زبیر اور حضرت مقداد، آٹھ تلواریں تھیں، چھ زرہیں۔ یہ حضرات ادھر سے روانہ ہوئے ادھر ابو سفیان نے یا تو بھانپ لیا یا کسی جاسوس نے انہیں خبر کر دی کہ انہوں نے ضمضم ابن عمرو غفاری کو کچھ اجرت دے کر مکہ معظمہ دوڑایا کہ ابو جہل سے کہہ دے کہ جلد از جلد اپنے اس قافلے کی مدد کو پہنچے۔ابو جہل یہ سن کر آگ بگولہ ہو گیا۔اس نے کعبہ معظمہ کی چھت پر چڑھ کر اہل مکہ کو للکارا کہ تمہارا قافلہ خطرے میں ہے جلد اس کی مدد کو روانہ ہو۔ چنانچہ ساڑھے نو سو جنگی بہادر سامان جنگ سے لیس ہو کر یہاں سے روانہ ہونے لگے۔ادھر حضرت عاقلہ بنت عبدالمطلب نے خواب دیکھا کہ اونٹ سوار مقام ابطح

Marfat.com

میں آیا اور اس نے تین بار اونچی آواز میں کہا کہ اے غدارو اپنی قتل گاہوں کی طرف چلو۔ سب لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے۔ پھر اس نے کوہ بوقبیس سے ایک چٹان اکھیڑ کر فضا میں پھینکی وہ چٹان فضا میں ہی پاش پاش ہو گئی۔ اور اس کے ٹکڑے ہر گھر میں گرے۔ حضرت عاقلہ نے یہ خواب اپنے بھائی حضرت عباس کو سنایا انہوں نے اپنے دوست ولید ابن عتبہ سے کہا۔ عتبہ نے اپنے دوست ابو جہل سے بیان کیا۔ ابو جہل ہنس کر بولا کہ عبدالمطلب کی اولاد میں اب تک کوئی مرد نبی بنے اب عورتیں بھی نبی بننے چلی ہیں۔ اس نے اس خواب کو ہنسی میں اڑا دیا ساڑھے نو سو شہسوار بہت جنگی تیاریوں سے نکلے انہیں نفیر کہتے ہیں۔ ابو سفیان کا قافلہ عیر کہلاتا ہے ان لوگوں کو اپنی فتح پر اتنا یقین تھا کہ اپنے ساتھ شراب کے گھڑے اور ناچنے والی عورتیں بھی لے گئے کہ مسلمانوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا کر مدینہ میں داد عشرت دیں گے۔ ادھر ابو سفیان نے مدینہ منورہ والا راستہ چھوڑ کر بحرین والا راستہ اختیار کیا اور اپنے قافلے کو مکہ معظمہ پہنچا دیا۔ ابو جہل کو کہلا بھیجا کہ چونکہ ہمارا قافلہ بخیریت مکہ پہنچ گیا ہے اس لئے تم لوگ بھی واپس آ جاؤ۔ مگر ابو جہل نے اکڑ کر کہا کہ بہادر لوگ جب جنگ کے لئے نکل پڑتے ہیں تو بغیر کچھ کیے واپس نہیں آتے۔ ابو سفیان تم بھی ہم سے آملو۔ ہمارے جشن میں شرکت کرو۔ چنانچہ یہ چالیس آدمی بھی ابو جہل سے جا ملے اور اب ان کی تعداد نو سو نوے ہو گئی۔ اس وقت حضور ﷺ وادی وقران میں تشریف فرما تھے۔ حضور نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ عیر چاہتے ہو یا نفیر' یعنی ابو سفیان سے جنگ چاہتے ہو یا ابو جہل کی جماعت

Marfat.com

ہے۔ اکثر نے عرض کیا کہ ہم عیر چاہتے ہیں کیوں کہ ہم جنگ کی تیاری سے مدینہ منورہ سے نہیں چلے ہیں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا عیر تو کیا اب نفیر سے دو دو ہاتھ کرنے ہیں۔ اس پر ان لوگوں نے عرض کی کہ حضور عیر کے پیچھے چلیے نفیر کو چھوڑ دیجئے۔ اس پر حضور ﷺ ناراض ہوئے۔ حضرت ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے ان لوگوں کے سامنے بہت ہی دلکش تقریر فرمائی جس سے ان حضرات کو جوش آ گیا۔ حضرت مقداد بن عمر کھڑے ہو کر بولے یارسول اللہ آپ کو جہاں رب بھیجے چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ پھر حضرت سعد ابن معاذ اٹھے اور بولے یارسول اللہ اگر حضور ہم کو سمندر میں کود جانے کا حکم دیں تو ہم کو کوئی عذر نہ ہوگا۔ بے دھڑک کود جائیں گے۔ اس پر حضور انور ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ چلو اللہ پر توکل کر کے، یہ کفار انشاء اللہ سخت شکست کھائیں گے۔ میں کفار کی قتل گاہ دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد ہی جنگ بدر کا واقعہ پیش آیا۔

﴿۱۰۲۸﴾ حضور اقدس ﷺ کے عہد مبارک میں چار قسم کی ہجرت ہوئی۔ پہلی حبشہ کی ہجرت اولیٰ دوسری حبشہ کی ہجرت ثانیہ، تیسری مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت اور چوتھی قبائل عرب کی مدینہ کی طرف ہجرت۔

﴿۱۰۲۹﴾ جب رسول اکرم ﷺ بدر کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں بدر کے قریب دو اشخاص ملے ان سے حضور انور ﷺ نے پوچھا کیا یہاں سے ابو سفیان کا قافلہ گزرا تھا وہ بولے ہاں رات کے وقت گزرا تھا۔ ان دونوں کو مسلمانوں نے کفار مکہ کے حالات جاننے کے لئے پکڑ لیا۔ ان دونوں میں ایک تو ابو رافع تھا یعنی

Marfat.com

حضرت عباس کا غلام دوسرا اسلم تھا عقبہ ابن ابی معیط کا غلام۔ صحابہ نے ابورافع سے پوچھا کہ اس جنگ کے لئے مکہ معظمہ سے کتنے لوگ نکلے ہیں جواب دیا کہ تقریباً سارے ہی نکل پڑے ہیں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے ہماری طرف پھینک دیے ہیں پھر ابورافع سے پوچھا کہ کیا کچھ لوگ واپس بھی لوٹ گئے وہ بولا ہاں جب ابوسفیان کے قافلہ کے بخیریت نکل جانے کی خبر ملی تو ابی بن سرجی اپنے تین سو ساتھیوں کے ساتھ واپس لوٹ گیا۔ یہ شخص بنی زہرہ کا سردار تھا۔ حضور انور ﷺ نے اس دن ابی کو اخنس کا لقب دیا کیوں کہ وہ اپنی قوم سے کٹ گیا تھا۔ اتنی تحقیق کے بعد یہ حضرات بدر کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں پہنچنے پر دیکھا کہ کفار مکہ وہاں پہلے ہی پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے وادی بدر کے اچھے صاف میدانی علاقوں پر قبضہ کرلیا ہے جہاں پانی ہے مسلمان بدر کے ریت والے حصہ میں اترے جہاں پانی نہ تھا۔ ان حضرات کو اس وقت دو دشواریاں پیش آئیں ایک پانی کا نہ ہونا اور سخت پیاس دوسرے ریت میں پاؤں دھنس جانا۔ اچھی طرح چل نہ سکنا۔ اس موقع پر شیطان انسانی شکل میں ان غازیوں کے پاس آیا اور الگ الگ ایک ایک سے ملا بولا کہ تم کہتے ہو کہ تم حق پر ہو۔ اللہ کے پیارے ہو تمہارے نبی سچے ہیں۔ یہ عجیب حقانیت ہے کہ رب نے تم کو خشک اور ریتیلے علاقے میں اتارا اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب تم پیاس سے بے حال ہو جاؤ گے تو کفار تم کو نہایت آسانی سے شکست فاش دے دیں گے۔ تم میں سے کوئی بھی گھر واپس نہ جا پائے گا کہ تم پیاسے ہو گے اور کفار تازہ دم۔ اس پر ان میں سے بعض

Marfat.com

حضرات کو سخت فکر ہوئی۔ ادھر دریائے رحمت جوش میں آیا اور خوب موسلا دھار بارش ہوئی جس سے ریت جم کر نہایت اچھی زمین بن گئی اور صحابہ نے اسی حصہ میں لمبی چوڑی حوض نما جگہ بنائی جس میں پانی بھر گیا۔ ان لوگوں نے تالابوں کی طرح اسے استعمال کیا۔ ادھر کفار والے حصہ میں پھسلن ہوگئی جس سے چلنا پھرنا دشوار ہوگیا۔ مومنوں کو اس بارش سے اتنی خوشی حاصل ہوئی جو بیان سے باہر ہے۔ سب کے دل مطمئن ہوگئے اور یہ بارش ان کی فتح کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

﴿۱۰۳۰﴾ غزوہ بدر میں حضرت عباس بن عبدالمطلب کو حضرت ابوالیسر ابن عمرو سلمی نے گرفتار کیا۔ حضور انور ﷺ نے حضرت ابوالیسر سے پوچھا کہ تم دبلے پتلے آدمی ہو اور عباس بھاری بھرکم تم نے انہیں کیسے گرفتار کرلیا؟ وہ بولے کہ اس کام میں میری مدد ایسے شخص نے کی جسے میں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور اب بھی نظر نہیں آرہا ہے اس کی شکل ایسی ہے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا تمہاری مدد فرشتے نے کی تھی وہ فرشتہ تھا۔ (خازن)

﴿۱۰۳۱﴾ حضرت ابورافع جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے گھر میں اسلام تو ہجرت نبوی سے پہلے ہی داخل ہوچکا تھا۔ حضرت عباس اپنا اسلام کفار مکہ کے خوف سے ظاہر نہ کرسکے تھے۔ حتیٰ کہ وہ بدر میں کفار کے ساتھ بھی انہیں کے خوف سے چلے گئے تھے۔ ابولہب نے اپنی جگہ عاص ابن ہشام کو بھیج دیا تھا مگر خود مکہ معظمہ میں سخت بے چین وبیقرار تھا۔ جب بدر میں کفار کی شکست کی خبریں پہنچیں تو اس کی بے قراری

Marfat.com

اور بڑھ گئی۔ یہ کمزور سا آدمی تھا۔ زمزم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اپنے تیر سیدھے کر رہا تھا۔ میری مولاۃ ام الفضل یعنی حضرت عباس کی بیوی میرے پاس بیٹھی تھیں کہ ابولہب آ گیا شور مچا کہ بدر سے ابوسفیان ابن حارث ابن عبدالمطلب واپس آئے ہیں۔ وہ بھی ابولہب کے پاس آ گئے اور سب جمع ہو گئے۔ ابولہب نے ان سے پوچھا کہ تم بدر کی لڑائی کا چشم دید واقعہ مجھے سناؤ۔ ابن حارث نے سارا واقعہ سنایا۔ اس نے یہ کہا کہ ہم نے مسلمانوں کے ساتھ سفید عمامے والے چتکبرے گھوڑوں پر سوار ایسے لوگ دیکھے جنہیں کبھی نہ دیکھا تھا یہ آسمان و زمین کے درمیان فضا میں اترتے تھے۔ ابورافع کہتے ہیں کہ یہ سن کر میرے منہ سے نکلا کہ یہ تو آسمانی مدد تھی اس پر ابولہب مجھ پر پل پڑا اور مجھے زمین پر پٹخ دیا میرے سینے پر بیٹھ گیا۔ اس پر ام الفضل کو غیرت آئی کہ میرے غلام کو کیوں مار رہا ہے انہوں نے ایک چوب اٹھا کر ابوالہب کے سر پر ماری جس سے وہ زخمی ہو گیا اور بولیں کہ کیا ابورافع کو اس لئے مار رہا ہے کہ اس کا مولیٰ عباس قید ہو گیا ہے۔ ابھی تو میں موجود ہوں۔ ابولہب نے ان سے کچھ نہ کہا میرے سینے سے اتر کر زخمی حالت میں چلا گیا پھر قدرتی طور پر اس کے پاؤں میں ایک زہریلا دانہ نکلا جس سے وہ ساتویں دن مر گیا۔ (تفسیر خازن)

﴿۱۰۳۲﴾ بخاری نے ادب المفرد میں اور احمد ابوداؤد ابن ماجہ اور ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے ہم کو ایک لشکر میں بھیجا وہاں ہمارے قدم اکھڑ گئے ہم مدینہ منورہ گئے مگر شرم سے حضور

Marfat.com

ﷺ کی خدمت میں نہ آسکے کہ ہم کس منہ سے سامنے جائیں۔ آخر کار جھجکتے کانپتے حاضر ہوئے فجر سے پہلے کا وقت تھا۔ فرمایا کون؟ ہم نے عرض کیا حضور ہم ہیں بھگوڑے۔ فرمایا تم فرار یعنی بھگوڑے نہیں بلکہ عکار یعنی اپنی پناہ کے پاس آنے والے ہو پھر فرمایا میں مسلمانوں کی پناہ ہوں۔

﴿۱۰۳۳﴾ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ جہاد سے بھاگنے والا فاسق ہے اسکی گواہی قبول نہیں جب تک وہ توبہ نہ کرلے۔

﴿۱۰۳۴﴾ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ غازی کو چاہیئے کہ کفار کے مقابلے میں دو عقیدے اور چند صفات لے کر جائے۔ عقیدہ ایک یہ کہ بزدلی سے آئی ہوئی موت ٹل نہیں جاتی۔ عقیدہ نمبر دو یہ کہ بہادری سے موت وقت سے پہلے نہیں آجاتی۔ نیز غازی شیر کا سا بہادر دل لے کر جائے جو مقابلے سے بھاگنا جانتا ہی نہیں شیر ہمیشہ کرار ہے فرار نہیں کبر میں چیتے کی طرح ہو جو ہر ایک کو اپنے مقابل کمزور جانتا ہے۔ بہادری میں گوہ کی طرح ہو جو اپنے سارے اعضاء سے لڑتی ہے۔ بھاری ہتھیار اٹھانے میں چیونٹی کی طرح ہو جو اپنے سے کئی گنا زیادہ بوجھ اٹھالیتی ہے۔ ثابت قدمی میں پتھر کی طرح ہو جو اپنی جگہ سے ہٹنا جانتا ہی نہیں۔ موقع کی تلاش میں مرغ کی طرح ہو صف میں ثابت قدمی میں خشوع وخضوع والے نمازی کی طرح۔ امیر کی اطاعت میں مقتدی نمازی کی طرح ہو جس کی ہر حرکت امام کے تابع ہوتی ہے اگر یہ صفات لے کر غازی میدان میں جائے گا تو انشاءاللہ فتح وظفر پائے گا۔

Marfat.com

﴿۱۰۳۵﴾ جو کفار مسلمانوں کی رعایا ہیں ان پر سیاسی ملکی احکام کی اطاعت کرنا لازم ہے۔ مذہبی احکام میں وہ آزاد ہیں یعنی بت پرستی شراب نوشی سود خوری کر سکتے ہیں کہ یہ ان کے مذہبی احکام ہیں مگر چوری ڈکیتی رشوت خوری نہیں کر سکتے کہ یہ ملکی انتظامات ہیں۔

﴿۱۰۳۶﴾ ایک انصاری ہارون ابن منذر بنی عوف ابن مالک قبیلہ سے تھے۔ ان کی کنیت ابولبابہ تھی۔ ان کا گھر بار بال بچے یہود مدینہ بن قریظہ کے محلہ میں رہتے تھے۔ غزوہ خندق کے بعد حضور اکرم ﷺ نے بنی قریظہ کا اکیس دن محاصرہ رکھا اور وہ تنگ آگئے تو انھوں نے بنی نضیر کی طرح حضور انور سے صلح کرنی چاہی۔ حضور انور ﷺ نے انکار کیا اور فرمایا کہ اگر چاہو تو سعد ابن معاذ کو ہمارے اور اپنے درمیان حکم بنالو۔ یہود نے کہا کہ ابولبابہ کو ہمارے پاس بھیج دیا جائے تاکہ ہم ان سے مشورہ کرلیں۔ چنانچہ حضور اکرم نے انھیں بنی قریظہ کے پاس بھیج دیا یہود نے ان سے پوچھا کہ اگر ہم ابن معاذ کو حکم بنالیں تو ہمارے متعلق وہ کیا فیصلہ دیں گے۔ تمھارا کیا خیال ہے۔ ابولبابہ نے اپنے حلق پر انگلی پھیری یعنی تم سب کے قتل کا فیصلہ ہوگا۔ انھیں اپنے بال بچوں گھر بار کی فکر تھی کہ بنی قریظہ انھیں پریشان نہ کریں۔ مگر اشارہ کرتے ہی خیال آیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خیانت کی کہ ان کا راز ظاہر کردیا۔ مسجد نبوی میں آئے اور ایک ستون سے اپنے کو باندھ لیا اور بولے اب مجھے حضور کھولیں گے تو کھلونگا ورنہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ میں نے بڑا بھاری جرم کیا ہے۔ حضور انور ﷺ کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا گیا۔ فرمایا کہ اگر

Marfat.com

ابولبابہ میرے پاس آجاتے تو میں ان کی معافی کی دعا کرتا اب وہ براہ راست اپنے رب کے پاس حاضر ہو گئے اب وہاں کے فیصلہ کا انتظار کرنا چاہیے۔ ابولبابہ سات دن بھوکے پیاسے رہے حتیٰ کہ غشی آگئی تب ان کی توبہ قبول ہوئی۔ لوگوں نے کہا کہ تمہاری توبہ قبول ہو گئی اب تم اپنے کو کھول لو۔ وہ بولے ہرگز نہیں بلکہ مجھے حضور اکرم ﷺ اپنے ہاتھ سے کھولیں تو کھلوں گا۔ تب حضور انور نے انھیں اپنے دست مبارک سے کھولا۔ جس ستون سے ابولبابہ نے خود کو باندھا تھا اسے ستون توبہ اور استوانہ لبابہ بھی کہتے ہیں۔ لوگ وہاں کھڑے ہو کر توبہ کرتے ہیں اور نوافل پڑھتے ہیں۔ اس توبہ قبول ہونے پر ابولبابہ حضور انور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بولے کہ مجھ سے یہ گناہ گھربار مال و متاع کی محبت نے کروایا میں آج سے وہاں کا رہنا سہنا چھوڑتا ہوں اور اپنا سارا مال فقراء میں تقسیم کرتا ہوں۔

﴿۱۰۳۷﴾ جب مسلمان مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے دوسرے علاقوں میں جا بسے اور وہاں سکون سے رب کی عبادت کرنے لگے تو کفار مکہ کے دلوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھی کہ یہ لوگ ہمارے پنجہ ستم سے کس طرح نکل گئے۔ پھر ایک حج کے موقع پر بارہ انصار نے مدینہ آکر حضور انور ﷺ کے دست مبارک پر بیعت اسلام کی۔ دوسرے سال حج کے موقع پر ستر انصار نے بیعت کی جسے بیعت عقبہ کہتے ہیں۔ یہ خبر کفار مکہ کو ملی تو وہ آگ بگولہ ہو گئے آخر کار یہ لوگ ایک دن سرداران قریش قصی ابن کلاب کے گھر میں جمع ہوئے جو اب دار الندوہ بن چکا تھا یعنی کمیٹی گھر۔ ان لوگوں میں عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ابوسفیان، طیمہ بن

Marfat.com

عدی، نضر ابن حارث، ابوالبختری ابن ہشام، زمعہ بن اسود، حکیم بن حزام ' نبیہ ابن حجاج منبہ بن حجاج، اور امیہ بن خلف خصوصی مہمان تھے یہ لوگ بولے کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ محمد ﷺ کا معاملہ ہمارے قابو سے باہر ہوتا جارہا ہے ان کے اثرات دوسرے علاقوں تک پہنچ رہے ہیں۔ ابھی یہ بات یہیں تک ہو پائی تھی کہ ایک سفید ریش بوڑھا دروازہ پر آکھڑا ہوا۔ پوچھا گیا کہ تو کون ہے اور ہماری اس خصوصی میٹنگ میں کیوں آیا ہے۔ وہ بولا میں شیخ نجدی ہوں مجھے تمھارے اس اجتماع کا یہاں آکر پتہ لگا تو میں بھی تم کو اچھا مشورہ دینے آگیا۔ تم کو میرے مشوروں سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ یہ لوگ بولے آجایئے آپ بھی ہمارے جلسے میں شامل ہو جایئے۔ یہ شیخ نجدی ابلیس تھا جو ان میں شامل ہو گیا۔ اب بات آگے چلی۔ ابلیس سے اب تک کی گفتگو کہی گئی۔ وہ بولا کہ اپنے مشورے پیش کرو۔ پہلے ابوالبختری بن ہشام بولا کہ مسلمانوں پر سختیاں کر کے ہم دیکھ چکے ہیں کچھ کام نہ بنا۔ اب ہم کو محمد کا انتظام کرنا چاہیے۔ میری رائے یہ ہے کہ ان کو ایک گھر میں قید کر کے دروازہ پتھروں سے چن دیا جائے تاکہ وہ وہیں ہلاک ہو جائیں۔ اس پر شیخ نجدی بولا کہ یہ رائے ٹھیک نہیں ہے کیونکہ انکی قوم ہاشم ان کو جبراً آزاد کرالے گی اور مکہ میں خانہ جنگی چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔ اس صورت میں محمد کو ہی فائدہ پہنچے گا۔ ابوالبختری کی رائے رد ہو گئی۔ اس کے بعد ابن ہشام ابن عمر جو عامر ابن لوی سے تھا اٹھا اور بولا کہ انھیں ایک اونٹ پر سوار کر کے مکہ سے اتنی دور نکال دو کہ وہ پھر مکہ کا رخ نہ کر سکیں۔ اور ہم کو ان سے چھٹکارا مل جائے۔ شیخ نجدی بولا کہ یہ رائے

Marfat.com

بھی ٹھیک نہیں ہے کیونکہ تم دیکھتے ہو وہ کیسے فصیح اللسان سیف زبان صاحب تاثیر ہیں کہ اپنی باتوں سے خلق کا دل موہ لیتے ہیں جو ان کی سن لیتا ہے انھیں کا ہو جاتا ہے۔ اگر تم نے انھیں مکہ سے نکال دیا تو وہ کسی اور جگہ جاکر وہاں کے لوگوں کو مسلمان کرلیں گے پھر ان کی مدد سے تم پر حملہ آور ہوں گے تم کو مکہ سے نکال دیں گے۔ تم تو اپنی ہلاکت کی تدبیر کر رہے ہو۔ چنانچہ یہ رائے بھی رد ہو گئی۔ پھر ابو جہل اٹھا اور بولا کہ میری رائے یہ ہے کہ قریش کے ہر خاندان سے چند نوجوان تلوار آبدار لے کر ایک دم محمد پر ٹوٹ پڑیں اور انھیں قتل کر دیں۔ یہ پتہ نہ لگے کہ کون ہے۔ قبیلہ بنی ہاشم سارے قبیلوں سے نہ لڑ سکے گا۔ خون بہا ادا کرو یں گے۔ شیخ نجدی بولا ہاں یہ رائے اچھی ہے۔ چنانچہ یہ قرار داد منظور ہوئی اور کفار مکہ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے گھر چلے گئے۔ ادھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور انور ﷺ کو اس سارے واقعہ کی خبر دی اور حضور اقدس کو ہجرت کا سندیسہ پہنچایا۔ ایک رات کفار قریش نے ننگی تلواریں لے کر حضور انور کا گھر گھیر لیا۔ حضور نے بحکم الٰہی حضرت ابو بکر کو ساتھ لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ تم میرے بستر پر آج کی رات سو رہو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ کفار تمہارا کچھ نہ بگاڑ پائیں گے۔ انھیں قاتل یا جلادوں کی امانتیں میرے پاس ہیں ان کی امانتیں ادا کر کے میرے پاس مدینہ آجانا۔ مولا علی بخوشی راضی ہو گئے اور حضور انور کفار کے گھیرے سے نکل کر حضرت صدیق اکبر کے ہمراہ غار ثور میں تشریف لے گئے۔ ادھر یہ کفار حضرت علی کو حضور انور سمجھے ہوئے گھیراؤ کیے رہے۔ صبح

Marfat.com

صادق کے وقت جب حضرت علی بستر رسول سے اٹھے تو کفار حیران رہ گئے پوچھنے لگے اے علی محمد کہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا رب جانے۔ یہ لوگ حضور ﷺ کی تلاش میں دیوانہ وار چاروں طرف پھیل گئے۔ ادھر حضور انور ﷺ اپنے رفیق حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ثور پہاڑ کے ایک غار میں جلوہ گر ہوگئے۔ بحکم الٰہی غار کے منہ پر ایک مکڑی نے جالا تان لیا اور ایک کبوتری نے انڈے دے دیے۔ بعض کفار یہاں بھی تلاش کرتے ہوئے پہنچ گئے مگر جالا اور انڈے دیکھ کر اندر داخل نہ ہوئے۔ حضور انور ﷺ نے غار میں تین دن قیام فرمایا پھر مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

﴿۱۰۳۸﴾ قبیلہ بنی عبدالدار کا ایک شخص تھا نضر ابن حارث ابن علقمہ جو بسلسلہ تجارت فارس و روم حیرہ (علاقہ کوفہ) وغیرہ جاتا رہتا تھا اور وہاں اہل فارس کو رستم اور اسفندیار وغیرہم کے قصے کہتے سنتے دیکھتا تھا۔ اس نے وہ قصے یاد کر لیے اور وہاں سے کتاب کلیلہ رمنا وغیرہ خرید کر ساتھ لایا نیز اس نے یہودیوں اور نصرانیوں کو سجدے سجود عبادات کرتے دیکھا تو وہ مکہ معظمہ آکر کفار سے بولا کہ محمد تم کو قوم عاد و ثمود کے قصے سناتے ہیں آؤ میں تم کو اسفندیار رستم کے قصے سناؤں وہ تم کو قرآن دکھاتے ہیں میں تم کو کلیلہ رمنا کی کتاب دکھاؤں۔ وہ اپنی امت کو رکوع و سجود کا حکم دیتے ہیں میں یہود و نصاری کو یہ کام کرتے دیکھ آیا ہوں۔ اگر یہ برحق ہیں تو میں اور یہود و نصاری بھی سچائی پر ہیں۔ جب نضر ابن حارث نے یہ بکواس کی تو حضرت عثمان ابن مظعون نے اس سے کہا کہ اے

Marfat.com

بدنصیب، اللہ سے ڈر۔ حضرت محمد ﷺ بالکل حق فرماتے ہیں وہ سچے ہیں ان کا کلام بھی سچا۔ تو نضر بولا کہ میں بھی تو سچا ہوں اور میرا کلام بھی سچا ہے۔ وہ کہتے ہیں لاالہ الااللہ میں بھی کہتا ہوں لاالہ الااللہ۔ ہاں اتنا اور کہتا ہوں کہ ملئکتہ بنات اللہ یعنی فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ پھر بولا کہ الٰہی اگر قرآن اور محمد کے فرمان سچے ہیں تو مجھ پر اور میری قوم پر قوم لوط کی طرح آسمانی پتھر برسادے یا قوم صالح و قوم ھود کی طرح کا عذاب بھیج دے۔ نضر ابن حارث وہ بدبخت ازلی کافر ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں دس سے زیادہ آیتیں نازل ہوئیں۔ غزوہ بدر میں تین شخصوں کو حضور انور ﷺ نے قتل کیا طعمہ بن عدی، عقبہ بن ابی معیط اور نضر ابن حارث یعنی اس کا منہ مانگا عذاب اس پر بدر میں نازل ہوا۔ (تفسیر خازن)

﴿۱۰۳۹﴾ جنگ احد کے موقع پر ابوسفیان ابن حرب نے بہت سے کفار کو کرائے پر جنگ کے لئے تیار کیا ان پر چالیس اوقیہ سونا خرچ کیا۔ ایک اوقیہ چالیس مثقال کا ہوتا ہے اور ایک مثقال ساڑھے چار ماشے کا۔

﴿۱۰۴۰﴾ مسلم شریف کے آخر میں حدیث ہجرت ہے جس میں روایت ہے کہ حضور انور ﷺ کے مدینہ پاک پہنچنے پر انصار بازاروں میں یا محمد رسول اللہ کے نعرے لگاتے پھرتے تھے۔

﴿۱۰۴۱﴾ قتل فی سبیل اللہ کی تین صورتیں ہیں: مرتد کا قتل، زانی کا رجم، ظلماً قاتل کا قتل ۔ حضور انور ﷺ کے گستاخ کا قتل کہ حضور کا گستاخ اگرچہ ہمارا بھائی برادر ہو مگر مستحق قتل ہے۔

Marfat.com

﴿۱۰۴۲﴾ جنت کے سو درجے مجاہدین کے لئے خاص ہیں جن کے درمیانی حصے کا نام فردوس ہے۔ اسی پر عرش الٰہی ہے اور اس سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

﴿۱۰۴۳﴾ جب ہجرت کے بعد بھی اہل مکہ کی دشمنی کم نہ ہوئی بلکہ بڑھتی گئی تو عاجز ہو کر رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں بد دعا کی جس کے اثر کا ظہور یوں ہوا کہ ادھر بارش رکی اور ادھر یمامہ (علاقہ یمن) کے رئیس ثمامہ نے جو اب مسلمان ہو چکے تھے غلہ بھیجنا بند کر دیا۔ مکہ کی غلہ منڈی یمامہ ہی سے تھی۔ اب قحط پورا ہو گیا۔ یہ قحط اتنا سخت تھا کہ لوگوں نے مردار کا گوشت کھال ہڈیاں سب کھانی شروع کر دی تھیں۔ ابو سفیان وغیرہ نے سرکار ﷺ کو لکھا بھی اور آپ کے حضور آئے بھی کہ دعا کروائیں۔ سرکار جان رحمت نے دعا فرمائی لیکن قرآن کی پیش گوئی کے مطابق اس فارغ البالی کے بعد بھی مشرکین نے مخالفت نہ چھوڑی بلکہ اور شد و مد سے مخالفت کرنے لگے۔

﴿۱۰۴۴﴾ سن چھ ہجری کا رجب مطابق مارچ ۶۲۸ عیسوی تھا اور حکومت مکہ پر ابھی بدستور مشرکین قریش کا ہی قبضہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک خواب کی بنا پر کعبہ کی زیارت کرنے اور عمرہ کا خیال پیدا ہوا۔ اور آپ تقریباً چودہ سو احرام پوش صحابہ کی جماعت کے ساتھ طواف کعبہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ شہر مکہ سے تین میل شمال میں ایک مقام حدیبیہ ہے ابھی یہ قافلہ یہیں تک پہنچا تھا کہ ادھر سے حکومت مکہ کی طرف سے مزاحمت کی اطلاع ملی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے آگے بڑھنے کی بجائے وہیں قیام فرما دیا۔ اور ایک قاصد کے ہاتھ اہل مکہ کو یہ پیام کہلا بھیجا

Marfat.com

کہ ہم لڑنے نہیں بلکہ صرف صلح و آشتی کے ساتھ عمرہ ادا کرنے آئے ہیں۔ جواب نہ آیا تو آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنا سفیر بنا کر بھیجا ان کی واپسی میں تاخیر ہوئی اور یہ خبر مشہور ہو گئی کہ یہ سفیر رسول شہید کر دیے گئے۔ سرکار ﷺ کو حقیقت کا علم تھا مگر صحابہ ظاہری خبر پر گھبرا گئے اور ان میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ انھوں نے سرکار کے دست مبارک پر جہاد کی بیعت کی مشرکوں نے یہ سن کر حضرت عثمان کو واپس بھیج دیا۔ اب مکہ کے چند سردار بھی حضور کی خدمت میں آئے اور گفتگو کے بعد ایک صلح نامہ مرتب ہوا جس کی اکثر دفعات سے بظاہر مسلمانوں کی سبکی ہوتی تھی اس لیے بعض صحابہ کو درمیان میں بہت جوش بھی آ گیا مگر سرکار نے سب کو روکا اور بالآخر مشرکوں کی ہی شرائط پر صلح نامہ تیار ہو گیا۔ آپ اپنے جاں نثاروں کے ساتھ مکہ مکرمہ تک پہنچنے سے پہلے ہی واپس آ گئے۔ مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ فتح مکہ فتح خیبر بلکہ آئندہ کی ساری اسلامی فتوحات کا سنگ بنیاد یہی صلح حدیبیہ ہے۔

﴿۱۰۴۵﴾ فتح خیبر اسلامی فتوحات میں ایک اہم سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے۔ خیبر مدینہ منورہ سے سو میل کے فاصلے پر شام کے راستے میں یہود کی ایک مستحکم گڑھی تھی اور یہیں دولت مند اور طاقتور یہودی کی ایک بستی بھی آباد تھی۔ اس جنگ میں کل انیس مسلمان شہید ہوئے۔ یہود کے ۹۳ آدمی کام آئے اور زمین حجاز پر ان کا سب سے مضبوط قلعہ مسخر ہو گیا۔

﴿۱۰۴۶﴾ حاطب ابن ابی بلتعہ یمنی ثم مکی ایک بڑے صحابی تھے۔ بدری

Marfat.com

مرتبے کے۔ خود تو ہجرت کر کے مدینہ آگئے تھے مگر خاندان سارا مکہ ہی میں تھا۔ فتح مکہ سے ذرا قبل اپنے خاندان والوں کو خط لکھا کہ عنقریب مکہ پر چڑھائی ہونے والی ہے۔ آنحضرت ﷺ کو وحی الٰہی سے خبر ہوگئی آپ کے حکم سے وہ عورت پکڑ لائی گئی جو خط چھپا کر لیے جا رہی تھی۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیان میں کہا کہ میری نیت بری نہ تھی میں نے تو محض یہ سمجھ کر لکھا کہ اس سے اسلام کا کوئی نقصان نہیں۔ آپ کو فتح تو بحمد اللہ ضرور ہو کر رہے گی۔ ہاں میری اس اطلاع سے اہل مکہ میرے ضرور احسان مند ہو جائیں گے اور میرے خاندان والوں کی رعایت کریں گے کہ مجھ پردیسی اور میرے خاندان کا اہل مکہ پر کوئی حق قرابت وغیرہ بھی نہیں ہے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ان کے حسن نیت کی تصدیق کر کے فرمایا کہ تم سچے ہو بلکہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے جوش دینی میں اس دفعہ کا نفاذ کرانا چاہا جو دشمن سے مل جانے والوں اور انھیں خبر پہنچانے والوں کے لئے ہے تو سرکار نے فرمایا کہ یہ تو بدری ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ اہل بدر کے خلوص اور ایمان کی جانچ خود اللہ تعالیٰ کر چکا ہے۔ حضرت حاطب پر صحابی اور پھر بدری صحابی ہونے کے باوجود اتنی سخت گرفت ہوئی اس سے ظاہر ہے کہ شریعت اسلامی میں دشمن حربی سے خط و کتابت رکھنا یا تعلق قائم رکھنا کس درجہ شدید جرم ہے۔

﴿۱۴۴۷﴾ حدیث میں آیا ہے کہ جب تک توبہ منقطع نہ ہوگی ہجرت بھی منقطع نہ ہوگی اور توبہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد منقطع ہوگی۔

Marfat.com

﴿۱۰۴۸﴾ سریہ حضرت ابو عبیدہ کو غزوہ ذات الخبط کہتے ہیں۔ خبط کا مطلب ہے پتے جھاڑنا۔ اس لشکر کے سردار حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے۔ توشے کی قلت سے نوبت یہ آگئی کہ درختوں کے پتے جھاڑ جھاڑ کر کھائے۔ سمندر کے کنارے یہ لشکر جارہا تھا کہ سمندر نے ایک بہت بڑی مچھلی کنارے پر پھینک دی اس مچھلی کا نام عنبر ہے اتنی بڑی تھی کہ آدھے ماہ تک سارا لشکر اس سے پیٹ بھرتا رہا۔ لشکر میں تین سو آدمی تھے۔ اس مچھلی کی ایک پسلی کی ہڈی حضرت ابو عبیدہ نے کھڑی کردی تو بہت اونچا اونٹ اس کے نیچے سے نکل گیا۔ اس کی آنکھ کے ڈھیلے میں منوں آٹا خمیر کیا جاتا تھا۔ مدینہ لوٹ کر صحابہ کرام نے حضور انور ﷺ سے اس مچھلی کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رزق تمہیں دیا ہے کھاؤ اور اگر اس میں سے کچھ بچا ہو تو مجھے بھی دو چنانچہ کچھ گوشت اس مچھلی کا خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ جسے آنحضرت ﷺ نے تناول فرمایا۔

﴿۱۰۴۹﴾ حضور اکرم ﷺ نے صلح حدیبیہ سے وفات اقدس تک کے عرصہ میں قبائل کے شیوخ، علاقائی افسروں، ہم سایہ حکمرانوں اور مذہبی پیشواؤں کے نام تقریباً ڈھائی سو خطوط روانہ فرمائے۔

﴿۱۰۵۰﴾ فقہاء نے لکھا ہے کہ جب ایک ملک میں رہ کر فرائض دین پوری طرح ادا نہ ہو سکتے ہوں اور یہ معلوم ہو کہ کوئی دوسرا ملک ہے جہاں فرائض دین ادا ہو سکتے ہیں تو پہلے ملک سے دوسرے کی طرف ہجرت واجب ہو جاتی ہے۔

••••••••

Marfat.com

آٹھواں باب

کتب احادیث اور محدثین اور فقہ و علم دین

﴿۱۰۵۱﴾ مرقاۃ کا قول ہے کہ جبریل علیہ السلام حدیث لے کر بھی نازل ہوتے۔

﴿۱۰۵۲﴾ کتابت حدیث کا کام عہد رسالت میں ہی شروع ہو چکا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیکڑوں احادیث لکھیں۔ ان کے مجموعے کا نام صادقہ تھا احادیث کا ایک مجموعہ حضرت انس نے ترتیب دیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت سعد بن عبادہ' حضرت ابو ہریرہ' سمرہ بن جندب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دفتر کے دفتر احادیث لکھی یا لکھوائی تھیں۔

﴿۱۰۵۳﴾ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات مبارکہ کے اخیر ایام میں کثیر احادیث کا ایک صحیفہ لکھوا کر عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہات بھجوایا تھا۔

﴿۱۰۵۴﴾ سب سے زیادہ حدیث روایت کرنے والے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں ان کی مرویات کی تعداد صرف پانچ ہزار تین سو چوہتر ہے۔

Marfat.com

﴿۱۰۵۵﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دو ہزار دو سو چھیاسی احادیث مروی ہیں۔

﴿۱۰۵۶﴾ ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں۔

﴿۱۰۵۷﴾ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے پانچ احادیث مروی ہیں۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ساٹھ' ام المومنین حضرت ام سلمہ سے ۲۶۸' ام المومنین حضرت ام حبیبہ سے ۶۵' ام المومنین حضرت زینب بنت جحش سے گیارہ' ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث سے ۷۶' ام المومنین حضرت جویریہ سے سات' ام المومنین حضرت صفیہ سے دس حدیثیں منقول ہیں۔

﴿۱۰۵۸﴾ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ احادیث ایک دوسرے سے بیان کرتے رہو اگر ایسا نہ کرو گے تو چلی جائیں گی۔

﴿۱۰۵۹﴾ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میرے جانشینوں پر رحمت نازل فرما۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے جانشین کون ہیں۔ فرمایا وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے میری حدیثوں کو روایت کریں گے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں گے۔ اللہ رب العزت اس شخص کو ترو تازہ رکھے جس نے میری حدیث سنی پھر اسے یاد کیا تاکہ دوسرے تک پہنچائے۔

Marfat.com

﴿۱۰۶۰﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک ہزار پانچ سو چالیس احادیث منقول ہیں۔

﴿۱۰۶۱﴾ حدیث کی تین قسمیں ہیں۔ حضور اقدس کے قول و فعل و حال اور تقریر کو مرفوع، صحابی کے قول و فعل کو موقوف اور تابعی کے قول و فعل کو مقطوع کہتے ہیں۔

﴿۱۰۶۲﴾ روافض نے مولا علی اور اہل بیت اطہار کے مناقب میں تین لاکھ کے قریب احادیث گڑھی ہیں۔

﴿۱۰۶۳﴾ یہ جو صحاح ستہ مشہور ہیں ان میں جامع صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ شامل ہیں۔

﴿۱۰۶۴﴾ علمائے کرام کا قول ہے کہ دین کا چوتھائی حصہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

﴿۱۰۶۵﴾ مطلق فقہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اسے بویا عبد اللہ ابن مسعود نے، سینچا علقمہ نے، کاٹا ابراھیم نخعی نے، گاہا حماد نے، پیسا ابو حنیفہ نے، گوندھا ابو یوسف نے، روٹی پکائی امام محمد نے اور ساری دنیا ان کی روٹی کھاتی ہے رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین۔

﴿۱۰۶۶﴾ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس بہت سی حدیثیں لکھی ہوئی تھیں جنھیں آپ تلوار کے پرتلے رکھتے تھے اور لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔

Marfat.com

﴿۱۰۶۷﴾ فن حدیث میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں مگر کتاب مصابیح تمام کتب کی جامع ہے۔ اس کے مصنف حسین ابن مسعود ہیں آپ کی کنیت ابو محمد ہے لقب فراء کیونکہ پوستین کی تجارت کرتے تھے۔

﴿۱۰۶۸﴾ مشکوۃ شریف میں پانچ ہزار نو سو پینتالیس احادیث ہیں۔

﴿۱۰۶۹﴾ حضرت امام بخاری نے بادشاہ وقت کی طرف سے تنگ ہو کر خود ہی اپنی وفات کی دعا کی تھی۔ تہجد کو دعا کے دوسرے ہی دن وصال ہو گیا۔

﴿۱۰۷۰﴾ حضرت امام بخاری نے اٹھارہ ہزار محدثین سے احادیث نقل کیں ایک لاکھ محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔

﴿۱۰۷۱﴾ حضرت امام مسلم سے ایک مرتبہ کوئی حدیث دریافت کی گئی آپ نے تمام رات وہ حدیث تلاش کرنے کے لیے کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔ کسی نے کھجوروں کی ٹوکری برابر رکھ دی اور وہ ایک ایک کھجور کھاتے رہے اور حدیث ڈھونڈتے رہے۔ صبح کو حدیث مل گئی۔ ٹوکری ختم ہو گئی اسی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی۔

﴿۱۰۷۲﴾ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ دس سال کی عمر میں آپکو تحصیل حدیث کا شوق پیدا ہوا۔

﴿۱۰۷۳﴾ امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں علم حدیث کی طلب کے لیے دو بار مصر' دو بار شام' دو بار جزیرہ گیا۔ چار بار بصرہ' چھ سال حجاز میں رہا۔ کوفہ و بغداد کتنی بار گیا اس کا شمار نہیں۔

Marfat.com

﴿۱۰۷۴﴾ امام بخاری نے میراث میں کثیر دولت پائی تھی مگر بڑی زاہدانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ چوبیس گھنٹے میں دو تین بادام پر گذارا کرتے تھے۔ کبھی صرف سوکھی گھاس پر، چالیس سال تک بنا شوربے کے سوکھی روٹی کھائی۔

﴿۱۰۷۵﴾ امام بخاری بہت ماہر تیر انداز تھے بہت کم آپ کا تیر خطا کرتا تھا۔

﴿۱۰۷۶﴾ امام بخاری کی فیاضی کا یہ عالم تھا کہ کبھی کبھی ایک دن میں تین تین سو درہم صدقہ کردیا کرتے تھے۔

﴿۱۰۷۷﴾ امام بخاری روزانہ ایک ختم، دس پارے اور چار سو آیات کی تلاوت کرتے تھے۔

﴿۱۰۷۸﴾ امام بخاری کی دوسری تصانیف کی تعداد بیس ہے۔

﴿۱۰۷۹﴾ امام بخاری کو چھ لاکھ احادیث ازبر تھیں ان میں سے چن چن کر سولہ سال میں جامع بخاری مرتب فرمائی۔

﴿۱۰۹۰﴾ علامہ ابن حجر عسقلانی کے شمار کے مطابق صحیح بخاری میں کل ملا کر نو ہزار بیاسی احادیث ہیں۔

﴿۱۰۹۱﴾ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے سنو عنقریب مجھ سے روایتیں بیان کی جائیں گی اور وہ پھیلیں گی اس لیے یاد رکھو میری جو حدیث قرآن کے مطابق ہو وہ تو میرا کلام ہوگا اور جو قرآن کے خلاف ہو وہ ہرگز میرا کلام نہ ہوگا۔ اسی لیے علماء نے یہ نتیجہ نکالا کہ حدیث خواہ وہ کسی درجہ کی کیوں نہ ہو قرآن کی ناسخ نہیں ہوسکتی۔

Marfat.com

﴿۱۰۹۲﴾ فقہاء فرماتے ہیں کہ عوام کے سامنے فقہی پہیلیاں پیش نہ کرو اور ان سے ایسی باتیں نہ کرو جو ان کی سمجھ سے بالاتر ہوں کہ اس سے ان کے دلوں میں شکوک پیدا ہوں گے اور یہ بھی اللہ کی راہ سے پھیرنے کی ایک صورت ہو گی۔

﴿۱۰۹۳﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ایک سو بیالیس احادیث مروی ہیں۔

﴿۱۰۹۴﴾ مشہور محدث حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ روزانہ پچاس آدمیوں کا روزہ افطار کرانے کا اہتمام کرتے تھے۔

﴿۱۰۹۵﴾ حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور جتنی مخلوق زمین و آسمان میں ہے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی دریا میں دعا مانگتی ہے اس شخص کے لیے جو علم دین سیکھتا ہے۔

﴿۱۰۹۶﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علماء کے واسطے مومنین پر سات سو درجے زیادہ ہیں ایک سے دوسرے درجہ تک پانچ سو برس کی راہ ہے۔

﴿۱۰۹۷﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ عالم بہتر ہے صائم و قائم مجاہد سے۔

﴿۱۰۹۸﴾ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بہتری کا ارادہ فرماتا ہے اس کو دین میں فقیہ کر دیتا ہے۔

Marfat.com

﴿۱۰۹۹﴾ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے اشد ہے۔

﴿۱۱۰۰﴾ حدیث میں ہے کہ دو خصلتیں منافق میں جمع نہیں ہوتیں ایک اچھی سیرت یعنی نیک خلق دوسری دین میں فقیہ ہونا۔

﴿۱۱۰۱﴾ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ہر دین کا ایک ستون ہوتا ہے اور اسلام کا ستون فقہ ہے۔

﴿۱۱۰۲﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز سب سے پہلے شہید کا حساب ہو گا اللہ تعالیٰ اس کے روبرو اپنی دنیوی نعمتیں ظاہر کر کے فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں میں کس طرح عمل کیا۔ وہ عرض کرے گا کہ میں تیری راہ میں جہاد کر کے شہید ہو گیا۔ ارشاد ہو گا تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ تو نے یہ اس لیے کیا تھا کہ لوگ تجھے شجاع اور بہادر خیال کریں اور تیرے خیال کے مطابق یہ بات ہو گئی۔ پھر اس کو سر کے بل دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اب اس شخص کا حساب ہو گا جس نے علم دین حاصل کر کے لوگوں کو تعلیم کیا ہو گا۔ اس کو حساب کے واسطے بلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر اپنی نعمتیں ظاہر فرمائے گا۔ وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا۔ اس وقت ارشاد ہو گا کہ تو نے ان نعمتوں میں کس طرح تصرف کیا۔ وہ عرض کرے گا کہ میں نے علم حاصل کر کے دوسروں کو تعلیم کیا تیری رضامندی کے لیے قرآن کی تعلیم دی۔ فرمان ہو گا تو بھی جھوٹ بولتا ہے۔ تو نے یہ اس لیے کیا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور

Marfat.com

قاری خیال کریں پھر اس کو سر کے بل دوزخ میں ڈالنے کا حکم فرمایا جائے گا۔

تیسرے اس شخص کا حساب ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے تونگری عطا فرمائی اور ہر قسم کے مال سے نوازا۔ اس کے سامنے اس کا مال لایا جائے گا وہ اس کو پہچان لے گا ارشاد ہوگا کہ تو نے اس میں کس طرح تصرف کیا۔ وہ عرض کرے گا کہ جو بات میں نے تیری رضامندی کی دیکھی اس میں صرف کیا اور کسی کو باقی نہ چھوڑا۔ فرمان ہوگا تو بھی جھوٹا ہے۔ تو نے یہ اس لیے کیا تھا کہ لوگ تجھے سخی اور بخشش کنندہ کہیں اور لوگوں نے کہا بھی۔ لہذا اس کو بھی سر کے بل دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

﴿۱۱۰۳﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی عالم کو دیکھو کہ وہ تاویلات کی طرف زیادہ رجوع کرتا ہے تو سمجھ لو کہ اسے کچھ معلوم نہیں۔

﴿۱۱۰۴﴾ حضرت ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں ایک علماء دوسرے امراء تیسرے فقراء۔ علماء بگڑیں تو خلائق کا دین بگڑتا ہے اور اگر امراء تباہ ہوں تو مخلوق کی معاش اور کسب و ہنر تباہ ہوتے ہیں اور اگر فقراء بگڑیں تو لوگوں کے دل خراب اور خستہ ہو جاتے ہیں۔

﴿۱۱۰۵﴾ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عزیز ترین خلائق پانچ ہیں ایک عالم زاہد' دوسرا فقیہ صوفی' تیسرا تونگر متواضع' چوتھا درویش شاکر اور پانچواں شریف سنّی۔

﴿۱۱۰۶﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ قرآن کی تعلیم سے

Marfat.com

انسان کا مرتبہ' اور فقہ سے عزت ور حدیث سے قوت دلیل اور لغت کی وضاحت سے قلبی سکون اور حساب سے متانت رائے حاصل ہوتی ہے۔

﴿۱۱۰۷﴾ علم اصل میں دو ہیں علم روح اور علم جسم۔ علم روح علم دین ہے اور علم جسم طب ہے۔ علم حاصل کرنا نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔

﴿۱۱۰۸﴾ صحابہ کرام کے حالات میں سب سے پہلی کتاب امام بخاری علیہ الرحمۃ (متوفی ۲۵۶ء) نے لکھی جس کا نام اسماء الصحابہ تھا۔

﴿۱۱۰۹﴾ حضرت امام بخاری جب سولھہ سال کے ہوئے تمام کتابیں حدیث کی آپ کو یاد تھیں۔

﴿۱۱۱۰﴾ الجامع الصحیح یعنی بخاری وہ کتاب ہے جسے اہل علم قرآن مجید کے بعد اس آسمان کے نیچے سب سے زیادہ صحیح کتاب مانتے ہیں اس کتاب کو امام بخاری سے ان کے نوے ہزار شاگردوں نے پڑھا اور سنا اور روایت کیا۔

﴿۱۱۱۱﴾ اس وقت تک صحیح بخاری کے جو شروح اور حواشی لکھے گئے ہیں ان کی تعداد کم و بیش دو سو کے قریب ہے۔

﴿۱۱۱۲﴾ حضرت امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب حدیث پانچ لاکھ احادیث میں سے انتخاب کے بعد ترتیب دی گئی۔

﴿۱۱۱۳﴾ حدیث میں ہے کہ جس سے کوئی دین کی بات پوچھی گئی اور اس نے نہیں بتائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام لگائے گا۔

﴿۱۱۱۴﴾ عہد صحابہ سے تقریباً تیرہ سو برس تک کوئی منکر حدیث نہیں ہوا۔

Marfat.com

پہلا منکر حدیث نام نہاد قرآنی فرقہ کا موجد عبد اللہ چکڑالوی ہے جو چکڑالہ ضلع میانوالی پنجاب میں پیدا ہوا۔ یہ بہت مالدار اور لنگڑا تھا۔

﴿۱۱۱۵﴾ علماء دنیا کا تعویذ ہیں۔ علماء کے اٹھنے سے اسلام اٹھ جائے گا اور قیامت برپا ہو جائیگی۔

﴿۱۱۱۶﴾ عالم کا گناہ جاہل کے گناہ سے بدتر ہے۔

﴿۱۱۱۷﴾ ابتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا محرر ایک یہودی تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عبرانی اور سریانی زبانوں میں احکام کی خط و کتابت کرتا تھا مگر بنو نضیر کی جلاوطنی پر یہ محرر ان کے ساتھ چلا گیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عبرانی اور سریانی زبانیں سیکھنے کا حکم دیا۔

﴿۱۱۱۸﴾ محمد بن سعد بصری کی ضخیم کتاب 'الطبقات الکبیر' تاریخ اسلام کے ماخذ میں شمار ہوتی ہے۔ ابن سعد ۱۶۵ء مین بصرہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کے بعد بغداد آگئے۔ ہارون رشید کا زمانہ تھا۔ ابن سعد نے بغداد اور حجاز میں بڑے علماء و محدثین سے استفادہ کیا۔ واپس آکر محمد عمر واقدی کے شاگرد اور معتمد بنے۔ ۲۳۰ ہجری میں وفات پائی۔ ابن سعد سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ تفصیل سے بیان کرتے ہیں اتنی تفصیل اور کسی کتاب میں نہیں ملتی۔ عہد رسالت کے بعد وہ ایک مقام کے تعین کے ساتھ صحابہ اور تابعین کےحالات طبقہ بہ طبقہ بیان کرتے ہیں آخر میں خواتین کا ذکر کرتے ہیں۔

Marfat.com

﴿۱۱۱۹﴾ صحابہ کرام کی تعداد حیات نبوی کے آخری سال حجۃ الوداع میں تقریباً ایک لاکھ تھی ان میں گیارہ ہزار آدمی ایسے تھے جن کے نام و نشان آج تحریری صورت میں تاریخ کے اوراق میں اس لیے موجود ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جن میں ہر ایک نے کم و بیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال و واقعات میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دوسروں تک پہنچایا۔

﴿۱۱۲۰﴾ صحابہ کرام میں جن اصحاب کی سب سے زیادہ روایتیں ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

اسمائے گرامی	روایتوں کی تعداد	سال وفات
(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ	۵۳۷۴	۵۹ ہجری
(۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۲۲۱۰	۵۸ ہجری
(۳) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ	۲۶۶۰	۶۸ ہجری
(۴) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ	۱۶۳۰	۷۳ ہجری
(۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۱۵۶۰	۷۸ ہجری
(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ	۱۲۸۶	۹۳ ہجری
(۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ	۱۱۷۰	۷۴ ہجری

﴿۱۱۲۱﴾ مسانید میں سب سے ضخیم امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی مسند ہے جو چھ جلدوں میں ہے اور ان میں سے ہر جلد کی ضخامت مصر کے بڑے

Marfat.com

باریک ٹائپ میں پانچ پانچ سو صفحات سے کم نہ ہوگی۔

﴿۱۱۲۲﴾ اَوَستا زرتشتی دھرم کی کتاب ہے۔ محققین کی رائے ہے کہ اس کتاب میں صرف وہ قدیم ترین حصہ جو گاتھا کے نام سے ہے زرتشت کے حقیقی اور اصل کلام پر مبنی ہے باقی سب الحاقی ہے۔

﴿۱۱۲۳﴾ ہندو دھرم اور بودھ دھرم کے عقیدہ آواگون (تناسخ الارواح) کے مطابق جب انسان کا سلسلہ حیات ختم ہو جاتا ہے اور نجات کا آخری دور انسان کو نصیب ہوتا ہے اس کو وہ اپنی اصطلاح میں 'نروان' کہتے ہیں۔ بدھ مت کے متبعین کا عقیدہ ہے کہ گوتم بدھ نے اپنی زندگی کے پے در پے متعدد دور ختم کیے تھے اور ان کو اپنی روحانی قوت سے سابقہ زندگیوں کے حالات یاد رہے۔ ان کے شاگردوں نے ان حالات کو مرتب کر لیا ایسے تمام مرتب شدہ واقعات و روایات کی کل تعداد پانچ سو پچاس ہے اور مجموعہ کا نام جاتک ہے۔

﴿۱۱۲۴﴾ رامائن منظوم کتاب ہے جس میں رام چندر کے حالات درج ہیں۔ رام کی موت کے صدہا سال بعد غالی عقید تمندوں نے ان کے متعلق یہ عقیدہ گڑھ لیا کہ ان کے اندر وشنو نے حلول کر لیا تھا۔

﴿۱۱۲۵﴾ بھگوت گیتا سری کرشن کے نصائح پر مشتمل ایک منظوم کتاب ہے اس میں سری کرشن کے بارے میں عجیب لچر اور متضاد خیالات کا الحاق کر دیا گیا ہے۔

﴿۱۱۲۶﴾ کتاب 'المصابیح' کے مصنف حسین ابن مسعود ہیں آپ کی کنیت

Marfat.com

ابو محمد ہے لقب فراء ہے کیونکہ پوستین کی تجارت کرتے تھے۔ ہرات اور سرخس کے درمیان ایک بستی ہے بغو' وہاں کے رہنے والے تھے۔ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے میری سنت زندہ کی اللہ تجھے زندہ رکھے۔ لہذا خطاب ہوا محی السنۃ۔ شافعی مذہب کے پیرو تھے۔ ہمیشہ روکھی روٹی یا زیتون یا کشمش سے روٹی کھائی۔ اسی برس کی عمر پاکر سن ۵۱۶ ہجری میں وفات پائی۔ آپ نے مصابیح 'شرح السنۃ ' تفسیر معالم التنزیل' کتاب التہذیب' فتاویٰ بغوی وغیرہ کتابیں تصنیف فرمائیں۔

﴿۱۱۲۷﴾ صحیح مسلم شریف کے مصنف امام مسلم بن حجاج نیشاپوری ہیں۔ بنی قشیرہ قبیلہ کے ہیں۔ آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں: مسلم شریف' مسند کبیر ' جامع کبیر' کتاب العلل' اوہام المحدثین' کتاب التمیز طبقات التابعین' کتاب المخفر وغیرہ۔ ان سب میں مسلم شریف زیادہ مشہور و معتبر ہے۔ اس میں تین لاکھ حدیثوں سے منتخب کر کے چار ہزار احادیث جمع کی گئی ہیں۔ رجب سن ۲۶۱ ہجری میں وفات ہوئی۔

﴿۱۱۲۸﴾ حضرت امام مالک کا پورا نام ابو عبد اللہ مالک بن انس اصبحی ہے۔ آپ مذہب مالکی کے امام ہیں۔ تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ امام بخاری اور امام مسلم سے پہلے گذرے اور آپ کی کتاب مؤطا امام مالک ان دونوں کی کتابوں سے پہلے لکھی گئی۔ مگر بخاری اور مسلم کا رتبہ فن حدیث میں اعلیٰ مانا جاتا ہے۔ بڑے زبردست محدث' فقیہ اور عاشق رسول ہیں۔ مدینہ منورہ میں رہے۔ سوا ایک بار

Marfat.com

حج کے کبھی مدینہ شریف سے باہر نہ گئے۔ اس شہر پاک میں کبھی خچر یا گھوڑے پر سوار نہ ہوئے حالانکہ آپ کے پاس گھوڑے بہت تھے۔ آپ کی ولادت ربیع الاول شریف سن ۱۰۳ ہجری اور وفات سن ۱۷۹ ہجری میں ہوئی۔ مزار شریف جنت البقیع مدینہ منورہ میں ہے۔

﴿۱۱۲۹﴾ امام شافعی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے نام محمد ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم ابن عبد المطلب ابن عبد مناف ہے۔ اس طرح آپ مطلبی و ہاشمی ہیں۔ شافع ابن سائب کی نسبت سے آپ کا لقب شافعی ہوا اور آپ کے سلسلہ مذہب کا نام بھی شافعی۔ شافع کی والدہ خلدہ بنت اسد حضرت علی مرتضٰی کی خالہ ہیں۔ سائب جنگ بدر میں کفار مکہ کے علم بردار تھے جو مسلمانوں کی قید میں آئے اور فدیہ دے کر رہائی پائی بعد میں اسلام لائے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت عین امام عظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے دن سن ۱۸۰ ہجری میں مقام عسقلان یا مقام منیٰ میں ہوئی۔ مکہ معظمہ میں پرورش پائی۔ ۵۴ سال کی عمر میں سن ۲۰۴ ہجری میں مصر میں وفات پائی۔ جب آپ مصیبت میں ہوتے تو بغداد شریف حضرت امام اعظم کے مزار پاک پر حاضر ہو کر دو رکعت نفل ادا کر کے حضور امام اعظم کے توسل سے دعا کرتے۔ رب تعالیٰ مصیبت رفع فرماتا۔ خود فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ کی قبر قبول دعا کے لیے تریاق ہے۔

﴿۱۱۳۰﴾ حنبلی مذہب کے امام حضرت ابو عبد اللہ احمد ابن محمد ابن حنبل ابن

Marfat.com

بلال ابن سعد ابن ادریس ابن عبد اللہ ابن حبان ابن اسد ابن ربیعہ ابن نزار ابن معد ابن عدنان ہیں۔ بڑے محدث فقیہ اور مجتہد ہیں۔ بغداد شریف میں سن ۱۶۴ ہجری میں ولادت ہوئی طلب علم میں کوفہ و بصرہ و شام مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ گئے۔ امام بخاری و مسلم و ابو داؤد وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ ساڑھے سات لاکھ احادیث سے منتخب کر کے مسند احمد بن حنبل تصنیف فرمائی۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ آپ کے مذہب حنبلی کے پیرو ہیں۔ جمعہ کے دن بوقت چاشت ۲۴۱ ہجری میں وفات پائی۔ آپ پر ۲۵ لاکھ مسلمانوں نے نماز پڑھی۔ وفات کے دن بیس ہزار کافر مسلمان ہوئے۔ مسئلہ خلق قرآن پر شاہ بغداد مامون رشید سے آپ کا اختلاف ہو گیا تھا۔ اس نے آپ کو تیس کوڑے لگوائے ہر کوڑے پر آپ فرماتے کہ قرآن کلام اللہ قدیم ہے۔ حضرت امام شافعی نے آپ کی وہ قمیص دھو کر پی جس میں آپ کو کوڑے مارے گئے تھے۔ دو سو تیس برس بعد آپ کی قبر شریف کھل گئی تو آپ کا جسم مبارک اور کفن پاک جوں کا توں محفوظ تھا۔

﴿۱۱۳۱﴾ ترمذی شریف کے مصنف ابو عیسیٰ محمد ابن عیسیٰ ابن صورہ ابن ضحاک سلمی ہیں۔ ترمذ میں سن ۲۲۹ ہجری میں پیدا ہوئے۔ شافعی مذہب کے پیرو ہیں۔ سن ۲۷۹ ہجری مین وفات پائی۔

﴿۱۱۳۲﴾ حضرت ابو داؤد سلیمان ابن اشعث ابن اسحاق ابن بشر علاقہ خراسان میں ہرات کے قریب مقم سیستان میں جسے سہستان کہتے ہیں سن ۲۰۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ نے پانچ لاکھ احادیث سے چار ہزار آٹھ سو احادیث

Marfat.com

جمع فرمائیں۔ سن ۲۷۵ ہجری میں مقام بصرہ میں وفات ہوئی وہیں مزار ہے۔

﴿۱۱۳۳﴾ صحاح ستہ میں کی ایک کتاب نسائی کے مصنف کا نام ابو عبد الرحمن ابن احمد ابن شعیب ابن بحر ابن سنان نسائی ہے۔ علاقہ خراسان میں ایک بستی ہے نساء وہیں کے رہنے والے تھے۔ آپ کی ولادت سن 215 ہجری اور وفات ۳۰۳ ہجری مین ہوئی۔

﴿۱۱۳۴﴾ حدیث کی کتاب ابن ماجہ حضرت محمد ابن یزید ابن ماجہ ربیعی کی تصنیف ہے۔ قزوین کے رہنے والے تھے۔ ولادت سن ۲۰۹ ہجری اور وفات ۲۷۳ ہجری کی ہے۔ آپ کے ہاں احادیث غیر صحیح زیادہ ہیں اسی وجہ سے بعض لوگوں نے ابن ماجہ کے بجائے دارمی یا مؤطا کو صحاح ستہ میں شامل کیا ہے۔

﴿۱۱۳۵﴾ دارمی شریف کے مصنف کا نام ابو محمد عبد اللہ ابن عبد الرحمن ابن فضل ابن بہرام ہے۔ قبیلہ دارم ابن مالک سے ہیں۔ اسی لیے دارمی کہلاتے ہیں۔ وطن آپ کا سمرقند تھا۔ ولادت ۱۸۱ ہجری میں ہوئی اور وفات ۲۵۰ ہجری میں۔ آپ کی وفات کی خبر پر امام بخاری بہت روئے تھے۔ آپ کے شاگرد امام مسلم، ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ مشہور ہیں۔

﴿۱۱۳۶﴾ دار قطنی نامی کتاب کے مصنف حضرت ابوالحسن ابن علی ابن عمر ہیں۔ بغداد کے ایک محلہ دار قطن کے رہنے والے ہیں۔ آپ اپنے زمانہ کے محدث امام اسماء الرجال کے حافظ تھے۔ آپ کے شاگردوں میں ابو نعیم، حاکم، امام اسفرائنی وغیرھم جیسے بڑے محدثین ہیں۔ آپکی ولادت ۳۰۵ ہجری اور

Marfat.com

وفات ۳۸۵ ہجری بغداد شریف میں ہوئی۔

﴿۱۱۴۶﴾ مشہور کتاب بیہقی کے مصنف کا نام ابو بکر احمد ابن حسین ہے۔ نیشاپور کے علاقہ بیہق کے قریب قریہ جزر میں پیدا ہوئے آپ ان سات مصنفین میں سے ہیں جن کی تصنیفات سے مسلمانون نے بہت فائدہ اٹھایا۔ تیس سال مسلسل روزہ دار رہے۔ شافعی مذہب کے ماننے والے تھی۔ سن ولادت ۳۸۴ ہجری اور سن وفات ۴۵۸ ہجری ہے۔

﴿۱۱۴۷﴾ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان میں اکسٹھ ختم کیا کرتے تھے تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تراویح میں۔

﴿۱۱۴۸﴾ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف نماز عشاء کی ایک رکعت میں ختم کیا ہے۔

﴿۱۱۴۹﴾ جس وقت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ میں گئے اور کہا السلام علیک یا سید المرسلین۔ جواب آیا وعلیک السلام یاامام المسلمین۔

﴿۱۱۵۰﴾ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک رات میں تین سو رکعت ادا کرتے تھے پھر ہر شب میں پانچ سو رکعت ادا کرنے لگے پھر ہر رات میں ایک ہزار رکعت پڑھنے لگے۔

﴿۱۱۵۱﴾ حضرت داؤد طائی کا کہنا ہے کہ میں بیس سال امام اعظم ابو حنیفہ کی خدمت میں رہا کبھی ان کو برہنہ سر اور پاؤں دراز کرتے نہ دیکھا۔

Marfat.com

﴿۱۱۳۷﴾ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ جب اپنا قرض وصول کرنے کے واسطے کسی قرضدار کے مکان پر جاتے تو اس کے گھر کے سائے تک میں نہ کھڑے ہوتے۔

﴿۱۱۳۸﴾ ایک بار کوفہ میں کسی کی بکری گم ہو گئی۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس شہر کا گوشت کھانا کئی دن تک ترک کر دیا۔

﴿۱۱۳۹﴾ اینٹوں کو بانس کے ذریعہ گننے کا طریقہ سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی نے اختیار کیا تھا۔

﴿۱۱۴۰﴾ حضرت امام اعظم کے وصال کا وقت آیا تو آپ سجدے میں چلے گئے اور اسی حالت میں انتقال فرمایا۔

﴿۱۱۴۱﴾ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کی نماز چھ بار پڑھی گئی اور جتنے بھی آدمیوں نے نماز پڑھی اس کا جب اندازہ لگایا گیا تو پچاس ہزار سے بھی زیادہ تعداد ثابت ہائی۔

﴿۱۱۴۲﴾ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ۵۵ حج ادا فرمائے۔

﴿۱۱۴۳﴾ حضرت امام اعظم نے تین سو تابعین سے علم حاصل کیا آپ کے حدیث کے شیوخ کی تعداد چار ہزار تھی۔

﴿۱۱۴۴﴾ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ۴۵ برس عشاء کے وضو سے فجر پڑھی ہے۔

﴿۱۱۴۵﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پندرہ سال کی عمر میں فتوے دینے

Marfat.com

لگے تھے۔

﴿۱۱۴۶﴾ حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو تین لاکھ احادیث حفظ تھیں۔

﴿۱۱۴۷﴾ حضرت امام حنبل جب تک بغداد میں رہے وہاں کی روٹی ہرگز نہ کھائی۔ آپ فرماتے تھے کہ زمین بغداد کو حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے غازیوں پر وقف فرمایا ہے اسی واسطے موصل سے آٹا منگوا کر اس کی رائی کھاتے تھے۔

﴿۱۱۴۸﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ دادھال کی طرف سے قریشی ہاشمی مطلبی ہیں۔

﴿۱۱۴۹﴾ حضرت امام شافعی کے جد امجد حضرت سائب صحابی رسول تھے۔ بدر کے معرکہ کے سلسلے میں ایمان لائے تھے۔ ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم شبیہ تھے۔

﴿۱۱۵۰﴾ حضرت امام شافعی رجب سن ۱۵۰ ہجری مین بمقام غزہ پیدا ہوئے۔ سات برس کی عمر میں مؤطا امام مالک ازبر کرلی تھی۔

﴿۱۱۵۱﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ قیافہ شناسی میں ماہر تھے اسی کو علم فراست بھی کہتے ہیں۔

﴿۱۱۵۲﴾ دنیائے اسلام میں ابو عبد اللہ کنیت والے چار زبردست فقیہ گذرے ہیں۔ پہلے ابو عبد اللہ امام امالک دوسرے ابو عبد اللہ امام سفیان ثوری' تیسرے ابو عبد اللہ امام شافعی اور چوتھے ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل۔

Marfat.com

﴿۱۱۵۳﴾ یہ جو مشہور ہے کہ امام شافعی کی والدہ سے امام محمد نے نکاح فرمالیا تھا اور اس وجہ سے علمی مذاکرات میں امام محمد امام شافعی سے درگذر فرماتے تھے' یہ واقعہ بالکل غلط ہے۔ امام شافعی کی والدہ قبیلہ ازد (یمن) ہی میں رہیں یا وہ مکہ آتی جاتی رہیں ان کے عراق سفر کرنے کی کوئی روایت صحیح تاریخ میں نہیں ملتی۔

﴿۱۱۵۴﴾ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بغداد میں سن ۱۶۴ ہجری میں ہوئی۔

﴿۱۱۵۵﴾ امام احمد بن حنبل کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین موئے مبارک تھے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی کہ ایک بال دائیں آنکھ پر ایک بائیں پر اور ایک زبان پر رکھ دینا۔

﴿۱۱۵۶﴾ جب شریف ابو جعفر بن ابی موسیٰ کی قبر امام احمد بن حنبل کے پہلو میں کھودی گئی تو حضرت امام کی قبر کا پہلو بھی کھل گیا۔ دیکھا تو کفن بھی ویسا ہی تھا اور جسم مبارک بھی ویسا ہی محفوظ تھا۔ یہ واقعہ آپ کے دفن سے دو سو تیس برس بعد پیش آیا تھا۔

﴿۱۱۵۷﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی تعداد ۱۱۳ بتائی جاتی ہے۔

﴿۱۱۵۸﴾ امام اعظم ابو حنیفہ ' امام شافعی' امام مالک' اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم اور تمام طبقوں کے مشائخ کے سر منڈے ہوئے تھے۔

﴿۱۱۵۹﴾ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ تین سال شکم مادر میں رہے۔

Marfat.com

﴿۱۱۶۰﴾ رسالہ قشیریہ کے مصنف امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیری (المتولد ۳۷۶ ہجری والمتوفی ۴۶۵ ہجری) ایک مفسر مورخ ادیب اور شاعر ہونے کے علاوہ اپنے عہد کے مشہور صوفیاء میں سے تھے یہ شیخ ابو علی دقاق کے مرید تھے اور انھوں نے اپنے شیخ کی وفات کے بعد شیخ ابو عبد الرحمن السلمی سے استفادہ کیا تھا۔ الرسالۃ القشیریہ کے علاوہ بارہ مشہور کتابوں کے مصنف ہیں خصوصاً ان کی تفسیر الکبیر کی مشاہیر علماء مثلاً ابن خلکان اور امام سیوطی وغیرھما نے بڑی تعریف کی ہے۔ اس تفسیر کا نام انھوں نے التیسیر فی علم التفسیر رکھا ہے۔

﴿۱۱۶۱﴾ سب سے پہلی تفسیر جو تصوف کے رنگ میں لکھی گئی وہ ابو محمد سہل بن تستری (متوفی ۲۸۳ ہجری) کی تفسیر ہے مگر یہ نہایت مختصر سی کتاب ہے جس کی ضخامت دو سو صفحات سے زیادہ نہیں۔ دوسری تفسیر ابو عبد الرحمن محمد بن الحسین السلمی (متوفی ۴۱۲ ہجری) کی حقائق التفسیر ہے جن پر بیشتر لوگوں نے اعتراض کیے ہیں۔

﴿۱۱۶۲﴾ قرآن مجید کی سب سے پہلی اور مکمل ۔فیانہ تفسیر قشیری کی لطائف الاشارات ہی ہے۔ ان کے بعد الغزالی نے صرف سورہ اخلاص کی تفسیر تصوف کے رنگ میں لکھی۔

﴿۱۱۶۳﴾ کرامیہ فرقہ کی بنیاد ابو عبد اللہ محمد بن کرام نے ڈالی۔ اس کا باپ ایک انگور کے باغ میں محافظ کا کام کرتا تھا جس سے اسے کرام کہا گیا۔ یہ دراصل بجستان کا رہنے والا تھا شہر بدر ہوا تو غرجستان چلا آیا۔ شومین اور افشین کے لوگوں

Marfat.com

کو اسکی ظاہری عبادت سے دھوکا ہوا۔ اور وہ اس کے معتقد ہو گئے۔ اس کے عقائد یہ تھے: ایمان نہ کم ہوتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ اگر کوئی محض زبان سے ایمان لے آئے چاہے وہ دل میں کفریہ عقائد کیوں نہ رکھتا ہو وہ مومن ہے۔ دیگر اجسام کی طرح اللہ بھی ایک جسم ہے۔ اللہ تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہوا ہے اور وہ اپنی ذات کے اعتبار سے اوپر کی جہت میں ہے وہ عرش کی اوپر کی سطح کو چھو رہا ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔ نیچے اترتا ہے اور اوپر بھی چڑھتا ہے۔ کرامیہ کے بارہ فرقے ہیں مگر کرام کے زیادہ قریب صرف ہیصمیہ فرقہ ہے یہ لوگ محمد بن الہیصم کے ماننے والے ہیں۔

﴿۱۱۶۴﴾ معتزلہ اور کرامیہ وغیرہ کے مقابلہ میں سلف کی کثیر تعداد اس بات کی قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ازلی صفات ہیں مثلاً علم قدرت حیات ارادہ سمع بصر وغیرہ اور ان کے نزدیک صفات ذاتیہ اور فعلیہ میں کوئی امتیاز نہیں کیا جاتا۔ مزید براں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہات پاؤں اور چہرہ وغیرہ بھی ہے۔

﴿۱۱۶۵﴾ سب سے پہلی کتاب جس میں مستقل فن کی حیثیت سے تصوف کے متعدد مسائل پر بحث کی گئی ہے کتاب اللمع ہے اس کے مصنف کا نام ابو نصر عبد اللہ بن علی بن محمد بن یحیٰ السراج ہے انھیں طاؤس الفقراء کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

﴿۱۱۶۶﴾ ابو علی الحسن بن علی الدقاق بڑے زبردست زاہد گذرے ہیں۔ سید علی ہجویری نے کشف المحجوب میں ان کا نام الحسن بن محمد علی دیا ہے۔ دقاق

Marfat.com

دقیق یعنی آٹا فروش کو کہتے ہیں اس پیشہ کی وجہ سے یہ نام پڑا۔ ان کا قول ہے کہ جس شخص نے دنیا کی خاطر کسی کے سامنے تواضع کی اس کا دو تہائی دین جاتا رہا کیونکہ اس نے زبان اور ارکان سے اس کے سامنے اپنے آپ کو جھکایا ہے اور اگر دل سے اس کی تعظیم کا عقیدہ رکھے یا دل سے اس کے سامنے جھکے تو اس کا سارا دین جاتا رہا۔

﴿۱۱۶۷﴾ امام ابو اسحٰق اسفرائینی متکلم اصولی اور شافعی المذہب کے علماء میں سے تھے۔ اپنے زمانے میں خراسان کے شیخ تھے اور مرتبہ اجتہاد کو پہنچ گئے تھے۔ رکن الدین ان کا لقب ہے۔ ان کی بہت سی تصانیف ہیں جن میں سے ایک الجامع فی اصول الدین والرد علی الملحدین پانچ جلدوں میں لکھی۔ انھوں نے اصول فقہ پر شرح بھی لکھی ہے۔ تقریباً اسی برس کی عمر میں ۴۱۵ ہجری میں نیشاپور میں وفات پائی اور انھیں اسفرائن لے جاکر دفن کیا گیا۔

﴿۱۱۶۸﴾ صحابہ کی صحبت میں رہنے والوں کو تابعین کہا گیا۔ انھوں نے اس نام کو نہایت ہی شرف والا سمجھا پھر ان کے بعد کے لوگوں کو تبع تابعین کہا گیا۔ اس کے بعد لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا اور جدا جدا مراتب پیدا ہو گئے۔ چنانچہ ان خاص قسم کے لوگوں کو جنھیں دینی امور کے ساتھ خاص لگاؤ تھا زاہد اور عابد کہنے لگے۔ پھر بدعتیں رونما ہونے لگیں ہر فرقہ مدعی بن بیٹھا کہ ان میں زاہد پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اہل سنت میں سے ان خاص لوگوں نے جنھوں نے اپنے انفاس کو اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کر دیا اور اپنے دلوں کو غفلت کے طاری ہونے

Marfat.com

سے محفوظ رکھا اپنے لیے الگ نام تصوف رکھ لیا۔ ان بزرگوں کے لیے یہ نام دوسری ہجری سے پہلے مشہور ہو چکا تھا۔

﴿۱۱۶۹﴾ حضرت ابراھیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۶۳ہجری) نے فرمایا: جب تک تو یہ چھ گھاٹیاں طے نہ کرلے تو صالحین کا رتبہ حاصل نہیں کر سکتا۔ ایک' ناز و نعمت کا دروازہ بند کر دو اور سختی کا دروازہ کھول دو۔ دو' عزت کا دروازہ بند کر دو اور ذلت کا دروازہ کھول دو۔ تین' آرام و راحت کا دروازہ بند کر دو اور کوشش کا دروازہ کھول دو۔ چار' نیند کا دروازہ بند کر دو اور بیداری کا دروازہ کھول دو۔ پانچ مال داری کا دروازہ بند کر دو اور فقر کا دروازہ کھول دو۔ چھ' امید کا دروازہ بند کر دو اور موت کی تیاری کا دروازہ کھول دو۔

﴿۱۱۷۰﴾ حضرت ذوالنون مصری کا نام کچھ لوگ ثوبان بن ابراھیم بتاتے ہیں اور کچھ لوگ الفیض بن ابراھیم۔ یہ تصوف میں فوقیت رکھنے والے اور علم ورع حال اور ادب میں یکتائے روزگار تھے۔ انھوں نے ۲۴۵ ہجری میں وفات پائی۔ ان کا کہنا تھا کہ کلام کا دارومدار چار چیزوں پر ہے اللہ برتر جلیل کی محبت دنیا (قلیل) سے بغض قرآن (تنزیل) کی تابعداری اور تبدیلی (تحویل) کا ڈر یعنی اس بات سے ڈرتے رہنا کہ کہیں اللہ تعالیٰ موجودہ حالت ایمان سے بدل کر اسے کفر کی حالت میں نہ کر دے۔

﴿۱۱۷۱﴾ حضرت فضیل بن عیاض ڈاکو تھے اور ابیورد اور سرخس کے درمیانی علاقے میں ڈاکے ڈالتے تھے ایک لڑکی سے انھیں عشق ہو گیا ایک بار دیوار

Marfat.com

پر چڑھ کر اس کے پاس جا رہے تھے تو ان کے کانوں میں قرآن مجید کی تلاوت کی آواز آئی پڑھنے والا پڑھ رہا تھا کیا مومنین کے لیے وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کے لیے ان کے دل عاجزی کریں۔ اس پر انھوں نے کہا اے میرے رب ہاں وقت آگیا ہے۔ پھر یہ واپس چلے آئے انھوں نے رات ایک ویرانہ میں گزاری وہاں کچھ مسافر لوگ تھے ان میں سے ایک نے کہا یہاں سے چلے چلو۔ اوروں نے کہا صبح تک یہیں رہو کیونکہ راستہ میں فضیل ہے وہ ہمیں لوٹ لے گا۔ اس پر فضیل نے توبہ کر لی اور انھیں امان دی اور تادم مرگ مکہ میں رہے۔

﴿۱۱۷۲﴾ حضرت ابو محفوظ معروف بن فیروز کرخی مشائخ کبار میں سے تھے مستجاب الدعوۃ تھے۔ لوگ ان کی قبر کے توسل سے شفا پاتے ہیں۔ ان کی وفات ۲۰۰ ہجری میں ہوئی۔ معروف کرخی کے والدین عیسائی تھے۔

﴿۱۱۷۳﴾ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے خالو اور استاد تھے۔ آپ کا پورا نام ابوالحسین سری بن المغلس السقطی تھا۔ بازار میں کباڑ کی تجارت کیا کرتے تھے۔ حضرت جنید فرماتے تھے میں نے سری سے زیادہ عبادت گزار کسی کو نہیں دیکھا اٹھانوے سال ان پر بیت گئے مگر سوائے مرض موت کے انھیں کبھی لیٹا ہوا نہیں دیکھا۔ ان کی وفات ۲۵۷ ہجری میں ہوئی۔

﴿۱۱۷۴﴾ حضرت ابو نصر بشر بن الحارث الحافی دراصل مرو کے تھے بغداد میں رہائش اختیار کر لی تھی۔ ان کی وفات ۲۲۷ ہجری میں ہوئی یہ بڑی شان

Marfat.com

والے تھے۔ فرماتے تھے کہ جو شخص چاہے کہ لوگ مجھے جانیں وہ آخرت کا مزہ حاصل نہیں کر سکتا۔

﴿۱۱۷۵﴾ حضرت ابو سلیمان داؤد بن نصیر طائی بڑی شان کے بزرگ ہیں۔ فرماتے تھے دنیا سے روزہ رکھو اور موت سے روزہ کھولو اور لوگوں سے اسی طرح بھاگو جس طرح درندہ سے بھاگتے ہو۔ آپ کی وفات ۱۶۵ ہجری میں ہوئی۔

﴿۱۱۷۶﴾ حضرت ابو علی شفیق بن ابراھیم بلخی خراسان کے مشہور مشائخ میں سے تھے۔ حضرت حاتم اصم کے استاد تھے۔ آپ کا کہنا تھا انسان کا تقویٰ تین باتوں سے معلوم ہوتا ہے وہ کیا لیتا ہے کن چیزوں سے اپنے آپکو روکتا ہے اور کیا باتیں کرتا ہے۔

﴿۱۱۷۷﴾ ابو یزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی کے دادا پہلے مجوسی تھے پھر اسلام لائے یہ تین بھائی تھے آدم طیفور اور علی اور تینوں عابد و زاہد تھے ان میں ابو یزید سب سے زیادہ جلیل القدر تھے آپ کی وفات ۲۶۱ ہجری میں ہوئی۔

﴿۱۱۷۸﴾ حضرت ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری صوفیاء کے اماموں میں سے تھے صاحب کرامات تھے۔ چھ سات برس کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا۔ سال بھر روزہ رکھتے تھے۔ آپ کی وفات ۲۸۳ ہجری میں ہوئی۔

﴿۱۱۷۹﴾ حضرت حاتم اصم کہا کرتے تھے ہر روز صبح مجھے شیطان کہتا ہے تو کیا کھائے گا کیا پہنے گا کہاں رہے گا۔ میں جواب دیتا ہوں موت کھاؤں گا کفن پہنوں گا اور قبر میں رہوں گا۔

Marfat.com

﴿۱۱۸۰﴾ تصوف کے بارے میں مختلف بزرگوں کے مختلف اقوال ہیں: ابو محمد جریری نے فرمایا یہ ہر اعلیٰ خلق میں داخل ہونے اور ہر ذلیل خلق سے نکلنے کا نام ہے۔ حضرت جنید نے فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ حق تعالیٰ تجھے تیری ذات سے فنا کر دے اور اپنی ذات کیساتھ زندہ رکھے۔ حسین بن منصور نے فرمایا صوفی کی ذات یکتا ہوتی ہے نہ کوئی اللہ کے سوا اسے قبول کرتا ہے اور نہ یہ اللہ کے سوا کسی کو قبول کرتا ہے۔ حضرت عمر بن عثمان مکی کا قول ہے کہ تصوف یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اس حالت میں رہے جو اس کے لیے وقت کے مطابق بہتر ہو۔ حضرت سمنون کا قول ہے کہ تصوف یہ ہے کہ تو کسی چیز کا مالک نہ بنے اور نہ کوئی چیز تیری مالک بنے۔ حضرت معروف کرخی کا قول ہے کہ تصوف حقائق پر عمل کرنے اور لوگوں کی چیزوں سے ناامیدی کا نام ہے۔

﴿۱۱۸۱﴾ توحید کے متعلق بہترین قول وہ ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوق کو اپنے جاننے کی صرف ایک راہ بتائی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ اس کی معرفت سے عاجز ہے۔

﴿۱۱۸۲﴾ ابن جریج سے مروی ہے کہ وہ سماع کو جائز قرار دیتے تھے۔ اس پر سوال کیا گیا کہ قیامت کے دن جب آپ کو لایا جائے گا اور آپ کی نیکیاں اور برائیاں دونوں لائی جائیں گی تو آپ کا سماع کس جانب ہوگا؟ فرمایا: نہ نیکیوں میں اور نہ برائیوں میں۔ ان کی مراد یہ تھی کہ یہ ایک مباح (جائز) امر ہے۔ امام شافعی سماع کو حرام قرار نہیں دیتے مگر عوام کے لیے مکروہ بتاتے ہیں۔ چنانچہ اگر

Marfat.com

کوئی شخص گانے کا پیشہ اختیار کرلے یا لہو و لعب کے طور پر متواتر سماع میں لگا رہے تو اس کی شہادت قبول نہ کی جائے گی۔ ابن عمر سے کچھ آثار مروی ہیں جن میں انھوں نے سماع کو جائز قرار دیا ہے۔ حضرت ابو علی دقاق فرماتے تھے کہ عوام کے لیے سماع حرام ہے۔اس لیے کہ ان کے نفوس اپنی حالت پر رہتے ہیں۔زاہدوں کے لیے مباح ہے کیونکہ انھیں مجاہدات حاصل ہیں اور ہمارے مریدوں کے لیے مستحب ہے تاکہ ان کے دل زندہ ہوں۔ ایک بار کسی نے حضرت ذوالنون مصری سے سماع کے متعلق سوال کیا تو فرمایا حق تعالیٰ کی طرف سے ایک وارد ہونے والی کیفیت ہے جو دلوں کو بے چین کر کے حق تعالیٰ کی طرف لے جاتی ہے۔ چنانچہ جو حق طریقہ پر اس کی طرف کان لگاتا ہے وہ حقیقت کو پالیتا ہے اور جو اپنے نفس سے اس کی طرف کان لگاتا ہے وہ زندیق ہو جاتا ہے۔ حضرت شبلی سے سماع کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا ظاہر میں تو یہ فتنہ ہے اور باطن میں عبرت لہذا جو اس اشارہ کو پالے اس کے لیے عبرت کا سننا جائز ہے ورنہ اس نے فتنہ کو دعوت دی اور مصیبت کو مول لیا۔ حضرت ابو علی دقاق نے کہا سماع اگر شریعت کے مطابق نہ ہو تو زنگ ہے اور اگر حق کی طرف سے نہ ہو تو بے وقوفی ہے اور اگر عبرت کی وجہ سے نہ ہو تو فتنہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سماع کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جس میں علم اور ثبات ہوش دونوں کی شرط ضروری ہے لہذا اس قسم کے شخص کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ اسماء و صفات کو جانتا ہو ورنہ وہ کفر محض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور دوسری قسم حال اور کیفیت کی شرط کے

Marfat.com

ساتھ سماع کی ہے۔اس قسم کے شخص کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ حالت بشری سے فنا ہو چکا ہو۔اور احکام حقیقت کے ظاہر ہونے کی وجہ سے وہ حظوظ (نفس) کے آثار سے پاک ہو۔ ایک دن ابو علی رودباری سے سماع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کاش کہ ہم اس سے کلیۃً نجات پا جاتے۔ ابو عثمان حیری فرماتے ہیں سماع کی تین قسمیں ہیں ایک قسم مریدوں کے اور مبتدیوں کے لیے ہے وہ سماع کے ذریعہ احوال شریفہ کو دعوت دیتے ہیں۔ مگر اس میں فتنہ اور ریاکاری کا خطرہ ہوتا ہے۔ دوسری قسم صادقین کے لیے ہے وہ اس کے ذریعہ اپنے احوال میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں اور اس سے ایسا کلام سنتے ہیں جو اس کے وقت کے مطابق ہو۔اور تیسری قسم اہل استقامت عارفوں کے لیے ہے یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو ان حرکات وسکون کو جو انکے دلوں پر وارد ہوتے ہیں اللہ پر ترجیح نہیں دیتے۔

••••••••••••••••

Marfat.com

نواں باب

نماز، اذان اور وضو

﴿۱۱۸۳﴾ ساری عبادتوں میں نماز کا درجہ سب سے افضل ہے۔

﴿۱۱۸۴﴾ نماز فجر حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی جب ان کی توبہ قبول ہوئی، نماز ظہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی حضرت اسماعیل کا فدیہ دنبہ کی صورت میں آنے پر، نماز عصر حضرت عزیر علیہ السلام نے پڑھی جب سو برس کے بعد آپ زندہ ہوئے، نماز مغرب حضرت داؤد علیہ السلام نے پڑھی اپنی توبہ قبول ہونے پر مگر چار رکعت کی نیت باندھی تھی تین رکعت پر سلام پھیر دیا کیونکہ تھک گئے تھے لہذا مغرب میں تین ہی رکعتیں رہ گئیں۔ نماز عشاء ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی۔ بعض نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پڑھی جب طور پر آگ لینے گئے وہاں نبوت مل گئی۔ واپسی میں بیوی کو بخیریت پایا کہ بچہ پیدا ہو چکا تھا۔

﴿۱۱۸۵﴾ یہودیوں کی نماز میں رکوع نہیں ہوتا۔

(۱۱۸۶) بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لیے الگ وضو فرض تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اور جب تک حدث واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض اور نوافل سب کا ادا کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

﴿۱۱۸۷﴾ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام سال میں پانچ چلّے مروی ہیں ایک چلّہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جمادی الاخر کی بیس تاریخ سے ماہ رجب کے ختم تک' ایک چلّہ سیدنا ابراھیم علیہ السلام کا بیس شعبان سے شب عید الفطر تک' ایک چلّہ سیدنا یونس علیہ السلام کا ذی الحجہ کی پندرھویں سے محرم الحرام کی پچیس تک' ایک چلّہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا کیم ذی قعدہ کی رات سے لے کر عید الاضحیٰ کی رات تک' اور ایک چلّہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا بیسویں رمضان سے آخر ماہ شوال تک۔

﴿۱۱۸۸﴾ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم حبشہ کی ہجرت سے پہلے مکہ میں بحالت نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آپ جواب دیتے تھے۔ جب ہم ہجرت حبشہ سے واپس آئے پھر ہم نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا بلکہ نماز سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا کہ خدا نے نماز کی حالت میں کلام کی ممانعت فرمائی ہے۔

﴿۱۱۸۹﴾ شروع اسلام میں معراج سے پہلے تیرہ برس تک کوئی عبادت نہ تھی صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا عبادت تھا۔ اس وقت فوت ہونے والے مومن سب جنتی تھے۔

﴿۱۱۹۰﴾ علماء فرماتے ہیں کہ دوسری مسجدوں میں صف کا دایاں حصہ بائیں سے افضل ہوتا ہے مگر مسجد نبوی میں بایاں حصہ دائیں سے افضل ہے کیونکہ وہ روضہ مطہرہ سے قریب ہے۔

Marfat.com

﴿۱۱۹۱﴾ حضرت عبد اللہ بن زید نے مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد سن ایک ہجری میں خواب میں اذان دیکھی وہی اذان اسلام میں رائج ہوئی۔

﴿۱۱۹۲﴾ اسلام میں پہلے صرف عقیدہ توحید فرض ہوا پھر سورہ مزمل والی نماز یعنی رات کی' پھر پنجگانہ نماز کی فرضیت سے نماز شب کی فرضیت منسوخ ہو گئی پھر ہجرت کے بعد روزے اور زکوۃ وغیرہ فرض ہوئے۔

﴿۱۱۹۳﴾ فقہاء کا قول ہے کہ سورج چمکنے سے بیس منٹ تک سجدہ حرام ہے۔

﴿۱۱۹۴﴾ سب سے پہلے اذان حضرت جبرئیل علیہ السلام نے معراج کی رات بیت المقدس میں دی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے انبیاء کو نماز پڑھائی۔ مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد شروع ہوئی۔ سب سے پہلے فجر کے وقت اذان دی گئی۔

﴿۱۱۹۵﴾ نماز کے علاوہ نو جگہ اذان کہنا مستحب ہے: بچے کے کان میں' آگ لگتے وقت' جنگ میں' جنات کے غلبے کے وقت' غم زدہ اور غصے والے کے کان میں' مسافر جب راستہ بھول جائے' مرگی والے کے پاس' میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر۔

﴿۱۱۹۶﴾ اگر پوری قوم کی نماز رہ جائے تو قضاء باجماعت ادا کی جائے گی اوور اس کے لیے اذان واقامت بھی ہو گی۔

﴿۱۱۹۷﴾ تہجد کم سے کم دو رکعتیں متوسط چار اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔ سنت یہ ہے کہ دو دو رکعت کی نیت سے پڑھی جائے۔ جو شخص نماز

Marfat.com

تہجد کا عادی ہو اس کے لیے تہجد ترک کرنا مکروہ ہے

﴿۱۱۹۸﴾ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں ہے۔

﴿۱۱۹۹﴾ نماز میں ساری مخلوقات کی عبادت جمع ہے وہ اس طرح کہ درخت ہر وقت قیام میں ہیں' چوپائے رکوع میں' سانپ بچھو وغیرہ ہر وقت سجدے میں اور مینڈک وغیرہ ہر وقت قعدے میں۔

﴿۱۲۰۰﴾ وضو کی ہمیشگی کرنے والا آدمی دماغی بیماریوں میں کم مبتلا ہوتا ہے اور نماز کا پابند شخص اکثر تلی کی بیماریوں اور جنون وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿۱۲۰۱﴾ مسجد کی جھاڑو جنت کی حوروں کا مہر ہے۔

﴿۱۲۰۲﴾ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب انسان وضو میں ہات دھوتا ہے تو اس کے ہاتوں سے کیے ہوئے سارے گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اور جب کلی کرتا ہے تو منہ سے کیے ہوئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب منہ دھوتا ہے تو آنکھوں سے کیے ہوئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ (بدگمانی برے خیالات وغیرہ) معاف ہو جاتے ہیں۔ جب پاؤں دھوتا ہے تو پاؤں کے کیے ہوئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿۱۲۰۳﴾ اذان کی ابتداء سن ایک ہجری میں ہوئی۔ مروّجہ اذان شرعی کے کلمات حضرت عبداللہ بن زید انصاری کو خواب میں عطا ہوئے

﴿۱۲۰۴﴾ سن دو ہجری ماہ شعبان روز دوشنبہ نماز ظہر سے اللہ تعالیٰ نے کعبہ

Marfat.com

کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ نصف رجب سن دو ہجری دوشنبہ کے روز قبلہ تبدیل کیا گیا۔

﴿۱۲۰۵﴾ وضو کی فرضیت ہجرت کے چار پانچ سال بعد ہوئی۔

﴿۱۲۰۶﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا نماز جنت کی کنجی ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔

﴿۱۲۰۷﴾ حدیث میں ہے کہ ہر شے کی ایک علامت ہوتی ہے ایمان کی علامت نماز ہے۔

﴿۱۲۰۸﴾ ارشاد نبوی ہے کہ جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں اس وقت تک کہ وہ شخص بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو۔

﴿۱۲۰۹﴾ ارشاد نبوی ہے کہ جس نے چالیس دن نماز فجر و عشاء باجماعت پڑھی اس کو اللہ تعالیٰ دو برأتیں (چھٹکارے) عطا فرمائے گا ایک نار سے دوسرے نفاق سے۔

﴿۱۲۱۰﴾ جو شخص سال بھر اذان کہے اور اس پر اجرت طلب نہ کرے تو قیامت کے دن وہ بلایا جائے گا اور جنت کے دروازے پر کھڑا کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا جس کے لیے تو چاہے شفاعت کر۔

﴿۱۲۱۱﴾ حدیث میں ہے کہ مؤذنوں کا حشر یوں ہوگا کہ جنت کی اونٹنیوں پر سوار ہوں گے ان کے آگے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہوں گے سب کے سب

Marfat.com

بلند آواز سے اذان کہتے ہوئے آئیں گے لوگ ان کی طرف نظر کریں گے پوچھیں گے یہ کون لوگ ہیں کہا جائے گا یہ امت محمدیہ کے مؤذن ہیں لوگ خوف میں ہیں اوران کو خوف نہیں، لوگ غم میں ہیں اور انھیں غم نہیں۔

﴿۱۲۱۲﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اذان اور قامت کے درمیان کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

﴿۱۲۱۳﴾ حدیث میں ہے کہ جس نے باجماعت نماز عشاء پڑھی اس نے گویا آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھی اس نے گویا پوری رات قیام کیا۔

﴿۱۲۱۴﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا نماز باجماعت تنہا نماز پڑھنے سے ۲۷ درجہ افضل ہے۔

﴿۱۲۱۵﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا مردوں کی صفوں میں بہتر پہلی صف ہے اور سب سے کمتر پچھلی صف اور عورتوں کی صفوں میں بہتر پچھلی ہے اور کمتر پہلی۔

﴿۱۲۱۶﴾ امام ابوداؤد طائی کے نزدیک نماز باجماعت فرض ہے۔

﴿۱۲۱۷﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وضو مومن کا محافظ ہے۔

﴿۱۲۱۸﴾ جو شخص ہمیشہ باوضو رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سات خصلتوں کی عزت بخشتا ہے۔ اول فرشتے اس کی صحبت سے رغبت کرتے ہیں۔ دوسرے اعمال کے لکھنے والوں کا قلم ہمیشہ ثواب لکھنے میں جاری رہتا ہے۔ تیسرے اس کے بدن کے تمام اجزاء تسبیح کرتے ہیں۔ چوتھے اس سے پہلی تکبیر فوت نہیں ہوتی۔

Marfat.com

پانچویں فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے سوتے وقت دیو اور پریوں سے۔ چھٹے اللہ تعالیٰ اس پر جاں کنی کی مشکل آسان کر دیتا ہے ساتویں یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں رہتا ہے جب تک کہ باوضو رہے۔

﴿۱۲۱۹﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو مصیبت پہنچے اور وہ بے وضو ہو تو وہ ملامت نہ کرے مگر اپنے نفس کو۔

﴿۱۲۲۰﴾ جسم و جان قلب و روح اور سر و خفی سے ہر ایک کے۔ لیے جداگانہ نماز ہے۔ چنانچہ جسم کی نماز آدمی کو گناہوں اور ممنوع باتوں سے روکتی ہے نفس کی نماز بری عادتوں اور برے تعلقات سے منع کرتی ہے دل کی نماز فضول باتوں کے ظہور اور غفلت میں پڑے رہنے سے روکتی ہے۔ روح کی نماز ملاحظہ اغیار سے باز رکھتی ہے۔ سر کی نماز ماسوی اللہ کی طرف التفات سے روکے رکھتی ہے۔ اور نماز خفی سالک کو دوئی کے شہود اور انانیت کے ظہور سے گزار دیتی ہے۔

﴿۱۲۲۱﴾ مغرب اور عشاء کے درمیان جاگنا سنت موکدہ ہے۔

﴿۱۲۲۲﴾ تحویل قبلہ کی کیفیت یہ ہے کہ نصف رجب یوم دوشنبہ یا نصف شعبان یوم سہ شنبہ کو حضور انور ﷺ مسجد بنی سلمہ میں نماز ظہر پڑھا رہے تھے۔ تیسری رکعت کے رکوع میں تھے کہ وحی الٰہی سے آپ نے نماز ہی میں کعبہ کے طرف رخ کر لیا اس مسجد کو مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد کہتے ہیں

﴿۱۲۲۳﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے کہ شیطان آپکو مل گیا آپ نے فرمایا کیوں مسجد کی

Marfat.com

طرف آنے کا کیا سبب ہے۔ شیطان بولا خدا لے آیا۔ حضور نے فرمایا کیا کام تھا بولا تاکہ آپ مجھ سے کچھ سوال کریں۔ ابن عباس ﷺ کا قول ہے کہ اول آپ نے یہ پوچھا اے ملعون تو میری امت کو جماعت کی نماز سے کیوں روکتا ہے۔ بولا جب آپکی امت جماعت سے نماز پڑھنے کا ارادہ کرتی ہے تو مجھے بخار چڑھ آتا ہے جو انکے متفرق ہونے تک نہیں اترتا۔ آپ نے فرمایا تلاوت قرآن سے کیوں روکتا ہے۔ جواب دیا میں قرآن پڑھتے وقت رانگ کی طرح پگھل جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا جہاد سے کیوں روکتا ہے عرض کیا جب مسلمان جہاد کو نکلتے ہیں تو واپسی تک میرے پاؤں میں بیڑیاں پڑ جاتی ہیں۔ آپ نے فرمایا حج سے کیوں روکتا ہے۔ شیطان بولا جب لوگ سفر حج کرتے ہیں تو میری گردن میں طوق پڑ جاتا ہے اور جب کوئی صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو میرے سر پر آرہ رکھ دیا جاتا ہے جو لکڑی کی طرح مجھے بیچ سے چیر ڈالتا ہے۔ (زہ ۃ الریاض)

﴿۱۲۲۴﴾ پندرہ شعبان سن دو ہجری یوم دوشنبہ چار رکعت والی نماز ظہر یا عصر کے وقت دو رکعت کے ختم کے بعد بحالت نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ امامت بنی اسرائیل سے بنی اسماعیل میں منتقل ہو چکی ہے لہذا قبلہ اول بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ قبلہ مقرر کرنے کا حکم صادر ہو جاتا تو کیا ہی اچھا ہوتا۔ تبھی حضرت جبرئیل علیہ السلام تحویل قبلہ کا حکم لے کر حاضر ہوئے۔ حضور علیہ السلام نے بقیہ دو رکعتیں بیت المقدس سے بیت اللہ کی طرف گھوم کر ادا فرمائیں جس کی وجہ سے پہلی صف آخری اور آخری صف پہلی بن گئی۔

Marfat.com

﴿۱۲۲۵﴾ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے استوانہ حنانہ کو حیات کی دعا دینی چاہی کہ لوگ اس کے پھل کھائیں مگر اس نے قبول نہ کیا جنت میں اگنا بھی منظور نہ کیا بلکہ استدعا کی کہ یارسول اللہ آپ نماز پڑھانے مصلّے پر یا خطبہ کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوں گے لہذا مجھے منبر اور مصلے کے درمیان دفن کرا دیجیے تاکہ میں ہر حال میں زیرِ قدم مبارک رہ سکوں۔

﴿۱۲۲۶﴾ صبح کی سنت اور فرض کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم کے ساتھ الحمد للہ کا لام ملا کر چالیس روز تک پڑھنا حصول مطالب دارین کے لیے بہترین نسخہ ہے۔

﴿۱۲۲۷﴾ نماز جنازہ باجماعت مع چہار تکبیر کی ابتداء حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔

﴿۱۲۲۸﴾ اذان کے لیے سب سے پہلے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مینار تعمیر فرمایا تھا۔

﴿۱۲۲۹﴾ زمانہ رسالت میں آج کل کی مساجد کی طرح محراب کی علامت نہیں تھی بلکہ جب حضرت عمر بن عبد العزیز ولید بن عبد الملک کی طرف سے مدینہ کے گورنر تھے تو مسجد نبوی کی تعمیر کے سلسلے میں محراب بنوائی تھی۔

﴿۱۲۳۰﴾ اسلام میں سب سے پہلی مسجد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی بنائی ہوئی ہے۔

﴿۱۲۳۱﴾ اسلام کی تاریخ میں حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے

Marfat.com

جنھوں نے مدینہ میں جمعہ قائم کیا تھا

﴿۱۲۳۲﴾ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن اور رات میں ۲۴ گھنٹے میں کوئی گھنٹہ ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ جہنم سے چھ لاکھ لوگوں کو آزاد نہ کرتا ہو جن پر جہنم واجب ہو گیا تھا

﴿۱۲۳۳﴾ نماز پنجگانہ میں پہلی صف کو اور نماز جنازہ میں پچھلی صف کو تمام صفوں پر فضیلت حاصل ہے۔

﴿۱۲۳۴﴾ محراب کے معنی ہیں آلہ حرب۔ مسجد کو بھی محراب کہتے ہیں کیونکہ وہ شیطان سے لڑنے کی جگہ ہے

﴿۱۲۳۵﴾ مسجد حرام (مکہ معظمہ) میں نمازی کے سامنے سے گزرنا گنہگار نہیں بناتا۔ مگر یہ حکم مسجد نبوی کے لیے نہیں ہے۔

﴿۱۲۳۶﴾ نماز بنا وضو نہیں ہوتی مگر اذان وضو کے بنا دی جاسکتی ہے۔

﴿۱۲۳۷﴾ خطیب کو بحالت خطبہ خطبے کے علاوہ گفتگو کرنا جائز ہے۔

﴿۱۲۳۸﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جو عرش کے نیچے قائم ہے اسکے چالیس ہزار سینگ ہیں ایک سے دوسرے تک ہزار برس کی راہ ہے۔ ہر سینگ پر فرشتوں کی چالیس ہزار صفیں ہیں۔ یہ فرشتہ جمعہ کے دن سجدہ کرتا ہے اور دعا مانگتا ہے کہ الٰھی امت محمدیہ میں جو شخص جمعہ ادا کرے اس کے گناہ معاف کردے اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو تم گواہ رہو میں نے جمعہ کی نماز ادا کرنے والوں کو بخش دیا۔

Marfat.com

﴿۱۲۳۹﴾ حدیث شریف میں ہے جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جب مسجد کی طرف چلتا ہے تو ہر قدم پر بیس برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے پھر جب جمعہ پڑھ لیتا ہے تو دو سو برس کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

﴿۱۲۴۰﴾ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن شریف نماز عشاء کی ایک رکعت میں ختم کیا ہے۔

﴿۱۲۴۱﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز خدا کی رضامندی' پیغمبروں کی سنت' فرشتوں کی محبت کا باعث' معرفت کا نور' ایمان کی جڑ' قبولیت دعا و اعمال کا سبب' مال اور کمائی میں برکت کا موجب خدا کے دشمنوں کے مقابلے کا ہتھیار' شیطان کے بیزار ہونے کی علت' نمازی اور ملک الموت کے مابین شفیع' قیامت تک قبر کا چراغ' محشر کے دن سر کا سایہ اور تاج' بدن کا لباس' نمازی اور دوزخ میں مضبوط آڑ' خدا کے سامنے حجت' ترازو میں بوجھل' پل صراط سے گذر جانے کا باعث اور جنت کی کنجی ہے۔

﴿۱۲۴۲﴾ بعض علماء کا قول ہے کہ رکوع ایک اور سجدے دو ہیں حالانکہ دونوں فرض ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رکوع عبودیت کا مدعی ہے اور سجدے اس کے گواہ ہیں اور شرعی گواہی دو کی مقبول ہے۔

﴿۱۲۴۳﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان نہ سنے جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو آجاتا ہے۔ پھر اقامت کے

Marfat.com

وقت چلا جاتا ہے پھر ختم ہونے پر آ جاتا ہے اور نمازیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے۔

﴿۱۲۴۴﴾ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لیتا کہ اس پر کتنا زیادہ گناہ ہے تو بے شک اسے چالیس روز تک کھڑا رہنا اچھا معلوم ہوتا اس بات سے کہ نمازی کے سامنے سے گزرے۔

﴿۱۲۴۵﴾ حدیث میں ارشاد ہے کہ چڑھے دن تک فجر کے بعد سوئے رہنا رزق کے لیے مانع ہوتا ہے یعنی ایسے شخص کو جو صبح کے بعد بستر پر خراٹے لیتا ہو اس کے لیے روزی تنگ ہو جاتی ہے۔

﴿۱۲۴۶﴾ سفر شرعی کی مسافت تین منزل کی قرار پائی ہے اور منزل کا اندازہ فقہاء کرام نے بیس میل کیا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ سے اس سے بہت کم فاصلے پر بھی نماز قصر ثابت ہے۔

﴿۱۲۴۷﴾ حنفیہ کے نزدیک سفر میں نماز قصر مستحب نہیں واجب ہے۔

﴿۱۲۴۸﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر اور مومن میں ترک نماز کا فرق ہے۔

﴿۱۲۴۹﴾ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موذنوں کی گردنیں قیامت کے روز سب سے بلند ہوں گی۔

﴿۱۲۵۰﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس وقت رسول اللہ ﷺ موذن کو اشھد ان محمد رسول اللہ کہتے ہوئے سنتے تو فرماتے میں

Marfat.com

ہوں وہ شخص۔

﴿۱۲۵۱﴾ حضرت سہل تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبادت تین چیزوں سے ہوتی ہے زندگی' عقل اور قوت سے۔ اگر تمھیں یہ خوف ہو کہ بھوکے رہنے سے کمزور ہو جاؤ گے اور طاقت جواب دے جائے گی تو بھی کھانا نہ کھاؤ کیونکہ بھوکے کمزور کا بیٹھ کر نماز پڑھنا پیٹ بھر طاقتور کے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

﴿۱۲۵۲﴾ حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ نے فرمایا کہ دو رکعت نماز نفل جو تم خلوص کے ساتھ تنہائی میں ادا کرو یہ اس سے اچھا ہے کہ تم ستر یا سات سو حدیثیں اعلیٰ سند کے ساتھ لکھو۔

﴿۱۲۵۳﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اس کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب مسجد کی طرف چلتا ہے تو ہر قدم کے بدلے بیس سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جب نماز پڑھ لیتا ہے تو دو سو برس کے اعمال کی نیکیاں ملتی ہیں۔

﴿۱۲۵۴﴾ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جمعہ کی نماز نفل حج سے بہتر ہے۔

﴿۱۲۵۵﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کوہ قاف کے پرے سفید چاندی کے رنگ کی ایک زمین ہے جس میں کسی قسم کی روئیدگی نہیں ہوتی۔ یہ زمین دنیا سے سات حصے بڑی ہے اس میں فرشتے ہی فرشتے ہیں کہ اگر ایک سوئی پھینکی جائے تو

Marfat.com

فرشتے پر گرے۔ ہر فرشتے کے ہات میں چالیس فرسخ کے طول کا ایک جھنڈا ہے ہر جھنڈے پر کلمہ طیبہ لکھا ہے تمام فرشتے جمعہ کی رات کو کوہ قاف کے گرد جمع ہو کر نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے امت محمدیہ کی سلامتی چاہا کرتے ہیں۔ اور صبح ہوتے ہی یہ کہتے ہیں کہ الٰہی جو شخص غسل کرے اور جمعہ میں حاضر ہو اس کے گناہ معاف کر دے پھر سب مل کر بلند آواز سے روتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو تم کیا چاہتے ہو عرض کرتے ہیں کہ ہم امت محمدیہ کی مغفرت کے خواہاں ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا ہم نے انھیں بخشا۔

﴿۱۲۵۶﴾ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص پہلی ساعت میں جمعہ کے لیے جاتا ہے اسے اونٹ کی قربانی کا دوسری ساعت میں جاتا ہے اسے گائے کی قربانی کا' تیسری ساعت میں جانے والے کو دنبے کی قربانی کا' چوتھی ساعت میں جانے والے کو مرغ خیرات کرنے کا' پانچویں ساعت میں جانے والے کو انڈا صدقہ دینے کا ثواب ملتا ہے۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے منبر کی طرف آتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں قلم اٹھا لیے جاتے ہیں اور فرشتے منبر کے قریب آ کر خطبہ سنتے ہیں اب جو شخص آتا ہے گویا صرف نماز کے لیے آتا ہے۔

﴿۱۲۵۷﴾ قرن اولیٰ میں یہ حال تھا کہ فجر کے بعد جمعہ کی نماز میں جانے والوں سے تمام راستے بھرے رہتے تھے اور لوگ عید کی طرح چراغ جلا جلا کر مسجد جامع کی طرف جایا کرتے تھے اس کے بعد یہ طریقہ موقوف ہو گیا۔

﴿۱۲۵۸﴾ حدیث شریف میں ہے کہ جو مسلمان جہنم میں جائے گا اس کے

Marfat.com

پورے بدن کو آگ کھا جائے گی سوائے ان اعضائے سجود کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا کھانا آگ پر حرام کر دیا ہے۔

﴿۱۲۵۹﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو کہ خدا تیری تجارت میں نفع نہ دے۔

﴿۱۲۶۰﴾ حدیث میں ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ خدا کو ان سے کچھ کام نہیں۔

﴿۱۲۶۱﴾ شیطان ملعون کا قول ہے کہ لوگوں کے اعمال میں سب سے مبغوض میرے لیے دو چیزیں ہیں ایک ایام بیض کے روزے دوسرے چاشت کی نماز۔

﴿۱۲۶۲﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کو جمعہ کے دن روزہ رکھنا ہو تو ایک دن پہلے بھی روزہ رکھے یا اس کے بعد روزہ رکھے۔ یعنی فقط ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

﴿۱۲۶۳﴾ یہ مسئلہ عوام میں غلط مشہور ہے کہ اپنا پرایا ستر دیکھنے سے وضو میں خلل آتا ہے۔ البتہ پرایا ستر جان بوجھ کر دیکھنا حرام ہے اور نماز میں اور بھی زیادہ حرام۔

﴿۱۲۶۴﴾ مرد مومن کے لیے اعتکاف کی سب سے افضل جگہ مسجد حرام مکہ معظمہ ہے پھر مسجد نبوی پھر بیت المقدس ان کے بعد جامع مسجد پھر اپنی مسجد۔

﴿۱۲۶۵﴾ وضو کی ابتدا میں ہات دھونے کلی کرنے ناک میں پانی ڈالنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ پانی میں تین وصف ہیں رنگ بو اور مزہ۔ ہات میں پانی

Marfat.com

لینے سے رنگ معلوم ہو گیا' کلی کرنے سے مزہ کا پتہ چل گیا ناک میں پانی لینے سے بو معلوم ہو گئی۔

﴿۱۲۶۶﴾ فجر کی ابتدا صبح صادق کے طلوع سے ہوتی ہے اور جب تک سورج نہ نکلے اس کا وقت رہتا ہے۔

﴿۱۲۶۷﴾ ظہر کی ابتدا اسوقت ہوتی ہے جب آفتاب نصف النہار سے ڈھلنے لگے اور انتہا اسوقت ہوتی ہے جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر یا دگنا ہو جائے۔

﴿۱۲۶۸﴾ عصر کی ابتدا ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد ہوتی ہے اور انتہا سورج غروب ہونے پر

﴿۱۲۶۹﴾ مغرب کی ابتدا غروب آفتاب کے بعد ہوتی ہے اور انتہا شفق غائب ہونے پر۔

﴿۱۲۷۰﴾ عشاء کی ابتدا شفق غائب ہونے کے بعد ہوتی ہے اور انتہا فجر ثانی یعنی صبح صادق کے طلوع ہونے تک۔

﴿۱۲۷۱﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کے ثواب مجھے دکھائے گئے ان میں وہ ثواب بھی شامل تھا جو مسجد میں جھاڑو دینے والے کا ہوتا ہے۔

﴿۱۲۷۲﴾ قصر نماز کے لیے مسافت کی حد ساڑھے ستاون میل ہے ریل میں ہو چاہے پیدل۔

﴿۱۲۷۳﴾ نبی کریم ﷺ عیدین کی نماز جنگل میں ادا کرتے تھے جبکہ مسجد نبوی بہترین مسجد ہے

Marfat.com

﴿۱۲۷۴﴾ نبی کریم ﷺ نے کل تیس ہزار نمازیں پڑھی ہیں۔

﴿۱۲۷۵﴾ نماز میں تکبیر تحریمہ سارے ائمہ کرام کے نزدیک فرض ہے مگر سلام امام شافعی اور مالک اور امام احمد کے نزدیک فرض اور امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک واجب۔

﴿۱۲۷۶﴾ اگر عورت سجدے میں سو جائے تو وضو چلا جاتا ہے اور اگر مرد سجدے میں سو جائے تو وضو نہیں جاتا کیونکہ مرد سجدے میں غافل سو ہی نہیں سکتا ورنہ لڑھک جائے گا۔

﴿۱۲۷۷﴾ جب نبی کریم ﷺ مسجد میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنے باندھ لیتے۔

﴿۱۲۷۸﴾ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ ایک کنویں کا حریم دس ہات ہے کہ اس حد میں کنواں نہ کھودا جائے

﴿۱۲۷۹﴾ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک۔ تیمم وضو کی طرح طہارت کاملہ ہے لہذا ایک تیمم سے ایک وقت میں بھی چند نمازیں پڑھ سکتے ہیں ایک وقت کے تیمم سے کئی وقت کی نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں کیونکہ اسے حضور ﷺ نے وضو قرار دیا ہے تو جو حکم وضو کا ہے وہی اس کا حکم ہوگا۔ امام شافعی کے نزدیک تیمم ضرورت طہارت ہے کہ وقت نکل جانے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور ایک تیمم سے چند نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔

﴿۱۲۸۰﴾ شب معراج کے سویرے جبریل امین علیہ السلام نے حضور

Marfat.com

اکرم ﷺ کو دو دن نماز پڑھائی سب سے پہلے ظہر پڑھائی یہ واقعہ بیت اللہ کے دروازے سے متصل ہوا جہاں اب بھی لوگ نفل نماز پڑھتے ہیں۔

﴿۱۲۸۱﴾ نماز میں جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی۔

﴿۱۲۸۲﴾ لیٹ کر نماز پڑھنے والا کعبہ شریف کی طرف پاؤں کرے اور تکیہ پر سر رکھے تاکہ اس کا منہ کعبہ کی طرف ہو جائے۔

﴿۱۲۸۳﴾ شب معراج اگلے پیغمبروں نے حضور ﷺ کی اقتدا میں بیت المقدس میں نماز ادا کی۔ حجۃ الوداع میں گزشتہ پیغمبروں نے بھی حج کیا۔

﴿۱۲۸۴﴾ اعتکاف نفل یہ ہے کہ جب بھی مسجد میں انسان آئے تو دائیں پاؤں سے داخل ہو اور یہ کہہ لے کہ میں نے اعتکاف کی نیت کی۔ اب وہ جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب پائے گا۔ دوسرے مسجد میں کھانا پینا بھی جائز ہو گا تیسرے مسجد میں سو سکے گا۔ چوتھے مسجد میں دنیا کی باتیں بھی کر سکے گا۔

﴿۱۲۸۵﴾ چلتی ریل میں سوائے فرائض و وتر سب نمازیں جائز ہیں۔

﴿۱۲۸۶﴾ نماز تہجد بہت اعلیٰ عبادت ہے۔ رسول اکرم ﷺ پر پنجگانہ کے علاوہ یہ بھی فرض تھی۔

﴿۱۲۸۷﴾ حضرت عمر اور حضرت سعد فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے پیچھے کچھ تلاوت کرے اس کے منہ میں پتھر ہوں۔

﴿۱۲۸۸﴾ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی تو دوسرے صحابی نے انھیں روکا۔ انھوں نے حضور سے شکایت کی۔ فرمایا وہ ٹھیک

Marfat.com

کہتے ہیں امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔

﴿۱۲۸۹﴾ ایک بار حضور انور ﷺ نے نماز پڑھائی تو بعض صحابہ نے حضور کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی۔ بعد سلام فرمایا کہ تم مجھ سے قرآن میں کیوں جھگڑتے ہو۔

﴿۱۲۹۰﴾ امام شعبی فرماتے ہیں کہ میں بدر والے ستر صحابہ سے ملا ہوں وہ سب مقتدی کو قرأت سے منع کرتے تھے۔

﴿۱۲۹۱﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے اس کا منہ آگ سے بھر جائے

﴿۱۲۹۲﴾ حضرت عبداللہ ابن مسعود اور جناب علقمہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے اس کے منہ میں خاک۔

﴿۱۲۹۳﴾ حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی۔

﴿۱۲۹۴﴾ جس شخص کی اگلی رکعات جماعت سے رہ گئی ہوں تو جب یہ اپنی رکعتیں پوری کرے تو قرأت کرے کیونکہ اب وہ مقتدی نہیں ہے۔

﴿۱۲۹۵﴾ مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی نے نماز پڑھی تو جب یہ اپنی دو رکعتیں پوری کرے تو انھیں بغیر تلاوت ادا کرے۔

﴿۱۲۹۶﴾ تیمم میں نیت شرط ہے وضو میں شرط نہیں۔

﴿۱۲۹۷﴾ مسلمان اگر جنگل میں بھی نماز پڑھے تو اذان کہہ لے تاکہ اس

Marfat.com

جنگل کے گھاس تنکے کنکر اس کے ایمان کے گواہ بن جائیں۔

﴿۱۲۹۸﴾ چند صورتوں میں نماز توڑ دینا چاہیے۔ ایک' ماں کے بلانے پر نفل نماز توڑ دے جبکہ اسے خبر نہ ہو کہ میرا بیٹا نماز پڑھ رہا ہے۔ دو' اگر کوئی شخص بے خبری میں چھت سے یا کنویں سے گرا جا رہا ہو تو نماز توڑ دے اور اسے بچائے۔ تین' اگر نمازی کا گھوڑا بھاگا جاتا ہے یا ریل گاڑی چھوٹی جا رہی ہو یہ نیچے نماز پڑھ رہا ہے مگر ان صورتوں میں نماز ٹوٹ جائے گی دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

﴿۱۲۹۹﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنی صفیں برابر کرو کیونکہ صفوں کی برابری بھی نماز کا قیام ہے۔ (اور نماز کی درستی ہے)

﴿۱۳۰۰﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ لوگ ایک دوسرے کی امامت سے انکار کریں گے اور ان کو امامت کرنے والا نہیں ملے گا۔

﴿۱۳۰۱﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین جو شخص امام سے پہلے اٹھتا بیٹھتا ہو اس کی پیشانی (کے بال) شیطان کے ہات میں ہیں۔

﴿۱۳۰۲﴾ مسواک میں دس خصلتیں ہیں۔ ایک' منہ کو پاک کرتی ہے۔ دو' رب کو خوش کرتی ہے۔ تین' شیطان کو تکلیف دیتی ہے۔ چار' کراما کاتبین کو دوست بناتی ہے۔ پانچ' دانتوں کو مضبوط کرتی ہے۔ چھ' بلغم کو دور کرتی ہے۔ سات' سانس کو خوشبودار بناتی ہے۔ آٹھ' تلخی کو بجھاتی ہے۔ نو' نظر کو تیز کرتی

Marfat.com

ہے۔ دس' کینہ کو دفع کرتی ہے۔

﴿۱۳۰۳﴾ صحیح مسلم شریف میں وارد ہے کہ اگر لوگوں کو مسجد کے اندر پہلی صف میں بیٹھنے کا ثواب معلوم ہو جائے کہ کس قدر ہے تو اس کے لیے قرعہ ڈالا کریں۔

﴿۱۳۰۴﴾ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی کھلی زمین پر ہوتا ہے اور وہاں نماز پڑھتا ہے تو اسکے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جب وہ اذان و تکبیر بھی کہہ لیتا ہے تو اسکے ساتھ اتنے فرشتے نماز پڑھتے ہیں کہ انکی صف کے کنارے نظر نہیں آسکتے۔ اسکے رکوع پر رکوع اور سجدے پر سجدے کرتے ہیں اور اس کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔

﴿۱۳۰۵﴾ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی صبح کی نماز ادا کرے اور اسی جگہ پر آفتاب نکلنے تک بیٹھا رہے اور جب تک آفتاب سوا نیزے پر آجائے تو اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھے۔ حق تعالیٰ اس نماز کی ہر رکعت کے بدلے میں اس کو جنت میں ہزار حویلیاں عطا کرے گا ہر ایک حویلی میں ہزار ہزار حوریں ہونگی اور ہزار ہزار خادم ہوں گے اور جناب کبریا میں رجوع کرنے والے ہوں گے۔ اور وہ شخص مخلوق کا محتاج ہرگز نہ ہوگا۔

﴿۱۳۰۶﴾ اذان میں دو فرض ہیں اول حی علی الصلاۃ دوسرا حی علی الفلاح ۔ اور دس سنتیں ہیں۔ اول باوضو ہونا' دوم بلندی پر کھڑے ہونا' سوم مسجد میں

Marfat.com

دائیں جانب کھڑا ہونا' چہارم دائیں بائیں گردن پھرانا۔ پانچویں انگلیاں کانوں میں ڈالنا۔ چھٹے منہ قبلے کی طرف کرنا۔ ساتویں صحیح اذان کہنا۔ آٹھویں سب کلمات اذان کے جدا جدا کہنا۔ نویں انگلیاں کانوں میں ہلانا۔ دسویں باہر صحن میں کھڑے رہنا۔

﴿۱۳۰۷﴾ اذان میں تیرہ کلمات کفر ہیں: اول اللہ کو مد سے بولنا۔ دوسرے اکبر کو اکبار پڑھنا۔ تیسرے اشھد کو اشھاد پڑھنا۔ چوتھے اشھد کو اسھد سین سے پڑھنا۔ پانچویں بڑی حی کو ہائے ہوز سے پڑھنا۔ چھٹے چھوٹی ھے کو بڑی حی پڑھنا۔ ساتویں لا الہ الا اللہ کو تشھد کے بغیر بولنا۔ آٹھویں شھادتین کو بے الف بولنا۔ نویں محمد کو محامد بولنا۔ دسویں اَن کو لنا پڑھنا۔ گیارھویں فلاح کو مد سے نہ پڑھنا ۔ بارھویں الصلاۃ کو مد سے بولنا۔ تیرھویں حیَّ کو بے تشدید بولنا۔

﴿۱۳۰۸﴾ رسول اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھیں۔

﴿۱۳۰۹﴾ شیطان اذان سے ایسے بھاگتا ہے جیسے چور کو توال سے۔ بعضوں نے کہا اذان میں چونکہ نماز کے لیے بلاوا ہوتا ہے اور نماز میں سجدہ ہے اسکو اپنا قصہ یاد آتا ہے جو کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے سے وہ راندہ بارگاہ ہوا۔ اس لیے اذان سننا نہیں چاہتا۔ بعضوں نے کہا اس لیے کہ اذان کی گواہی آخرت میں نہ دینی پڑے۔

﴿۱۳۱۰﴾ جب امام کے ساتھ ایک ہی آدمی ہو تو وہ امام کی دائیں جانب کھڑا

Marfat.com

ہو' جوان ہو یا نابالغ' اب اگر دوسرا کوئی شخص آجائے تو وہ امام کے بائیں طرف تکبیر تحریمہ کہے پھر امام آگے بڑھ جائے یا دونوں مقتدی پیچھے ہٹ جائیں۔

﴿۱۳۱۱﴾ اگر تھوک میں خون نکلا اور تھوک غالب ہے تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر خون غالب ہے تو وضو ٹوٹ گیا۔

﴿۱۳۱۲﴾ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک جنبی اور حیض و نفاس والی عورت کو نہ قرآن مجید کی تلاوت جائز نہ چھونا جائز نہ لکھنا جائز۔ دیگر اذکار کے پڑھنے اور لکھنے کی اجازت ہے۔

﴿۱۳۱۳﴾ مسواک زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی اور چھوٹی انگلی کے برابر موٹی ہو۔ حدیث میں ہے کہ ایک بالشت سے زیادہ لمبی مسواک پر شیطان بیٹھتا ہے۔ پیلو' زیتون وغیرہ کی ہو کسی خوشبودار یا پھل دار درخت کی نہ ہو۔ استعمال سے پہلے مسواک دھولیں اور فارغ ہونے پر بھی دھولیں اور کسی محفوظ جگہ کھڑی کر رکھیں۔ ریشہ اوپر کی جانب رہے۔

﴿۱۳۱۴﴾ معراج سے پہلے بھی حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرام نماز پڑھتے تھے۔ حدیث حرا کے بعض طریق میں یہ ہے کہ نزول اقراء کے بعد جبریل امین نے پاؤں زمین پر مارا جس سے چشمہ جاری ہو گیا اور اسی سے وضو کیا۔ حضور اقدس ﷺ دیکھتے رہے۔ پھر جبریل علیہ السلام نے فرمایا آپ بھی وضو کر لیں۔ حضور نے وضو فرمایا۔ پھر جبریل امین نے دو رکعت کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ان کے ساتھ حضور نے بھی پڑھی پھر دولت کدے پر تشریف لائے اور ام

Marfat.com

المومنین خدیجۃ الکبریٰ کو حکم دیا۔ انھوں نے وضو کیا اور حضور کے ساتھ نماز پڑھی۔ امتیوں میں نماز پڑھنے کا شرف سب سے پہلے خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو ہی حاصل ہوا۔ اور ان کے بعد حضرت مولا علی شیر خدا کو۔ حضور اقدس ﷺ نے دوشنبہ کو اول روز میں نماز پڑھی۔ اور حضرت خدیجہ نے اسی روز آخری حصہ میں اور حضرت شیر خدا نے سہ شنبہ کو۔

﴿۱۳۱۵﴾ قبل معراج صرف تہجد فرض تھا وہ بھی بعد میں امت کے لیے منسوخ ہو گیا۔

﴿۱۳۱۶﴾ ابتداء میں نماز دو دو رکعت تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور اطمینان ہو گیا تو مغرب کے علاوہ اور نمازوں میں دو رکعت کا اضافہ فرمایا۔ مغرب میں اس لیے اضافہ نہیں فرمایا کہ یہ دن کی نماز کا وتر ہے۔

﴿۱۳۱۷﴾ شروع شروع میں حضور اقدس ﷺ کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر مکہ ہی میں بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم ہو گیا مکہ میں تین سال تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے

﴿۱۳۱۸﴾ ہجرت کے سولہ ماہ تین دن بعد پندرہ رجب دوشنبہ مبارکہ کو قبلہ تبدیل کیا گیا۔

﴿۱۳۱۹﴾ پوری حیات طیبہ میں حضور اقدس ﷺ کا پانچ بار نماز میں سہو واقع ہوا۔ اول نماز ظہر یا بروایت بعض عصر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھیں' دوم نماز ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا' سوم قعدہ اولیٰ ترک ہو گیا' چہارم

Marfat.com

اثنائے قرأت آیت چھوٹ گئی' پانچویں ایک بار مغرب میں دو ہی رکعت پر سلام پھیر دیا تھا۔

﴿۱۳۲۰﴾ ذریت شیطان کی مختلف جماعتیں ہیں ان کے نام اور کام الگ الگ ہیں چنانچہ وضو میں جھکانے والی جماعت کا نام ولہان ہے اور نماز میں ورغلانے والی جماعت کا نام خنزب ہے۔

﴿۱۳۲۱﴾ جو کوئی بعد نماز دایاں ہات سر پر رکھ کر ۲۱ بار یاقوی پڑھ کر دم کر لیا کرے انشاء اللہ اس کا حافظہ قوی ہو گا۔

﴿۱۳۲۲﴾ رکوع مستقل عبادت نہیں' صرف نماز ہی میں عبادت ہے۔ اور سجدہ نماز کے علاوہ بھی عبادت ہے جیسے سجدہ شکر' سجدہ تلاوت' سجدہ توبہ و استغفار وغیرہ۔

﴿۱۳۲۳﴾ کعبہ کو منہ یا پیٹھ کر کے استنجا کرنا حرام ہے۔

﴿۱۳۲۴﴾ اسلام میں غسل چار طرح کے ہیں۔ فرض' سنت' مستحب اور مباح۔ فرض غسل تین ہیں' جنابت سے' حیض سے' نفاس سے۔ غسل سنت پانچ ہیں: جمعہ کا غسل' عیدین کا غسل' احرام کے وقت کا غسل' عرفہ کے دن کا غسل۔ غسل مستحب بہت ہیں: مسلمان ہوتے وقت' مردے کو نہلا کر' قربانی کے دن' طواف زیارت کے لیے' مدینہ منورہ حاضری کے وقت وغیرہ وغیرہ۔ غسل مباح جو ٹھنڈک وغیرہ کے لیے کیا جائے۔ غسل میں تین فرض ہیں کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا اور تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔

Marfat.com

﴿۱۳۲۵﴾ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جنت میں پہلے انبیاء جائیں گے پھر بیت اللہ کے مؤذن یعنی حضرت بلال پھر بیت المقدس کے مؤذن پھر سارے مؤذن۔

﴿۱۳۲۶﴾ سیدنا علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اگر رب مجھے جنت اور مسجد میں جانے کا اختیار دے تو میں جنت کی بجائے مسجد کو اختیار کروں۔

﴿۱۳۲۷﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بالغہ عورت کا سر ستر ہے جس کا ڈھکنا نماز میں فرض ہے لہذا ایسے باریک دوپٹے میں جس سے سر نظر آئے نماز نہیں ہوگی۔

﴿۱۳۲۸﴾ حدیث میں ہے کہ عمامہ کی نماز بغیر عمامہ کی نماز سے ستر درجہ افضل ہے۔

﴿۱۳۲۹﴾ فقہاء فرماتے ہیں کہ چٹائی اور جو چیز زمین میں سے اگی ہو اس پر نماز افضل ہے کیونکہ اس میں اظہار عجز ہے۔

﴿۱۳۳۰﴾ امام کا سترہ (آڑ) جماعت کا سترہ ہوتا ہے اس کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ جانور اور انسان کا سترہ بھی ہو سکتا ہے۔

﴿۱۳۳۱﴾ نماز میں کوئی واجب رکن چھوٹ جائے تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر جان بوجھ کر چھوڑا ہے تو نماز لوٹانی واجب ہے۔

﴿۱۳۳۲﴾ نماز کے ارکان کو اطمینان سے ادا کرنا کہ ہر رکن میں تین تسبیح کے بقدر ٹھہرنا تعدیل ارکان کہلاتا ہے۔ یہ امام شافعی اور امام ابو یوسف کے نزدیک فرض ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک تعدیل واجب ہے کہ جس کے

Marfat.com

رہ جانے سے نماز ناقص واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ لیکن فرض ادا ہو جاتا ہے۔

﴿۱۳۳۳﴾ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں تلاوت قرآن فرض ہے باقی میں نفل۔

﴿۱۳۳۴﴾ نماز میں قبلہ رو ہونا شرط ہے اور تکبیر تحریمہ رکن۔ اگر کوئی تکبیر پہلے کہہ دے اور قبلہ کو رخ بعد میں کرے تو نماز نہیں ہو گی۔

﴿۱۳۳۵﴾ اگر جمعہ کی جماعت جاری ہو امام آخر التحیات میں ہو تو جماعت کے لیے بھاگنا فرض ہے ورنہ بلا ضرورت دوڑتے ہوئے نماز کے لیے آنے کی ممانعت ہے۔

﴿۱۳۳۶﴾ تہجد کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے بشرطیکہ اس جماعت کا اہتمام نہ کیا جائے۔ اتفاقاً دو چار نمازی جمع ہو جائیں اور جماعت کر لیں تو کوئی قباحت نہیں۔

﴿۱۳۳۷﴾ مال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے کیونکہ مال کا چور اگر سزا پاتا ہے تو کچھ نفع بھی اٹھا لیتا ہے مگر نماز کا چور سزا پوری پائے گا نفع کچھ حاصل نہ ہو گا۔ نیز مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے' نماز کا چور اللہ کا حق۔ مال کا چور یہاں سزا پا کر آخرت سے بچ جاتا ہے مگر نماز کے چور کو یہ سہولت نہیں ہے۔ بعض صورتوں میں مال کے چور کو مال کا مالک معاف کر سکتا ہے لیکن نماز کے چور کی معافی کی کوئی صورت نہیں۔ یہاں نماز کی چوری کا مطلب ہے ناقص نماز پڑھنا۔

﴿۱۳۳۸﴾ نماز میں کپڑے سمیٹنا روکنا سب ممنوع ہے۔ لہذا آستین یا

Marfat.com

پائینچے چڑھا کر یا پائجامہ پر لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھنا منع ہے۔ایسے ہی دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا منع ہے کہ ان سب میں کپڑے کا روکنا ہے۔ہاں اگر پائجامہ کے نیچے لنگوٹ بندھا ہو تو منع نہیں۔

﴿۱۳۳۹﴾ سنت یہ ہے کہ سجدے میں جاتے وقت زمین سے قریب والا عضو زمین پر پہلے رکھے کہ پہلے گھٹنے پھر ہات پھر ناک پھر پیشانی رکھے اور سجدے سے اٹھتے وقت اس کے برعکس کرے کہ پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہات پھر گھٹنے۔

﴿۱۳۴۰﴾ مسجد میں اپنے لیے کوئی جگہ خاص کر لینا کہ اور جگہ نماز میں دل ہی نہ لگے مکروہ ہے۔ہاں شرعی ضرورت کے لیے جگہ مقرر کرنا جائز ہے جیسے امام کے لیے محراب مقرر ہے اور بعض مسجدوں میں مکبروں کے لیے امام کے پیچھے کی جگہ۔

﴿۱۳۴۱﴾ اگر نماز میں ہاہ منہ سے نکل جائے تو نماز جاتی رہے گی کہ اس میں تین حرف ادا ہو گئے اگر فقط ہا نکلا تو نماز مکروہ ہو گی۔

﴿۱۳۴۲﴾ مستحب یہ ہے کہ قیام میں سجدہ گاہ پر نظر رکھے۔رکوع میں پاؤں کی پشت پر' سجدے میں ناک کے بانسے پر' اور التحیات میں گود پر۔ہر نماز کا یہی حکم ہے۔ہاں حرم شریف میں نمازی قیام میں کعبۃ اللہ کو دیکھے۔

﴿۱۳۴۳﴾ اگر نمازی بحالت نماز سانپ یا بچھو دیکھے تو اسے مار سکتا ہے۔ اگر عمل قلیل سے مار دیا تو نماز نہ ٹوٹے گی اور اگر اس کے لیے کعبہ سے سینہ پھر گیا

Marfat.com

یا متواتر تین قدم چلنا پڑا یا تین چوٹیں مارنی پڑیں تو نماز ٹوٹ جائے گی دوبارہ پڑھنی پڑے گی البتہ وہ شخص نماز توڑنے کا گنہگار نہ ہو گا۔

﴿۱۳۴۴﴾ تین وقت وہ ہیں جن میں فرض نفل ہر نماز منع ہے۔ طلوع آفتاب' نصف النہار اور غروب آفتاب۔ پانچ وقت وہ ہیں جن میں صرف فرض کی اجازت ہے نفل منع ہیں: صبح صادق سے طلوع آفتاب تک' نماز عصر کے بعد سے آفتاب ڈوبنے تک پھر آفتاب ڈوبنے کے بعد سے مغرب کے فرض پڑھنے تک' جمعہ کے خطبے کے وقت' عید کے دن عید کی نماز سے پہلے۔

﴿۱۳۴۵﴾ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرا کھانا نماز بن جائے یہ اچھا مگر میری نماز میرا کھانا بن جائے یہ برا۔

﴿۱۳۴۶﴾ تکبیر نماز کے بعد جماعت سے متصل ہو کر دوسری نماز پڑھنی حرام ہے۔ لہذا فجر کی سنتیں اس حالت میں جماعت سے دور ہٹ کر پڑھ سکتا ہے جبکہ جماعت ملنے کی امید ہو کیونکہ یہ سنتیں بہت اہم ہیں۔ حتیٰ کہ علماء نے فرمایا کہ بڑا مفتی جسے فتووں کا بہت کام رہتا ہو وہ تمام سنتیں چھوڑ سکتا ہے سوائے فجر کی سنتوں کے۔

﴿۱۳۴۷﴾ تہجد سے پہلے سو لینا ضروری ہے اگر کوئی بالکل نہ سویا تو اسکے نوافل تہجد نہیں مانے جائیں گے۔ جن بزرگوں کے متعلق یہ مشہور ہے کہ انھوں نے تیس سال یا چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے جیسے سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ' وہ حضرات اس قدر اونگھ لیتے تھے جس سے تہجد

Marfat.com

درست ہو جائے اور وضو بھی نہ جائے۔ لہٰذا ان بزرگوں پر یہ اعتراض نہیں کہ انھوں نے تہجد کیوں نہ پڑھی۔ حضرت ابوالدرداء' حضرت ابو ذر غفاری وغیرھم صحابہ جوشب بیدار تھے ان کا بھی یہی عمل تھا۔

﴿۱۳۴۸﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی میں تین گرہیں لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہ ڈالتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو تارہ۔ پھر اگر بندہ بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور وہ خوش دل پاک نفس صبح کرتا ہے ورنہ پلید طبیعت اور سست صبح پاتا ہے۔

﴿۱۳۴۹﴾ کسی نے حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا پوچھا کیا گزری۔ فرمایا عبادات ضائع ہو گئیں' اشارات فنا ہو گئے' تہجد کی رکعتیں کام آئیں۔

﴿۱۳۵۰﴾ وتر میں علماء کے پانچ اختلاف ہیں ایک یہ کہ وتر سنت ہیں یا واجب' ہمارے یہاں واجب ہیں۔ دوسرے یہ کہ وتر ایک رکعت ہے یا تین۔ ہمارے یہاں تین رکعت ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر تین رکعت ہے تو ایک سلام سے یا الگ سلام سے' ہمارے یہاں ایک سلام سے ہے۔ چوتھے یہ کہ وتر میں دعائے قنوت رکوع کے بعد ہے یا رکوع سے پہلے' ہمارے یہاں رکوع سے پہلے ہے۔ پانچویں یہ کہ وتر میں دعائے قنوت ہمیشہ پڑھی جائے یا صرف رمضان کے آخری

Marfat.com

پندرہ روز، ہمارے یہاں ہمیشہ پڑھی جائے گی۔

﴿۱۳۵۱﴾ قنوت نازلہ کی وجہ ان ستر قاریوں کی شہادت تھی جو نہایت بے دردی سے قتل کیے گئے تھے۔ یہ حضرات فقراء صحابہ تھے جو دن کو لکڑیاں جمع کر کے فروخت کرتے اور ان سے اصحاب صفہ کے لیے کھانا تیار کرتے۔ رات عبادت میں گزارتے۔ انھیں حضور ﷺ نے نجدیوں میں تبلیغ کے لیے بھیجا۔ جب یہ بیر معونہ پر پہنچے جو مکہ معظمہ اور عسفان کے درمیان ہے جہاں بنی ہذیل رہتے تھے تو عامر بن طفیل نے قبیلہ بن سلیم 'عصیہ' رعل' ذکوان' قعرہ کے ساتھ ان کو گھیر لیا اور سب کو شہید کر دیا۔ صرف حضرت کعب بنؓ زید انصاری بچے جنھیں وہ مردہ سمجھ کر سخت زخمی حالت میں چھوڑ گئے تھے۔ پھر یہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ یہ واقعہ قتل سن چار ہجری میں ہوا تھا۔ انھیں شہداء میں عامر ابن فہیرہ بھی تھے جنھیں فرشتوں نے دفن کیا۔ کسی کو ان کی نعش نہ ملی۔ اس واقعہ پر حضور ﷺ کو سخت صدمہ ہوا جس پر آپ نے ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی۔ اسی موقع پر ایک واقعہ یہ بھی ہوا کہ قبیلہ عضل اور قعرہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں ہماری تعلیم کے لیے کچھ علماء دیجیے۔ تو آپ نے چھ صحابہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا جن کا امیر حضرت عاصم ابن ثابت کو بنایا۔ ان کفار نے مقام رجیع میں پہنچ کر حضرت عاصم کو قتل کر دیا اور حضرت خبیب اور زید ابن سدانہ کو قید کر کے مکہ معظمہ میں فروخت کر دیا۔ پہلے واقعہ کا نام واقعہ بیر معونہ ہے اور دوسرے کا نام واقعہ رجیع ہے۔ یہ دونوں

Marfat.com

واقعات ایک ہی ماہ میں واقع ہوئے یعنی ماہ صفر ہجرت سے ۳۶ ماہ بعد۔ ان دونوں واقعات کی بناء پر قنوت نازلہ پڑھی گئی۔

﴿۱۳۵۲﴾ بزرگان دین فرماتے ہیں دوزانو بیٹھ کر جمعہ کا خطبہ سننا بہتر ہے۔ پہلے خطبہ میں ہات باندھے دوسرے میں زانوؤں پر ہات رکھے تو انشاء اللہ دو رکعت کا ثواب ملے گا کیونکہ جمعہ کا فرض خطبہ ظہر کی دو رکعتوں کا قائم مقام ہے۔

﴿۱۳۵۳﴾ ایک اندازے کے مطابق نبی کریم ﷺ نے تقریباً پانچ سو جمعے پڑھے ہیں اس لیے کہ جمعہ بعد ہجرت شروع ہوا جس کے دس سال آپ کی حیات ظاہری رہی اس عرصہ میں اتنے ہی جمعے ہوتے ہیں۔

﴿۱۳۵۴﴾ حضور اقدس ﷺ نے عید الفطر کبھی نہیں چھوڑی۔ بقر عید حج میں چھوڑی کیونکہ حاجی پر نماز بقر عید نہیں ہے۔

﴿۱۳۵۵﴾ عید گاہ کے منبر کا موجد مروان ابن حکم ہے۔

﴿۱۳۵۶﴾ اذان و تکبیر سوائے نماز پنجگانہ اور جمعہ کے کسی نماز کے لیے نہیں ہے۔

﴿۱۳۵۷﴾ استسقاء یعنی رب سے پانی طلب کرنا سنت ہے۔ حضور نے کبھی تو فقط دعا فرمائی اور کبھی اس کے لیے نماز استسقاء بھی پڑھی۔ اب بھی ہر طرح جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب بارش کی دعا کرنی ہو تو اولاً توبہ کریں پھر صدقہ خیرات دیں اگر روزہ بھی رکھیں تو بہتر ہے۔ پھر معمولی لباس پہن کر عاجزی کرتے ہوئے ننگے سر ننگے پاؤں عید گاہ یا کسی میدان میں جمع ہوں۔ جانور اور کمزور

Marfat.com

بچے بھی ساتھ لے جائیں۔ کفار و مشرکین کو ہر گز ساتھ نہ لیں۔ پھر وہاں نماز استسقاء ادا کریں اور دعا کریں۔ تین روز تک یہ عمل کریں۔ بارش کے لیے یہ دعا بہت ہی نافع ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا غَیْثاً مُّغِیْثاً ھَنِیْئاً مَّرِیْئاً مَرِیْعاً غَدَقاً مُّجَلِّلاً سَحًّا صَمعاً۔ اگر یہ الفاظ بھی کہہ لیے جائیں تو بہتر ہیں: نَافِعاً غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلاً غَیْرَ آجِلٍ۔

﴿۱۳۵۸﴾ علماء فرماتے ہیں کہ جو مستحب کو ہلکا جانے گا وہ سنت سے محروم کر دیا جائے گا اور جو سنت کو ہلکا جانے یا اس میں سستی کرے وہ فرائض سے محروم ہو جائے گا۔ اور جو فرائض سے محروم ہے وہ معرفت سے دور ہو گا اور جب معرفت دل سے نکلی تب اہل معرفت سے محبت چھوٹی اور اس کے چھوٹنے سے بد عقیدگی پیدا ہو گی۔

﴿۱۳۵۹﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے چار بندوں کے لیے چار عیدیں مقرر فرمائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عید بت شکنی کا دن کہ کفار اپنی عید منانے گئے تھے آپ نے یہاں اپنی عید منائی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عید جادوگروں سے مقابلہ کا دن تھا۔ فرعونیوں نے اپنی عید منانی چاہی مگر عید منائی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور مومن مسافروں نے۔ تیسری عید حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جب ان کی دعا پر آسمان سے دستر خوان نازل ہوا۔ چوتھی عید حضرت محمد مصطفی ﷺ کی امت کی عید۔ یہ تین عیدیں ہیں۔ دو عیدیں سال بھر کی یعنی عید الفطر اور عید الاضحی ایک عید ہر ہفتہ کی یعنی جمعہ۔ مومن جنت میں بھی یہ

Marfat.com

ہفتہ والی عید منایا کریں گے کہ ہفتہ میں ایک بار رب کا دیدار ہوا کرے گا۔

﴿۱۳۶۰﴾ مسلمان کا ایک سجدہ فرشتوں کی بہت سی عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ فرشتوں کے لیے کوئی روکاوٹ نہیں اور مومنوں کے لیے بہت سی روکاوٹیں ہیں۔

﴿۱۳۶۱﴾ عبادات میں بدنی عبادت سب سے افضل اور بدنی عبادت میں نماز اور نماز میں سجدہ سب سے اعلیٰ ہے۔ قیامت کے دن کوئی عبادت نہ ہوگی مگر رب کے جمال کا مشاہدہ کر کے مسلمان اسے سجدہ کریں گے۔ بقیہ عبادات ہر وقت ہر جگہ ہو سکتی ہیں مگر نماز اور سجدہ کے لیے وقت اور جگہ مقرر ہے اسی کے لیے سمت بھی۔

﴿۱۳۶۲﴾ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام تک زمین والوں کا قبلہ کعبۃ اللہ رہا مگر موسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک بیت المقدس قبلہ بنا۔ مگر یہودیوں نے اس کا غربی حصہ اور عیسائیوں نے شرقی حصہ اختیار کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عطائے نبوت کے بعد اور معراج سے پہلے جو سجدے سجود کیے وہ بیت اللہ ہی کی طرف۔ شب معراج میں جب بیت المقدس میں تمام انبیاء کی امامت فرمائی تو یہ نماز بیت المقدس کی طرف ہوئی۔ معراج کے بعد جب تک مکہ معظمہ میں قیام رہا بیت المقدس کی طرف اس طرح رخ اقدس کرتے کہ کعبہ بھی سامنے آجاتا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر اس طرح دو قبلوں کا اجتماع نا ممکن تھا لہذا بیت المقدس کی طرف نماز ہوتی رہی۔ مگر سرکار ﷺ کو یہی لگن

Marfat.com

تھی کہ ہمارا قبلہ کعبہ ہو چنانچہ ہجرت سے ایک سال ساڑھے پانچ ماہ بعد پندرہ رجب پیر کے دن مسجد بنی سلمہ میں مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔ ظہر کے فرض کی دو رکعتیں بیت المقدس کی طرف ہو چکی تھیں کہ عین نماز کی حالت میں حضرت جبریل علیہ السلام نے اللہ کا حکم سنایا اور سرکار ﷺ نے صحابہ سمیت کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ یہ نماز نماز قبلتین ہوئی اور مسجد بنی سلمہ جامع قبلتین کہلائی۔ یہ مسجد اب تک موجود ہے اور اس کا یہی نام ہے۔ فقیر برکاتی نے اصل مسجد کی زیارت کی ہے اور وہاں نوافل بھی پڑھے ہیں اس میں شمالاً و جنوباً دو محرابیں بھی ہیں۔ ہمارے آقا و مولا ﷺ کا لقب مبارک نبی القبلتین ہے۔

﴿۱۳۶۳﴾ جب جنگل میں قبلہ کا پتہ نہ چلے تو جدھر دل گواہی دے ادھر ہی نماز پڑھ لے وہ ہی نمازی کا قبلہ ہے اگر نماز میں اپنی غلطی معلوم ہو تو گزشتہ درست ہے اور اب اس وقت سے رخ بدل لے۔

﴿۱۳۶۴﴾ لیٹ کر نماز پڑھنے والا کعبہ شریف کی طرف پاؤں کرے اور تکیہ پر سر رکھے تاکہ اس کا منہ کعبہ کی طرف ہو جائے کیونکہ لیٹ کر نماز پڑھتے وقت' میت کو غسل دیتے وقت اور میت کو مشرقی قبرستان کی طرف لے جاتے وقت کعبہ کو پاؤں کر دینا جائز ہے۔

﴿۱۳۶۵﴾ چار صورتوں میں غیر قبلہ کی طرف نماز ہو جاتی ہے: ایک' نمازی جنگل یا اندھیرے میں ہو اور سمت قبلہ کا پتہ نہ لگے اس صورت میں جدھر دل گواہی دے ادھر ہی پڑھ لے۔ دو' مسافر سواری پر نفل پڑھے تو نیت کے

Marfat.com

وقت کعبہ کو رخ کرے پھر جدھر بھی رخ ہو جائے نماز پڑھتا رہے۔ تین' سخت جنگ کی حالت میں جب کعبہ کی طرف نماز پڑھنے کا موقع نہ ملے۔ چار' لشکر کے بھاگنے کے وقت کہ جب خدا نخواستہ اسلامی لشکر شکست کھا کر بھاگ رہا ہو اور نماز کا وقت آ جائے۔

﴿۱۳۶۶﴾ بخاری شریف میں ہے بندہ نوافل سے رب کا پیارا بن جاتا ہے جس سے کہ رب اس کا کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتا ہے' اس کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے کہ وہ دیکھتا ہے اسکے ہات ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتا ہے۔

﴿۱۳۶۷﴾ شریعت میں بہ نیت عبادت مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے اعتکاف بہت پرانی عبادت ہے گزشتہ پیغمبروں کے دین میں بھی جاری تھی۔

﴿۱۳۶۸﴾ معتکف ایسے بھکاری کی طرح ہے جو غنی کے دروازے پر اڑ کر بیٹھ جائے اور کہے کہ مین تو لے کر ہی ٹلوں گا۔

﴿۱۳۶۹﴾ جس شخص کے ہات اور پاؤں نہ ہوں اس پر وضو کے فقط دو ہی فرض ہیں منہ دھونا اور سر کا مسح کرنا۔

﴿۱۳۷۰﴾ خودکشی کرنے والے پر نماز جنازہ پڑھی جائے ہاں اپنے ماں باپ کے قاتل پر نماز جنازہ نہ پڑھو ویسے ہی دفن کر دو۔

﴿۱۳۷۱﴾ مرد اپنے بیوی بچوں کے مقیم ہونے سے مقیم مانا جائے گا۔ لہذا جہاں کسی کی بیوی مقیم ہو کر موجود ہو وہاں پہنچ کر یہ شخص مقیم ہو گا نہ کہ مسافر۔

Marfat.com

نماز پوری پڑھیگا نہ کہ قصر۔

﴿۱۳۷۲﴾ ایک بار حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے گھر صحابہ کرام کی دعوت تھی کھانے کے بعد شراب کا دور چلا اتنے میں مغرب کی نماز کا وقت آگیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام بنے۔ (روح المعاني) آپ نے نماز میں سورہ کافرون پڑھی مگر نشہ کی حالت میں ہر جگہ لا بھول گئے یعنی لا اعبد کی جگہ اعبد ما تعبدون پڑھ گئے تب قرآن کی وہ آیت اتری جس کا ترجمہ ہے کہ نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔ اس کے بعد شراب کا استعمال کم ہو گیا۔ لوگ یا تو عشاء کے بعد پیتے تھے یا فجر کے بعد کیونکہ ظہر سے عشاء تک لگاتار نمازوں کی وجہ سے انھیں شراب پینے کا موقع نہیں ملتا تھا۔ پھر عتبان ابن مالک نے کچھ لوگوں کی دعوت کی جسمیں سعد بن ابی وقاص بھی تھے۔ کھانے کے بعد شراب کا دور چلا۔ نشہ میں یہ لوگ آپس میں لڑ پڑے اور زخمی ہو گئے۔ یہ مقدمہ بارگاہ نبوی میں پیش ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کی کہ مولیٰ شراب کے متعلق پورا بیان نازل فرما۔ تب وحی الٰھی اتری اور شراب قطعاً حرام کر دی گئی۔

﴿۱۳۷۳﴾ حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کی شب میں اپنی بیوی سے جماع کرنے والے کو دو ثواب ملتے ہیں ایک اپنے غسل کا دوسرا بیوی کے غسل کا۔

﴿۱۳۷۴﴾ صلوۃ وسطیٰ یعنی بیچ کی نماز سے مراد عصر ہی ہے۔ اس کے چند دلائل یہ ہیں: ایک' خندق کے دن حضور ﷺ کی نماز عصر قضا ہو گئی تو فرمایا کہ ان کفار نے ہمکو نماز وسطیٰ سے روک دیا۔ دو' رب نے قرآن میں عصر کے

Marfat.com

وقت کی قسم یاد فرمائی ہے۔ تین' حدیث شریف میں ہے کہ جس کی نماز عصر رہ گئی تو گویا اس کا مال اور گھر برباد ہو گیا۔ چار' نماز عصر مین دن رات کے ملائکہ جمع ہوتے ہیں کہ دن کے جا نہیں پاتے اور رات کے آجاتے ہیں۔ پانچ' عصر ہی کی نماز حضرت سلیمان علیہ السلام سے رہ گئی تھی کہ آپ گھوڑوں میں مشغول ہو کر یہ نماز نہ پڑھ سکے تھے۔ چھ' عصر سے پہلے دن کی دو نمازیں ہیں ایک ناقابل قصر یعنی فجر دوسری قصری یعنی ظہر۔ اور اس کے بعد رات کی دو نمازیں ہیں ایک ناقابل قصر یعنی مغرب دوسری قصری یعنی عشاء تو گویا عصر کی نماز بالکل بیچ کی نماز ہے۔ سات' مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی عصر کے لیے ڈوبا ہوا سورج واپس کیا گیا۔ آٹھ' قبر میں نکیرین کے سوال کے وقت مردہ کو عصر کا وقت محسوس ہوتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ پہلے مجھے عصر پڑھ لینے دو پھر سوالات کرنا گویا اس نماز کی پابندی اس آخری امتحان میں مدد دے گی۔ نو' تمام نمازوں کے اوقات محسوس ہیں پر عصر کا وقت غیر محسوس لہذا اس کی پابندی ضروری۔ دیکھو پو پھٹنے سے فجر' سورج ڈھلنے سے ظہر' آفتاب ڈوبنے سے مغرب اور شفق غائب ہونے سے عشاء کا وقت آتا ہے۔ مگر عصر کے وقت کی کوئی نشانی نہیں ہے۔

﴿۱۳۷۵﴾ نماز کی بہت قسمیں ہیں: ایک' نماز پنجگانہ۔ دو' نماز جمعہ۔ تین' وتر۔ چار' عیدین۔ پانچ' نماز سنت۔ چھ' نماز منت۔ سات' نماز نفل۔ پھر نفل نماز کی بہت سی قسمیں ہیں ایک' تحیۃ المسجد۔ دو' تحیۃ الوضو۔ تین' نماز اشراق۔ چار' نماز چاشت۔ پانچ' نماز سفر۔ چھ' نماز واپسی۔ سات' نماز استخارہ۔

Marfat.com

آٹھ' صلوۃالتسبیح۔ نو' نماز حاجت۔ دس' نماز اوابین۔ گیارہ' صلوۃ الاسرار یعنی نماز غوثیہ۔ بارہ' نماز توبہ۔ تیرہ' نماز غائب۔ چودہ' نماز تراویح۔ پندرہ نماز قضاء عمری۔ سولہ' نماز کسوف و خسوف۔ سترہ' نماز استسقاء۔ اٹھارہ' نماز تہجد۔

﴿۱۳۷۶﴾ صوفیاء کرام فرماتے ہیں نمازیں پانچ ہیں: ایک سر کی نماز جس میں مشاہدہ غیب ہے۔ دو' نفس کی نماز جس سے نفس کی خواہشات بجھ جائیں۔ تین' نماز قلب جس میں انوارِ کشف ظاہر ہوں۔ چار' نماز روح جس میں وصال ہو۔ پانچ' نماز بدن جس میں حواس کی حفاظت ہو۔

﴿۱۳۷۷﴾ بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ جمعہ کا دن وہم پرست مسیحیوں کے ہاں منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اور شادی بیاہ سے اس دن خاص طور سے بچا جاتا ہے۔ 'نحوست' کی دلیل یہ دی جاتی ہے کہ 'ابن اللہ' کو سولی پر اسی دن چڑھایا گیا تھا۔ قرآن مجید نے جمعہ کے دن کا خاص طور پر ذکر کر کے مسیحیوں کا بھرپور رد فرمایا ہے۔

﴿۱۳۷۸﴾ شروع اسلام میں مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ نماز کے بعد ہوتا تھا۔

﴿۱۳۷۹﴾ حدیث شریف میں ہے کہ امام کے ساتھ تکبیر اولیٰ میں شریک ہونا ہزار حج اور عمرہ سے بہتر ہے اور اتنا ثواب ملتا ہے گویا احد پہاڑ کے برابر سونا مسکینوں کو خیرات کیا پھر ہر رکعت کے بدلے ایک برس کی عبادت کا اجر عنایت ہوتا ہے اور اس کے لیے خلاصی کے دو پروانے لکھے جاتے ہیں ایک آگ سے دوسرا انفاق سے نجات کا۔ ایسا آدمی جنت میں اپنا ٹھکانہ اپنی آنکھوں سے دیکھ کر

Marfat.com

دنیا سے اٹھے گا اور بلا حساب جنت میں جائے گا۔ (مجالس الانوار)

﴿۱۳۸۰﴾ حدیث مین ہے کہ طہارت پر ہمیشگی کرنا روزی میں کشادگی پیدا کرتا ہے گویا جو شخص ہمیشہ پاک و صاف اور باوضو رہنا اپنی عادت بنا لے اس کو رزق کی تنگی نہیں ہوتی۔

﴿۱۳۸۱﴾ اگلے زمانے میں شیطان مجسم نظر آیا کرتا تھا۔ ایک شخص نے اسے دیکھ کر کہا میں تجھ جیسا بننا چاہتا ہوں۔ شیطان بولا آج تک یہ فرمائش مجھ سے کسی نے نہیں کی تمھیں ایسی کیا ضرورت ہے۔ جواب دیا کہ میں اسے پسند کرتا ہوں شیطان نے کہا مجھ جیسا بننا چاہتے ہو تو نمازوں میں کاہلی کرتے رہو اور جھوٹی سچی قسم کی پرواہ نہ کیا کرو۔ اس شخص نے کہا کہ میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ کبھی نماز ترک نہیں کروں گا نہ قسم کھاؤں گا۔ ابلیس کہنے لگا تیرے سوا فریب دے کر مجھ سے کسی نے نصیحت حاصل نہیں کی۔ آج سے میں کسی آدمی کو نصیحت نہیں کروں گا۔

﴿۱۳۸۲﴾ مخدوم ملت شیخ مینا لکھنوی قدس سرہ نے فرمایا کہ صوفی کو ایک کروٹ سے دوسری کروٹ بدلنا بغیر وضو کے حرام ہے کہ اگر جان اسی وقت نکل جائے تو روح جسم سے بے وضو کے نکلے گی۔

﴿۱۳۸۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں دو موذیوں کو مار دیا کرو ایک سانپ کو دوسرے بچھو کو۔

﴿۱۳۸۳الف﴾ ایک شخص نماز عصر کے بعد اکثر دو رکعت نفل پڑھتا تھا

Marfat.com

اس نے اپنے اس عمل کے بارے میں حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا اللہ تعالیٰ مجھے اس نماز کی وجہ سے عذاب دے گا؟ حضرت نے فرمایا نہیں، نفل نماز پر تو اللہ تعالیٰ تجھے عذاب نہیں دے گا لیکن سنت رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ضرور تجھے عذاب دے گا۔ (مسند دارمی)

﴿۱۳۸۳ب﴾ رات کے وقت آٹھ رکعت سے زیادہ اور دن کے وقت میں چار رکعت سے زیادہ ایک سلام سے نفلی نماز پڑھنا ائمہ احناف کے نزدیک مکروہ ہے اور جس کی کراہیت پر فقہاء احناف نے یہ دلیل دی ہے کہ یہ اس لیے مکروہ ہے کہ نبی کریم اور صحابہ کرام سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

﴿۱۳۸۳ج﴾ ایک بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے کنارے جا رہے تھے کہ آپ کی نظر ایک سفید نورانی رنگ کے جانور پر پڑی۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ جانور دریا کی کیچڑ میں لوٹ پوٹ رہا ہے جس سے اس کا بدن میلا ہو جاتا ہے۔ پھر وہ جانور وہاں سے نکل کر دریا میں نہاتا ہے جس سے وہ پھر سے اجلا ہو جاتا ہے۔ یہی عمل اس جانور نے پانچ باز کیا۔ حضرت روح اللہ علیہ السلام کو جانور کی اس حرکت پر تعجب ہوا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو حیرت میں دیکھ کر عرض کیا اے اللہ کے نبی یہ جانور جو آپ کو دکھایا گیا ہے یہ امت محمدیہ کے نمازیوں کی مثال ہے اور یہ دریا انکی نمازوں کی مثال ہے۔ یہ کیچڑ میں لوٹنا ان کے گناہوں کی مثال ہے۔ جس طرح یہ جانور کیچڑ میں لوٹا اور نہا کر پاک و صاف ہو گیا اسی طرح امت محمدیہ کے گناہگار ان پانچ نمازوں کے سبب

Marfat.com

اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو جائیں گے (نزہتہ المجالس)

﴿۱۳۸۳ د﴾ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے چالیس دن تکبیر اولیٰ کے ساتھ با جماعت نماز پڑھے اس کے لیے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں ایک نار سے دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

﴿۱۳۸۳ ہ﴾ عیدین اور جمعہ کے لیے جماعت بھی شرط ہے۔ اسلامی بہنوں کو جماعت سے نماز ادا کرنا گناہ ہے۔ لہذا ان پر عید کی نماز نہیں ہے اور جمعہ کی جگہ وہ حسب معمول ظہر پڑھیں۔ وہ پانچوں وقت کی نماز تنہا اپنے گھر میں ہی پڑھیں بلکہ اندر کے کمرے میں پڑھیں تو زیادہ بہتر ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عورت کا دالان (یعنی بڑے کمرے) میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں پڑھنا دالان سے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

•••••••••••

Marfat.com

دسواں باب

روزہ ۔ ماہ رمضان

﴿۱۳۸۴﴾ سن دو ہجری میں مومنوں پر روزے فرض اور صدقہ فطر واجب ہوا۔

﴿۱۳۸۵﴾ مہینوں میں صرف رمضان کا نام قرآن میں لیا گیا ہے۔

﴿۱۳۸۶﴾ فقہاء کا قول ہے کہ اگر کسی نے نذر مانی کہ میں بعد رمضان اللہ کے لیے اس سال کے افضل الایام میں روزے رکھوں گا تو اس پر ذی الحجہ کے عشرہ اول کے روزے واجب ہوں گے۔ کیونکہ سارے سال میں یہ دس روزے سب سے بہتر ہیں۔

﴿۱۳۸۷﴾ حدیث میں ہے کہ جس نے ذی الحجہ کے عرفہ کا روزہ رکھ لیا اللہ تعالیٰ اسے سات برس کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اس کا نام قانتین میں لکھتا ہے۔

﴿۱۳۸۸﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا شب قدر میں چار جھنڈے نازل ہوتے ہیں ایک لواء الحمد دوسر الواء الرحمۃ' تیسر الواء المغفرۃ' چوتھا لواء الکرامۃ'۔ ہر جھنڈے کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں اور ہر جھنڈے پر کلمہ طیبہ

Marfat.com

مکتوب ہوتا ہے۔ لواء الحمد آسمان و زمین کے مابین' لواء المغفرۃ بالائے روضہ رسول اللہ ﷺ 'لواء الرحمۃ بالائے کعبہ معظمہ اور لواء الکرامۃ بالائے صخرہ بیت المقدس نصب کیا جاتا ہے۔ اور ہر جھنڈا مسلمانوں کے دروازے پر ستر بار سلام کرنے آتا ہے۔ (سنانیہ)

﴿۱۳۸۹﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص لیلۃ القدر میں اتنی دیر عبادت کے لیے کھڑا رہا جتنی دیر میں چرواہا بکری دوہ لے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بارہ ماہ کے روزے رکھنے والے سے بہتر ہے۔

﴿۱۳۹۰﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے اور اسکے چار منہ بنائے ہیں ایک منہ سے دوسرے منہ تک اسّی ہزار برس کی راہ ہے اس فرشتے کا ایک منہ سجدے میں ہے جو قیامت تک رہیگا اس منہ سے سجدے کی حالت میں ہی فرشتہ یوں کہتا ہے کہ الٰھی میں تیری تسبیح کرتا ہوں تیرا جمال نہایت عظیم الشان ہے۔ دوسرے منہ سے جہنم کی طرف دیکھکر کہتا ہے اس پر افسوس جو اس میں داخل ہوا' تیسرے منہ سے جنت کی طرف دیکھکر کہتا ہے کہ اس میں داخل ہونے والے کو مبارکباد' چوتھے منہ سے عرش الٰھی کی طرف دیکھ کر کہتا ہے کہ الٰھی رحم کر اور امت محمدیہ میں جو رمضان کے روزے دار ہیں انھیں عذاب نہ دے۔ (زہرۃ الریاض)

﴿۱۳۹۱﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو رمضان میں حکم دیتا ہے کہ امت محمدیہ کی نیکیاں لکھو اور بدیاں لکھنی چھوڑ دو۔

Marfat.com

﴿۱۳۹۲﴾ روزے تین طرح کے ہوتے ہیں عوام کا روزہ' خواص کا روزہ اور اخص الخواص کا روزہ۔ عوام کا روزہ یہ ہے کہ پیٹ اور شرم گاہ کو اس کی خواہشوں سے روکا جائے۔ خواص کا روزہ یہ ہے کہ تمام اعضاء گناہوں سے باز رہیں۔ اخص الخواص کا روزہ یہ ہے کہ دل تمام دینی و دنیوی افکار اور ماسوائے اللہ سے بالکل رکا رہے۔ یہ روزہ انبیاء اور صدیقین کا ہوتا ہے۔

﴿۱۳۹۳﴾ تیس روزے فرض ہونے میں بعض علماء کے قول کے مطابق یہ حکمت ہے کہ آدم علیہ السلام کے پیٹ میں گیہوں کے دانے تیس روز تک رہے تھے۔ پھر جب ان کی توبہ قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے تیس روزوں کا حکم دیا ان میں راتیں بھی شامل تھیں امت محمدیہ پر صرف دن کو روزہ فرض کیا گیا۔ (بہجۃ الانوار)

﴿۱۳۹۴﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کا تنا ہوا پیٹ تمام برتنوں سے زیادہ پسند ہے۔

﴿۱۳۹۵﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے مہینے میں علم دین کی مجلس میں حاضر ہو اس کے نامہ اعمال میں ہر قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور وہ عرش کے نیچے میرے ساتھ ہوگا۔

﴿۱۳۹۶﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ابن آدم کے کل عمل اس کے لیے ہیں مگر روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

Marfat.com

﴾۱۳۹۷﴿ حدیث میں ہے کہ جو عورت رمضان میں اپنے خاوند کی مرضی پر چلے گی اسے حضرت مریم اور آسیہ کا سا ثواب ملے گا۔

﴾۱۳۹۸﴿ جو شخص رمضان میں التزام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے خدا اسے قیامت کے دن ہر رکعت کے بدلے اپنی نعمتوں سے بھرا ہوا ایک شہر عطا کرے گا۔

﴾۱۳۹۹﴿ جس نے رمضان میں کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی قیامت کو اللہ تعالیٰ اس کی ہزار حاجتیں پوری کرے گا۔

﴾۱۴۰۰﴿ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ قبروں سے اٹھنے کے وقت تین فرقوں سے فرشتے مصافحہ کریں گے ایک شہید دوسرا رمضان میں عبادت کرنے والے تیسرا عرفہ کے دن روزہ رکھنے والے۔

﴾۱۴۰۱﴿ کہا گیا ہے کہ صوم میں تین حروف ہیں۔ صاد دلالت کرتا ہے نفس کی صیانت پر یعنی گناہوں سے حفاظت' واو نفس کی ولایت پر کہ اعضاء کو طاعت پر لگائے اور میم روزہ پر مداومت پر موت کے وقت تک۔

﴾۱۴۰۲﴿ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بھوکے پیٹ ہنسنا پیٹ بھرے رونے سے اچھا ہے۔

﴾۱۴۰۳﴿ حدیث شریف میں ہے رسول اللہ ﷺ اپنے سفر و اقامت میں ہر ماہ کی ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ تاریخوں کے روزے ترک نہ فرماتے اور فرماتے کہ یہ روزے میرے ہیں جو کوئی یہ روزے رکھے دس ہزار سال کی عبادت کا ثواب

Marfat.com

پائے گا۔ یہ روزے دلوں کو منور اور چہروں کو نورانی کرتے ہیں۔ایسا روزہ دار کل بروز حشر بہشتی اونٹوں پر سوار ہوگا اور اسکا چہرہ چودھویں کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔

﴿۱۴۰۴﴾ کسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا میں نفلی روزہ کس طرح رکھوں؟ فرمایا اگر حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہو تو ایک روز روزہ رکھو دوسرے روز کھول دو۔ اور اگر ان کے صاحب زادے حضرت سلیمان علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہو تو ہر ماہ کے پہلے تین روزے رکھو اور اگر خاتون جنت حضرت مریم کا روزہ رکھنا چاہتے ہو تو دو روز روزہ رکھو اور ایک روزہ کھول دو۔ اور اگر ان کے صاحب زادے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا روزہ رکھنا چاہو تو ہمیشہ روزہ دار رہو۔ اور اگر رسول خدا ﷺ کا روزہ رکھنا چاہو تو ہر ماہ کی ۱۳۔ ۱۴۔ اور ۱۵ کا روزہ رکھو اس لیے کہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص ایام بیض کا پہلا روزہ رکھتا ہے اس کے تہائی گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو دو روزے رکھتا ہے اس کے دو تہائی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جب وہ تیسرے روز کا روزہ رکھتا ہے تو وہ تمام گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسا اس روز شکم مادر سے پیدا ہوا تھا۔

﴿۱۴۰۵﴾ شیطان ملعون کا قول ہے کہ لوگوں کے اعمال میں سب سے زیادہ مبغوض میرے لیے دو چیزیں ہیں ایک ایام بیض کے روزے دوسرے نماز چاشت۔

﴿۱۴۰۶﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا اگر کسی کو جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا ہو تو ایک دن پہلے بھی روزہ رکھے یا اسکے بعد روزہ رکھے۔ (یعنی فقط ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے)

﴿۱۴۰۷﴾ حضور انور ﷺ نے عرفہ کا روزہ میدان عرفات میں رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

﴿۱۴۰۸﴾ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔

﴿۱۴۰۹﴾ ایک روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ رمضان میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اپنی عبادتیں چھوڑ کر روزہ داروں کی دعاؤں پر آمین کہو۔

﴿۱۴۱۰﴾ جس سال حضور اقدس ﷺ کا وصال ہوا تھا اس سال آپ نے بیس روز کا اعتکاف فرمایا تھا۔

﴿۱۴۱۱﴾ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک روزے میں دوپہر کے بعد مسواک کرنا ممنوع اور مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے بلکہ وضو کی سنت ہے۔

﴿۱۴۱۲﴾ روزہ نبوت کے پندرھویں سال یعنی دس شوال سن دو ہجری کو فرض ہوا۔ اول صرف ایک روزہ یعنی عاشورہ کے دن کا فرض ہوا تھا پھر یہ منسوخ ہو کر چاند کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخوں کے روزے فرض ہوئے پھر یہ بھی منسوخ ہو کر ماہ رمضان کے روزے فرض ہوئے مگر

Marfat.com

لوگوں کو اختیار تھا کہ چاہے روزہ رکھیں چاہے فدیہ ادا کریں۔ یعنی ہر روزے کے بدلے آدھا صاع یعنی ایک سو پچھتر روپیہ اٹھنی بھر گیہوں صدقہ کریں پھر یہ اختیار منسوخ ہو کر روزے لازم ہوئے مگر یہ پابندی رہی کہ رات کو سونے سے پہلے جو چاہو کھالو۔ سو کر کچھ بھی نہیں کھا سکتے۔ پھر صبح تک کھانے پینے کا اختیار دیا گیا مگر جماع پھر بھی حرام رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ پیش آنے پر رات میں بھی یہ حلال کر دیا گیا۔

﴿۱۴۱۳﴾ انسانوں کے تیسرے بادشاہ طہمورث کے زمانے میں سخت قحط سالی ہوئی تو مال داروں کو روزہ کا حکم دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ تم دوپہر کا کھانا فقیروں کو دو تاکہ شام کو تم اور وہ دونوں کھانا کھا سکیں۔

﴿۱۴۱۴﴾ نماز سجدہ وغیرہ فرشتے اور دوسری مخلوق بھی ادا کرتے ہیں مگر روزہ صرف انسانوں ہی کی عبادت ہے۔ فرشتے اور دوسری مخلوق بلکہ جنات پر بھی روزہ فرض نہیں۔

﴿۱۴۱۵﴾ ماہ رمضان کے کل چار نام ہیں ماہ رمضان، ماہ صبر، ماہ مواسات اور ماہ وسعت رزق۔ رمضان یا تو رحمٰن کی طرح اللہ کا نام ہے چونکہ اس ماہ میں رات دن اللہ کی عبادت ہوتی ہے اس لیے اسے ماہ رمضان یعنی اللہ کا مہینہ کہا جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ یہ نہ کہو کہ رمضان آیا اور رمضان گیا۔ بلکہ یوں کہو کہ ماہ رمضان آیا اور گیا۔ یا یہ رمضاء" سے مشتق ہے رمضاء" موسم خریف کی بارش کو کہتے ہیں اس سے زمین دھل جاتی ہے اور ربیع کی فصل خوب ہوتی ہے۔ چونکہ یہ

Marfat.com

مہینہ بھی دل کے گرد و غبار کو دھو دیتا ہے اور اس سے اعمال کی کھیتی ہری بھری رہتی ہے اس لیے اسے رمضان کہا جاتا ہے۔ یا یہ رمض" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں گرمی یا جلنا۔ چونکہ اس زمانے میں مسلمان بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے اس لیے اس کو رمضان کہتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو جو مہینہ جس موسم میں پڑا اس کا نام اسی مناسبت سے رکھ دیا گیا جو مہینہ گرمی میں تھا اس کو رمضان کہہ دیا گیا اس مہینہ کا دوسرا نام ماہ صبر ہے روزہ صبر ہے جس کی جزا رب ہے۔ اور روزہ اسی مہینہ میں رکھا جاتا ہے اسلیے اسے ماہ صبر کہا گیا۔ مواسات کے معنیٰ ہیں بھلائی کرنا۔ چونکہ اس ماہ میں سارے مسلمانوں سے خاص کر اہل قرابت سے بھلائی کرنا زیادہ ثواب کا کام ہے اسی لیے اسے ماہ مواسات کہتے ہیں۔ اس میں رزق کی فراخی بھی ہوتی ہے کہ غریب بھی نعمتیں کھا لیتے ہیں اسی لیے اس کا نام ماہ وسعت رزق رکھا گیا۔

﴿۱۴۱۶﴾ رمضان میں پانچ حروف ہیں: ر۔ م۔ ض۔ ا۔ ن۔ ر سے مراد ہے رحمت الٰھی، میم سے مراد ہے محبت الٰھی، ض سے مراد ہے ضمان الٰھی، الف سے مراد ہے امان الٰھی، نون سے مراد ہے نور الٰھی۔ اور رمضان میں پانچ عبادتیں مخصوص ہیں: روزہ، تراویح، تلاوت قرآن، اعتکاف اور شب قدر کی عبادت۔ جو کوئی صدق دل سے یہ پانچ عبادات ادا کرے وہ ان پانچ انعاموں کا مستحق ہے جو رمضان کے حروف سے منسوب ہیں۔

﴿۱۴۱۷﴾ رمضان کے چاند میں ایک مسلمان کی گواہی معتبر ہے۔ اگر

Marfat.com

قاضی اس کی گواہی کو نہ مانے تو صرف اس دیکھنے والے پر ہی روزہ واجب ہوگا مگر شوال کے چاند میں کم از کم دو گواہیاں ضروری ہیں کیونکہ پہلے عبادت میں داخل ہونا تھا اور یہاں فرض سے نکلنا ہے۔ اور ثبوت عبادت آسان ہے۔

﴿۱۴۱۸﴾ اگلی شریعتوں میں افطار کے بعد عشاء تک کھانا پینا اور عورتوں سے جماع کرنا حلال تھا۔ بعد نماز عشاء یہ سب چیزیں رات میں بھی حرام ہو جاتی تھیں۔ شروع اسلام میں بھی یہی حکم رہا۔ پھر صرمہ ابن قیس انصاری رضی اللہ عنہ کا واقعہ پیش آجانے سے صبح تک کھانا پینا درست ہوا۔

﴿۱۴۱۹﴾ صرمہ ابن قیس انصاری کا واقعہ یوں ہے کہ آپؓ محنتی آدمی تھے دن بھر محنت کرتے تھے تھک جاتے تھے۔ ایک دن روزے کی حالت میں کام کیا رات کو گھر آئے بیوی سے کھانا مانگا وہ پکانے میں مصروف ہوئیں۔ یہ لیٹ گئے۔ تھکے تو تھے ہی آنکھ لگ گئی۔ جب بیوی نے کھانا تیار کر لیا اور انھیں بیدار کیا تو انھوں نے کھانے سے انکار کر دیا کیونکہ سونے کے بعد کھانا حرام ہو چکا تھا۔ حضرت صرمہ نے اسی حالت میں دوسرا روزہ رکھ لیا جس سے بہت کمزور ہو گئے دوپہر کو غشی آگئی اس واقعہ کے بعد صبح تک کھانا پینا حلال فرمایا گیا۔

﴿۱۴۲۰﴾ جیسے صبح سے روزہ شروع کر دینا فرض ہے ایسے ہی رات آنے پر افطار کرنا فرض۔ چند صورتوں میں کھانا پینا فرض شرعی ہے۔ ایک جب بھوک پیاس کی شدت سے جان جانے کا خطرہ ہو کیونکہ جان کی حفاظت فرض ہے۔ دوسرے روزہ افطار کے وقت کہ روزہ پر روزہ رکھنا حرام ہے تیسرے جب کسی کو

Marfat.com

سرکار علیہ کھانے پینے کا حکم دیں اور حکم بھی شرعی ہو محض مشورہ نہ ہو۔ مرن برت رکھ کر جان دینا یا بھوک ہڑتال کرنا سخت منع ہے۔

﴿۱۴۲۱﴾ بیسویں رمضان کی عصر سے عید کا چاند دیکھنے تک اعتکاف کرنا سنت موکدہ علی الکفایہ ہے کہ اگر ایک بستی میں کسی ایک نے کر لیا تو سب بری ہو گئے۔

﴿۱۴۲۲﴾ اعتکاف میں عورتوں سے جماع اور بوس و کنار سب حرام ہے۔

﴿۱۴۲۳﴾ اعتکاف سنت کی مدت نو یا دس دن ہیں اس میں روزہ بھی شرط ہے۔ اعتکاف فرض نذر کا اعتکاف ہے اس کی مدت کم از کم ایک دن رات ہے اس میں بھی روزہ شرط ہے۔ مگر اعتکاف نفل کے لیے نہ مدت مقرر ہے نہ روزے کی شرط ہے۔ انسان جب بھی مسجد میں آئے تو دائیں پاؤں کو مسجد میں پہلے رکھتے وقت کہہ لے کہ میں نے اعتکاف کی نیت کی۔ اس سے چار فائدے حاصل ہوں گے ایک تو یہ کہ جب تک مسجد میں رہے گا اعتکاف کا ثواب پائے گا دوسرے مسجد میں کھانا پینا بھی جائز ہو گا تیسرے مسجد میں سو بھی سکے گا چوتھے مسجد میں دنیوی جائز باتیں بھی کر سکے گا۔

﴿۱۴۲۴﴾ نفلی روزہ بھی شروع کر دینے سے واجب ہو جاتا ہے اور اس کا پورا کرنا فرض ہوتا ہے۔

﴿۱۴۲۵﴾ روزہ وصال یعنی روزے پر روزے رکھنا منع ہے۔ حضور اکرم ﷺ پر یہ حکم جاری نہیں۔ آپ نے اولاً سات دن کا روزہ رکھا پھر پانچ دن کا پھر

Marfat.com

تین دن کا۔ جب صحابہ کرام نے بھی ایسا روزہ رکھنا چاہا تو انھیں منع فرمادیا اور فرمایا تم میں ہم جیسا کون ہے ہمیں تو رب کھلاتا پلاتا ہے۔

﴿۱۴۲۶﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک نہر کا نام رجب ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں سے اسے پلائیگا جس نے رجب میں ایک دن کا بھی روزہ رکھا ہوگا۔

﴿۱۴۲۷﴾ پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں رجب اللہ کا، شعبان میرا اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔

﴿۱۴۲۸﴾ مشائخ نے لکھا ہے کہ شب قدر میں ہر چیز سجدہ کرتی ہے یہاں تک کہ درخت زمین میں گر جاتے ہیں اور پھر اپنی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔

....

Marfat.com

گیارھواں باب

حج و عمرہ

﴿۱۴۲۹﴾ حج ہمیشہ سے کعبہ کا ہی ہوا۔ بیت المقدس کا حج کبھی نہ ہوا۔

﴿۱۴۳۰﴾ رجب سن ۹ ہجری میں غزوہ تبوک پیش آیا اسی سال حج فرض ہونے پر مسلمانوں کا پہلا تین سو حجاج کا قافلہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امارت میں روانہ ہوا۔ اس سال کفار کو آئندہ حرم میں داخل ہونے کی ممانعت صادر ہو گئی۔ یہی آخری حج تھا جس میں مسلمانوں کے ساتھ کفار بھی شریک حج رہے۔

﴿۱۴۳۱﴾ احرام کی حالت میں جماع تو حرام ہے مگر نکاح حرام نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں نکاح کیا تھا۔

﴿۱۴۳۲﴾ حجۃ الوداع سن دس ہجری میں واقع ہوا۔

﴿۱۴۳۳﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے) منیٰ میں آئے اور جمرہ عقبہ میں کنکریاں پھینک کر اپنے مکان پر تشریف لائے پھر آپ نے حجام کو بلایا اور سر مبارک کے دائیں طرف کے بال منڈوائے اور ابو طلحہ انصاری کو عطا فرمائے بعد ازاں حضور ﷺ نے بائیں طرف کے بال منڈوا کر ابو طلحہ انصاری کو عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ یہ تمام لوگوں میں تقسیم کر دو۔

﴿۱۴۳۴﴾ اگر کوئی حاجی مرتد ہو کر دوبارہ اسلام لائے تو اس پر حج دوبارہ

Marfat.com

کرنا فرض ہے۔

﴿۱۴۳۵﴾ حضور انور ﷺ نے عمرہ قضاء کے موقع پر طواف میں ضرور تا رمل کیا یعنی تین چکروں میں اکڑ کر چلے تاکہ اس وقت کے کفار مومنوں کو کم زور نہ سمجھ لیں لیکن سرکار کی یہ ادا قیامت تک حضور ﷺ کی ساری امت کے لیے سنت ہو گئی۔

﴿۱۴۳۶﴾ احرام کی حالت میں صرف خشکی کے جانوروں کا شکار حرام ہے۔ دریائی شکار جائز ہے بشرطیکہ ہات یا نیزے سے نہ کیا جائے۔

﴿۱۴۳۷﴾ احرام یا حرم والے مسلمان کا ذبیحہ شکار بعض اماموں کے نزدیک مردار سے بھی بدتر ہے۔

﴿۱۴۳۸﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور اقدس ﷺ نے تمام عمر میں چار عمرے کیے ہیں اور سب ذی قعدہ کے مہینے میں اول ذی قعدہ میں حدیبیہ کے سال حج کے ہمراہ عمرہ کی نیت کی تھی دوم دوسرے سال ذی قعدہ کے مہینے میں' سوم ایک عمرہ جعرانہ سے جہاں حنین کی غنیمتیں تقسیم کی گئی تھیں یہ بھی ذی قعدہ ہی کا مہینہ تھا۔ چہارم حج وداع کے ہمراہ۔

﴿۱۴۳۹﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص حج کے واسطے آیا اور پھر اس نے میری زیارت کی تو اس نے مجھ کو گویا حیات میں دیکھ لیا۔

﴿۱۴۴۰﴾ احرام کی حالت میں مچھلی کا شکار کیا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

﴿۱۴۴۱﴾ بحالت احرام موذی جانوروں مثلاً چیل کوا دیوانہ کتا شیر بھیڑیا وغیرہ کا شکار حلال ہے۔

﴿۱۴۴۲﴾ حدود حرم جن میں شکار کرنا حرام ہے یہ ہیں: مکہ معظمہ سے جانب مشرق چھ میل' جانب مغرب بارہ میل' جانب جنوب اٹھارہ میل' جانب شمال چوبیس میل۔ (روح البیان)

﴿۱۴۴۳﴾ حج کے لفظی معنی ہیں ارادہ کرنا یا کسی کے پاس آنا جانا۔ شریعت میں خاص ارکان کا نام حج ہے۔ کیونکہ اس میں بیت اللہ کا ارادہ بھی ہے اور وہاں بار بار حاضری بھی۔ اور اس کے گرد بار بار چکر بھی۔ بعض لوگوں نے کہا کہ حج کے معنی ہیں مونڈنا' چونکہ اس میں سر منڈایا جاتا ہے یا حاجی کے گناہ ایسے گر جاتے ہیں جیسے حجامت سے بال' اس لیے اسے حج کہا جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر)

﴿۱۴۴۴﴾ زمانہ جاہلیت میں حج کے زمانے میں عمرہ کرنا سخت گناہ سمجھتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹوں کے زخم اچھے ہو جائیں اور ماہ صفر آ جائے تب عمرہ حلال ہے۔ اسلام نے ان کا یہ عقیدہ توڑا اور عمرہ کو حج میں داخل فرمایا۔

﴿۱۴۴۵﴾ حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں: ایک افراد بالحج۔ دو' افراد بالعمرہ۔ تیسرا قران اور چوتھا تمتع۔ افراد حج یہ ہے کہ صرف حج کا احرام باندھ کر وہی ادا کرے اس کے ساتھ عمرہ نہ کرے۔ اس کا احرام دسویں ذی الحجہ کو طواف زیارت سے کھلے گا خواہ کبھی باندھا ہو۔ افراد بالعمرہ یہ ہے کہ صرف عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ ہی کرے یا تو اس سال حج کرے ہی نہیں یا گھر لوٹ آئے اور پھر

Marfat.com

نئے سفر سے حج کرے اس واپسی کا نام اتمام ہے اگر اسی سفر مین اسی سال حج کر لیا تو تمتع ہو گیا۔ اس کا احرام مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کے افعال یعنی طواف و سعی کرتے ہی کھل جاتا ہے۔ قران یہ ہے کہ حج و عمرہ دونوں کو ایک ہی احرام میں جمع کرلے یعنی دونوں کا احرام باندھ کر مکہ معظمہ پہنچ کر پہلے عمرہ کے ارکان ادا کرے پھر بغیر احرام کھولے حج کے مناسک بھی ادا کرے۔ دسویں ذی الحجہ کو احرام کھولے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ یہ شخص مکہ معظمہ پہنچ کر پہلے طواف و سعی عمرہ کے لیے کرے پھر حج کا طواف قدوم و سعی کرے پھر احرام پر ہی قائم رہ کر آٹھویں ذی الحجہ سے دسویں ذی الحجہ تک ارکان حج یعنی قیام منیٰ اور وقوف عرفات و مزدلفہ اور دوبارہ منیٰ میں حاضر ہو کر جمرہ کی رمی کر کے قربانی اور حلق کرے پھر طواف زیارت کر کے احرام کھول دے۔ تمتع کی دو صورتیں ہیں۔ ایک ہدی والا دوسرا بغیر ہدی والا۔ ہدی والا تمتع کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھے اور حج کے مہینوں میں عمرہ کر کے بغیر احرام کھولے مکہ میں رہے اور آٹھویں ذی الحجہ کو اس احرام پر حج کا احرام بھی باندھ کر حج بھی ادا کرے۔ بغیر ہدی کا تمتع یہ ہے کہ اولاً صرف عمرہ کا احرام باندھے اور مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کھول دے پھر آزادی سے رہے اور آٹھ تاریخ کو حج کا احرام باندھ کر حج کرے۔

﴿۱۴۴۶﴾ مکہ والوں بلکہ میقات والوں کے لیے نہ تمتع ہے نہ قران کیونکہ انھیں زمانہ حج میں عمرہ کرنا ہی منع ہے۔ اگر وہ لوگ تمتع یا قران کر بھی لیں تو ان پر کفارہ جرم کی قربانی واجب ہو گی نہ کہ شکریہ کی کیونکہ انھوں نے یہ جرم کر لیا

Marfat.com

لہذا وہ اس قربانی سے خود کچھ نہیں کھا سکتے۔

﴿۱۴۴۷﴾ ذبیحہ کی دو قسمیں ہیں ذبیحہ عادت اور ذبیحہ عبادت۔ ذبیحہ عادت تو وہ ہے جو دن رات ہم کھانے کے لیے جانوروں کو ذبح کرتے ہیں ان پر نہ عذاب ہے نہ ثواب۔ ذبیحہ عبادت وہ ہے کہ جو رب کو راضی کرنے کے لیے کیا جائے۔ اس ذبیحہ کی دو قسمیں ہیں: ذبیحہ جیانت اور ذبیحہ شکر۔ ذبیحہ جیانت تو حج اور عمرہ میں ہی ہوتا ہے جبکہ کوئی واجب چھوٹ جائے۔ اس ذبیحہ کی نہ تاریخ مقرر ہے نہ اس میں محرم خود کھا سکتا ہے۔ ذبیحہ شکر تین قسم کے ہیں۔ بچہ کا عقیقہ' بقر عید کی قربانی تمتع یا قران کا ذبیحہ۔ اس ذبیحہ کی تاریخ بھی مقرر ہے اور ذبیحہ کرنے والا خود بھی کھا سکتا ہے۔

﴿۱۴۴۸﴾ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں حج طواف اور وقوف عرفات کا نام تھا پھر زمانہ ابراھیمی سے اس میں رمی' قربانی' صفا و مروہ کی سعی کا اضافہ ہوا۔ ہمارے حضور ﷺ کے زمانہ میں طواف قدوم طواف وداع اور اکڑ کر چلنے کا اضافہ ہوا۔

﴿۱۴۴۹﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو وسعت ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔

﴿۱۴۵۰﴾ مشعر حرام ' مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے اسی کو قزح اور میقدہ بھی کہتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ عرفات سے واپس آکر تمام رات اس پر آگ جلاتے تھے۔ اسلام نے حکم دیا کہ یہ بے ہودہ بات ہے یہاں آکر اللہ کا

Marfat.com

ذکر کرو۔

﴿۱۴۵۱﴾ آٹھویں ذی الحجہ کو یوم الترویہہ' نویں کو یوم عرفہ اور دسویں کو یوم النحر کہتے ہیں۔

﴿۱۴۵۲﴾ جب آدم علیہ السلام کو بیت اللہ بنانے کا حکم دیا گیا تو آٹھویں ذی الحجہ کو آپ نے غور کیا اور رب سے عرض کیا کہ مجھے اس کی کیا اجرت ملے گی۔ حکم الٰہی ہوا کہ اس کے اول طواف میں تمھاری ساری خطائیں معاف ہو جائیں گی۔ عرض کیا مولا کچھ اور دے۔ فرمایا کہ تمھاری اولاد میں بھی جو طواف کرے گا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ عرض کیا کچھ اور دے۔ حکم ہوا کہ حاجی طواف کرتے وقت جس کے لیے بھی دعا کرے گا اس کی بھی مغفرت کر دی جائے گی۔ عرض کیا بس بس مجھے کافی ہے۔ چونکہ اس تاریخ کو آدم علیہ السلام نے غور و فکر کیا تھا اس لیے اس کا نام یوم الترویہہ ہوا۔ دوسرے یہ کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے آٹھویں ذی الحجہ کو خواب دیکھا تھا جس میں بیٹے کی قربانی کا حکم تھا دن بھر غور کیا کہ یہ سچا خواب ہے یا فقط میرا وہم۔ یہ دن غور میں گزرا۔ نویں شب کو پھر یہی خواب دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ سچا خواب ہے۔ اس لیے آٹھویں ذی الحجہ کا نام یوم الترویہہ یعنی غور کرنے کا دن اور نویں کا یوم عرفہ یعنی پہچاننے کا دن رکھا گیا۔ تیسرے یہ کہ مکہ والے آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ میں دعائیں سوچا کرتے تھے کہ کل عرفات میں رب سے کیا کیا مانگیں گے۔ لہذا اس کا نام یوم الترویہہ یعنی دعائیں سوچنے کا دن پڑا۔ چوتھے یہ کہ مکہ والے آٹھویں ذی الحجہ کو

Marfat.com

اپنے جانوروں کو بھی پانی پلایا کرتے تھے اور عرفات میں اپنے پینے کے لیے جمع کر لیتے تھے اس لیے اس کا نام یوم الترویہ یعنی پانی پلانے کا دن رکھا گیا۔

﴿۱۴۵۳﴾ یوم عرفہ کے دس نام ہیں: عرفہ، یوم ایاس' یوم اکمال' یوم اتمام' یوم رضوان' یوم حج اکبر' شفع' وتر' شاہد' مشہود۔ یہ سب نام قرآن مجید میں آئے ہیں۔

﴿۱۴۵۴﴾ حج میں طواف کے دوران رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ربنا آتنا (آخر تک) دعا ضرور مانگے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ رکن اسود پر اسی دن سے ایک فرشتہ بیٹھا ہوا ہے جب سے آسمان و زمین بنے ہیں اور آمین آمین کہہ رہا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے آمین کہتے رہتے ہیں۔

﴿۱۴۵۵﴾ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منیٰ کو منیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام قبول توبہ کے بعد عرفات سے یہاں پہنچے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا کچھ تمنا کرو۔ آپ نے جنت کی آرزو کی۔ لہذا اس کا نام منیٰ ہوا یعنی خواہش کی جگہ۔

﴿۱۴۵۶﴾ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

﴿۱۴۵۷﴾ سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں قیامت کے دن حجر اسود کے آنکھیں اور منہ ہوں گے اور یہ حاجیوں کی شفاعت کرے گا۔

Marfat.com

بارھواں باب

زکوۃ' صدقہ' خیرات' صلہ رحمی

﴿۱۴۵۸﴾ کلام پاک میں ڈیڑھ سو مقامات پر خیرات کی تاکید آئی ہے۔

﴿۱۴۵۹﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ اپنے قبیلہ طے کا صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو چونکہ اسلام میں یہ پہلا صدقہ تھا اس لیے اس کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے چہرے فرط مسرت سے چمک اٹھے۔

﴿۱۴۶۰﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ فطر دینے والے کو ہر دانہ کے بدلہ میں ستر ہزار محل ملیں گے جن کا طول مشرق سے مغرب تک ہوگا۔

﴿۱۴۶۱﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر اس لیے فرض کیا ہے کہ جو کچھ حالت روزہ میں لغو اور بے ہودگی کی جاتی ہے اس کے عوض مساکین کو کھانا کھلانا چاہیے۔

﴿۱۴۶۲﴾ حضرت عبد المطلب ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا صدقہ کے اموال لوگوں کے میل ہوتے ہیں یہ محمد اور آل محمد کے لیے جائز نہیں ہیں۔

﴿۱۴۶۳﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کے سامنے جب کبھی کھانا لایا جاتا تھا تو حضور ﷺ دریافت فرمالیتے تھے کہ یہ صدقہ ہے یا پیش

Marfat.com

کش۔ اگر کوئی کہہ دیتا کہ صدقہ ہے تو صحابہ سے فرماتے تم لوگ کھاؤ اور اگر وہ کہتا کہ پیش کش ہے تو اپنا دست مبارک بڑھا کر نوش فرمانا شروع کر دیتے۔

﴿۱۴۶۴﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اس کا عوض بھی پورا عطا فرمایا کرتے تھے۔

﴿۱۴۶۵﴾ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ غنی کے واسطے صدقہ لینا جائز ہے اور نہ تندرست کے واسطے جو محنت کر سکتا ہو۔

﴿۱۴۶۶﴾ رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے کہ طالب علم پر ایک درم خرچ کرنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے گویا اس نے کوہ احد کے برابر سونا خیرات کیا۔

﴿۱۴۶۷﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدقہ ستر بلائیں ٹالتا ہے ان میں سب سے ادنیٰ جذام اور برص ہے۔

﴿۱۴۶۸﴾ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے سارے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں مگر تین چیزیں باقی رہ جاتی ہیں۔ پہلی صدقہ جاریہ دوسری نیک اولاد جو والدین کے لیے دعا کرتی رہے اور تیسری علم جو اس کے بعد لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔

﴿۱۴۶۹﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ننگے کو کپڑا دے گا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز لباس عطا کرے گا۔ جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائیگا اسے بہشت کے میوے دیے جائیں گے۔ جو کسی کو پانی پلائیگا جنت کی خوشبو اور

Marfat.com

شراب سے سیراب کیا جائے گا۔

﴿۱۴۷۰﴾ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنی زندگی میں ایک درم خیرات کرنا موت کے وقت سو درم دینے سے افضل ہے۔

﴿۱۴۷۱﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کسی نے کسی مسلمان کو پیٹ بھر کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے دور رکھیگا اور اس کے اور جہنم کے بیچ ایسی خندقیں بنادے گا کہ ہر خندق کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا۔

﴿۱۴۷۲﴾ سرور کونین ﷺ نے فرمایا سخاوت کے درخت کی جڑ بہشت میں اور اس کی ٹہنیاں دنیا میں جھکی ہوئی ہیں جو اس کی ایک ٹہنی کو پکڑ ملے گا وہ ٹہنیوں ٹہنیوں جنت میں پہنچ جائے گا اور کنجوسی کے درخت کی جڑ بیچ دوزخ میں اور اس کی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں ایک ہی ٹہنی سیدھی دوزخ میں پہنچادے گی۔

﴿۱۴۷۳﴾ حدیث میں ہے کہ جس بستی میں کوئی شخص صبح کو اس حال میں اٹھے کہ وہ رات بھر بھوکا رہا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ پر اس بستی کے تحفظ اور بقا کی ذمہ داری نہیں رہ جاتی۔

﴿۱۴۷۴﴾ حدیث میں ہے کہ اوپر کا (دینے والا) ہات نیچے کے (لینے والے) ہات سے بہتر ہوتا ہے۔

﴿۱۴۷۵﴾ حدیث میں ارشاد ہے کہ غریبوں اور بیواؤں کی خدمت کرنے والا وہی درجہ رکھتا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا یا رات بھر نماز پڑھنے اور دن بھر کا روزہ رکھنے والے کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

﴿۱۴۷۶﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے مال کی زکوٰۃ نہ ادا کی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس مال کو ایک خوفناک سانپ کی شکل میں ظاہر کرے گا جس کے سر پر بال کھڑے ہوں گے اور جس کی آنکھوں کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے یہ سانپ اس کے گلے کا ہار بنایا جائے گا اور سانپ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر رکھے گا پھر کہے گا کہ میں ہوں تیرا مال میں ہوں تیرا خزانہ۔

﴿۱۴۷۷﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان نے کوئی درخت لگایا اور اس کا پھل آدمیوں اور جانوروں نے کھایا تو اس لگانے والے کے لیے بڑا ثواب اور صدقہ ہے۔

﴿۱۴۷۸﴾ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جبریل مجھے پڑوسی پر احسان کی یہاں تک وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال ہوا کہ پڑوسی کو میرا وارث ہی کر کے چھوڑیں گے۔

﴿۱۴۷۹﴾ ارشاد نبوی ہے کہ اگر کسی کے پاس زمین ہو تو اسے چاہیے کہ اس کی کاشت کرے ورنہ اپنے کسی بھائی کو دے دے۔

﴿۱۴۸۰﴾ حدیث میں ہے بیوہ عورت اور مسکین کے ساتھ سلوک کرنے والا ایسا ہے جیسے مجاہد فی سبیل اللہ یا تمام رات نوافل پڑھنے والا اور دن کو روزہ رکھنے والا۔

﴿۱۴۸۱﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ساز و سامان کی

Marfat.com

کثرت سے کوئی غنی نہیں ہوتا۔ غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہو یعنی جو راہ خدا میں خرچ کر سکتا ہو۔

﴿۱۴۸۲﴾ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں کا کوئی شخص اپنے سے امیر کی طرف دیکھے تو چاہیے کہ پھر اپنے سے غریب کی طرف بھی خیال کرے۔

﴿۱۴۸۳﴾ حدیث میں ہے کہ رشتہ قطع کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

﴿۱۴۸۴﴾ حدیث میں ہے کہ تم میں سب سے اچھا شخص وہی ہے جو سب سے زیادہ خلیق ہو۔

﴿۱۴۸۵﴾ درہم و دینار یعنی مال و زر میں گرفتار جس قدر انسان ہیں جس کے دلوں پر درہم و دینار کی ہوس قابض ہو چکی ہے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی لعنت اور پھٹکار ہے۔

﴿۱۴۸۶﴾ مال و زر رکھنے والا غنی نہیں ہوتا بلکہ غنی وہ شخص ہے جو دل کا غنی ہو یعنی تونگری دل سے ہوتی ہے نہ کہ مال و زر سے۔

﴿۱۴۸۷﴾ حدیث میں ہے کہ غنیٰ کی صحیح تعریف یہ ہے کہ دوسروں کے پاس جو کچھ ہے اس پر جلب و منفعت کے لیے نظر نہ رکھے یعنی غیروں کے مال سے بے نیاز ہونا ہی حقیقت میں غنی ہونا ہے۔

﴿۱۴۸۸﴾ حدیث میں ہے کہ یقینی نفع دینے والی تجارت سخاوت ہے یعنی خدا کی راہ میں دینا اکارت نہیں جاتا اس میں نفع ہی نفع ہے۔

Marfat.com

﴿۱۴۸۹﴾ سخاوت کے لیے سب سے بڑی نقصان دہ چیز ہے سخاوت کرنے کے بعد احسان جتانا۔ داناؤں نے کہا ہے احسان جتانا سخاوت کا سود ہے جو حرام ہے۔

﴿۱۴۹۰﴾ حدیث میں ہے پاکیزہ بات اور نرمی کا جواب سائل کا صدقہ ہی ہے اگر جیب خالی ہو تو میٹھی بات خیرات کا نعم البدل ہوتی ہے۔

﴿۱۴۹۱﴾ مومن کے لیے اس میں اسلامی خو کا شائبہ بھی نہ ہوگا کہ وہ پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو گویا ہمسایہ کی خبر گیری مومن پر واجب اور لازم ہے۔

﴿۱۴۹۲﴾ حدیث میں ہے کہ جو شخص عطا کرنے اور منع کرنے اور محبت کرنے میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی کا خواہش مند ہو وہی ایمان میں کامل ہوتا ہے۔ یعنی اس کی عطا اور منع اور محبت اور کینہ میں کسی غیر خدا کا دخل اور نفس کی خوشنودی مراد نہ ہو۔

﴿۱۴۹۳﴾ حدیث میں ہے کہ جو شخص بے کس لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ تعالیٰ بھی رحم و رحمت نہیں فرماتا یعنی رب کریم کے رحم کو قریب لانے والی چیز اس کی نادار مخلوق پر رحم کرنا ہے۔

﴿۱۴۹۴﴾ نبی کریم ﷺ ہمیشہ غریبوں اور مساکین سے اس طرح پیش آتے تھے کہ وہ لوگ اپنی غربت کو موجب رحمت سمجھنے لگتے اور امراء کو حسرت ہوتی تھی کہ ہم غریب کیوں نہ ہوئے۔

﴿۱۴۹۵﴾ رسول اللہ ﷺ کی دعا ہوا کرتی تھی کہ اے میرے خدا مجھے

Marfat.com

مسکین زندہ رکھ، مسکین اٹھا اور مساکین کے ساتھ ہی میرا حشر کر۔

﴿۴۹۶﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا کہ اس میں زیادہ غرباء و مساکین تھے اور مال دار دروازے پر روک دیے گئے تھے۔

﴿۴۹۷﴾ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہوں گے۔

﴿۴۹۸﴾ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ تم کو روزی اور مدد تمہارے بوڑھوں اور کم زوروں کی بدولت دی جاتی ہے گویا بوڑھوں کی خدمت خدائے پاک کے رحم کا وسیلہ ہے۔

﴿۴۹۹﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص پانچ چیزیں روکے گا اللہ تعالیٰ اس سے پانچ چیزیں روک لے گا۔ ایک' جو زکوۃ روکے گا اللہ تعالیٰ آفتوں سے اس کے مال کی حفاظت کو روک لے گا۔ دو' جو زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ روک لے گا اللہ تعالیٰ اس کی تمام کمائی کی برکت روک لے گا۔ تین' جو صدقہ روکے گا خدا اس کی عافیت کو روک لے گا۔ چار' جو صرف اپنے نفس کے لیے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قبولیت کو روک لے گا۔ پانچ' جو نماز کے لیے جماعت میں حاضر ہونے سے رکے گا اللہ تعالیٰ اس سے کمال ایمان کو روک لے گا یعنی اس کا ایمان کامل نہ ہو گا۔

Marfat.com

﴿۱۵۰۰﴾ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ صدقہ ستر بلاؤں کو دفع کر دیتا ہے ان میں سب سے ہلکی بلا کوڑھ کا مرض ہے۔

﴿۱۵۰۱﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے پوچھا کہ تیرا سب سے زیادہ محبوب لوگوں میں کون ہے؟ اس نے کہا کنجوس مسلمان اس لیے کہ اس کی عبادت اور بندگی اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہرگز قبول نہیں۔ حضرت عیسیٰ نے پوچھا کہ لوگوں میں تیرا سب سے بڑا دشمن کون ہے؟ اس نے کہا کہ نافرمان سخی اس لیے کہ سخاوت کی وجہ سے اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

﴿۱۵۰۲﴾ ارشاد نبوی ہے کہ ان کی طرف دیکھو جو تم سے کمتر ہیں ان کی طرف نہ دیکھو جو تم سے برتر ہیں تاکہ تمہیں اللہ تعالیٰ سے جو نعمتیں ملی ہیں وہ حقیر نہ لگیں۔

﴿۱۵۰۳﴾ شوہر پر کچھ لازم نہیں کہ عورت کی زکوٰۃ ادا کرے اور اگر نہ دے گا اس پر الزام نہیں۔ عورت مالکہ زیور جس پر زکوٰۃ فرض ہے اسے لازم ہے کہ جہاں سے جانے زکوٰۃ دے اگرچہ زیور ہی فقیر کو دے یا بیچ کر اس کی قیمت سے۔

﴿۱۵۰۴﴾ ماں باپ کو زکوٰۃ فطرہ اور کوئی صدقہ واجبہ دینا جائز نہیں ایسے ہی بیوی اور اپنی اولاد کو۔

﴿۱۵۰۵﴾ سارا مال خیرات کر دینا منع ہے کہ اس میں اپنی اور اپنے بچوں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

Marfat.com

﴿۱۵۰۶﴾ حدیث میں ہے کہ جو کوئی محبت سے یتیم کے سر پر ہات پھیرے اسے ہر بال کے عوض نیکی ملتی ہے۔

﴿۱۵۰۷﴾ قرض حسنہ میں چند شرطیں ہیں: دینے والے میں اخلاص ہو' خوش دلی سے ادا کرے' مال حلال خرچ کرے' اس کے بدلے میں جلدی نہ کرے۔

﴿۱۵۰۸﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بخل سے بچو پچھلی امتیں بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔

﴿۱۵۰۹﴾ مختلف بخیلوں کی مختلف سزائیں ہیں۔ جانوروں کا بخیل قیامت میں جانور لادے پھرے گا۔ اور دوزخ میں ان سے روندا جائے گا۔ سونے چاندی کا بخیل داغا جائے گا' دوسرے تجارتی مالوں کے بخیل کو طوق پہنایا جائے گا۔

﴿۱۵۱۰﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت رکوع کی حالت میں چاندی کا چھلہ زکوۃ میں دینے کی جو بات مشہور ہے وہ محض افترا ہے۔ مولا علی پر کبھی زکوۃ فرض ہی نہیں ہوئی۔ آپکی زندگی فقر و فاقہ میں گزری۔

﴿۱۵۱۱﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان بھی پودا لگاتا ہے یا کھیتی کرتا ہے اور اس میں سے پرندے یا انسان جو کچھ کھا لیتے ہیں وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔

﴿۱۵۱۲﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو آدمی کو غنی رہنے دے۔

Marfat.com

﴿۱۵۱۳﴾ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صدقہ فطر صرف چھوہارہ' منقیٰ اور جو تھا' گیہوں نہ تھا۔ گیہوں کی شروعات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت سے ہوئی۔

﴿۱۵۱۴﴾ تفسیر کبیر میں ہے کہ صدقہ اور خیرات میں چھ فائدے ہیں' تین دنیا میں تین آخرت میں۔ دنیا میں تو رزق میں برکت: مال میں زیادتی' گھر میں آبادی ہوتی ہے۔ اور آخرت میں صدقہ عیبوں کو چھپائے گا' قیامت کی دھوپ سے بچائے گا اور آگ سے آڑ بنے گا۔

﴿۱۵۱۵﴾ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو چاہتا ہے کہ ملائکہ کے ساتھ اڑے وہ مہربانی میں سورج کی طرح' پردہ پوشی میں رات کی طرح' عاجزی میں زمین کی طرح' بردباری میں میت کی طرح اور سخاوت میں نہر جاری کی طرح رہے۔

﴿۱۵۱۶﴾ حضرت ابوالدحداح رضی اللہ عنہ نے ایک بار بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے پاس دو باغ ہیں اگر ان میں سے ایک صدقہ کر دوں تو کیا مجھے اس جیسا باغ جنت میں ملے گا۔ فرمایا ہاں عرض کیا کہ میرے ساتھ میری بیوی ام الدحداح بھی اس باغ میں ہو گی۔ فرمایا ہاں۔ عرض کیا میرے بچے بھی میرے ساتھ ہوں گے۔ فرمایا ہاں۔ پس آپ نے ان میں سے بہترین باغ حنیفیہ خیرات کر دیا۔ اس میں چھ سو درخت تھے۔ ان کے بال بچے اسی باغ میں رہتے تھے۔ آپ اس باغ کے دروازے پر پہنچے اور بیوی

Marfat.com

کو آواز دی اے ام الدحداح یہاں سے نکل چلو میں نے یہ باغ رب کے ہاتھوں بیچ دیا اب یہ باغ ہمارا نہ رہا۔ اس پاک بیوی نے کہا مبارک ہو کہ تم نے بہترین گاہک کے ہاتھ بڑے ہی نفع کا سودا کیا۔

﴿۱۵۱۷﴾ قرض حسن اردو میں اسے کہتے ہیں جس کا مقروض پر تقاضہ نہ ہو اگر دیدے تو ٹھیک ورنہ معاف۔

﴿۱۵۱۷ الف﴾ بزرگوں کا کہنا ہے کہ ہر خرچ کا مصرف جداگانہ ہے۔ صدقات کا مصرف فقراء، ہدیہ کا مصرف اہل قرابت، جان کا مصرف جہاد کا میدان، سانس کا مصرف ذکر رحمٰن اور ساری نیکیوں کا مصرف اللہ و رسول کی رضا۔

﴿۱۵۱۷ ب﴾ مکحول شامی کہتے ہیں کہ صدقہ کرتے وقت جہنم رب سے درخواست کرتا ہے کہ مولا مجھے سجدہ شکر کی اجازت دے کہ امت محمدیہ میں سے ایک شخص مجھ سے آزاد ہوا۔ کیونکہ مجھے محمد مصطفیٰ ﷺ سے حیا آتی ہے کہ ان کے امتی کو جلاؤں مگر تیری اطاعت ضروری ہے۔ (روح البیان)

....

Marfat.com

تیرھواں باب

خلفائے راشدین

﴿۱۵۱۸﴾ خلیفہ اور بادشاہ زندہ لوگوں کے سامنے ظاہر چاہیے مردہ یا چھپے ہوئے کی بادشاہت یا خلافت درست نہیں کیونکہ ملکی انتظام اور مقصد خلافت اس سے حاصل نہیں ہوتا۔ جب موسیٰ علیہ السلام توریت لینے طور پر گئے اور عارضی طور پر اپنے ملک سے غائب اور لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو جناب ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ مقرر کر کے گئے۔ اگر غائب کی خلافت اور سلطنت درست ہوتی تو آپ خلیفہ کیوں مقرر کرتے۔ نیز حضور انور ﷺ حیات النبی ہیں مگر آپ کے خلفاء مقرر ہوئے لہذا بارھویں امام حضرت مہدی کو غائب خلیفہ ماننا اصولاً غلط ہے۔

﴿۱۵۱۹﴾ ایک صحابی رسول نے ثانی اثنین والی آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ سارے صحابہ کی صحابیت سے انکار پر کفر لازم نہیں آتا مگر ایک صحابی یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرنے والا منکر قرآن ٹھہرتا ہے اور اس سے کفر لازم آتا ہے۔

﴿۱۵۲۰﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ شب ہجرت سے زیادہ گہری نیند مین کبھی نہیں سویا یقین تھا کہ اگر آج موت آئی تو میری موت کو بھی موت آجائے گی اسلیے کہ سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مدینہ بلایا ہے۔

Marfat.com

﴿۱۵۲۱﴾ ہجرت کی رات جب کفار نے حضور ﷺ کے دولت خانے کا محاصرہ کر لیا تب نبی کریم ﷺ اپنے بستر پاک پر مولا علی کرم اللہ وجہہ کو لٹا کر خود روانہ ہو گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام ان کے پائینتی کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے اے ابو طالب کے فرزند مبارک ہو آج رب تم پر فخر کرتا ہے کہ تم نے اپنی جان کو اس کے محبوب پر نثار کر دیا۔

﴿۱۵۲۲﴾ سب سے پہلے جوانان احرار میں ایمان لائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عورتوں میں، حضرت خدیجہ الکبریٰ اور لڑکوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور غلاموں میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور غلامان آزاد میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ۔

﴿۱۵۲۳﴾ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو عبد الرحمن ابن ملجم مراوی نے ایک عورت قطام کے عشق میں مبتلا ہو کر اسی کے کہنے پر شہید کیا۔ سیدنا مولا علی کے جنازے کی نماز امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

﴿۱۵۲۴﴾ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لیے حضرت فاطمہ الزھراء رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں دوسرا نکاح حرام اور بحالت جنابت مسجد میں آنا حلال تھا۔

﴿۱۵۲۵﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا لقب حیدر کرار ہے یعنی پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والا شیر۔

﴿۱۵۲۶﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں مشہور ہے کہ جب لڑائی میں آپ کے تیر لگ جاتا تو اسے نکلنے کا کام نماز کی حالت میں کیا جاتا۔

Marfat.com

﴿۱۵۲۷﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وہ شان ہے کہ انھیں افضل البشر بعد الانبیاء کہا گیا ہے یعنی نبیوں کے بعد انسانوں میں سب سے افضل۔

﴿۱۵۲۸﴾ مہاجرین اور انصار میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور صحابی ایسا نہیں ہے کہ خود اور ان کے والدین اور بیٹے بیٹیاں سب کے سب مسلمان ہوں۔

﴿۱۵۲۹﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام ایام جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا قبول اسلام کے بعد آنحضرت ﷺ نے آپ کا نام عبداللہ رکھا۔

﴿۱۵۳۰﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس لیے عتیق یعنی عذاب نار سے آزاد مشہور ہیں۔

﴿۱۵۳۱﴾ سن نو ہجری میں جناب سرور کائنات ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر تین سو آدمیوں کا قافلہ حج کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ اسلام میں حضرت صدیق اکبر پہلے امیر حج ہیں۔

﴿۱۵۳۲﴾ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں کسی کو نہیں جانتا جو میرے نزدیک رفاقت میں احسانات کے اعتبار سے ابو بکر سے افضل ہو اگر میں کسی کو دلی دوست بنانے والا ہوتا مگر یہ رفاقت اور اخوت اسلامی ہے۔

﴿۱۵۳۳﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلافت کے بعد تجارت بھی کرتے رہے روزانہ کپڑے کی چادریں کندھے پر اٹھا کر بازار جاتے اور معمولی آدمیوں کی طرح فروخت کر کے بسر اوقات کرتے۔ بعد میں کاروبار خلافت بڑھ جانے کی وجہ سے تجارت ترک کر دی تھی۔

Marfat.com

﴿۱۵۳۴﴾ مولا علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ جناب رسول مقبول ﷺ کے بعد سب آدمیوں میں افضل ابو بکر اور عمر ہیں میری محبت اور ابو بکر و عمر کا بغض کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا۔

﴿۱۵۳۵﴾ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی جناب میں ابو بکر و عمر کا مرتبہ وہی تھا جو اس وقت ہے یعنی روضہ اطہر میں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے۔

﴿۱۵۳۶﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ایک سو بیالیس احادیث مروی ہیں۔

﴿۱۵۳۷﴾ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ابو بکر و عثمان ہر دو عادل امام تھے ہم ان کو دوست رکھتے ہیں اور ان کے دشمن سے بے زار ہیں۔

﴿۱۵۳۸﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر جب سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ملی تو آپ نے فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر آپ کے مکان پر آئے اور فرمایا آج خلافت نبوت کا خاتمہ ہو گیا۔

﴿۱۵۳۹﴾ قبول اسلام کے وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس چالیس ہزار درم کا سرمایہ تھا جو آپ نے اسلام کے لیے وقف کر دیا۔ ظہور اسلام سے لے کر ہجرت تک ۳۵ ہزار خرچ ہو چکا تھا باقی پانچ ہزار درم کا سرمایہ ہجرت کے وقت ہمراہ لے گئے تھے۔

﴿۱۵۴۰﴾ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو آسمان پر ناپسند فرماتا ہے

Marfat.com

کہ ابو بکر کوئی خطا کریں۔

﴿۱۵۴۱﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو جو رفاقت رسول اور نصرت الٰہی حاصل تھی اس کے عوض حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام عمر کی نیکیاں دینے کو تیار تھے۔

﴿۱۵۴۲﴾ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ ابو بکر کو قیامت کے دن میرے ہی درجہ میں جگہ دینا۔

﴿۱۵۴۳﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ دو برس تین ماہ گیارہ دن تخت خلافت پر متمکن رہ کر ۲۲ جمادی الاخر سن تیرہ ہجری کو ۶۳ سال کی عمر میں واصل بحق ہوئے۔

﴿۱۵۴۴﴾ حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی فضیلت کو نہیں جانتا وہ سنت کو نہیں جانتا۔

﴿۱۵۴۵﴾ حدیث میں حضور ﷺ کے چار وزیر مذکور ہیں دو آسمان والوں میں اور دو زمین والوں میں۔ آسمان والوں میں جبرئیل و میکائیل علیہما السلام اور زمین والوں میں حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما۔

﴿۱۵۴۶﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب چھٹی پشت میں مرہ بن کعب پر پہنچ کر آنحضرت ﷺ سے جاملتا ہے۔

﴿۱۵۴۷﴾ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ میں سترہ نمازوں کی امامت کی۔

﴿۱۵۴۸﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ

Marfat.com

کے قاضی حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ اس وقت کی صفائی معاملات کا یہ عالم تھا کہ ایک سال کے عرصہ میں ایک بھی مقدمہ پیش نہیں ہوا۔

﴿۱۵۴۹﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عامۃ الناس کے لیے ایک تجلی عام فرمائے گا اور ایک تجلی خاص طور پر ابو بکر کے لیے فرمائے گا۔

﴿۱۵۵۰﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا سوائے نبی کے کسی دوسرے ایسے آدمی پر آفتاب طلوع و غروب نہیں ہوا جو ابو بکر سے افضل ہو۔

﴿۱۵۵۱﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہی سب سے پہلے کلمہ طیبہ کے ذکر کا طریقہ تزکیہ باطن کے لیے تعلیم فرمایا۔

﴿۱۵۵۲﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہی اسلام میں سب سے پہلا اجتہاد کیا۔

﴿۱۵۵۳﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گورے چٹے اور دبلے پتلے تھے کسی قدر کمر جھکی ہوئی تھی۔ آنکھیں ذرا اندر ہٹی ہوئی' بال گھنگریالے' پیشانی بلند' قد موزوں اور انگلیوں کے جوڑ گوشت سے خالی تھے۔ آپ بہت کم گو تھے۔

﴿۱۵۵۴﴾ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جنتیوں کی جماعت کا سردار بتایا اور جنت کے سب دروازوں سے ان کی پکار اور بلاوے کی خوش خبری دی اور یہ بھی فرمایا کہ میری امت میں سب سے پہلے ابو بکر جنت میں داخل ہوں گے۔

﴿۱۵۵۵﴾ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی ولادت اقدس سے دو برس چند ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے۔ ارشاد نبوی ہے کہ میں نے ہر ایک کے

Marfat.com

احسان کا بدلہ چکادیا ہے ایک ابو بکر کو چھوڑ کر کہ ان کے احسانات کا بدلہ قیامت میں اللہ تعالیٰ ہی دے گا۔

﴿۱۵۵۶﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مبارکہ باب المسجد کے سامنے رکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بحضور انام ﷺ سلام پیش کیا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم حضرت صدیق حاضر ہیں۔ بند دروازہ خود بخود کھل گیا اور آرام گاہ رسول ﷺ سے ندا آئی محبوب کو محبوب سے ملا دو۔ اسی اذن نبوی کے بعد حجرہ سیدتنا عائشہ صدیقہ میں تدفین اس طرح عمل میں آئی کہ آپ کا سر حضور ﷺ کے سینہ اطہر کے متوازی رکھا گیا۔

﴿۱۵۵۷﴾ صحابہ کے شیخین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ' محدثین کے شیخین بخاری و مسلم' فقہاء کے شیخین امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور منطق کے شیخین بو علی سینا اور فارابی ہیں۔

﴿۱۵۵۸﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے عملاً اپنا خلیفہ اپنی حیات شریف میں ہی مقرر فرمادیا تھا کہ فتح مکہ کے بعد آپ کو حج میں اپنی طرف سے کچھ اعلانات کرنے بھیجا اور اپنی وفات سے قریب آپ کو مصلے پر کھڑا کیا' امام بنایا اور یہ کہہ کر امام بنایا کہ جس جماعت میں ابو بکر ہو اس میں کسی کو امام بننے کا حق نہیں۔

﴿۱۵۵۹﴾ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں کہ آپ کی چار پشت تک صحابیت ہے والدین صحابی' خود صحابی' بیٹے بیٹی صحابی' پوتے نواسے صحابی۔

Marfat.com

﴿۱۵۶۰﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر معرفت' حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر شریعت' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر طریقت اور مولا علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ پر حقیقت غالب تھی۔

﴿۱۵۶۱﴾ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس چیز پر ابو بکر و عمر جمع ہو جائیں تو میں اس کی مخالفت کبھی نہ کروں گا۔

﴿۱۵۶۲﴾ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب رات ہوتی تو اپنے پاؤں پر درّے مارتے اور کہتے آج تو کہاں کہاں گیا تھا۔

﴿۱۵۶۳﴾ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نماز جماعت فوت ہو گئی اس پر آپ نے چھوہارے کا ایک قیمتی باغ خیرات کر دیا۔

﴿۱۵۶۴﴾ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ نماز عشاء اول شب میں ادا نہ ہوئی صبح کو اس کے کفارے میں دو غلام آزاد کیے۔

﴿۱۵۶۵﴾ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں تین سو قلعہ کفار کے فتح کیے آپ کے زمانہ خلافت میں ۳۶ ہزار شہر و قصبہ مفتوح ہوئے۔

﴿۱۵۶۶﴾ نماز جنازہ باجماعت معہ چہار تکبیر کی ابتداء حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمائی۔

﴿۱۵۶۷﴾ خلفائے راشدین میں سب سے پہلے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے۔

﴿۱۵۶۸﴾ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے ہفتہ بھر کے اعمال ایک کتاب میں لکھ لیا کرتے تھے اور ہر جمعہ کو اپنے نفس سے حساب لیتے تھے۔ آنسوؤں

Marfat.com

کی کثرت نے آپ کے رخساروں پر دو سیاہ نشان ڈال دیے تھے۔

﴿۱۵۶۹﴾ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ تقشف اور عبادت وریاضت میں گھلے جانے کا مظاہرہ کر رہا ہے تو آپ نے اسے ایک درہ رسید کیا اور فرمایا اللہ تیرا برا کرے ہمارے دین کو مردہ بنا کر مت پیش کر۔

﴿۱۵۷۰﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں اپنی قبر کے لیے جگہ مخصوص کر رکھی تھی لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے درخواست کی تو انھوں نے یہ تختہ جنت ان کو دیدیا۔

﴿۱۵۷۱﴾ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں ایک ہزار چھتیس شہر فتح کیے' چار ہزار مسجدیں پنجوقتی اور نو سو جامع مسجدیں تعمیر کرائیں۔

﴿۱۵۷۲﴾ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سنہ عام الفیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے انتالیس مردوں کے بعد حضور اقدس ﷺ کی دعا سے سن چھ نبوی میں ایمان لائے۔

﴿۱۵۷۳﴾ جو یہ کہے کہ حضور ﷺ نے وفات کے قریب حضرت علی کے نام خلافت نامہ لکھنے کے لیے کاغذ اور قلم منگوایا تھا مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھنے نہ دیا اور آنحضرت ﷺ وہ ارادہ لے کر ہی پردہ فرما گئے' ایسا شخص کافر ہے کہ وہ حضور ﷺ پر تبلیغی احکام چھپانے کا الزام لگاتا ہے۔

﴿۱۵۷۴﴾ بادشاہ روم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دردسر کی شکایت کی آپ نے حضور ﷺ کا موئے مبارک ایک ٹوپی میں سی کر بھجوا دیا جس سے

Marfat.com

اس کے سر کا درد جاتا رہا۔

﴿۱۵۷۵﴾ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ۲۵ سال کی عمر میں انسان کی خالص عقل کی انتہا ہوتی ہے۔

﴿۱۵۷۶﴾ جو شخص سوتے وقت اپنی انگلی سے اپنے سینے پر عمر لکھ لیا کرے تو انشاء اللہ اسے احتلام نہ ہوگا کیونکہ احتلام شیطان کے اثر سے ہوتا ہے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام سے بھاگتا ہے۔ مگر یہ عمل خواب والے احتلام کے لیے ہے نہ کہ بیماری والے احتلام کے لیے۔

﴿۱۵۷۷﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم میں سے پہلی امتوں میں کچھ لوگ صاحب الھام ہوتے تھے۔ میری امت میں اگر کوئی صاحب الہام ہے تو وہ عمر ہے۔

﴿۱۵۷۸﴾ حضرت عقبہ بن عامر کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

﴿۱۵۷۹﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک خدا تعالیٰ نے عمر کے دل و زبان پر حق جاری کیا ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان پر حق جاری کر دیا ہے کہ وہ حق بات ہی کہتے ہیں۔

﴿۱۵۸۰﴾ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضور انور ﷺ نے فرمایا انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام متوسط العمر بہشتیوں کے سردار حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

Marfat.com

﴿۱۵۸۱﴾ حضرت عبداللہ بن اخطب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا ﷺ نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ کر فرمایا یہ میرے گوش و چشم ہیں۔

﴿۱۵۸۲﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک ترازو آسمان سے اترا اس میں حضور کا اور ابو بکر کا موازنہ ہوا تو حضور بھاری نکلے پھر ابو بکر اور عمر کا موازنہ ہوا تو ابو بکر بھاری نکلے پھر عمر اور عثمان کا موازنہ ہوا تو عمر بھاری نکلے اس کے بعد ترازو اٹھالی گئی۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ سنجیدہ ہو گئے اور فرمایا اس سے مراد نبی کی جانشینی ہے پھر اللہ تعالٰی جن کو چاہے گا عطا فرمائے گا۔

﴿۱۵۸۳﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک بار چاندنی رات تھی اور حضور ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔ فرمایا ہاں عمر کی میں نے عرض کیا ابو بکر کی نیکیوں کی کیا کیفیت ہے۔ فرمایا عمر کی تمام نیکیاں ابو بکر کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔

﴿۱۵۸۴﴾ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوگا اور میرے رفیق جنت میں عثمان ہونگے۔

﴿۱۵۸۵﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ رسول مقبول

Marfat.com

ﷺ کی حیات اقدس میں اس ترتیب سے کہا کرتے تھے ابو بکر و عمر و عثمان۔

﴿۱۵۸۶﴾ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ابو لولو مجوسی نے شہید کیا۔

﴿۱۵۸۷﴾ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کو سودان وقتیر نے شہید کیا۔

﴿۱۵۸۸﴾ امم ماضیہ میں یہ اعزاز حضرت عثمان کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوا کہ پیغمبر کی دو بیٹیاں ایک امتی کے نکاح میں آئی ہوں۔

﴿۱۵۸۹﴾ خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمام رات جاگتے اور ایک رکعت میں پورا قرآن شریف ختم کر لیتے۔

﴿۱۵۹۰﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی وہ شان ہے کہ جس ہات سے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اس سے تاعمر شرم گاہ کو مس نہ کیا۔ اسلام سے پیشتر بھی کبھی شراب نہیں چھوئی۔

﴿۱۵۹۱﴾ اسلام قبول کرنے کے بعد آخری دم تک ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرنے کا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا معمول رہا۔

﴿۱۵۹۲﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی اروی کے صاحب زادے ہیں جو حضرت عبداللہ کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئی تھیں۔

﴿۱۵۹۳﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اس قدر دولت کی فراوانی تھی کہ ایک لونڈی اپنے ہم وزن قیمت پر، ایک گھوڑا ایک لاکھ درہم میں اور ایک کھجور کا درخت ایک ہزار درہم میں بکتا تھا۔

Marfat.com

﴿۱۵۹۴﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایران کا آخری فرماں روا یزدجر مارا گیا۔

﴿۱۵۹۵﴾ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھا تو فرمایا اس کی تھوڑی کے گڑھے میں کالک لگادو' نظر کی تیزی کم ہو کر اثر ظاہر نہیں ہو گا۔

﴿۱۵۹۶﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار رسول اللہ ﷺ سیدنا صدیق اکبر' سیدنا فاروق اعظم' اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ہمراہ کوہ احد پر چڑھے' پہاڑ لرزنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے پہاڑ پر لات مار کر فرمایا اے احد ٹھہر جا' تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہی تو ہیں۔

﴿۱۵۹۷﴾ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تم قربت رکھنے میں مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لیے تھے۔ مگر فرق اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے (اور ہارون پیغمبر تھے)۔

﴿۱۵۹۸﴾ حضرت عمر ابن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نسب میں علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں اور علی ہر مومن کا دوست ہے۔

﴿۱۵۹۹﴾ حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں حضور پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے۔

﴿۱۶۰۰﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

ارشاد فرمایا میں مکان حکمت ہوں اور علی اس مکان کا دروازہ۔

﴿۱۶۰۱﴾ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا علی سے منافق کو محبت نہیں ہوگی اور مومن علی سے بغض نہیں کرے گا۔

﴿۱۶۰۲﴾ حضور اقدس ﷺ کی دعا کی برکت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ گرمیوں میں جاڑے کے اور جاڑے میں گرمیوں کے کپڑے پہنتے تھے اور گرمی سردی محسوس نہیں ہوتی تھی۔

﴿۱۶۰۳﴾ خاتم الائمہ والخلفاء الراشدین امام مہدی رضی اللہ عنہ سبط اکبر حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے اولاد میں سے ہوں گے۔

﴿۱۶۰۴﴾ سرورِ عالم ﷺ کی انگوٹھی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھی پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس رہی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ملی جب ان کی خلافت کو چھ برس ہوگئے تو وہ ایک دن چاہ اریس پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ہات میں سے کنویں میں گر پڑی۔ تین دن تک تلاش کی گئی کنویں کا سارا پانی نکالا گیا مگر نہ ملی۔

﴿۱۶۰۵﴾ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ دوڑ لگانے میں بہت تیز تھے۔

﴿۱۶۰۶﴾ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قد سب سے بڑا تھا ان کے چار انگل ہمارے ایک ایک بالشت کے برابر تھے۔

﴿۱۶۰۷﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ نرم دل اور رحم والے ابو بکر ہیں اور

Marfat.com

حکم خدا کی تعمیل میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں اور کامل حیا والے عثمان ہیں اور سب سے بڑھ کر فرض شناس زید بن ثابت ہیں اور سب سے زیادہ حلال و حرام کو جاننے والے معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے میری امت کے امین ابو عبیدہ ابن جراح ہیں۔

﴿۱۶۰۸﴾ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میرے بعد خلافت تیس سال تک رہے گی۔ سفینہ کہتے ہیں میں نے حساب لگایا تو پورے تیس سال خلافت رہی دو سال حضرت صدیق اکبر کی' دس سال سیدنا فاروق اعظم کی' بارہ سال حضرت عثمان غنی کی اور چھ سال مولا علی کی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

﴿۱۶۰۹﴾ خلفائے راشدین اور دوسرے تمام صحابہ ہمیشہ سر منڈاتے رہے۔

﴿۱۶۱۰﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک سرخ رنگ کے مرغ نے آپ کے بدن میں دو تین ٹھونگیں ماریں۔ آپ نے یہ خواب جمعہ میں بیان کر دیا اس خواب کی تعبیر یہ بیان کی گئی کہ کوئی کافر حضرت عمر کو شہید کرے گا۔ چنانچہ جمعہ کے روز یہ خواب بیان کیا گیا اور بدھ کے روز صبح کی نماز میں آپ زخمی کیے گئے۔ فیروز نامی ایک آتش پرست مشرک غلام نے آپ کو دو دھاری خنجر سے زخمی کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ انھیں فیروز نامی ایک آتش پرست نے زخمی کیا ہے تو آپ نے فرمایا الٰہی تیرا شکر ہے کہ میری موت کسی کلمہ گو کے ہاتوں نہیں ہوئی۔

﴿۱۶۱۱﴾ نکاح کے وقت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی عمر شریف ۲۱ برس پانچ ماہ

Marfat.com

تھی اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی عمر پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ تھی۔

﴿۱۶۱۲﴾ اہل حق نے اس خیال سے کہ خارجی مولا علی کرم اللہ وجہہ کی مزار اقدس کی بے حرمتی نہ کریں' ان کی قبر اطہر پوشیدہ کر دی چنانچہ ایک مدت تک کسی کو پتہ ہی نہ چلا کہ قبر شریف کہاں ہے۔ ہارون رشید کے زمانہ میں ظاہر ہوئی۔ ایک روز ہارون رشید شکار کو جنگل گیا کتوں کو ہرنوں پر چھوڑا مگر نہ تو کتوں نے ہرنوں کو چھوا نہ ہرن کتوں سے ڈر کے بھاگے۔ ہارون کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا ایک بوڑھے سے ماجرا پوچھا۔ وہ بولا ہم بزرگوں کے منہ سے سنتے آئے ہیں کہ اس جنگل میں حضرت علی کی قبر شریف ہے۔ بادشاہ نے یہ سنا تو تحقیق کر کے وہاں روضہ منورہ بنوا دیا چنانچہ اب اس مقام کو نجف اشرف کہتے ہیں۔

﴿۱۶۱۳﴾ تفسیر کبیر شریف میں' بسم اللہ کے ماتحت ایک روایت بیان کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنی ایک انگوٹھی عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس پر کسی نقاش سے لا الہ الا اللہ لکھوا لاؤ۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نقاش کے پاس گئے اور فرمایا اس پہ لکھ دے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ نقاش نے یہی لکھ دیا۔ جب وہ انگوٹھی بارگاہ رسالت میں پیش کی تو اس پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر صدیق۔ ارشاد نبوی ہوا اے ابو بکر یہ زیادتی کیسی؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کا نام تو میں نے بڑھایا تھا۔ میں نے نہ چاہا کہ رب کے اور آپ کے نام میں جدائی ہو جائے یعنی رب کا ذکر ہو اور آپ کا ذکر نہ ہو۔ لیکن اپنا نام میں نے نہیں بڑھایا۔ اتنے میں حضرت جبرئیل امین حاضر آئے اور عرض کیا یارسول اللہ صدیق کا نام میں نے

Marfat.com

لکھا ہے کیونکہ صدیق اس سے راضی نہ ہوئے کہ آپ کا نام اللہ کے نام سے جدا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہ ہوا کہ صدیق کا نام آپ کے نام سے علاحدہ ہو۔

﴿۱۶۱۴﴾ زمانہ فاروقی میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنا کلرک ایک کافر رکھ لیا تھا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ کیا۔ عرض کیا کہ اس شہر میں کوئی پڑھا لکھا مسلمان نہیں ملتا اس لیے مجبوراً کافر کو رکھنا پڑا۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر یہ مر جائے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا پھر اور کوئی اور بندوبست کر لوں گا۔ فرمایا کہ وہ بندوبست ابھی کر لو۔

....

Marfat.com

چودھواں باب

صحابہ کرام وصحابیات

﴿۱۶۱۵﴾ سرور عالم ﷺ نے اپنے صحابہ کو بنی اسرائیل کے انبیاء کی مثل فرمایا ہے۔

﴿۱۶۱۶﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس نے ان کی اقتدا کی اس نے ہدایت پائی۔

﴿۱۶۱۷﴾ قرآن عظیم میں ثانی لثنین اذھما فی الغار والی آیت سے مفسرین کرام نے یہ استدلال کیا ہے کہ سارے صحابہ کی صحابیت سے انکار کرنے پر کفر لازم نہیں آتا مگر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت سے انکار کرنے والا قرآن کا منکر سمجھا جائے گا اور اس اصول سے اسے کافر مانا جائے گا۔

﴿۱۶۱۸﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ہمشیرہ حضرت اسماء کو حضور ﷺ نے ذات النطاقین (یعنی دو کمر بند والی) کے لقب سے نوازا تھا۔ کیوں کہ جب شب ہجرت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت ام رومان نے حضور ﷺ کے سفر ہجرت کے لیے توشہ دان تیار کیا تو اس میں زنجیر نہ ہونے کی وجہ سے متفکر ہوئیں۔ حضرت اسماء نے ایک کونے میں جا کر اپنا کمر بند کھینچ کر بیچ میں سے دو ٹکڑے کیے ایک سے اپنی کمر باندھی اور دوسرے سے توشہ

Marfat.com

دان باندھ دیا۔

﴿۱۶۱۹﴾ سرورِ عالم ﷺ نے جن صحابی کو سب سے پہلا مبلّغ اسلام بنا کر مدینہ روانہ فرمایا تھا وہ تھے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔

﴿۱۶۲۰﴾ انصار مدینہ کی جو جماعت سب سے پہلے مشرف بہ اسلام ہوئی اس میں قبیلہ خزرج کے چھ انصار اسعد بن زرارہ' عوف بن عفراء' نافع بن مالک عجلانی' عطیہ و عقبہ بن عامر اور جابر بن عبد اللہ تھے۔ یہی بیعت عقبہ اولیٰ اسلام کی ترقی اور اشاعت کا سنگ میل ثابت ہوئی۔

﴿۱۶۲۱﴾ ورقہ بن نوفل بلا شبہ صحابی رسول تھے انھوں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا بھی اور آپ کی تصدیق بھی کی اور آپ پر ایمان بھی لائے اور زمانہ دعوت بھی پایا اور آخر دم تک اپنے ایمان پر قائم رہے۔

﴿۱۶۲۲﴾ مرثد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ ہجرت کی تھی۔ یہ قوی پہلوان تھے۔ مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ چھپ کر آتے تھے۔ جو لوگ مسلمان ہونے کی وجہ سے کافروں کی قید میں رہتے تھے انھیں حضرت مرثد قید خانے سے نکال لے جاتے تھے۔

﴿۱۶۲۳﴾ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی وفات اقدس کے بعد دمشق چلے گئے۔ عہد فاروقی میں وہیں وفات پائی۔

﴿۱۶۲۴﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کے اندر ایک رکعت میں پورا قرآن ختم کیا ہے۔

Marfat.com

﴿۱۶۲۵﴾ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ تمام رمضان تو ہر تین رات میں ایک ختم قرآن کرتے مگر آخری عشرہ میں ہر رات میں ایک قرآن پورا کرتے تھے۔

﴿۱۶۲۶﴾ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ ایک بار نماز میں آیت کریمہ كل نفس ذائقة الموت باربار پڑھ رہے تھے۔ ہاتف غیبی نے آواز دی اے جنید تمھاری تکرار آیت سے چار، مومن جن مر چکے ہیں جنھوں نے ہیبت الٰہی میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا تھا اب اور کتنوں کو مارو گے' آگے پڑھو۔

﴿۱۶۲۷﴾ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی شان میں آیت مباہلہ' آیت مؤدت اور آیت نذر نازل ہوئیں۔

﴿۱۶۲۸﴾ اسود عنسی جھوٹے دعویدار نبوت نے عبد اللہ بن ثوب رضی اللہ عنہ سے اپنی نبوت کا اقرار کرانا چاہا۔ پروانہ شمع رسالت کے انکار پر دہکتی آگ میں ڈلوادیا۔ آگ ان کا بال بھی بیکا نہ کر سکی۔ جب وہ مدینہ حاضر ہوئے تو عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے حضرت ابراھیم علیہ السلام کا شبیہ اسی امت میں میں نے دیکھ لیا۔

﴿۱۶۲۹﴾ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ کے بعد فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے۔

﴿۱۶۳۰﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے خادم تھے دس برس کامل خدمت اقدس میں رہے۔

﴿۱۶۳۱﴾ حضرت بلال بن رباح بنی جمح کے ایک شخص امیہ بن خلف کے

Marfat.com

پروردہ غلاموں میں سے تھے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف کو اپنا ایک غلام دے کر حضرت بلال کو آزاد کرایا تھا۔

﴿۱۶۳۲﴾ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق غزوہ مؤتہ میں سن آٹھ ہجری میں ہوئی اور اسی غزوہ میں حضرت جعفر ابن ابی طالب بھی شہید ہوئے۔

﴿۱۶۳۳﴾ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے ہر رات ایک عبادت کے لیے خاص کر لی تھی۔ کسی رات ایک رکوع میں صبح کر دیتے کسی رات ایک سجدے میں صبح ہو جاتی۔

﴿۱۶۳۴﴾ حضور اقدس ﷺ نے اپنی امت میں سے دو شخصوں کے پیچھے نماز پڑھی ایک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ۔

﴿۱۶۳۵﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ اصحاب حدیبیہ چودہ سو تھے۔

﴿۱۶۳۶﴾ جہاز رانی کی شروعات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہوئی۔

﴿۱۶۳۷﴾ صحابہ کرام میں دِحیہ نامی ایک صحابی بہت حسین و جمیل تھے۔ جبرئیل علیہ السلام اکثر انھیں کی صورت مجسم ہو کر آیا کرتے تھے۔

﴿۱۶۳۸﴾ انس بن مالک خزرجی حضور انور ﷺ کے مشہور خادم ہیں۔

Marfat.com

دس برس کی عمر سے حضور کی خدمت میں رہے۔

﴿۱۶۳۹﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے نعلین اور مسواک کے محافظ تھے۔

﴿۱۶۴۰﴾ حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سفر میں حضور ﷺ کا خچر ہانکا کرتے تھے بعد میں مصر کے والی ہوئے۔

﴿۱۶۴۱﴾ حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کا اونٹ ہانکتے تھے۔

﴿۱۶۴۲﴾ حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے افسر مُہانداری تھے نفقات مقرن کی تقسیم بھی انھیں کے ذمہ تھی۔

﴿۱۶۴۳﴾ حضور انور ﷺ کی وہ انگوٹھی جس میں مہر تھی حضرت معیقب رضی اللہ عنہ کی تحویل میں رہتی تھی

﴿۱۶۴۴﴾ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کے رضائی بیٹے تھے آپ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا دودھ پیا تھا۔

﴿۱۶۴۵﴾ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے ایک سو تیس صحابہ کرام کی مصاحبت کی ہے ان میں ستر صحابہ بدر والے تھے۔

﴿۱۶۴۶﴾ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تو اس قدر لمبا اور بے حرکت ہوتا تھا کہ چڑیاں آکر کمر پر بیٹھ جاتی تھیں ۔ بعض مرتبہ اتنا لمبا رکوع کرتے کہ صبح تک رکوع میں ہی رہتے۔

Marfat.com

﴿۱۶۴۷﴾ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اسلام میں سب سے پہلی شہادت ان کی ہے اور اسلام میں سب سے پہلی مسجد انھیں کی بنائی ہوئی ہے۔

﴿۱۶۴۸﴾ حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کا انتقال ۷۳ برس کی عمر میں ہوا اور کوفہ میں سب سے پہلے صحابی یہی دفن ہوئے۔

﴿۱۶۴۹﴾ حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی تلوار احد میں ٹوٹ گئی حضور اقدس ﷺ نے اپنی تلوار انھیں عطا کی جو ان کے پاس رہی بعد میں دوسو دینار میں فروخت ہوئی۔

﴿۱۶۵۰﴾ ہجرت کے بعد اسلام میں سب سے پہلی ولادت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ہے۔

﴿۱۶۵۱﴾ سب سے پہلے خود رسول اللہ ﷺ نے جس درس گاہ کا افتتاح فرمایا وہ مدینہ منورہ کا ایک مکتب تھا جس میں سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ معلم مقرر ہوئے۔

﴿۱۶۵۲﴾ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے تیس سال تک رات دن کے کسی حصے میں اپنے پاؤں نہ پھیلائے۔

﴿۱۶۵۳﴾ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کا وضو ستر سال تک سوائے حاجت انسانی کے باطل نہ ہوا۔

﴿۱۶۵۴﴾ مسجد نبوی میں چراغ کی ابتداء حضرت تمیم داری کے غلام نے

Marfat.com

نے کی۔ سرورِ عالم ﷺ نے اس کا نام بدل کر سراج رکھ دیا۔

﴿۱۶۵۵﴾ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی شادی شب احد کو ہوئی تھی۔ صبح کو اٹھے تو غسل کی حاجت تھی۔ غسل کے لیے آدھا سر دھویا تھا کہ دعوت جہاد کی آواز کان میں پڑی۔ فوراً اسی حالت میں وہ جنگ کو چل دیے۔ احد کے میدان میں انھیں شداد بن الاسود نے شہید کر دیا۔ حضرت حنظلہ کی نعش مبارک کو فرشتوں نے غسل دیا اسی لیے انھیں غسیل الملائکہ کہتے ہیں۔

﴿۱۶۵۶﴾ عشرہ مبشرہ میں وہ دس صحابہ ہیں جن کو رسول اللہ ﷺ نے ان کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دیدی۔ ان کے نام مبارک یہ ہیں: حضرت ابو بکر ' حضرت عمر فاروق ' حضرت عثمان ' حضرت علی ' حضرت طلحہ ' حضرت زبیر ' حضرت سعد بن ابی وقاص ' حضرت عبدالرحمن بن عوف ' حضرت ابو عبیدہ بن جراح اور حضرت سعید بن زید رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

﴿۱۶۵۷﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بی بی اور خادم نے نماز کے لیے رات کے تین حصے کر لیے تھے ان میں جب ایک نماز سے فارغ ہو جاتا تو دوسرے کو نماز کے لیے جگا دیتا۔

﴿۱۶۵۸﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ عرب کے مشہور و معروف سخی حاتم طائی کے فرزند تھے۔ سن سات ہجری میں ایمان لائے۔

﴿۱۶۵۹﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود ' حضرت ابو ایوب انصاری ' حضرت عبادہ بن صامت ' حضرت ابی ابن کعب ' حضرت معاذ بن جبل ' حضرت زید بن

Marfat.com

ثابت، حضرت ابوزید، حضرت سالم، حضرت ابودرداء نے خود رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا۔

﴿۱۶۶۰﴾ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تعلق قبیلہ اوس سے تھا ان کی شہادت کو رسول اللہ ﷺ نے دو شہادتوں کے برابر قرار دیا تھا۔

﴿۱۶۶۱﴾ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اگرچہ مدائن کے گورنر تھے پھر بھی چٹائی بن کر اپنی روزی حاصل کرتے تھے۔

﴿۱۶۶۲﴾ اب تک صرف سترہ صحابہ اور نو تابعین کے بارے میں یقین سے معلوم ہو سکا ہے کہ ان کے مبارک قدم خلافت راشدہ میں ہندوستان آ چکے ہیں۔

﴿۱۶۶۳﴾ ہندوستان کے ایک راجہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مٹی کے گھڑے میں سونٹھ کا ہدیہ بھیجا جسے آپ نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے صحابہ کو کھلا دیا۔

﴿۱۶۶۴﴾ مکہ مکرمہ میں سب سے آخری صحابی حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ، مدینہ منورہ میں حضرت جابر بن عبداللہ، بصرہ میں حضرت انس بن مالک، کوفہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ، شام میں حضرت عبداللہ بن بسر، مصر میں حضرت عبداللہ بن حارث، دمشق میں حضرت واثلہ بن اسقع، یمامہ میں حضرت ہرماس، جزیرہ میں حضرت عرس بن عمیرہ، افریقہ میں حضرت رویفع بن ثابت، اور بادیہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سب صحابہ کے آخر میں فوت ہوئے ہیں اور ان تمام حضرات میں

Marfat.com

سب سے آخر میں حضرت عامر بن واثلہ کا وصال ہوا ہے۔

﴿۱۶۶۵﴾ تابعی وہ مسلمان ہے جس نے کسی صحابی رسول کی صحبت اٹھائی ہو۔ سب سے آخری تابعی حضرت خلف بن خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا وصال ۱۸۱ھ میں ہوا۔

﴿۱۶۶۶﴾ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو وحشی نے قتل کیا۔ ان کا قول ہے کہ میں نے حالت کفر میں اسلام کے سب سے بہادر یعنی حضرت سیدنا حمزہ کو شہید کیا اور مسلمان ہو کر اسلام کے سب سے بڑے دشمن مسیلمہ کذاب کو واصل بجہنم کیا۔

﴿۱۶۶۷﴾ سرور کونین ﷺ نے نجاشی اصحمہ بادشاہ کی نماز جنازہ غائبانہ مسجد غمامہ میں پڑھی۔

﴿۱۶۶۸﴾ نجاشی اصحمہ بادشاہ سن چھ ہجری میں ایمان سے مشرف ہوئے تھے سلاطین میں اسلام قبول کرنے والے یہ پہلے بادشاہ تھے۔

﴿۱۶۶۹﴾ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دنیائے اسلام کا سب سے پہلا درویش کہتے ہیں۔

﴿۱۶۷۰﴾ رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اجتہاد کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

﴿۱۶۷۱﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سابقین اولین میں سے ہیں حضور اکرم ﷺ جب نعلین مبارک اتارتے تو یہ انھیں اپنی آستین میں

Marfat.com

رکھ لیتے اس لیے انکو صاحب نعلین کہا جاتا ہے۔

﴿۱۶۷۲﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ ہے۔

﴿۱۶۷۳﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا خطاب فارس اسلام فاتح ایران بھی ہے۔ سب سے پہلے راہ خدا میں انھوں نے تیر چلایا تھا اور سب سے پہلے انھوں نے دشمن اسلام کو جہنم رسید کیا تھا۔ عشرہ مبشرہ میں سب کے بعد یہ واصل بحق ہوئے۔

﴿۱۶۷۴﴾ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنہا کو اسلام قبول کرنے کے جرم میں ابو جہل نے شہید کر دیا۔ یہ اسلام کی پہلی شہیدہ ہیں۔

﴿۱۶۷۵﴾ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کم سن صحابہ میں سے ہیں۔ وصال رسول ﷺ کے وقت پانچ برس کے تھے ان کو یہ شرف حاصل تھا کہ حضور اقدس ﷺ نے ان کے منہ میں کلی فرمائی تھی۔

﴿۱۶۷۶﴾ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ وہ صحابی رسول ہیں جن سے بھیڑیے نے کلام کیا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی نشاندہی کی تھی۔

﴿۱۶۷۷﴾ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ وہ فخر روزگار صحابی ہیں جنھیں ابتداء ہجرت سے ایک ماہ تک میزبان دو عالم ﷺ کی میزبانی کی سعادت حاصل ہوئی۔ ان کا تعلق قبیلہ بنی نجار سے تھا۔ جس میں حضور ﷺ کے دادا حضرت عبد المطلب کی ننہال تھی۔

Marfat.com

﴿۱۶۷۸﴾ حضرت سلمان کی کنیت ابو عبداللہ ہے ایران کے شہر اصفہان کے مضافات میں بستی ہاجن کے رہنے والے تھے۔ دین کی تلاش میں پھرتے تھے۔ چودہ جگہ فروخت ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ پہنچ گئے۔ ساڑھے تین سو سال کی عمر پائی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تابعی اور رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں سے آپ نے حضور ﷺ کے اوصاف کریمہ سنے تو آپ کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے تھے۔

﴿۱۶۷۹﴾ سیدنا عباد رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت لبابہ بنت حارث ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ کے بعد سب سے پہلے عورتوں میں ایمان لائیں۔ عبداللہ بن عباس اور فضل ابن عباس جیسے شہزادوں کی ماں ہیں۔

﴿۱۶۸۰﴾ حضرت معاذ بن عفرہ نے ابو جہل کو واصل بجہنم کیا اس وقت حضرت معاذ کی عمر گیارہ سال کی تھی

﴿۱۶۸۱﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ کو برا نہ کہو کیونکہ ان کا سوا سیر جو خیرات کرنا تمھارے پہاڑ بھر سونا خیرات کرنے سے افضل ہے۔

﴿۱۶۸۲﴾ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر کسی ضرورت سے کچھ شہداء کی قبریں اکھیڑنے اور ان کے اجسام منتقل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہم نے ان کی لاشیں نکالیں تو تازہ تھیں حتیٰ کہ ایک شہید کی انگلی میں پھاوڑا لگ گیا تو اس سے خون جاری ہو گیا۔

Marfat.com

﴿۱۶۸۳﴾ حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے کبھی کوئی چیز جمع نہ فرمائی کسی نے پوچھا کہ آپ اپنی اولاد کے لیے کیا چھوڑیں گے فرمایا کہ میری اولاد صالح ہوئی تو رب تعالیٰ ان کا وارث ہے اور اگر وہ مجرم ہوئے تو میں مجرموں کا مددگار کیوں بنوں۔

﴿۱۶۸۴﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

﴿۱۶۸۵﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ اگر کسی کو خلیفہ بناتے تو کسے بناتے؟ فرمایا ابو بکر کو۔ دریافت کیا گیا ان کے بعد؟ فرمایا عمر کو۔ دریافت کیا گیا ان کے بعد؟ فرمایا ابو عبیدہ بن جراح کو۔

﴿۱۶۸۶﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اسلام لانے میں تیسرا آدمی ہوں۔ جس روز میں مسلمان ہوا اس سے پہلے کوئی مسلمان نہیں ہوا تھا اور اسی دن مجھ سے پہلے دو شخص مسلمان ہوئے تھے۔

﴿۱۶۸۷﴾ حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا خدا تمھارے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کرے انھوں نے امہات المومنین کو ایک باغ دیا تھا جو چالیس ہزار میں فروخت کیا گیا۔

﴿۱۶۸۸﴾ حضرت ابو عبیدہ بن جراح کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خالد ابن ولید قبیلہ کا اچھا جوان ہے اور اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

﴿۱۶۸۹﴾ اصحاب بدر میں سے سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی

Marfat.com

حضرت ابواسید بن مالک بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿۱۶۹۰﴾ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا اصل نام خالد ہے۔ آپ زید انصاری خزرجی کے فرزند تھے۔

﴿۱۶۹۱﴾ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ نے ۶۳ سال کی عمر میں دمشق میں باب الصغیر کے قریب وفات پائی وہیں دفن ہوئے۔

﴿۱۶۹۲﴾ حضرت تمیم داری نصرانی تھے۔ سن ۹ ہجری میں ایمان لائے۔ ایک رکعت میں کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے۔ کبھی کبھی ایک آیت کو صبح تک بار بار پڑھتے رہتے تھے۔ ایک رات سوتے رہ گئے' تہجد کے لیے آنکھ نہ کھلی اس کے عوض ایک سال تک رات کا سونا ترک کر دیا۔ ساری رات عبادت کرتے رہتے تھے۔ یہی وہ شخص ہیں جنھوں نے مسجد نبوی میں اولاً چراغ روشن کیا تھا۔

﴿۱۶۹۳﴾ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اہل بدر میں سے تمام شاعروں میں بڑے شاعر تھے۔ آپ کی عمر ایک سو بیس سال ہوئی۔ ساٹھ سال زمانہ جاہلیت میں گذارے اور ساٹھ سال زمانہ اسلام میں۔

﴿۱۶۹۴﴾ صحابہ کرام کے حالات: میں سب سے پہلی کتاب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۵۶ھ) نے لکھی جس کا نام اسماء الصحابہ تھا۔

﴿۱۶۹۵﴾ حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن ستر ہزار فرشتے اویس قرنی کی شکل وصورت پر پیدا کرے گا تاکہ ان میں اویس بھی رہے اور عرصات سے بہشت میں جائے۔ حق تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہ

Marfat.com

پہچانے کہ اویس کون ہے۔

﴿۱۶۹۶﴾ اصحاب صفہ کے پاس کبھی دو کپڑے جمع نہیں ہوئے۔ کرتا ہے تو تہبند نہیں۔ وہ مسجد نبوی میں جھکے جھکے داخل ہوتے تھے تاکہ ستر نہ کھلنے پائے۔

﴿۱۶۹۷﴾ حضرت طلحہ ابن عبد اللہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں۔ جنگ احد میں حضور اکرم ﷺ کی ڈھال بنے اور ۲۴ زخم کھائے۔ آپ کے جسم پر کل ۷۵ زخم تھے جو مختلف غزوات میں کھائے تھے۔

﴿۱۶۹۸﴾ آنحضرت ﷺ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے نعلین پاک میں دو تسمے تھے اور ایک تسمہ لگانے والے پہلے شخص حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

﴿۱۶۹۹﴾ حضور اکرم ﷺ کے غلام سفینہ پر شیر نے حملہ کرنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ ام السائب (شیر) میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو وہ شیر پالتو کتے کی طرح دم ہلا کر آپ کے آگے آگے چلنے لگا۔

﴿۱۷۰۰﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراھیم اور لوط علیھما السلام کے بعد عثمان پہلے ہیں جنھوں نے بی بی کے ہمراہ ہجرت کی ہے۔

﴿۱۷۰۱﴾ حضرت عبد اللہ ذوالبجادین کا قدیم نام عبد العزیٰ تھا مدینے سے منزل دو منزل کے فاصلے پر کسی گاؤں میں رہتے تھے۔ لڑکپن میں اسلام کی آواز کانوں میں پڑی۔ جائداد پر چچا کا قبضہ تھا۔ دیدار رسول ﷺ کا شوق عبد اللہ کو بے چین کیے رہتا تھا۔ چچا سے خدمت نبوی میں حاضری کی اجازت چاہی مگر چچا نے

Marfat.com

خوب مارا پھر ننگا کر کے گھر سے نکال دیا۔ اسی حالت عریانی میں ماں کے پاس آئے ماں نے ایک کمبل دیا جس کے دو ٹکڑے کر کے ایک سے ستر پوشی کی اور ایک بدن پر ڈال لیا۔ اسی حالت میں مدینہ پہنچے۔ بیعت اسلام اور شوق شہادت ظاہر کیا۔ اس دن سے ان کا نام عبد اللہ اور لقب ذوالبجادین (کمبل کے دو ٹکڑوں والا) رکھا گیا۔ یہ اصحاب صفہ میں شامل ہوگئے۔ سفر تبوک میں عبد اللہ بھی مجاہدین میں شامل تھے اور حضور اکرم ﷺ سے شہادت حاصل ہونے کی دعا کرنے کی درخاست کی۔ حضور نے فرمایا اگر تمھیں راستے میں ہی موت آجائے تب بھی تم شہیدوں میں شامل ہو جاؤ گے۔ لشکر روانہ ہوا۔ راستے ہی میں عبد اللہ کو تیز بخار آیا جس سے انھوں نے وفات پائی۔ وقت وفات حضور انور ﷺ سرہانے موجود تھے۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ عبد اللہ کی تکفین کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر مبارک عنایت فرمائی تھی۔ اجلۂ صحابہ نے قبر کھودی۔ قبر تیار ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ خود قبر میں اترے اور تھوڑی دیر کے لیے لیٹ گئے۔ پھر اٹھ کر کہا لاؤ اپنے بھائی کو۔ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اس مبارک اور سراپا ناز کے لاشے کو سہارا دے کر اتارا۔ حضور ﷺ نے فرمایا عبد اللہ عام مردوں جیسا نہیں ہے اسے دھیرے دھیرے ادب سے اتارو۔ بلال ہات میں مشعل لیے کھڑے تھے اس لیے کہ تدفین رات کے وقت عمل میں آئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس ہمہ تن فدا کے جسد خاکی کو اپنی گود میں لے کر اتارا۔ زمین پر لٹا کر ماتھے پر بوسہ دیا اور فرمایا آج شام تک

Marfat.com

مرنے والے سے میں راضی رہا ہوں الٰہی تو بھی راضی رہنا۔

﴿۱۷۱۲﴾ صحابہ کرام کی تعداد حیات نبوی کے آخری سال حجۃ الوداع میں تقریباً ایک لاکھ تھی۔ ان میں گیارہ ہزار آدمی ایسے تھے جن کے نام و نشان آج تحریری صورت میں تاریخ کے اوراق میں اس لیے موجود ہیں کہ یہ لوگ وہ ہیں جن میں ہر ایک نے کم و بیش آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال و واقعات میں سے کچھ نہ کچھ حصہ دوسروں تک پہنچایا ہے۔

﴿۱۷۱۳﴾ شام میں وفات پانے والے آخری صحابی حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ ہیں۔ انھوں نے سن ۸۶ ہجری میں وفات پائی۔ مصر میں وفات پانے والے آخری صحابی حضرت عبداللہ ابو حارث بن جزاء تھے۔ سال وفات سن ۸۶ ہجری ہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کوفہ میں وفات پانے والے آخری صحابی تھے۔ آپ کا سال رحلت سن ۸۷ ہجری ہے۔ مدینہ میں سب سے آخری صحابی السائب بن یزید تھے جنھوں نے سن ۹۱ ہجری میں وفات پائی۔ بصرہ میں وفات پانے والے آخری صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تھے ان کا سال وفات ۹۳ ہجری ہے۔

﴿۱۷۱۴﴾ ورقہ بن نوفل ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے چچازاد بھائی تھے۔ کہتے ہیں کہ ورقہ آنحضرت ﷺ کی دعوت شروع ہونے سے پہلے رحلت کر گئے تھے۔ واقدی کا خیال ہے کہ وہ زندہ رہے اور ملک شام سے لوٹتے وقت راہ میں شہید ہوئے۔ ایک حدیث میں ہے کہ میں نے ورقہ کو بہشت میں

Marfat.com

دیکھا سفید ریشمی کپڑے پہنے ہوئے کیونکہ وہ مجھ پر ایمان لے آئے تھے۔

﴿۱۷۱۵﴾ مشہور ہے کہ عرب کے چالاک چار ہیں: حضرت امیر معاویہ' حضرت عمرو بن عاص حضرت مغیرہ اور زیاد بن ابیہ۔

﴿۱۷۱۶﴾ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ جنھیں طلسم ہوشربا جیسی خرافات سے بھری کتابوں میں عمرو عیار کہا گیا ہے' عرب کے مشہور بہادروں میں سے تھے۔ یہ غزوہ بدر واحد میں مشرکین کے ساتھ تھے مگر غزوہ احد کے اختتام پر جب مشرکین واپس ہو رہے تھے ان کے دل میں نور اسلام چمکا اور یہ ایمان لے آئے۔ سن چھ ہجری میں نجاشی بادشاہ حبشہ کے نام یہی دعوت اسلام لے کر گئے تھے۔ حضرت امیر معاویہ کے عہد حکومت میں سن ساٹھ ہجری میں وصال فرمایا۔ ان سے بیس احادیث مروی ہیں۔

﴿۱۷۱۷﴾ حضرت جرہد بن زراح بن عدی رضی اللہ عنہ مدنی صحابی ہیں اصحاب صفہ میں سے تھے۔ ان کے پاس حضور ﷺ بیٹھے بھی ہیں۔ ایک بار یہ بائیں ہات سے کھانا کھا رہے تھے حضور اقدس ﷺ نے دیکھا تو فرمایا دائیں ہات سے کھا۔ انھوں نے عرض کیا اس میں تکلیف ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کے ہات پر دم فرمایا پھر اس ہات میں زندگی پھر کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ یزید کے تسلط کے زمانے میں مدینہ منورہ میں وصال فرمایا۔

﴿۱۷۱۸﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام حالت کفر میں عبد الشمس اور اسلام میں عبد الرحمن ابن صخر دوسی ہے۔ خیبر کے سال اسلام لائے۔ چار

Marfat.com

سال سفر و حضر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ سائے کی طرح رہے۔ آپ کو بلی بہت پیاری تھی۔ ایک بار آستین میں بلی لیے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم ابوہریرہ یعنی بلیوں والے ہو۔ مدینہ منورہ میں ۵۷ھ میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

﴿۱۷۱۹﴾ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کاتب وحی رہے ہیں ان چھ صحابہ میں سے ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے زمانہ پاک میں حافظ قرآن تھے اور حضور اقدس ﷺ نے آپکی کنیت ابولمنذر رکھی تھی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ابوالطفیل۔ آنحضرت ﷺ آپ کو سید الانصار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سید المسلمین کہتے تھے۔ خلافت فاروقی میں ۱۹ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

﴿۱۷۲۰﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دعا مانگتے کہ خدایا مجھے سن ساٹھ ہجری کے فتنوں اور لونڈوں کی حکومت سے پناہ دینا۔ چنانچہ ۶۰ھ میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور یزید پلید تخت نشین ہوا۔ حضرت ابوہریرہ کی دعا اس طرح قبول ہوئی کہ امیر معاویہ کی وفات سے ایک سال پہلے انتقال فرمایا۔

﴿۱۷۲۱﴾ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا نام خالد ابن زید ہے۔ انصاری اور خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ تمام غزوات میں حضور انور ﷺ کیساتھ رہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ہجرت کے دن سب سے پہلے انھیں

Marfat.com

کے گھر قیام فرمایا۔ صحابہ میں اختلاف کے وقت حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ تمام جنگوں میں شریک رہے۔ یزید بن معاویہ کی سرکردگی میں جو روم پر جہاد ہوئے ان میں آپ غازیانہ شان سے شامل تھے۔ قسطنطنیہ پر حملے کے وقت بیمار ہوگئے۔ وصیت کی کہ اس جہاد میں میری میت اپنے ساتھ رکھنا اور جن قسطنطنیہ فتح ہو جائے تو مجاہدین کے قدموں کے نیچے مجھے دفن کر دینا۔ چنانچہ آپ قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے دفن ہیں آپ کی قبر مبارک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

﴿۱۷۲۲﴾ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا نام حارث ابن ربعیؓ یا ابن نعمان ہے۔ انصاری ظفری ہیں۔ بیعت عقبہ اور تمام غزوات میں شامل رہے۔ بدر یا احد میں آپ کی آنکھ نکل پڑی تھی۔ حضور ﷺ نے اسی جگہ ٹکا کر اپنا لعاب شریف لگا دیا تو وہ آنکھ دوسری سے زیادہ روشن ہوگئی۔ حضرت ابو سعید خدری کے ماں شریک بھائی ہیں۔ ستر سال کی عمر میں سنہ ۵۴ھ مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

﴿۱۷۲۳﴾ حضور انور ﷺ کے ایک صحابی تھے ہُلب' ان کا نام یزید یا سلامہ ابن عدی تھا۔ ان کے سر پر بال نہ تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے سر پر پھیرا فوراً بال اگ آئے۔ اس لیے آپ کا لقب ہلب ہوا یعنی بالوں والا۔

﴿۱۷۲۴﴾ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ صحابی قرشی عدوی ہیں۔ بڑے بہادر جنگجو مجاہد ہیں۔ قریش کے سواروں میں آپکو ایک ہزار سواروں کے

Marfat.com

برابر مانا جاتا تھا۔ ایک بار حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین ہزار سواروں کی کمک مانگی تو آپ نے تین شخص بھیجے: حضرت خارجہ ' حضرت زبیر بن عوام ' مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم۔ آپ ۴۰ھ میں خوارج کے ہاتھوں حضرت عمرو ابن عاص کے دھوکے میں قتل ہوئے کہ خوارج نے امیر معاویہ ' مولا علی اور عمرو بن عاص کے قتل کی سازش رچی تھی تو مولا علی شہید کر دیے گئے۔ عمرو بن عاص کے دھوکے میں حضرت خارجہ شہید کر دیے گئے اور امیر معاویہ بچ گئے۔

﴿۱۷۲۵﴾ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری مرض میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بلایا اور وصیت فرمائی کہ اے علی جب میری وفات ہو جائے تو مجھے اپنے ہاتوں سے غسل دینا کیونکہ تم نے ان ہاتوں سے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا ہے پھر مجھے میرے پرانے کپڑوں میں کفن دے کر اس حجرہ شریف کے سامنے رکھ دینا جس میں حضور کا مزار اقدس ہے پھر اگر بغیر کنجیوں کے قفل خود بخود کھل جائے تب تو اندر دفن کرنا ورنہ عم مسلمانوں کے قبرستان میں لے جا کر دفن کر دینا۔ (سیرۃ الصالحین)

﴿۱۷۲۶﴾ ایک صحابی نے سرکار دو عالم ﷺ کے زمانے میں ایک پہاڑ کی غار میں گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ حضور ﷺ نے چند روز بعد صحابہ کرام سے دریافت فرمایا کہ وہ کیوں غیر حاضر ہے؟ لوگوں نے واقعہ عرض کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ان کو بلا لاؤ۔ جب وہ حاضر ہوئے تو ان سے گوشہ نشینی کا سبب پوچھا۔

Marfat.com

انھوں نے عرض کیا کہ لوگوں کی صحبت عبادت میں خلل ڈالتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی صحبت میں رہ کر مشقتیں برداشت کرنا ساٹھ سال کی تنہائی کی عبادت سے افضل ہے۔ (تفسیر عزیزی)

﴿۱۷۲۷﴾ ایک بار حضور ﷺ نے صحابہ کرام کی جماعت میں وعظ فرمایا جس میں قیامت، دوزخ اور عذاب الٰہی کا ذکر بلیغ کیا۔ حضرات صحابہ کرام کے دلوں پر بہت اثر ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ کے گھر میں دس صحابہ جمع ہوئے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت ابو ذر غفاری، حضرت مولیٰ ابن حذیفہ، حضرت عبد اللہ ابن عمر، حضرت مقداد بن اسود، حضرت سلمان فارسی، حضرت معقل ابن مقرن اور خود حضرت عثمان ابن مظعون صاحب خانہ۔ ان بزرگوں نے تارک الدنیا ہو جانے کا عہد کیا اور وعدہ کیا کہ ہم ہمیشہ دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو نوافل ادا کریں گے۔ بستروں پر نہ سوئیں گے گوشت چربی وغیرہ اچھے کھانے نہ کھائیں گے عورتوں سے نکاح نہ کریں گے اور جو شادی شدہ ہیں وہ اپنی بیویوں کے پاس نہ جائیں گے، ٹاٹ پہنیں گے خانہ بدوش ہو کر زمین میں مسافرانہ زندگی بسر کریں گے حتیٰ کہ بعض صحابہ نے کہا کہ ہم خصی ہو جائیں گے تاکہ عورتوں کے لائق ہی نہ رہیں کیونکہ گناہوں کی جڑ دنیا ہے، نہ دنیا سے تعلق رکھیں گے نہ گناہ ہوں گے۔ یہ خبر حضور ﷺ کو پہنچی حضور انور ﷺ حضرت عثمان بن مظعون کے گھر تشریف لے گئے مگر وہاں کسی کو نہ پایا۔ حضور

Marfat.com

نے حضرت عثمان کی بیوی ام حکیم سے پوچھا کہ کیا یہ خبر سچ ہے کہ ان لوگوں نے یہ عہد و پیمان کیے ہیں ام حکیم نے نہایت حکیمانہ انداز میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر عثمان نے حضور کو یہ خبر دی ہے تو سچ ہے۔ کچھ دیر بعد حضرت عثمان حاضر خدمت ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا۔ انھوں نے اقرار کیا اور عرض کیا کہ ہم نے نیت خیر سے یہ ارادہ کیا ہے تاکہ گناہوں سے بچے رہیں اور ناراضی الٰہی کے مستحق نہ بنیں۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے رب نے ترک دنیا کا حکم نہیں دیا۔ روزے بھی رکھو افطار بھی کرو رات کو سوؤ بھی نوافل بھی پڑھو۔ میں تم کو عیسائیت کی تعلیم دینے نہیں آیا۔ دیکھو میں نے نکاح بھی کیا گوشت بھی کھاتا ہوں دنیا میں مشغلہ بھی رکھتا ہوں یہ میری سنت ہے جو میری سنت سے منہ موڑے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ تم پر اپنی جان کا بھی حق ہے اور اپنی بیوی بچوں کا بھی۔

﴿۱۷۲۹﴾ ایک بار اقرع ابن حابس تمیمی اور عینیہ ابن حصن فزاری وغیرھم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے انھوں نے حضور انور ﷺ کو حضرت بلال' حضرت صہیب' حضرت عمار اور حضرت خباب وغیرھم فقراء صحابہ کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا اور ان سے باتیں کرتا ہوا پایا۔ ان کی مفلسی کا یہ عالم تھا کہ ان میں سے اکثر کے بدن پر صرف ایک کمبل تھا ان لوگوں نے ان حضرات کو حقارت سے دیکھا اور حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو ان فقراء کے ساتھ بیٹھنے میں شرم آتی ہے لوگ ہم کو ان کے ساتھ بیٹھا دیکھیں گے

Marfat.com

توہمیں کیا کہیں گے آپ ان کو اپنے پاس سے ہٹادیں تو ہم آپ کے پاس بیٹھا کریں۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کی یہ درخواست رد کر دی تب حضور انور ﷺ کی تائید میں آیت کریمہ اتری: اور نہ نکالو ان لوگوں کو جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اور اس کی رضا چاہتے ہیں تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمھارے حساب سے کچھ نہیں پھر تم انھیں دور کرو۔ تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ اس پر وہ کفار بولے کہ اچھا آپ ان کو نکالیں نہیں بلکہ ایک خاص وقت ہمارے لیے مخصوص فرمادیں جس میں صرف ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کا وعظ سنا کریں کوئی فقیر غریب اس وقت یہاں نہ ہوا کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار سے عرض کیا کہ حضور اس میں حرج نہیں ابھی ان میں غرور و نخوت ہے ممکن ہے کہ حضور کی صحبت سے یہ ایمان قبول کر لیں اور بعد میں ان کے قول سے یہ غرور نکل جائے۔ تبلیغ دین کے لیے یہ منظور فرمانے میں حرج نہیں۔ حضور انور ﷺ نے قبول فرمالیا یہ کفار بولے کہ حضور ہم کو اس وعدے کی تحریر دیدی جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کاغذ قلم اور دوات لے کر لکھنے کے لیے حاضر ہوئے مگر جب قرآن کی مذکورہ آیت اتری تو حضور انور ﷺ نے وہ کاغذ وغیرہ پھکوادیے اور حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اس اصرار سے توبہ کی پھر حضور اقدس ﷺ کا دستور یہ رہا کہ حضور جب تک باہر رہتے ہم حضور انور ﷺ کے بالکل قریب بیٹھتے اور حضور ہم سے فرمایا کرتے کہ میری زندگی اور موت تمھارے ساتھ ہے۔

Marfat.com

﴿۱۷۳۰﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قبل از اسلام بہت بڑے تاجر تھے۔ آپ ایک مرتبہ ملک شام گئے تو وہاں ایک خواب دیکھا کہ چاند اور سورج آسمان سے نیچے اتر آئے ہیں اور دونوں حضرت ابو بکر کی گود میں داخل ہو گئے ہیں۔ حضرت ابو بکر نے دونوں کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا اور اپنی چادر مبارک اوپر ڈال دی۔ صبح آپ بیدار ہوئے تو اس عجیب و غریب خواب کی تعبیر پوچھنے ایک راہب کے پاس گئے۔ اس راہب نے سارا خواب سن کر پوچھا آپ کا نام کیا ہے کہاں کے رہنے والے ہیں اور کون سے قبیلہ کے ہیں۔ فرمایا میرا نام ابو بکر ہے مکہ کا رہنے والا ہوں اور بنی ہاشم سے ہوں۔ راہب نے پوچھا اور کام کیا کرتے ہیں۔ فرمایا تجارت کرتا ہوں۔ راہب نے کہا مبارک ہو۔ مکہ سے اور قبیلہ بنی ہاشم سے نبی آخر الزماں کا ظہور ہونے والا ہے اگر یہ پاک نبی نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کو پیدا نہ فرماتا۔ اور ساری کائنات بھی ظاہر نہ ہوتی اور جملہ انبیاء کرام بھی پیدا نہ ہوتے۔ وہ نبی پاک رسولوں کے سردار ہوں گے اور سب انھیں محمد الامین کے نام سے یاد کریں گے۔ اے ابو بکر اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم اس کے دین میں داخل ہو گے اور اس کے اولین وزیر بنو گے اور اس کے خلیفہ ہو گے۔ حضرت صدیق اکبر یہ تعبیر سن کر بڑے متاثر ہوئے اور دل پر رقت طاری ہوئی اور حضور ﷺ سے ملاقات کا شوق غالب ہوا اور فوراً مکہ واپس آئے۔ حضور کو دیکھ کر دل باغ باغ ہو گیا۔ حضور بھی ابو بکر کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا ابو بکر جلدی کلمہ پڑھو اور میرے دین میں آ جاؤ۔ صدیق اکبر

Marfat.com

نے عرض کیا حضور میں کیا کوئی معجزہ دیکھ سکتا ہوں حضور نے مسکرا کر فرمایا ملک شام میں جو خواب دیکھ کر آئے ہو اور راہب نے جو تعبیر سنائی تھی وہ میرا معجزہ ہی تو ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فوراً کلمہ پڑھ کر ایمان لائے۔ (نزہتہ المجالس)

....

Marfat.com

پندرھواں باب

آثار قیامت اور برزخ

﴿۱۷۳۱﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن دوزخ کو ساتویں زمین کے نیچے سے اس حالت میں لایا جائیگا کہ اس کے اردگرد فرشتوں کی ستر صفیں ہوں گی ہر صف کی تعداد جن وانسان کی تعداد سے ستر ہزار گنا زیادہ ہو گی۔ فرشتے اس کی لگامیں کھینچتے ہوں گے۔ جہنم کے چار پاؤں ہوں گے ایک سے دوسرے پاؤں میں لاکھ برس کا فاصلہ ہو گا اور تیس ہزار سر ہوں گے ہر سر میں تیس ہزار منہ' ہر منہ میں تیس ہزار دانت' ہر دانت تیس ہزار مرتبہ کوہ احد سے بڑا اور ہر منہ میں دو ہونٹ ہر ہونٹ کا عرض دنیا کے برابر ہو گا ہر ہونٹ میں لوہے کی ایک زنجیر ہر زنجیر میں ستر ہزار حلقے ہوں گے ہر حلقے کو بکثرت فرشتے تھامے ہوئے ہوں گے۔ اس حالت میں جہنم کو عرش کے بائیں طرف لا کر رکھیں گے۔ (دقائق الاخبار)

﴿۱۷۳۲﴾ ابن ابی شیبہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ دوزخی ایک دن میں ستر ہزار بار جلایا جائے گا اور جب اس کا چمڑا گل سڑ کر گر پڑے گا تو وہ پھر ویسا ہی کر دیا جائے گا۔ (درِ منثور)

﴿۱۷۳۳﴾ روایات میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت

Marfat.com

مریم اور فرعون کی بی بی حضرت آسیہ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں گی۔

﴿۱۷۳۴﴾ حدیث میں ہے کہ میثاق ازل کا عہد نامہ سنگ اسود میں محفوظ ہے۔ سنگ اسود خانہ کعبہ میں نصب ہے کل قیامت کے دن یہ پتھر اس طرح آئے گا کہ اس کے آنکھیں زبان منہ وغیرہ سب کچھ ہوگا۔

﴿۱۷۳۵﴾ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ پہلی غذا اہل جنت کی جگر گوشہ مچھلی کا ہوگا کہ اس کے کباب جنتیوں کو کھلائے جائیں گے۔

﴿۱۷۳۶﴾ مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسب مرتبہ مختلف مقامات میں رہتی ہے۔ بعض کی قبر پر' بعض کی چاہ زمزم میں' بعض کی آسمان وزمین کے درمیان' بعض کی پہلے دوسرے ساتویں آسمان تک' بعض کی آسمانوں سے بھی بلند اور بعض کی روحیں زیر عرش قندیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں۔

﴿۱۷۳۷﴾ کافروں کی روحیں بعض کی مرگھٹ یا قبر پر' بعض کی چاہ برہوت میں 'جو یمن میں ایک نالہ ہے 'بعض کی پہلی دوسری ساتویں زمین تک' بعض کی اس کے بھی نیچے سجین میں۔

﴿۱۷۳۸﴾ دجال کی پیشانی پر ھذا کافر لکھا ہوا ہوگا اور اس کی ایک آنکھ کانی ہوگی۔

﴿۱۷۳۹﴾ قیامت کے قریب ایک دھواں مشرق سے مغرب تک چالیس روز تک چھایا رہے گا اس کے اثر سے مومنین پر زکام کی سی کیفیت طاری ہوگی اور کوفروں کو نشہ چڑھ جائے گا ان کے ناک کان اور منہ سے دھواں نکلے گا۔

Marfat.com

﴿۱۷۴۰﴾ دابۃ الارض مکہ میں صفا پہاڑی کے پاس سے نکلے گا اس کے پاس عصائے موسیٰ اور مہر سلیمانی ہوگی جس سے مومن کی پیشانی پر ھذا مومن اور کافر کے ماتھے پر ھذا کافر کی مہر لگائے گا۔

﴿۱۷۴۱﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ملک شام میں سفید منارہ کے قریب نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔

﴿۱۷۴۲﴾ روز محشر بعض لوگ بے ہات پاؤں کے قبروں سے نکلیں گے یہ ہمسایہ کو ستانے والے لوگ ہوں گے۔

﴿۱۷۴۳﴾ بعض لوگ سور کی صورت اٹھیں گے یہ نمازوں میں سستی کرنے والے لوگ ہوں گے۔

﴿۱۷۴۴﴾ بعض لوگ قبر سے خون تھوکتے ہوئے اٹھیں گے یہ لوگ خرید و فروخت میں جھوٹ بولنے والے ہونگے

﴿۱۷۴۵﴾ بعض لوگ قبروں سے سوجے پھولے اٹھیں گے یہ خدا سے نہ ڈرنے والے ہوں گے جو انسانوں کے خوف سے گناہوں کو چھپایا کرتے تھے اور اسی حالت میں مر گئے تھے۔

﴿۱۷۴۶﴾ بعض لوگ گدی اور گلا کٹے ہوئے نکلیں گے یہ جھوٹی گواہی دینے والے ہوں گے۔

﴿۱۷۴۷﴾ بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے منہ میں زبان نہ ہوگی اور منہ سے پیپ خون جاری ہوگا۔ یہ لوگ سچی گواہی کو چھپانے والے لوگ ہوں گے۔

Marfat.com

﴿۱۷۴۸﴾ بعض لوگ سر جھکائے قبروں سے نکلیں گے اور ان کے پاؤں سر پر رہیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو زنا کرتے کرتے بغیر توبہ کیے مر گئے تھے۔

﴿۱۷۴۹﴾ بعض لوگ قبر سے جذامی اور کوڑھی ہو کر اٹھیں گے یہ ماں باپ کے نافرمان لوگ ہوں گے۔

﴿۱۷۵۰﴾ بعض لوگ اس طرح اٹھیں گے کہ ان کے منہ کالے آنکھیں کرنجی اور پیٹ میں آگ بھری ہوئی ہو گی یہ وہ لوگ ہیں جو زبردستی سے ناحق یتیموں کا مال کھا جایا کرتے تھے۔

﴿۱۷۵۱﴾ ایسے لوگ قبروں سے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے یہ لوگ پل صراط سے کوندتی بجلی کی طرح گذر جائیں گے یہ نیک عمل کرنے والے' گناہوں سے بچنے والے' نماز کی حفاظت کرنے والے اور توبہ کے بعد مرنے والے لوگ ہوں گے۔

﴿۱۷۵۲﴾ بعض لوگ اس حال میں قبروں سے اٹھیں گے کہ ان کا دل بھی اندھا ہو گا اور آنکھیں بھی۔ دانت بیل کے سینگ کے برابر ہوں گے۔ ہونٹ سینے پر اور زبان پیٹ یا ران پر پڑی ہو گی۔ یہ شراب پینے والے لوگ ہوں گے۔

﴿۱۷۵۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ میں سود خوار سے زیادہ کسی پر عذاب نہ ہو گا۔

﴿۱۷۵۴﴾ رسول خدا ﷺ نے قیامت کی جو نشانیاں بیان فرمائی ہیں ان میں بازاروں کا مندہ' بارش میں کمی' سود خواری' حرامی بچوں کی کثرت' اہل

Marfat.com

دولت کی تعظیم، مسجدوں میں فاسقوں کا شوروغل، اور بروں کا اہل حق پر غلبہ شامل ہیں۔

﴿۱۷۵۵﴾ جب تک چار چیزوں کا سوال نہ ہو چکے گا بندہ خدا کے سامنے کھڑا رہے گا: پہلا عمر کا کہ کس چیز میں فنا کی۔ دوسرا جسم کا کہ کس مشغلہ میں بوڑھا ہوا۔ تیسرا علم کا کہ پڑھ کر کیا عمل کیا۔ اور چوتھا مال کا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

﴿۱۷۵۶﴾ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ علماء اور فقہاء سے نفرت کرنے لگیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ ان کو تین طرح کی بلاؤں میں گرفتار کرے گا: پہلی، کمائیوں میں برکت نہ رہے گی۔ دوسری، ان پر اللہ تعالیٰ ظالم حکمراں مسلط کردے گا اور تیسری، دنیا سے بے ایمان اٹھیں گے۔

﴿۱۷۵۷﴾ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں عالم کو عابد پر اتنی فضیلت ہے جتنی مجھے ایک ادنیٰ مسلمان پر۔

﴿۱۷۵۸﴾ قیامت کے دن علماء کی دواتوں کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اور روشنائی کا پلہ بھاری رہے گا۔

﴿۱۷۵۹﴾ حضور ﷺ کا قول ہے کہ تین طرح کے آدمیوں سے بچتے رہو: غافل علماء سے، خوشامدی فقراء سے اور جاہل صوفیوں سے۔

﴿۱۷۶۰﴾ حدیث میں ہے کہ دنیا چار چیزوں سے قائم ہے: علماء کے علم سے،

Marfat.com

امراء کے انصاف سے 'دولت مندوں کی سخاوت سے اور فقراء کی دعا سے۔

﴿۱۷۶۱﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ ان کے بادشاہ اور حاکم ظالم اور لالچی' علماء اور درویش ریاکار' تاجر سود خوار اور عورتیں بناؤ سنگھار میں مصروف رہنے والی ہوں گی۔

﴿۱۷۶۲﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود کھانے میں ۷۳ گناہ ہیں سب سے ادنیٰ درجہ کا گناہ یہ ہے گویا اس نے اپنی ماں کیساتھ زنا کیا۔

﴿۱۷۶۳﴾ رسول اکرم ﷺ کا قول ہے کہ تین چیزوں کی محافظت کرنے والا میرا سچا دوست اور ان کا ضائع کرنے والا میرا قطعی دشمن ہے وہ تین چیزیں ہیں نماز' روزہ اور غسل جنابت۔

﴿۱۷۶۴﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو جماعتوں میں جنگ عظیم رونما نہ ہو جائے حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک تقریباً تیس دجال کاذب دنیا میں نہ آ چکیں جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہو گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

﴿۱۷۶۵﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت اپنے خاوند کو اپنی زبان سے تکلیف دے گی قیامت کے دن اس کی زبان ستر ہات کی ہو کر گدی کے پیچھے لگ جائے گی۔

﴿۱۷۶۶﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو عورت خاوند کو اپنی زبان درازی کے باعث ستائے گی

Marfat.com

وہ خدا کی لعنت اس کے غضب اور تمام فرشتوں کی لعنت اور آدمیوں کی پھٹکار میں گرفتار رہے گی۔

﴿۱۷۶۷﴾ تین شخص دوزخ کی تہہ میں ڈالے جائیں گے پہلا مشرک دوسرا پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا اور تیسرا ماں باپ کا نافرمان۔

﴿۱۷۶۸﴾ دجال لعین شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہے گا پہلا دن ایک سال کا ہوگا اور دوسرا ایک ماہ کا تیسرا ایک ہفتے کا باقی دن جیسے ہوتے ہیں اسی قدر۔

﴿۱۷۶۹﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک جانور حریش نامی جو بچھو کی نسل سے ہے جہنم سے نکلے گا اس کا طول آسمان اور زمین کے فوصلے کی برابر اور عرض مشرق سے مغرب تک ہوگا۔ جبرئیل علیہ السلام پوچھیں گے اے حریش کہاں کا ارادہ ہے جواب دے گا میدان محشر کی طرف۔ جبرئیل پوچھیں گے تجھے کس کی تلاش ہے وہ کہے گا کہ پانچ طرح کے آدمیوں کی۔ ایک بے نمازی' دوسرا زکوٰۃ نہ دینے والا' تیسرا ماں باپ کا نافرمان' چوتھا شرابی اور پانچواں مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والا۔

﴿۱۷۷۰﴾ آخرت میں حقبہ کا حساب ہے ایک ایک حقبہ وہاں اتی اتی برس کا ہوگا ایک ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور ایک دن پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا۔ اس طرح ایک حقبہ حساب میں ایک سو چالیس کروڑ برس کا ہوتا ہے۔

﴿۱۷۷۱﴾ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ

Marfat.com

رسول خدا ﷺ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اسلام کا فقط نام اور دین کی فقط رسم اور قرآن کا فقط درس باقی رہ جائے گا۔ مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی مگر حقیقت میں ذکر الٰھی سے خالی ہوں گی۔ اس زمانے کے علماء سب سے زیادہ شریر ہوں گے فتنے انھیں سے نکل کر انھیں کی طرف رجوع کر جائیں گے اور یہ علامات قیامت ہیں۔

﴿۱۷۷۲﴾ محشر کے دن تمام مخلوق بیت المقدس کے متصل ایک مقام پر جمع ہوگی جس کا نام ساھرہ ہے۔

﴿۱۷۷۳﴾ بعض روایتوں میں ہے کہ عرصہ قیامت میں ایک سو بیس صفیں ہوں گی ہر صف کا طول چالیس ہزار برس اور عرض بیس ہزار برس کا ہوگا۔ ان میں مومنین کی تین صفیں ہونگی اور بقیہ کافروں کی۔

﴿۱۷۷۴﴾ روایت میں ہے کہ لوگ قبروں سے اٹھ کر چالیس برس تک اپنی اپنی جگہ کھڑے رہیں گے وہاں کھانا پینا بولنا بیٹھنا کچھ نہ ہوگا۔

﴿۱۷۷۵﴾ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو قبروں سے اٹھائے گا تو فرشتے مومنین کی قبروں پر آکر ان کے سروں کی مٹی پونچھیں گے اور سجدے میں جو اعضاء زمین پر لگتے ہیں ان کے علاوہ جسم کی مٹی جھاڑ دیں گے۔ پیشانیوں سے مٹی کا اثر زائل نہ ہوگا اس وقت ندا ہوگی کہ اے فرشتو یہ قبر کی مٹی نہیں ہے بلکہ سجدوں کی ہے ان کو چھوڑ دو تاکہ پل صراط سے گذر کر جنت میں داخل ہو جائیں اور دیکھنے والے سمجھ لیں کہ یہ میرے خادم اور

Marfat.com

بندے ہیں۔

﴿۱۷۷۶﴾ تلاش شفیع کے وقت انبیاء کرام ایک جگہ نہ ہوں گے 'الگ الگ مقامات پر ہوں گے۔ اس لیے ایک ہزار سال تک لوگ انھیں ڈھونڈتے پھریں گے۔ ایک ہزار سال کے بعد حضور ﷺ کا پتہ چلے گا تب حضور ﷺ کی خدمت میں طلب شفاعت کرتے ہوئے اپنی درخواست پیش کریں گے۔

﴿۱۷۷۷﴾ قیامت کے دن خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام کے مختلف جھنڈے ہوں گے مومن ان جھنڈوں کے نیچے رہیں گے۔ چنانچہ صدیقین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے' عادلین فاروقی جھنڈے تلے' تمام سخی داتا لوگ عثمانی جھنڈے تلے' تمام شھداء حیدری جھنڈے تلے' فقہاء حضرت معاذ بن جبل کے جھنڈے کے نیچے' تمام زاہدین حضرت ابوذر غفاری کے پرچم تلے' تمام فقراء و مساکین حضرت ابو درداء کے جھنڈے تلے' ہر قاری ابی بن کعب کے پرچم کے زیر سایہ' تمام مؤذن حضرت بلال کے جھنڈے تلے' اور تمام مظلومین سیدنا امام حسین کے پرچم تلے جمع ہوں گے۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین۔

﴿۱۷۷۸﴾ قیامت کے دن سارے مومن اور کافر ایک ہی جمع ہوں گے پھر چھانٹ کر دی جائے گی مومن عرش کے دائیں طرف اور کافر بائیں طرف رکھے جائیں گے۔

﴿۱۷۷۹﴾ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

Marfat.com

امت مصطفی علیہ السلام میں ہمیشہ تین سو ولی رہیں گے جن کے دل آدم علیہ السلام کے قلب پاک کی طرح ہوں گے اور چالیس قلب موسیٰ پر، سات قلب ابراھیم پر، پانچ قلب جبرئیل پر، تین قلب میکائیل پر، اور ایک قلب اسرافیل پر۔ علیھم الصلاۃ والسلام۔ جب اس ایک کی وفات ہو گی تو ان تین میں سے ایک یہاں قائم ہو جائے گا اور پانچوں میں سے ایک تین میں اور سات میں سے ایک پانچ میں اور چالیس میں سے ایک سات میں اور تین سو میں سے ایک چالیس میں اور عامۃ المسلمین میں سے ایک ان تین سو میں داخل ہو کر یہ گنتی پوری رکھیں گے۔ ان کے طفیل بلائیں دفع ہوتی رہیں گی۔

﴿۱۷۸۰﴾ روح البیان میں ہے کہ امت مصطفی علیہ السلام میں چالیس ابدال، سات امین، تین خلفاء اور ایک قطبِ عالم ہو گا۔

﴿۱۷۸۱﴾ حضور انور علیہ السلام نے فرمایا جنتیوں کی کل ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اسی صفیں میری امت کی اور باقی چالیس صفیں دوسری امتوں کی ہوں گی۔

﴿۱۷۸۲﴾ حدیث میں ہے کہ امت محمدیہ کے ستر ہزار شخص بغیر حساب و عذاب جنت میں جائیں گے جن میں ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار اس کے طفیلی ہوں گے۔

﴿۱۷۸۳﴾ دوزخ کی آگ نہ تو قلب مومن پر اثر کرے گی اور نہ اس کے اعضائے سجدہ پر۔

Marfat.com

﴿۱۷۸۴﴾ مومن کے گناہوں کا حساب بھی خفیہ لیا جائے گا۔ ذلت اور رسوائی کفار کے لیے مخصوص ہے۔

﴿۱۷۸۵﴾ کفار کے نادان' دیوانے جو نا سمجھی میں فوت ہو گئے دوزخ میں نہیں ڈالے جائیں گے۔

﴿۱۷۸۶﴾ بعض جانور جنت میں جائیں گے جیسے حضور ﷺ کا ناقہ' عیسیٰ علیہ السلام کا خچر' اصحاب کہف کا کتا وہ بھی جزا کے لیے نہیں بلکہ ان بزرگوں کے ساتھ رہنے اور خدمت کے صلے میں۔

﴿۱۷۸۷﴾ مومن جنات کی جزا یہ ہے کہ وہ دوزخ سے بچ جائیں۔ وہ مٹی کر دیے جائیں گے۔

﴿۱۷۸۸﴾ ایک بزرگ کا قول ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے پانچ سو برس بعد قیامت قائم ہو گی۔

﴿۱۷۸۹﴾ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ گذشتہ امتوں کے مقابلے میں میری امت کی مدت اتنی ہے جتنی عصر کے وقت سے غروب آفتاب کی مدت۔

﴿۱۷۹۰﴾ حضور ﷺ نے فرمایا کہ انسانی دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ ہم چھٹے ہزارے میں پیدا ہوئے ہیں۔

﴿۱۷۹۱﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) فتنے تمھارے سامنے اس طرح پیش کیے جائیں گے جس طرح چٹائی کا ایک ایک تنکا (کر کے تمھارے سامنے ڈال دیا جائے) یعنی کیے

Marfat.com

بعد دیگرے ہوتے رہیں گے۔ جو ان کو پی لے گا اس شخص کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جائے گا اور جو شخص اس سے انکار کرے گا اس کے قلب میں ایک سفید نقطہ پیدا ہو گا۔ لہذا اس زمانے میں لوگ دو قسم کے ہوں گے ایک وہ جن کے دل سفید پتھر کی مانند سفید ہوں گے اور دوسرے وہ جن کے دل مٹی کے سیاہ کوزے کی طرح ہونگے جس کو اوندھا کر دیا جائے۔ ان کو اچھائی کی تمیز نہ رہے گی۔ بری بات کو برا نہ سمجھیں گے بلکہ جو چیز ان کی خواہش کے مطابق ہو گی اسی کی پیروی کو اچھا خیال کریں گے۔

﴿۱۷۹۲﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قرب قیامت میں علم اٹھا لیا جائے گا اور طرح طرح کے فتنے ظاہر ہوں گے۔ بخل اور ہرج کی کثرت ہو گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا چیز ہے؟ فرمایا قتل کرنا یعنی قتل کثرت سے شروع ہو جائے گا۔

﴿۱۷۹۳﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول انور ﷺ نے فرمایا جب قاتل کے قتل کرنے اور مقتول کے قتل ہونے کی وجہ معلوم نہ ہو گی اسوقت دنیا فنا ہو گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر اسکی کیا صورت ہو گی۔ سرکار ﷺ نے فرمایا قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔

﴿۱۷۹۴﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے اماموں کا خوف ہے اور یہ بھی خوف ہے کہ جب میری امت میں تلوار اٹھ گئی تو قیامت تک پھر نیچے نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

﴿۱۷۹۵﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں خدا کی قسم یا تو میرے ہمراہی بھول گئے یا بھولے میں جان ڈالتے ہیں۔ حضور ﷺ نے انقضاء دنیا تک تقریباً تین سو فتنوں تک کا ذکر ہمارے سامنے بیان فرمایا تھا اگر ان فتنوں میں کسی فتنہ پرور شخص کا ذکر آیا تو حضور ﷺ نے اس کے تمام ہمراہیوں اور اس کے ماں باپ کا نام بتادیا تھا اور قبیلہ کا بھی پتہ دیا تھا۔

﴿۱۷۹۶﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوئی جب تک دو بڑی جماعتیں آپس میں جنگ نہ کریں ان دونوں کے درمیان میں بہت بڑی جنگ ہو گی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔ جب تک تیس کے قریب چھوٹے بڑے دجال جنکا یہ خیال ہوگا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں، نہ پیدا ہو جائیں اور جب تک علم نہ اٹھالیا جائے اور جب تک تم میں مال کی کی اتنی کثرت نہ ہو جائے کہ صدقہ دینے والے کو صدقہ قبول کرنے والا نہ ملے اور اس وقت تک قیامت قیامت نہ آئے گی جس وقت تک لوگ بلند عمارتیں نہ بنانے لگیں اور آدمی کسی کی قبر کے پاس سے گذرے تو یہ کہے کہ افسوس اس شخص کی جگہ میں ہوتا اور جب تک قیامت نہیں آئے گی کہ طلوع شمس مغرب سے نہ ہو جائے اور جب مغرب سے آفتاب طلوع کرے گا اور لوگ اس کی یہ حالت دیکھیں گے تو ایمان لائیں گے لیکن یہ وقت ایسا ہوگا کہ کسی ذات کو ایمان لانا مفید نہ ہوگا بشرطیکہ پہلے سے ایمان نہ لائے ہوں اور ایمان کی حالت میں کسی بھلائی کو حاصل نہ کیا ہو۔ لیکن پھر قیامت اتنی جلدی

Marfat.com

قائم ہو جائیگی کہ دو شخصوں نے کپڑا کھولا ہو گا لیکن نہ وہ اس کپڑے کو فروخت کر سکیں گے نہ تہہ کر سکیں گے کہ قیامت ہو جائے گی اور کسی نے اونٹنی کا دودھ دوہا ہو گا لیکن وہ اس کو پی نہ سکے گا کہ قیامت ہو جائے گی۔ اور کوئی شخص جانوروں کے حوض کو لیپتا ہو گا لیکن جانور کو پانی نہ پلا سکے گا کہ قیامت آجائیگی کسی شخص نے منہ میں ڈالنے کو لقمہ اٹھایا ہو گا لیکن وہ کھا نہ سکے گا کہ قیامت قائم ہو جائیگی۔

﴿۱۷۹۷﴾ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ایک چمڑے کے خیمے میں آرام فرما رہے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ قیامت سے پہلے چھ چیزیں شمار کر لینا ایک میری وفات پھر بیت المقدس کی فتح پھر لوگوں میں ایسی وبا کا پھیل جانا جیسے بکریوں میں پھیل جایا کرتی ہے پھر مال کا اس کثرت سے ہونا کہ اگر کسی شخص کو سو دینار بھی دیے جائیں تو وہ اس سے ناخوش ہو گا پھر ایسے فتنہ کا واقع ہونا جس سے عرب کا کوئی مکان خالی نہ رہے گا۔ پھر تم لوگوں میں اور رومیوں میں صلح ہو گی جس وقت وہ تمھارے پاس عذر کے واسطے آئیں گے تو اسی نشانوں کے نیچے ہوں گے ہر نشان کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

﴿۱۷۹۸﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول مقبول ﷺ نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے ایک یہ علامت ہے کہ علم اٹھالیا جائے گا جہل بہت کثرت سے ہو گا زنا اور شراب نوشی کی کثرت ہو گی مرد کم عورتیں زیادہ

Marfat.com

ہوں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کی حفاظت کرنے والا ایک مرد ہوگا۔

﴿۱۷۹۹﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرب قیامت اس وقت تک نہ ہوگا جب تک نہر فرات میں سے سونے کا پہاڑ نہ ظاہر ہو جائے اور اس خزانے پر آپس میں خونریزیاں شروع نہ ہو جائیں حتیٰ کہ سو آدمیوں میں سے ایک ہی باقی رہے اور ان میں سے ہر ایک شخص کا خیال ہو کہ میں حق پر ہوں، میں ہی حق پر ہوں۔

﴿۱۸۰۰﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت قائم ہو گی جب زمانہ چھوٹا ہو جائے گا یعنی ایک سال مہینے کی مانند ہوگا اور مہینہ ہفتہ کی مانند اور ہفتہ ایک دن کی مانند اور ایکدن ایک گھڑی کی طرح اور ایک گھڑی آگ بھڑکنے کی طرح۔

﴿۱۸۰۱﴾ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب غنیمت کو دولت خیال کیا جانے لگے اور امانت کو غنیمت شمار کیا جائے اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے اور علم کو دنیا کے واسطے حاصل کیا جائے اور مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور ماں کی نافرمانی اور اپنے دوست سے خلوص اور باپ سے دوری، مسجدوں میں خوب زور سے آوازیں نکلنا شروع ہو جائیں اور قوم کا سردار فاسق ہو جائے اور رذیل شخص چودھری بن جائے اور رقص و سرود اور شراب کی کثرت ہو اور اس امت کے آخری لوگ پہلے بزرگوں کو برا کہیں تو اس وقت ایک سرخ رنگ کی آندھی اور زلزلے اور زمین کے اندر دھنسنے اور صورتوں کے

Marfat.com

بگڑنے اور سنگ باری ہونے کا اور اس کے علاوہ بہت سی علامات کے پے در پے ہونے کا انتظار کرنا (کیونکہ پھر یہ علامات ایسی واقع ہوں گی) جیسے کوئی لڑی ٹوٹ جائے اور اس کے دانے پیہم گرنے لگیں۔

﴿۱۸۰۲﴾ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول مقبول ﷺ نے فرمایا سب سے پہلی جو نشانی قیامت کی ہو گی وہ مغرب سے آفتاب کا نکلنا ہے۔ پھر چاشت کے وقت دابۃ الارض کا نکلنا۔ اور جو علامت پہلے ہوتی جائے گی اس کی بہن بھی اس کے پیچھے قریب ہوتی جائیگی۔

﴿۱۸۰۳﴾ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول مقبول ﷺ نے فرمایا تم کو معلوم ہے کہ جب آفتاب، غروب ہوتا ہے تو کہاں جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ عرش کے قریب جا کر سجدہ کرتا ہے اور پھر طلوع ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے اور اس کو اجازت دی جاتی ہے۔ عنقریب اینا وقت بھی آنے والا ہے کہ سجدہ کرے اور سجدہ قبول نہ ہو' اجازت کا خواہاں ہو اور اجازت نہ دی جائے بلکہ حکم ہو کہ جا' جہاں سے تو آیا ہے ادھر ہی کو پلٹ جا۔ لہذا مغرب کی جانب سے طلوع کرے گا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والشمس تجری لمستقر لها ۔ فرمایا کہ آفتاب کا استقرار عرش کے نیچے ہے۔

﴿۱۸۰۴﴾ حدیث شریف میں ہے کہ مسیح دجال دہنی آنکھ سے کانا ہو گا اور پیشانی پر ک۔ف۔ر۔ لکھا ہو گا۔

Marfat.com

﴿۱۸۰۵﴾حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا دجال بائیں آنکھ سے کانا ہے اس کے بال گھنگھریالے ہیں اس کے ہمراہ آگ ہے اور باغ ہے۔جو آگ ہے حقیقتاً وہ جنت ہے اور جو باغ ہے وہ حقیقت میں آگ ہے۔

﴿۱۸۰۶﴾رسول اللہ ﷺ نے ایک بار دجال کا ذکر کرتے ہوئے صحابہ کرام کو ہدایت فرمائی کہ تم میں سے جس شخص کو دجال کا زمانہ میسر آئے تو سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھ کر پھونکے۔

﴿۱۸۰۷﴾رسول خدا ﷺ نے فرمایا دجال کا خروج شام اور عراق کے ایک راستے میں ہوگا وہ دائیں بائیں فساد کرتا پھرے گا اللہ کے بندو تم ثابت قدم رہنا صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ وہ زمین میں کبتک رہے گا ارشاد فرمایا چالیس روز تک۔ایک دن ایک سال کا ہوگا اور ایک روز ایک ماہ کا اور ایک دن ایک ہفتے کا اور باقی ایام اپنے معمولی طریقے پر ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ جو دن ایک سال کے برابر ہوگا اس میں ہمیں ایک روز کی نماز کافی ہوگی۔فرمایا نہیں اس میں اندازہ کرکے پڑھنا۔عرض کیا یارسول اللہ اس کا زمین میں چلنا پھرنا کس صورت میں ہوگا۔حضور نے فرمایا اس بارش کی طرح جس کو ہوا اڑا کر لاتی ہے وہ ایک قوم کے پاس آکر ان کو اپنی عبادت کی طرف بلائے گا یہ لوگ اس کے قول پر ایمان لے آئیں گے تب وہ آسمان سے کہے گا کہ پانی برسا وہ پانی برسائیگا اور زمین اس کے حکم سے اگائے گی اس وقت ان کے مویشی خوب موٹے تازے کوکھیں بھرے ہوئے موٹے موٹے تھنوں والے ہوکر آئیں گے۔ پھر وہ ایک قوم کے

Marfat.com

پاس آئے گا لیکن وہ لوگ اس کی بات کو اس کے منہ پر مار دیں گے وہ وہاں سے واپس چلا جائے گا لیکن یہ لوگ صبح ہوتے ہی مفلسی کی حالت میں ہو جائیں گے۔ دجال ایک ویرانہ میں آکر کہے گا کہ اپنے خزانے نکال وہ اپنے خزانے نکال دے گا۔ یہ خزانے اس کے پیچھے پیچھے شہد کی مکھیوں کی طرح چلیں گے وہ پھر ایک ایسے شخص کو بلائے گا جو جوانی میں بھرا ہوگا اس کو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا پھر اس کو بلائے گا تو وہ شخص ہنستا ہوا اس کے پاس آئے گا اس وقت اس کے چہرے پر بہت رونق ہو گی۔ الغرض ایسے ہی افعال کرتا پھرے گا کہ اتنے میں اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو روانہ فرمائے گا ۔ وہ دمشق کے مشرقی جانب کے سفید مناروں پر زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہات رکھے ہوئے نازل ہوں گے ان کے سر سے پانی کے قطرے گرتے ہوں گے جس وقت سر جھکائیں گے تو پسینہ کی مانند ان کے سر سے پانی ٹپکے گا اور جب وہ سر اٹھائیں گے تو موتی اور چاندی کے دانوں کی طرح وہ قطرے گریں گے۔ جس کافر کو ان کی سانس پہنچے گی فوراً مر جائیگا ان کی سانس ان کی انتہائے نظر تک جائے گی۔ وہ آکر دجال کو تلاش کرتے کرتے باب کے قریب گھیر لیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے پاس ایسی قوم آئیگی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے فتنے سے محفوظ رکھا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس قوم کے چہروں پر شفقت سے ہات پھر کر ان کے سامنے درجات جنت بیان فرمائیں گے۔ یہ لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ اللہ کی طرف سے حضرت عیسیٰ کو وحی ہو گی کہ میں اپنے ایسے بندوں کو

Marfat.com

نکالتا ہوں جن سے لڑائی کی کسی شخص کو طاقت نہیں لہذا تم میرے ان بندوں کو لے کر کوہ طور پر محفوظ ہو جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمراہیوں کو لے جا کر کوہ طور پر محصور ہو جائیں گے اور تب اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو باہر نکالے گا اور وہ ہر مقام سے دوڑ پڑیں گے ان کے اول گروہ کا گذر دریائے طبری پر سے ہوگا یہ اس کا تمام پانی پی کر خشک کر دیں گے پھر اس مقام پر دوسرے گروہ آئیں گے اور کیچڑ دیکھ کر کہیں گے کہ شاید اس مقام پر پہلے کبھی پانی تھا۔ یہ کہہ کر آگے کو روانہ ہو جائیں گے اور جبل احمر کے قریب پہنچیں گے یہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے اور پھر آپس میں کہیں گے کہ جو لوگ زمین پر آباد تھے ان کو تو ہم نے فنا کر دیا اب ہم کو چاہیے کہ آسمان والوں کو بھی قتل کر ڈالیں لہذا وہ اپنے تیروں کو آسمان کی طرف پھینکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے دکھلانے کو وہ تیر خون میں رنگ دے گا۔ اس پورے عرصہ میں عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے تمام ہمراہی طور میں محصور ہوں گے۔ حتیٰ کہ ایک بکری کی سری بھی ان کے واسطے سو اشرفیوں سے زیادہ بہتر ثابت ہو گی۔ الغرض عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے تمام ہمراہی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کی قوم پر بیماری مسلط فرمائے گا جو گردن میں پیدا ہو گی اور صبح کے وقت سب ایسے مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مر جائے۔ اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی فوج کے ساتھ کوہ طور سے نیچے تشریف لائیں گے اس وقت انکو بالشت بھر زمین بھی بدبو اور چربی سے خالی نہیں ملے گی تب وہ اپنے ہمراہیوں سمیت اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں گے اللہ تعالیٰ ان کی دعا

Marfat.com

سے ایسے طائر روانہ فرمائے گا جن کی گردنیں بختی اونٹ کی طرح ہوں گی۔ یہ طائر لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا چاہے گا پھینک دیں گے دوسری روایت میں آیا ہے کہ ان کو مقام نہبل میں پھینک دیں گے اور مسلمان ان کے تیر اور کمان سات برس تک استعمال کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش نازل فرمائے گا کہ مٹی کا کوئی مکان اور ان کا خیمہ بغیر ٹپکے نہ بچے گا وہ بارش زمین کو آئینہ کی طرح صاف کردے گی اس وقت زمین کو حکم ہوگا کہ اپنی تمام برکتیں ظاہر کردے اور جو پھل تجھ میں موجود ہوں سب اگادے۔ وہ وقت ایسی برکت کا ہوگا کہ ایک انار کو پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے کے سایہ میں رہ سکیں گے۔ اسی طرح دودھ میں بھی بڑی برکت ہوگی چنانچہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اور ایک بکری کا دودھ ایک چھوٹی جماعت کو۔ یہ لوگ ایسی حالت میں بسر کرتے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایسی پاکیزہ ہوا مبعوث فرمائے گا کہ وہ ہر مومن اور مسلمان کی بغل میں پہنچ کر ان کی روحیں قبض کرلے گی اور شریر لوگ رہ جائیں گے جو عورتوں سے ایسی صحبت کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں انھیں لوگوں پر قیامت قائم ہوجائے گی۔

﴿۱۸۰۸﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب دجال کا خروج ہوگا تو ایک مومن اس کی طرف متوجہ ہوگا پہلے اس شخص سے دجال کے کچھ ہتھیار بند محافظوں کی ملاقات ہوگی۔ وہ اس شخص سے دریافت کریں گے کہاں کا ارادہ ہے۔ یہ کہے گا اس شخص کے پاس جا رہا ہوں جس

Marfat.com

کے خروج کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ وہ کہیں گے ہمارے رب پر ایمان کیوں نہیں لے آتا۔ یہ کہے گا میرا رب پوشیدہ ہے جو میں اس خبیث پر ایمان لے آؤں۔ دجال کے محافظین یہ سن کر آپس میں کہیں گے اس کو قتل کر ڈالو۔ دوسرے آپس میں کہیں گے کیا (تمھارے خدانے) یہ نہیں کہا ہے کہ ہماری اجازت کے بغیر کسی کو قتل نہ کرنا۔ القصہ وہ لوگ اس مومن کو دجال کے پاس لائیں گے۔ جب وہ مومن دجال کو دیکھے گا تو کہے گا لوگو دیکھو یہی وہ دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے دی تھی۔ دجال اس کے زخمی کرنے کا حکم دے گا۔ اس کو زخمی کر دیا جائے گا۔ پھر دجال کہے گا اس کو مارو تب اس کو لٹا کر ماریں گے۔ دجال کہے گا اب بھی تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا؟ وہ کہے تو مسیح کذاب ہے۔ دجال حکم دے گا اس کو آرے سے چیر ڈالو۔ اس وقت اس کو آرے سے چیر دیا جائے گا۔ اور دو ٹکڑے کر دیے جائیں گے۔ دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان سے گذرے گا اور کہے گا اٹھ جا۔ وہ سیدھا اٹھ کھڑا ہو گا دجال کہے گا اب بھی تو مجھ پر ایمان لایا؟ وہ کہے گا اب تو مجھے تیرے دجال ہونے کا اور بھی پختہ یقین ہو گیا۔ راوی نے کہا ہے کہ پھر وہ مومن کہے گا لوگو اب میرے بعد کسی کے ساتھ یہ ایسا فعل نہ کر سکے گا۔ اس وقت دجال اس کو ذبح کرنے کے ارادے سے آئے گا تو چنبر گردن سے لے کر گردن تک تانبے کی طرح ہو جائے گا اور اس کو کسی طرح اس مومن کے ذبح کرنے کی قوت نہ ہو گی۔ تب دجال اس کے ہات پاؤں پکڑوا کر اس کو آگ میں پھینک دے گا۔ لوگ تو خیال کریں گے کہ اس کو آگ میں پھینکا ہے لیکن حقیقت میں وہ جنت میں ڈالا جائے گا۔ رسول اکرم ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا شہید شمار کیا جائے گا۔

﴿۱۸۰۹﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول مقبول ﷺ نے فرمایا دجال کے ہمراہ اصفہان کے ستر ہزار یہودی ہوں گے ان کا لباس ریشمی چادروں کا ہوگا۔

﴿۱۸۱۰﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مدینہ میں مسیح دجال کا خوف نہ داخل ہوگا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دیتے ہوں گے۔

﴿۱۸۱۱﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال ایک سفید گدھے پر نکلے گا جس کے کاندھوں کے درمیان ستر ہات کا فاصلہ ہوگا۔

﴿۱۸۱۲﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز لوگوں کو اس قدر پسینہ آئے گا کہ زمین پر ستر ہات کھڑا ہو جائے گا اور لگام کی طرح لوگوں کے لبوں تک پہنچ جائے گا۔

﴿۱۸۱۳﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا پھر ایک شخص آواز دے گا اے اہل جنت اب موت نہیں ہے اے اہل دوزخ اب موت نہیں ہے۔

﴿۱۸۱۴﴾ حشر کے دن نبی اکرم ﷺ کی صاحب زادی آپ کے ناقہ

Marfat.com

مقدسہ عضبا پر سوار ہوں گی اور خود آنحضرت ﷺ براق پر تشریف رکھیں گے کہ اس روز سب انبیاء سے الگ خاص آپ ہی کو عطا ہو گا۔

﴿۱۸۱۵﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا ایک خواب ہے اس کی تعبیر مرنے کے بعد معلوم ہو گی۔

﴿۱۸۱۶﴾ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا میرا رب میرے غلاموں کے لیے پل صراط کی راہ کہ پندرہ ہزار برس کی ہے اتنی مختصر کر دے گا کہ پلک جھپکتے گذر جائیں گے یا جیسے بجلی کوند گئی۔

﴿۱۸۱۷﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا ہے یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابو بکر اور عمر ایک مٹی سے بنے ہیں اسی میں دفن ہوں گے۔

﴿۱۸۱۸﴾ حضور ﷺ نے فرمایا کہ روز حشر کہ پچاس ہزار برس کا ہے میرے غلاموں کے لیے اس سے کم دیر میں گذر جائے گا جتنی دیر میں دو رکعت فرض پڑھتے۔

﴿۱۸۱۹﴾ سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے میری امت کی عمریں کم کیں تاکہ مکارہ دنیا سے جلد خلاصی پا جائیں گناہ کم ہوں اور نعمت باقی تک جلد پہنچیں۔

﴿۱۸۲۰﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنی جان' اولاد' مال اور خادموں کو بددعا نہ دیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بددعا اللہ کے کسی ایسے خاص وقت میں واقع ہو جائے

Marfat.com

جو قبولیت کا ہے۔

﴿۱۸۲۱﴾امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قیامت مین چار طرح کی گواہیاں ہوں گی ایک ملائکہ کی' دوسری انبیاء کی' تیسری امت محمدیہ کی اور چوتھی آدمی کے اپنے اعضاء کی۔

﴿۱۸۲۲﴾حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمیوں میں لگائی بجھائی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں آگ مسلط کر دے گا جو قیامت تک جلاتی رہے گی۔

﴿۱۸۲۳﴾سرور عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے عمر بھر میں ایک بار غیبت کی ہو گی اللہ تعالیٰ اس کو دس طرح کے عذابوں میں گرفتار کرے گا۔ ایک خدا کی رحمت سے دور ہو گا' دوسرے فرشتے اس سے دور رہیں گے' تیسرے جان مشکل سے نکلے گی' چوتھے دوزخ سے نزدیک ہو جائے گا' پانچویں جنت سے دور رہے گا' چھٹے عذاب قبر سخت ہو گا' ساتویں عمل نابود ہو جائیں گے' آٹھویں رسول اللہ ﷺ کی روح کو اس سے ایذا ہو گی' نویں اس پر خدا کا غصہ ہو گا' دسویں قیامت کے دن جب اعمال تولے جائیں گے اس وقت وہ مفلس رہ جائے گا۔

﴿۱۸۲۴﴾رسول اکرم ﷺ نے فرمایا غیبت کرنے والے' نکتہ چینی کرنے والے' ادھر کی ادھر لگانے والے' نیکوں میں عیب تلاش کرنے والے قیامت کے دن کتوں کی صورت میں اٹھیں گے۔

﴿۱۸۲۵﴾رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایسی کھڑکیاں ہیں جن کا

Marfat.com

بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ یہ اللہ کے لیے محبت رکھنے والوں اللہ کے لیے باہم ملنے جلنے والوں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہیں۔ (طبرانی)

﴿۱۸۲۶﴾ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں کا حال جب یہ ہو جائے کہ وہ ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہات نہ پکڑ سکیں تو پھر اللہ تعالیٰ کو ان پر عام عذاب بھیجتے دیر نہیں لگتی۔

﴿۱۸۲۷﴾ حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن ان سے نپٹنے والا میں خود ہوؤں گا۔ ایک تو وہ شخص ہے جس نے میری قسم کھا کر کسی کو زبان دی اور پھر اپنے وعدے سے مکر گیا۔ دوسرا وہ جس نے کسی آزاد شخص کو بیچ کر اس کی قیمت وصول کی اور تیسرا وہ جس نے کسی مزدور کو اجرت پر بلایا اور اس سے پورا کام لینے کے بعد بھی اسے اس کی مزدوری نہیں دی۔ (بخاری)

﴿۱۸۲۸﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمھیں ان لوگوں کی خبر نہ دوں جو قیامت کے دن مجھ سے قریب تر ہوں گے۔ عرض کیا گیا ہاں یا رسول اللہ۔ ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں جو نرم عادتوں والے ہیں جو الفت رکھتے ہیں اور الفت سکھاتے ہیں اور مہربانی کرنا، محبت برتنا، بہادری دکھانا، چشم پوشی کرنا، عیب چھپانا، دوسرے کی خطا سے درگذر کرنا، صبر کرنا، راضی رہنا، بشاشت و بردباری، تواضع، خیر خواہی، شفقت، کرم، جواں مردی، بذل جاہ،

Marfat.com

مروت، دوستی، آہستگی، عفو، گناہ سے درگذر کرنا، سخاوت، جودووفا، حیا، تلطف، کشادہ روئی، تمکین، وقار، رحم، جو دوسروں کو دے اسے حقیر جاننا اور دوسروں سے ملے اسے بڑا سمجھنا، انکی عادتوں میں داخل ہو۔

﴿۱۸۲۹﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے میں اپنے بندے کے لیے دو خوف اور دو امن جمع نہیں کیا کرتا۔ دنیا میں خوف دیتا ہوں تو قیامت کے دن امن میں رکھوں گا اور دنیا میں امن دیتا ہوں تو قیامت کے دن خوف میں مبتلا کروں گا۔

﴿۱۸۳۰﴾ بعض علماء کا قول ہے کہ عذاب روح پر ہوتا ہے بدن پر نہیں۔ بعض اس کے برعکس کہتے ہیں۔ بعض کی رائے ہے کہ عذاب کا تعلق روح اور بدن دونوں سے ہے۔ بعض کہتے ہیں اللہ اس پر قادر ہے کہ میت میں اس قدر حیات کا مادہ پیدا کر دے کہ وہ الم اور عیش کا مزہ چکھ سکے اور اس کے بدن میں وہ روح نہ ڈالے جسے دوبارہ نکالنا پڑے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ سوال روح سے ہوتا ہے جسم سے نہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ میت کے بدن میں وہی روح ڈالی جاتی ہے جو دنیا میں تھی اور اسے بٹھا کر سوال کیا جاتا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ فقط سینے تک روح ڈالی جاتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ روح جسم اور کفن کے بیچ ہوتی ہے اہل علم کے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ آدمی عذاب قبر کا اقرار کرے لیکن اس کی کیفیت معلوم کرنے کی کوشش نہ کرے۔

﴿۱۸۳۱﴾ رسول خدا ﷺ کہتے ہیں کہ قبروں سے اٹھتے وقت تین فرقوں

Marfat.com

سے فرشتے مصافحہ کریں گے ایک شہید دوسرے رمضان میں عبادت کرنے والے تیسرے عرفہ کے دن روزہ رکھنے والے۔

﴿۱۸۳۲﴾ حدیث میں ہے کہ دس آدمیوں کو زمین نہیں کھاتی: نبی کو ' غازی کو ' عالم کو ' شہید کو ' حافظ قرآن کو ' مؤذن کو ' نفاس میں مرنے والی عورت کو ' مظلوم کو ' مقتول کو اور جمعہ کے دن یارات میں مرنے والے کو۔

﴿۱۸۳۳﴾ حدیث میں ہے کہ جب دوزخی دوزخ میں جا چکیں گے تو شیطان کے لیے آگ کا منبر بچھایا جائے گا آگ کے کپڑے پہنائے جائیں گے آگ کا تاج سر پر رکھا جائے گا آگ کی بیڑیاں ڈالی جائیں گی پھر حکم ہو گا کہ اس منبر پر چڑھ کر دوزخیوں سے خطاب کر۔ چنانچہ شیطان منبر پر چڑھ کر دوزخیوں کو پکارے گا۔ تمام دوزخی آواز سن کر اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ شیطان خطبہ پڑھے گا: اے کفار و منافقین اللہ تعالیٰ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا کہ پہلے تم سب مرو گے پھر زندہ ہو کر میدان محشر میں جاؤ گے۔ پھر حساب و کتاب ہو گا پھر ایک فرقہ جنتی ہو گا ایک دوزخی۔ تمھیں گمان تھا کہ ہم ہمیشہ دنیا میں ہی رہیں گے مجھے تم پر حکومت حاصل نہ تھی فقط وسوسے ڈالا کرتا تھا تم میرے کہنے میں آگئے۔ یہ گناہ میرا نہیں تمھارا ہے۔ مجھے ملامت نہ کرو۔ اپنے آپ کو برا کہو تم نے خالق کل یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کی۔ آج نہ میں تم کو عذاب الٰہی سے بچا سکتا ہوں نہ تم مجھ کو۔ میں آج تم سے بیزار ہوں اور حضور خداوندی سے مردود ہوں۔ دوزخی یہ خطبہ سن کر شیطان پر لعنت بھیجیں گے اور فرشتے آگ کے نیزے مار مار کر اسے منبر پر سے اتار دیں

Marfat.com

گے اور دوزخ میں گرادیں گے۔ اس کے بعد شیطان اپنی جماعت کے ہمراہ ہمیشہ اسفل السافلین میں رہے گا اور فرشتے ندا کریں گے کہ اب تم کو نہ موت ہے نہ راحت۔ ابدالآباد تک دوزخ میں ہی پڑے رہو۔

﴿۱۸۳۴﴾ حشر کے روز رب تبارک وتعالیٰ ندا فرمائے گا کہ شیطان ملعون کہاں ہے۔ چنانچہ شیطان موجود ہو کر عرض کرے گا کہ الٰہی تو تو حاکم وعادل ہے میرے لشکریوں، مؤذنوں، قاریوں، مصاحبوں، وزیروں، فقیہوں، خزانچیوں، تاجروں، نقارچیوں، حاشیہ نشینوں کو میرے حوالے کر دے۔ حکم ہوگا اے ذلیل تیرا لشکر کیسا۔ عرض کرے گا کہ حریص لوگ میرے لشکری، خوش آواز میرے مؤذن، گویئے میرے قاری، بدن کو گودنے اور گدوانے والے میرے مصاحب، مصیبت زدوں پر ہنسنے اور مزے کے کھانے چکھنے والے میرے فقیہ، نشہ کی چیزیں کھانے پینے اور زکوٰۃ نہ دینے والے میرے خزانچی، بربط بیچنے والے میرے تاجر، دف اور طبلہ بجانے والے میرے نقارچی، شراب کے لیے انگور کی کھیتی کرنے والے میرے حاشیہ بردار ہیں۔ اس کے بعد ایک اژدہا نکلے گا جس کی گردن ستر برس کی راہ جتنی لمبی ہوگی اور وہ ان سب کو جمع کر کے دوزخ کی آگ کی طرف ہنکادے گا۔

﴿۱۸۳۵﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ایسے ہیں جن کے بیٹھنے کو قیامت کے دن منبر بچھایا جائے گا ان کے چہرے اور لباس نورانی ہوں گے جبکہ وہ پیغمبروں اور

Marfat.com

شہیدوں میں سے نہ ہوں گے۔ مگر پیغمبر اور شہید ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں۔ فرمایا خدا کے واسطے دوستی رکھنے والے' خدا کے واسطے ملاقات کرنے والے' خدا کے لیے باہم نشست رکھنے والے۔

﴿۱۸۳۶﴾ بڑے دجال کی ایک آنکھ اور ایک ابرو بالکل نہ ہو گی بلکہ وہ جگہ بالکل ہموار ہو گی اس کی پیشانی کے درمیان ک اف ر (کافر) لکھا ہو گا جسے صرف اہل ایمان پڑھ سکیں گے۔

﴿۱۸۳۷﴾ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کی خلافت سات آٹھ یا نو سال ہو گی اس کے بعد آپ کا وصال ہو گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھائیں گے۔

﴿۱۸۳۸﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد قبیلہ قحطان میں سے ایک شخص جہجاہ نامی یمن کے رہنے والے آپ کے خلیفہ ہوں گے۔

﴿۱۸۳۹﴾ دابۃ الارض کوہ صفا سے نکلے گا۔ یہ عجیب شکل کا جانور ہو گا۔ چہرے میں آدمی 'گردن میں اونٹ سے' دم میں بیل سے' سرین میں ہرن سے' سینگوں میں بارہ سنگھے سے' ہاتھوں میں بندر سے اور کانوں میں ہاتھی سے ملتا جلتا ہو گا۔ اس کے ایک ہات میں حضرت موسیٰ کا عصا اور دوسرے میں حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہو گی۔

﴿۱۸۴۰﴾ قیامت کے قریب کفار حبشہ کا غلبہ ہو گا وہ خانہ کعبہ کو ڈھادیں گے۔ حج موقوف ہو جائے گا' قرآن مجید دلوں' زبانوں اور کاغذوں سے اٹھ

Marfat.com

جائے گا۔

﴿۱۸۴۱﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نزول کے بعد امت محمدیہ کی تعظیم کی جہت سے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

﴿۱۸۴۲﴾ دم عیسیٰ علیہ السلام کی خاصیت یہ ہوگی کہ جہاں تک آپ کی نظر کی رسائی ہوگی وہاں تک آپ کی سانس بھی پہنچے گی اور جس کافر تک پہنچے گی ہلاک ہو جائے گا۔

﴿۱۸۴۳﴾ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت ان کی تمام اولاد میں سے سوائے حضور ﷺ کے کسی اور کے نام پر نہ ہوگی چنانچہ انؑ کو ابو محمد کہا جائے گا۔

﴿۱۸۴۴﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا آخر زمانہ میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو ہمارے گروہ کی جانب اپنے آپ کو منسوب کرے گی حالانکہ وہ ہمارے گروہ سے نہ ہوں گے۔ ان کا ایک بدلقب ہوگا لوگ انھیں رافضی کہیں گے۔

﴿۱۸۴۵﴾ بستان ابواللیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی جس کو رافضی کہا جائے گا وہ لوگ حقیقی اسلام چھوڑ دیں گے البتہ زبان سے نام اسلام کا لیں گے پس تم لوگ ان کو قتل کر ڈالنا اس لیے کہ وہ مشرک ہیں۔

﴿۱۸۴۶﴾ امیر المومنین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر کل

Marfat.com

قیامت کے روز یہ فرمان ہو کہ ہم محمد مصطفی ﷺ کی تمام امت کو بہشت میں بھیجیں گے اور ایک شخص کو دوزخ میں تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ ایک شخص میں ہی نہ ہوں۔

﴿۱۸۴۷﴾ مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا قریب قیامت ہے اور قریب تر موت۔ واجب توبہ ہے اور واجب تر گناہ سے باز رہنا۔ عجیب دنیا ہے اور عجیب تر دنیا کا طالب۔ مشکل قبر میں داخل ہونا ہے مگر مشکل تر قبر میں بغیر توشہ کے جانا۔

﴿۱۸۴۸﴾ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہت جلد ایسا وقت آنے والا ہے کہ انسان جب اپنے گھر کو واپس ہوگا تو اس کے جوتے اور کوڑا بتائے گا کہ تمھارے گھر سے جانے کے بعد گھر والوں نے کیا کیا۔

﴿۱۸۴۹﴾ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن مومن کے ترازو میں سب سے وزنی چیز اس کی خوش اخلاقی ہوگی۔

﴿۱۸۵۰﴾ حساب قبر ہمارے حضور ﷺ کے زمانے سے شروع ہوا۔ پچھلی امتوں میں نہ تھا۔ نہ ان سے اپنے نبی کی پہچان کرائی جاتی تھی۔

﴿۱۸۵۱﴾ علماء دنیا کا تعویذ ہیں۔ علماء کے اٹھنے سے اسلام اٹھ جائے گا اور قیامت برپا ہو جائیگی

﴿۱۸۵۲﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسوقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک یہ دو کام دنیا میں نہ ہولیں: غنیمت پر خوشی نہ رہے اور میراث کی صحیح تقسیم نہ ہو۔

Marfat.com

﴿۱۸۵۳﴾ روایت ہے کہ قیامت زمین فلسطین میں قائم ہوگی مگر اس دن وہ زمین یہ نہ ہوگی بلکہ سفید چاندی کی سی ہوگی اور روشنی تجلی الٰہی کی ہوگی نہ کہ چاند سورج کی۔

﴿۱۸۵۴﴾ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول مقبول ﷺ نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا نہ ان کی جانب نظر رحمت فرمائے گا نہ ان کو معافی دی جائے گی بلکہ ان کے واسطے بڑا سخت عذاب ہے یہ لوگ بڑے نقصان اور خسارے میں گرنے والے ہیں۔ ابوذر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم یہ کون لوگ ہیں۔ حضور نے فرمایا فخر سے اپنا لباس لٹکا کر چلنے والا احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سامان فروخت کرنے والا۔

﴿۱۸۵۵﴾ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں سے پہلے قتل کا حساب لیا جائے گا۔

﴿۱۸۵۶﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کی عمر ساٹھ سال سے ستر سال تک ہوگی اور اس سے زیادہ عمر کے آدمی بہت کم ہوں گے۔

﴿۱۸۵۷﴾ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے قلیل رزق پر راضی ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے قلیل عمل پر راضی ہوگا۔

﴿۱۸۵۸﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب نہر فرات میں سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا جو شخص اس وقت میں موجود ہو اسے خزانہ میں سے کچھ نہیں لینا چاہیے۔

Marfat.com

﴿۱۸۵۹﴾ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کے گنہگار لوگ ہزار برس تک دوزخ کی آگ میں جل کر پکاریں گے یااللہ۔ پھر ہزار برس کے بعد ندا کریں گے یاقیوم پھر ہزار برس کے بعد کہیں گے یارحمٰن پھر ہزار برس کے بعد چلائیں گے یارحیم۔ پھر ہزار برس کے بعد پکاریں گے یاحنان۔ پھر ہزار برس کے بعد آواز کریں گے یا منان۔ پھر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا اے جبرئیل آتش دوزخ نے گنہگاران امت محمدیہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے۔ عرض کریں گے الٰھی تو غیبوں کے حال جانتا ہے اور تو دانا و بینا ہے ان کے حال سے۔ میرے کہنے کی کچھ احتیاج نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے جبرئیل جاؤ اور دیکھو ان کا کیا حال ہے۔ اب ہمارے رحم کا وقت آگیا ہے۔ رب جلیل کا حکم سنتے ہی جبرئیل مالک داروغہ دوزخ کے پاس جائیں گے مالک دوزخ ان کی تعظیم کو اٹھیں گے اور پوچھیں گے اے جبرئیل اس مقام قہر پر کیوں آئے ہو۔ تمھاری صورت رحم کی ہے اور میری صورت قہر کی۔ جبرئیل علیہ السلام کہیں گے بھلا تو نے امت محمدیہ کے گنہگاروں کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ وہ جواب دیں گے ان کا تو حال برا ہے اور وہ تنگ مقام میں ہیں آگ ان کی ہڈیوں تک کو کھا گئی گوشت و پوست کچھ باقی نہیں رکھا لیکن منہ اور دل ان کا سلامت رکھا ہے کہ اسی میں ایمان تھا۔ پھر جبرئیل کہیں گے اے مالک میرے سامنے سے پردہ ہٹا دے کہ میں ان کا حال دیکھ سکوں۔ پھر حجاب دور ہوگا۔ جبرئیل علیہ السلام دوزخیوں کو دیکھیں گے کہ برا حال ہے۔ جس وقت دوزخی جبرئیل کو

Marfat.com

دیکھیں گے تو سب کہیں گے سبحان اللہ کیا اچھی صورت کا فرشتہ آیا ہے۔ یہ فرشتہ ہم کو عذاب نہ کرے گا۔ پھر دوزخی مالک سے پوچھیں گے کہ یہ خوبصورت فرشتہ کون ہے۔ مالک کہے گا کہ جبرئیل امین ہیں۔ محمد ﷺ پر یہی وحی لاتے تھے۔ اب تمہاری خلاصی کے دن قریب آئے۔ پس جس وقت دوزخی محمد ﷺ سنیں گے پکاریں گے یا محمداہ۔ پھر سب آبدیدہ ہو کر کہیں گے اے جبرئیل امین' ہمارا اسلام محمد ﷺ تک پہنچاؤ اور ہمارے اس برے حال سے ان کو آگاہ کرو کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ ہم کو بھول گئے اور آپ ہم کو دوزخ میں چھوڑ گئے ہم کئی ہزار سال دوزخ میں جلے۔ یہ حال سنتے ہی جبرئیل بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرئیل تو نے کس طرح محمد ﷺ کی امت کا حال دیکھا۔ عرض کریں گے یارب تو ان کے حال سے بخوبی واقف ہے وہ تنگ مکان میں ہیں سارا بدن ان کا آگ کا ہو گیا ہے۔ پھر پوچھے گا کہ کچھ تجھ سے امت محمدیہ نے سوال بھی کیا ہے۔ عرض کریں گے کہ ہاں امت محمدیہ نے کہا ہے کہ ہمارا اسلام محمد ﷺ تک پہنچادو اور ہمارے حال کی خبر دے دو۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم کرے گا جاؤ محمد کو امت کے حال سے مطلع کرو۔ جبرئیل یہ سنتے ہی بارگاہ نبوی یں حاضر ہوں گے۔ روایت ہے کہ اس دن حضور اکرم ﷺ جنت کے درخت طوبیٰ کے تخت پر ایک موتی کے خیمہ میں بیٹھے ہونگے اور اس خیمہ کے چار ہزار دروازے سنہرے ہوں گے۔ پھر جبرئیل علیہ السلام رو کر عرض کریں گے کہ یارسول اللہ میں آپ کی امت گنہگار کو دوزخ میں جلتا ہوا دیکھ

Marfat.com

آیا ہوں۔ کبیرہ گناہ کر کے مر گئے تھے اس لیے عذاب دوزخ میں گرفتار ہیں آپ کو سب نے سلام کہا ہے اور آپ کا نام لے کر فریاد کر رہے ہیں۔ حضور شفیع المذنبین ﷺ بے اختیار رو کر کہیں گے لبیک یا امتی یعنی اے امتی میں حاضر ہوں۔ پھر حضرت عرش معلےٰ کے نیچے تشریف لائیں گے اور سارے پیغمبر اور آپ کی امت کے متقی لوگ پشت مبارک کی طرف کھڑے ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ کی اس قدر حمد و ثنا بیان کریں گے کہ ایسی حمد و ثنا کبھی نہ کی ہو گی پھر آنحضرت حمد و ثنا بیان کرتے ہوئے سجدہ میں گریں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ سات دن سجدے میں رہیں گے بعض کہتے ہیں چودہ دن تک سجدے میں رہیں گے۔ پھر حق سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا اے حبیب سر اٹھاؤ اور ہم سے سوال کرو جو مانگو گے قبول کیا جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ روتے ہوئے عرض کریں گے یا الٰھی میری امت کے لوگ دوزخ میں جل گئے ہیں اور اپنی سزا کو پہنچ گئے ہیں۔ الٰھی تو انھیں دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل فرما۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمھاری شفاعت قبول فرمائی۔ اب جاؤ اور ان کو میرا سلام پہنچاؤ اور دوزخ سے ان سبھوں کو نکال لو جنھوں نے صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا ہو۔ پھر جناب رسول مقبول ﷺ پیغمبروں اور متقیوں کے ساتھ دوزخ کی طرف جائیں گے۔ جس وقت مالک چہرہ اقدس کا مشاہدہ کریں گے اس وقت تعظیم کے لیے منبر سے نیچے اتر آئیں گے۔ حضرت پوچھیں گے اے مالک میری امت کا کیا حال ہے۔ عرض کریں گے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم برا حال ہے اور تنگ مکان کے

Marfat.com

عذاب میں مبتلا ہیں۔ پھر حضور ﷺ مالک سے دروازہ کھلوائیں گے۔ سارے دوزخی آپ کو دیکھ کر چلائیں گے یارسول اللہ آگ نے ہمارے بدن کے گوشت اور ہڈیوں کو خوب جلایا اور بعض لوگ کہیں گے کہ ہم زانو تک جل گئے کوئی پکارے گا یارسول اللہ ہم کو دوزخ نے اس قدر جلایا کہ تمام ہڈیاں ہماری آگ کی ہو گئیں۔ کوئی پکارے گا یانبی اللہ ہم سینے تک جل گئے۔ کوئی بولے گا ہم سر سے پاؤں تک جل گئے۔ یارسول اللہ کیا آپ ہمیں بھول گئے۔ تب حضور ﷺ سب کو دوزخ سے نکالیں گے جنکا بدن کوئلے کی طرح کالا ہوگا۔ پھر آپ سب کو لے جاکر ایک درخت کے نیچے کھڑا کر دیں گے۔ اس وقت درخت کی جڑ سے نہر حیات جاری ہوگی اس میں سب کو غسل دیں گے۔ جس وقت وہ لوگ نہر حیات سے نہا کر باہر نکلیں گے تو ان کا بدن چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا لیکن پیشانی پر لکھا ہوگا ہم قوم جہنمی ہیں جنھیں حق تعالیٰ نے آزاد کیا ہے۔ پھر سب بہشت میں داخل ہوں گے۔ بہشتی ان کو دیکھ کر آپس میں چرچا کریں گے شاید اللہ تعالیٰ نے انھیں دوزخ سے نکالا ہے کیونکہ ان کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے کہ ہم قوم جہنمی ہیں جہنم سے آزاد کیے گئے ہیں۔ تو یہ خطاب ان کو برا معلوم ہوگا۔ عرض کریں گے الٰہی جس طرح ہم کو دوزخ سے آزاد کیا ہے اسی طرح ہمیں اس خطاب سے بھی دور فرمادے۔ اللہ تعالیٰ اس لکھے ہوئے کو ان کی پیشانی سے دور کرے گا پھر کوئی نہ کہے گا کہ یہ لوگ دوزخ سے آئے ہیں۔ جس وقت کافر دیکھیں گے یہ قوم مسلمان دوزخ سے نکل کر بہشت میں گئی تو سب بول اٹھیں گے اے

Marfat.com

کاش کہ ہم بھی ایمان دار مسلمان ہوتے تو ہم بھی اسی طرح دوزخ سے نکل کر بہشت میں جاتے اور اس طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ میں نہ رہتے۔

﴿۱۸۶۰﴾ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنتی مرد عورتیں ہمیشہ پینتیس سال کے جوان رہیں گے ان کا قد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہات کا ہوگا۔ بے داڑھی ہونگے سب کی آنکھیں قدرتی سرگمیں ہونگی ہر ایک کے جسم پر ستر جوڑے ہونگے ہر جوڑے کا رنگ علاحدہ ہوگا اور وہ جوڑے ایسے شفاف ہونگے کہ ان سب کا رنگ اوپر سے نظر آئیگا۔ روزانہ ان کا حسن و جمال بڑھے گا نہ کبھی بوڑھے ہونگے نہ دبلے نہ کمزور اور نہ ان کے کپڑے کبھی میلے ہونگے۔

﴿۱۸۶۱﴾ فقہائے کرام کا کہنا ہے کہ نو مسلم اور پرانے مسلمان ایمان میں برابر ہیں سب کا حشر ایک ساتھ ہی ہوگا۔

﴿۱۸۶۲﴾ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو احکام شرعیہ لوگوں تک پہنچاتے رہو۔ جب لوگوں کا یہ حال ہو جائے کہ بخل کی پیروی کرنے لگیں 'ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرے' دنیا کی فکر میں پڑ کر آخرت کو بھول جائے تو تم اپنی فکر کرنا' لوگوں کی فکر چھوڑ دینا۔ ایک زمانہ ایسا آرہا ہے جبکہ ایمان پر قائم رہنا ہات میں آگ لینے سے بھی زیادہ دشوار ہو جائے گا۔ جو اس زمانے میں صبر کرے اس پچاس مومنوں کا ثواب ملے گا۔ کسی نے پوچھا کہ اس زمانے کے پچاس کا یا آجکل کے پچاس کا۔ فرمایا آجکل کے پچاس کا

Marfat.com

یعنی پچاس صحابہ کرام کا۔

﴿۱۸۶۳﴾ حضور اکرم ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن دوسرے لوگ ایمان ساتھ لائیں اور تم نرا نسب۔

﴿۱۸۶۴﴾ مفسرین کرام کا قول ہے کہ قیامت میں صور تین بار پھونکا جائیگا پہلی بار میں تمام مخلوق گھبرا جائے گی انھیں اپنی موت کا یقین ہو جائے گا۔ دوسری بار میں تمام زندگی فنا ہو جائے گی تیسری بار میں تمام چیزین پیدا ہو جائیں گی۔ (تفسیر ابن کثیر) مگر اکثر مفسرین فرماتے ہیں کہ صور دوبار پھونکا جائے گا پہلی بار میں اولاً تمام مخلوق گھبرائے گی پھر فنا ہو جائے گی دوسری بار میں زندہ ہو گی۔ صور کے دونوں بار پھونکے جانے کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہو گا۔

﴿۱۸۶۵﴾ انسان کے چار مقامات ہیں: عالم ارواح' دنیا' برزخ اور محشر اور جنت و دوزخ۔ ان چار زندگیوں میں زندگی نمبر دو یعنی دنیا کی زندگی اعمال کمانے کی ہے بقیہ تین زندگیوں میں اعمال نہیں۔

﴿۱۸۶۶﴾ قیامت کے دن سارے انسان اپنی قبروں سے کفن میں ملبوس اٹھیں گے پھر ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ میدان محشر یعنی شام کی زمین تک جائیں گے مگر اس دن ہیبت الٰہی کا یہ حال ہو گا کہ کوئی کسی کی طرف نہ دیکھ سکے گا سب کی نظریں آسمان کی طرف لگی ہوں گی گویا ہیبت الٰہی لوگوں کا پردہ ہو گی مگر مومنوں کی یہ عریانی عارضی ہو گی۔ محشر میں پہنچنے پر ان کے جسموں پر قدرتی

Marfat.com

طور پر لباس آ جائے گا۔ کفار دوزخ میں بعض تو ننگے ہوں گے بعض کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا۔

﴿۱۸۶۷﴾ اسلامی شفاعت میں چار شرطیں ہیں جس کے علاوہ شفاعت ماننا کفر و بے دینی ہے۔ (۱) شفیع حاکم کا نرا ماتحت ہو نہ اس کی برابر ہو نہ اس سے بڑا۔ (۲) شفیع حاکم کا اجنبی یا دشمن نہ ہو بلکہ حاکم کے ہاں اس کی عزت ہو یا محبت۔ (۳) وہ جرم جس کی معافی کی شفاعت ہو وہ قابل بخشش ہو۔ (۴) شفاعت قانون کے ماتحت نہ ہو کہ وہ تو وکالت ہے بلکہ قانون کے علاوہ عفو و کرم کی درخواست کے طور پر ہو۔

﴿۱۸۶۸﴾ کافر کے چار دشمن ہیں: مال ' اہل ' اولاد اور دوست۔ یہ سب چیزیں اسے مرتے ہی چھوڑ دیتی ہیں اور مومن کے چار دوست ہیں: کلمہ شہادت نماز ' روزہ اور ذکر خدا۔ یہ چیزیں مومن کے ساتھ قبر میں اور حشر میں رہتی ہیں اور اس کی شفاعت بھی کریں گی۔

﴿۱۸۶۹﴾ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ قیامت دو طرح کی ہے جسمانی اور روحانی۔ جسمانی قیامت تین طرح کی ہے۔ قیامت صغریٰ یعنی چھوٹی قیامت یہ ہر شخص کی اپنی موت ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا جو مر گیا اس کی قیامت تو آ گئی۔ دوسری قیامت وسطیٰ یعنی سارے انسانوں کی موت یا عالم کی فنا۔ یہ صور کے پہلے نفخہ پر ہو گی۔ قیامت کبریٰ یعنی بڑی قیامت سارے مردوں کا اٹھنا اور سزا و جزا کے لیے بارگاہ الٰہی میں پیش ہونا ہے۔ یہ صور کے دوسرے نفخہ پر ہو گی۔ قیامت

Marfat.com

روحانی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ نفس انسانی فنافی اللہ ہو کر باقی باللہ ہو جائے۔ جسمانی قیامت میں نیک کاروں کو جنت ملے گی مگر روحانی قیامت میں نیک کاروں کو دنیا ہی میں جنت والا رب مل جاتا ہے وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی جنت میں رہتا ہے۔

﴿۱۸۷۰﴾ رب تبارک وتعالیٰ نے امت محمدیہ کو اپنے فضل سے چند خصوصیات عطا فرمائی ہیں: (۱) یہ امت سب سے پچھلی ہے تاکہ اگلی امتوں کی طرح اس کی بدنامی اور رسوائی نہ ہو اور اس کے عیب نہ کھلیں۔ گزشتہ امتوں کے عیوب قرآن کریم نے بیان کیے جس سے وہ قیامت تک بدنام ہو گئیں۔ ہمارے بعد کوئی آسمانی کتاب نہیں آئے گی اور یوں ہمارے عیب ڈھکے رہیں گے۔ (۲) خدا کے فضل سے یہ امت یہود کی تفریط اور عیسائیوں کی افراط سے پاک ہے۔ اس کے عقائد واعمال اوسط ہیں۔ (۳) یہ امت سب سے پچھلی ہے تاکہ سب کی گواہی دے سکے کیونکہ گواہی واقعہ کے بعد ہوتی ہے نہ کہ پہلے۔ (۴) انشاءاللہ اس میں ہمیشہ علماء اور اولیاء رہیں گے۔ پچھلی امتوں کی طرح سب گمراہ نہ ہو جائیں گے۔ (۵) ان کے جسم شریعت سے اور ان کے قلب طریقت اور معرفت سے منور رہیں گے۔ (۶) ان کی زبان حق کا قلم ہے جس چیز کو یہ اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی اور جس کو برا کہیں وہ بری۔ (۷) یہ امت سارے نبیوں کی گواہ اور ظاہر ہے کہ گواہ مدعی کو بڑا پیارا ہوتا ہے۔ لہذا امت محمدیہ سارے پیغمبروں کی محبوب امت۔ (۸) سب لوگ مسلمانوں کے حاجت مند

Marfat.com

ہیں، مسلمان کسی قوم کا محتاج نہیں۔ اسی لیے دنیوی حکومتیں اسلام سے قوانین لیتی ہیں اور کفار قرآن سے فائدے اٹھاتے ہیں۔(۹) اسی امت کے علماء بنی اسرائیل کے پیغمبروں کی طرح دین کے مددگار ہیں انھیں میں سے مفسرین، محدثین، فقہاء ہوئے اور تا قیامت ہوتے رہیں گے۔(۱۰) اسی امت میں تا قیامت اولیاء، غوث، قطب اور ابدال ہوتے رہیں گے۔(۱۱) اسی امت کے نبی کی سوانح عمریاں بے شمار لکھی گئیں۔ قرآن کریم کی بے شمار تفاسیر ہر زبان میں ہوئیں۔ حضور ﷺ کی حیات طیبہ کا ایک ایک واقعہ حدیثی شکل میں دنیا کے سامنے موجود ہے۔ کسی نبی کی امت کو یہ خوبیاں میسر نہیں ہوئیں۔(۱۲) آخرت میں بھی یہ امت تمام امتوں سے افضل و بہتر ہوگی کہ تمام جنتیوں کی کل ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں اس امت کی اور بقیہ صفیں دیگر امتوں کی۔ (۱۳) امت محمدیہ کے گناہوں کا حساب خفیہ ہوگا۔ نیکیوں کا حساب علانیہ۔ (۱۴) امت محمدیہ کے لیے حوض کوثر کی نہر میدان محشر میں آئے گی۔(۱۵) پہلے امت محمدیہ ہی جنت میں داخل ہوگی۔

﴿۱۸۷۱﴾ حضرت زید شہید ابن علی ابن حسین رضی اللہ عنہم سے نقل ہے کہ تین قسم کے کھانے میں تکلف کا قیامت میں حساب نہ ہوگا۔(۱) مہمان کے واسطے اگرچہ خود بھی اس میں سے کھائے۔(۲) سحری اور افطار کے لیے اگرچہ خود ہی روزہ دار ہو اور (۳) بیمار کے لیے جب کہ وہ لذیذ غذا سے رغبت رکھتا ہو۔

﴿۱۸۷۲﴾ حدیث شریف میں ہے کہ دجال کے ظہور کا پہلا دن ایک سال

Marfat.com

جتنا طویل ہوگا دوسرا ایک ماہ جتنا۔ صحابہ کرام نے پوچھا کہ اس دن نمازوں کا کیا حکم ہے۔ فرمایا حساب لگا کر پڑھنا۔ چونکہ وہ دن ایک سال کا ہے لہذا روزے بھی رکھے جائینگے کیونکہ نماز کیطرح روزہ بھی فرض ہے۔

﴿۱۸۷۳﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا دنیا میں لوگوں کے سردار سخی ہوتے ہیں آخرت میں لوگوں کے سردار متقی ہونگے۔

﴿۱۸۷۴﴾ امت محمدیہ کے مشہور مرتبہ تین ہیں اول صحابہ ' دوم تابعین سوم تبع تابعین۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث سے مرتبہ چہارم بھی معلوم ہوتا ہے جس کو اتباع تبع کہتے ہیں پھر حضور ﷺ نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائیگا مطلب یہ کہ ان تین یا چار مرتبوں کے بعد جس طرح اوائل زمانہ میں دین ' صدق ' اور یقین میں جو ربط و ضبط تھا ان کے بعد کذب ' جھوٹ اور افتراء عام ہو جائے گا۔

﴿۱۸۷۵﴾ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جنت میں جو چشمہ جاری ہوتا ہے اور جس کا نام سلسبیل ہے اس سے دو نہریں پھٹتی ہیں ایک کا نام کوثر ہے اور دوسری کا نام نہر رحمت ہے۔ یہ وہ نہر رحمت ہے کہ جب گنہگار جرم کی سزا بھگتنے کے بعد یا شفاعت سے دوزخ میں جلے بھنے سیاہ نکلیں گے پھر وہ اس نہر میں نہائیں گے اور وہ اسی وقت ترو تازہ ہو جائیں گے۔

﴿۱۸۷۶﴾ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا اے علی تم نہیں جانتے کہ میں ہی وہ پہلا شخص ہونگا جو روز قیامت خطبہ دے گا

Marfat.com

تو میں عرش کی داہنی جانب اس کے سائے میں کھڑا ہوں گا اور مجھے جنتی حلہ پہنایا جائے گا۔ جان لو کہ میری امت سب سے پہلی امت ہوگی جس کا روز قیامت حساب کیا جائے گا اس کے بعد میں تمھیں بشارت دیتا ہوں کہ تم وہ پہلے شخص ہو کہ تمھیں بلایا جائے گا اور تمھیں لوگوں کا جھنڈا سپرد کیا جائے گا۔ جس کا نام لواء حمد ہے کیونکہ آدم اور تمام خلق کسی سایہ کی متلاشی ہوگی وہاں میرے جھنڈے کا سایہ ہوگا اور میرے لواء مبارک کی درازی ایک ہزار چھ سو سال کی مسافت کے برابر ہوگی۔ اس کا سنان یاقوت احمر کا اور اس کا قبضہ سفید چاندی کا اور اس کا ڈنڈا سبز مروارید کا ہوگا۔ اس کی زلفیں تین نور کی ہوں گی۔ ایک زلف مشرق میں، دوسری مغرب میں تیسری دنیا کے درمیان ہوگی اور ان میں تین سطریں تحریر ہوں گی ایک پر بسم اللہ دوسرے پر الحمد للہ رب العالمین تیسرے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہر سطر کی درازی ہزار سال کے برابر اور اس کی پہنائی بھی ہزار سال کے برابر ' تو اے علی اسے میں تمھارے سپرد کروں گا اور حسن تمھارے دائیں اور حسین تمھارے بائیں جانب کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ تم میرے اور حضرت ابراھیم علیہ السلام کے درمیان عرش کے سائے میں کھڑے ہو گے اور تمھیں جنت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ (طبرانی)

﴿۱۸۷۷﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے مقام محمود کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا وہ مقام شفاعت ہے اور عرش کی داہنی جانب اس جگہ حضور ﷺ کا کھڑا ہونا ہے جہاں آپ کے سوا کوئی نہ کھڑا ہوگا

Marfat.com

﴿۱۸۷۸﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جہنم کی پشت پر صراط بچھائی جائیگی اور اس پر سے گزرنے والوں میں سب سے پہلے میں اور میری امت ہوگی۔ فضیل بن عیاض کی حدیث میں ہے کہ صراط کی مسافت پندرہ ہزار سال کے برابر ہے پانچ ہزار چڑھائی میں' پانچ ہزار اتار میں اور پانچ ہزار برابر و ہموار۔

﴿۱۸۷۹﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ جو بہت صدقہ دے گا وہ صراط پر سے گذر جائے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جس کا گھر مسجد ہے حق تعالیٰ اس کا ضامن ہے وہ اسے پل صراط پر سے رحمت و کرم کے ساتھ گذارے گا۔

﴿۱۸۸۰﴾ حدیث شریف میں ہے کہ جنت عرش کے دائیں جانب رکھی جائے گی اور جہنم بائیں جانب۔ اس کے بعد میزان لائی جائے گی اور نیکیوں کے پلڑے کو جنت کے مقابل اور بدیوں کے پلڑے کو جہنم کے مقابل رکھا جائے گا۔

﴿۱۸۸۱﴾ قرطبی فرماتے ہیں کہ صراط پر سے کوئی بندہ اس وقت تک نہ گذر پائے گا جب تک اس سے سات مرحلوں میں سوال نہ پوچھ لیے جائیں۔ پہلے مرحلہ پر کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا اگر وہ اخلاص کے ساتھ ایمان لایا ہے تو گزر جائے گا اس کے بعد دوسرے مرحلہ پر نماز کے بارے میں سوال ہوگا اگر اس نے اہتمام کے ساتھ ادا کی ہے تو گزر جائے گا تیسرے مرحلہ پر ماہ رمضان کے روزے سے چوتھے مرحلہ پر زکوۃ سے پانچویں پر حج و عمرہ سے چھٹے پر غسل و وضو یعنی طہارت سے اور

Marfat.com

ساتویں مرحلہ پر لوگوں پر ظلم وزیادتی پر یعنی حقوق العباد سے سوال کیا جائیگا۔ یہ مرحلہ دشوار اور سخت تر ہے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ بالفرض اگر اس کے پاس ستر نبیوں کے برابر اجر و ثواب ہے اور نصف دانہ کے برابر حقوق العباد ہے تو وہ اس وقت تک نہ گزرے گا جب تک کہ حق والے کو راضی نہ کرلے۔

﴿۱۸۸۲﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت میں صاحب میزان جبریل علیہ السلام ہونگے اور وہی اس دن اعمال کا وزن کریں گے۔

﴿۱۸۸۳﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ ایمان مدینہ میں سمٹ کر اس طرح آجائے گا جیسے کوئی سانپ اپنے بل میں سمٹ کر بیٹھتا ہے۔

﴿۱۸۸۳الف﴾ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے اس عرصہ میں بہت کام ہوں گے۔ اولاً حیرانی، پھر پریشانی، پھر شفیع کی تلاش، پھر نامہ اعمال کی تقسیم، پھر مقدمات کی تحقیق و تنقیح گواہیاں وغیرہ۔ سب سے آخر میں فیصلے۔ پھر ہر ایک کو اس کے ٹھکانے پر پہنچانا۔

....

Marfat.com

سولھواں باب

معلومات ہفت رنگ

﴿۱۸۸۴﴾ مقام ابراھیم یعنی وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراھیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تھی اپنے اندر یہ کرامت رکھتا تھا کہ جب سیدنا ابراھیم کو اونچا ہونے کی ضرورت ہوتی تھی تو وہ پتھر بھی اونچا ہو جاتا تھا اور جب آپ نیچے ہونا چاہتے تھے تو یہ نیچے ہو جاتا تھا۔ اس پتھر پر آج تک سیدنا ابراھیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں۔

﴿۱۸۸۵﴾ مکہ معظمہ کی بنیاد آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے ۲۲۰۰ قبل مسیح میں حضرت ابراھیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے رکھی تھی۔

﴿۱۸۸۶﴾ عاشورہ محرم کے دن سرمہ لگانے سے سال بھر تک آنکھیں نہیں دکھتیں۔

﴿۱۸۸۷﴾ سلویٰ ایک دریائی پرندہ کا نام ہے جس کا قد چھوٹے مرغ کی برابر ہوتا ہے اس کا گوشت نہایت لذیذ اور زود ھضم ہے یہ بادل کی گرج سن کر مر جاتا ہے۔ اس کا پاخانہ چڑیا کی بیٹ سے مشابہ ہوتا ہے اس کا پتہ مرگی کے لیے مفید ہے اور اسکا خون کان کے درد کو دور کرتا ہے اسکے ہمیشہ کھانے سے دل نرم ہوتا ہے۔ یہ

Marfat.com

پرندہ مصر اور حبشہ کے علاقے میں کھاری سمندر کے پاس زیادہ پایا جاتا ہے۔

﴿۱۸۸۸﴾ ارسطو سل کی بیماری سے 'بقراط فالج سے 'افلاطون سرسام اور جالینوس پیٹ کی بیماری سے مرے۔

﴿۱۸۸۹﴾ طور وہ مشہور پہاڑ ہے جو وادی مقدس طویٰ میں واقع ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا ہوئی۔ یہیں توریت دی گئی۔ یہ پہاڑ دمشق سے قریب ہے۔

﴿۱۸۹۰﴾ بیت المقدس سے تیس کلو میٹر دور الخلیل بستی میں غار انبیاء ہے جس میں ستر ہزار پیغمبروں کے مزارات ہیں۔

﴿۱۸۹۱﴾ امت موسویہ میں توبہ کے لیے خودکشی جائز تھی مگر ہمارے یہاں حرام۔

﴿۱۸۹۲﴾ ماہ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ بہت ہی عظمتوں والا ہے۔ امام نیشاپوری فرماتے ہیں کہ اسی عشرہ میں موسیٰ علیہ السلام نے رب سے پہلا کلام کیا اسی عشرہ میں آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی اسی عشرہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ذبح اور فدیہ کا واقعہ پیش آیا۔ اسی عشرہ میں حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے اور حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان سے نجات پائی۔ اسی عشرہ میں بیعت رضوان 'صلح حدیبیہ 'بشارت فتح خیبر ہوئی۔

﴿۱۸۹۳﴾ حضرت ابو بکر بن قوام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا معبود کی عزت کی قسم مجھے وہ حال عطا ہوا ہے کہ اگر بغداد کو کہوں کہ مراقش کی جگہ چلا جا یا مراقش

Marfat.com

کو کہوں کہ بغداد کی جگہ چلا جا تو ایسا ہی ہو۔

﴿۱۸۹۴﴾ روح کی تین قسمیں ہیں پہلی روحانیہ جو جگر یا سینہ میں رہتی ہے۔ دوسری سلطانیہ جو دل میں رہتی ہے اور تیسری جسمانیہ جو گوشت خون رگوں اور ہڈیوں میں رہتی ہے۔

﴿۱۸۹۵﴾ انبیاء و مرسلین کی روح جنت عدن میں رہتی ہے۔ علماء کی روح جنت الفردوس میں' نیک لوگوں کی جنات علیین میں' شہیدوں کی جنتی طائروں کے پوٹوں میں' گنہ گار مومن کی تا قیامت ادہر میں' اولاد مومنین کی مشک کے پہاڑ میں' کافروں کی سجین میں اور منافقوں کی دوزخ میں۔

﴿۱۸۹۶﴾ ابلیس کا پڑپوتا ہامہ بن ھیم بن لاقیس بن ابلیس رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سے اپنی ملاقات کا حال بیان کر کے درخواست کی کہ حضور ﷺ اسے کچھ قرآن تعلیم فرمائیں۔ اس پر حضور ﷺ نے اس کو سورہ واقعہ' سورہ مرسلات' سورہ نباء' سورہ کوثر' سورہ اخلاص' سورہ فلق اور سورہ ناس سکھا دیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ وہ جنت میں ہے۔

﴿۱۸۹۷﴾ حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے دس حصے کیے نو مردوں کے لیے ایک عورتوں کے لیے اور شہوت کے دس حصے کیے نو عورتوں کے لیے ایک مرد کے لیے۔

﴿۱۸۹۸﴾ حضرت امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۳۳ھ)

Marfat.com

مشائخ کبار میں سے بہت بڑے محقق و مدقق اور متکلمین کے امام ہیں۔ مسلمانوں کے عقائد کی آپ نے تصحیح فرمائی اور باطل عقیدہ والوں کے رد میں کتاب التوحید، کتاب المقالات، کتاب الاوہام المعتزلہ اور کتاب الرد قرامطہ وغیرہ کئی کتابیں لکھیں۔ ان کے علاوہ کتاب تاویلات القرآن آپ کی ایسی تصنیف ہے جو اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے۔

﴿۱۸۹۹﴾ حضرت علامہ شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ اسانید کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنا ایک لڑکا لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے بچے کو آپ سے قلبی لگاؤ ہے اس لیے میں اسے آپ کے سپرد کرتی ہوں۔ وہ بچہ حضرت کے پاس رہنے لگا۔ آپ نے اسے بزرگوں کے طریقہ پر مجاہدے اور ریاضتیں کرنے کا حکم دیا۔ کچھ دنوں بعد ماں اپنی بچے سے ملنے آئی تو دیکھا کہ وہ بہت لاغر ہو گیا ہے اور دیکھا کہ وہ جو کی روٹی کھا رہا ہے۔ پھر جب وہ سرکار غوث پاک کی خدمت میں پہنچی تو دیکھا کہ آپ کے سامنے برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہوئی ہیں۔ وہ بولی میرے سردار آپ خود تو مرغی کھاتے ہیں اور میرے بیٹے کو جو کی روٹی کھلاتے ہیں۔ تب غوث پاک نے اپنا مبارک ہات ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا اس اللہ کے حکم سے کھڑی ہو جا جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ فرمائے گا۔ وہ مرغی فوراً زندہ ہو گئی اور کڑ کڑانے لگی۔ آپ نے عورت سے فرمایا جب تیرا بیٹا اس درجہ کو پہنچ جائے گا تو پھر جو جی چاہے کھائے گا۔ (بہجۃ الاسرار)

Marfat.com

﴿۱۹۰۰﴾ ایک دن حضرت غوث پاک مدرسہ میں وضو فرمارہے تھے کہ اچانک ایک چڑیا نے آپ کے کپڑوں پر بیٹ کر دی۔ آپ نے نظر اٹھا کر دیکھا تو چڑیا مردہ ہو کر نیچے گر پڑی۔

﴿۱۹۰۱﴾ سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فنا کی حالت اولیاء و ابدال کی حالتوں کی انتہا ہے' پھر ان کو تکوین یعنی کن کہنا عطا کیا جاتا ہے تو پھر ان کو جس چیز کی بھی حاجت ہوتی ہے وہ سب کچھ باذن اللہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد اس کی بعض کتابوں میں ہے کہ اے ابن آدم! میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں وہ ہوں کہ کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے۔ تو بھی میری اطاعت کر میں تجھے بھی ایسا کر دوں گا کس تو بھی کسی چیز کو کہے گا کہ ہو جا تو وہ ہو جائے گی۔ (فتوح الغیب مع بہجۃ الاسرار)

﴿۱۹۰۲﴾ لوگوں نے شیخ سعد الدین حموی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ نے شیخ محی الدین عربی کو کیا پایا؟ فرمایا وہ ایک اتھاہ موجزن سمندر ہیں۔ پھر پوچھا گیا کہ شیخ شہاب الدین سہروردی کو کیا پایا؟ انھوں نے فرمایا ان کی پیشانی میں نبی اکرم ﷺ کی متابعت کا نور کچھ اور ہی چیز ہے۔ (نفحات الانس)

﴿۱۹۰۳﴾ سلطان الہند خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ حنفی المذہب تھے۔ خراسان میں ۱۴ رجب ۵۲۷ھ کو پیدا ہوئے۔ والد گرامی غیاث الدین حسینی سید تھے۔ والدہ محترمہ ماہ نور حسنی سیدہ تھیں۔

﴿۱۹۰۴﴾ مشہور ہے کہ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد

Marfat.com

آپ کی پیشانی پر یہ نقش ظاہر ہوا: **حبیب اللہ مات فی حب اللہ۔**
یعنی اللہ کا حبیب اللہ کی محبت میں دنیا سے رخصت ہوا۔

﴿۱۹۰۵﴾ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں نے امت محمدیہ کو دو نور عطا فرمائے ہیں تاکہ ان کو دو اندھیریاں نہ ستائیں' ایک نور قرآن دوسرا نور رمضان۔ دو اندھیریاں ایک قبر کی دوسری قیامت کی اندھیری۔

﴿۱۹۰۶﴾ ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان نفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی۔

﴿۱۹۰۷﴾ حضرت نور الدین عبد الرحمن علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ نے عربی فارسی میں مختلف علوم و فنون کی ۵۴ کتابیں لکھیں جو آپ کے تخلص جامی کے عدد ہیں۔

﴿۱۹۰۸﴾ سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو نہایت خوب صورت پیدا فرمایا ہے۔ اور ان کو چھ سو پر دیے ہیں ایک ایک پر میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مشرق اور مغرب میں۔ جبرئیل نے جب اپنی ہیئت پر نظر کی تو عرض کیا الٰھی تو نے مجھ سے اچھی صورت بھی کسی کو دی ہے؟ جواب ملا کہ نہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے شکر کے دو نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بیس ہزار برس کھڑے رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرئیل تو نے عبادت کا حق ادا کر دیا ایسی عبادت کوئی نہیں کر سکتا مگر آخر زمانہ میں میرے حبیب اور نبی محمد ﷺ مبعوث ہوں گے اور ان کی گنہگار امت نہایت ناتواں ہوگی وہ لوگ تھوڑی سی دیر میں بھول چوک کے

Marfat.com

ساتھ دو رکعتیں پڑھیں گے اور اپنے فکروں میں غرق اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں ان کی نماز کو تیری نماز سے زیادہ پسند کروں گا کیونکہ وہ میرے حکم سے نماز پڑھیں گے اور تو نے اپنی خوشی سے ادا کی ہے۔

﴿۱۹۰۹﴾ حضرت صوفی حمید الدین ناگوری خواجہ غریب نواز کے ممتاز خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا فتح دہلی کے بعد پہلا بچہ جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا وہ میں ہوں۔ یہ سن ۵۷۱ یا ۵۷۲ھ بیٹھتا ہے۔

﴿۱۹۱۰﴾ سلطان شہاب الدین غوری نے ۵۷۱ھ میں دلی کو فتح کیا۔

﴿۱۹۱۱﴾ چالیس دن کے چلے کی حکمت یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کو چالیس دن خمیر کیا گیا تھا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے چالیس صبحیں اللہ تعالیٰ کے لیے خاص کر دیں حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان سے بہہ نکلیں گے۔

﴿۱۹۱۲﴾ حضرت صوفی حمید الدین ناگوری اپنے پیر و مرشد خواجہ غریب نواز کی مسجد اجمیر شریف میں امامت فرماتے تھے۔ جب آپ تکبیر تحریمہ کہتے تو ہر مقتدی کو عرش اعظم نظر آتا تھا۔ ہر شخص اسے اپنی خود کی کرامت سمجھتا تھا۔ ایک روز آپ مسجد میں موجود نہ تھے کسی دوسرے بزرگ نے نماز پڑھائی اس روز کسی کو عرش اعظم نظر نہیں آیا تو یہ راز کھلا کہ جلوہ عرش معلیٰ محض آپکی بدولت نظر آتا تھا۔

Marfat.com

﴿۱۹۱۳﴾ مؤلف خزینۃ الاصفیاء لکھتے ہیں کہ حضرت بابا فرید الدین کے گنج شکر مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ایک سوداگر اونٹوں پر شکر لاد کر ملتان سے دلی جا رہا تھا۔ راستہ میں پاک پٹن پہنچا تو حضرت نے پوچھا کہ اونٹوں پر کیا ہے؟ سوداگر نے مذاق سے کہا کہ نمک ہے۔ یہ سن کر حضرت نے کہا اچھا تو نمک ہی ہو گا۔ جب منزل پر پہنچ کر سوداگر نے مال دیکھا تو سارا نمک نکلا۔ وہ واپس آیا اور خواجہ کے قدموں پر گر کر معافی مانگی۔ آپ نے فرمایا اگر شکر تھی تو شکر ہی ہو گی۔ چنانچہ وہ نمک پھر شکر بن گیا۔

﴿۱۹۱۴﴾ حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنان کے بادشاہ تھے جو اب ایک معمولی قصبہ کی حیثیت سے ایران کی حکومت میں شامل ہے۔ آپ نے دس سال حکومت کرنے کے بعد تخت و تاج چھوڑ دیا۔ اور ہندوستان چلے آئے۔

﴿۱۹۱۵﴾ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب نے اپنا نام رحمان رکھ لیا تھا۔

﴿۱۹۱۶﴾ حضرت خواجہ باقی باللہ (م۔ ۱۰۱۴ھ) حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے پیر و مرشد ہیں آپ کی باطنی تربیت براہ راست سرکار اقدس ﷺ اور خواجہ خواجگان حضرت بہاء الدین نقشبند کی روحانیت سے ہوئی۔

﴿۱۹۱۷﴾ حضرت حاجی وارث علی شاہ کے آباء و اجداد نیشاپور کے عزتدار سادات سے تھے۔ حج کے پہلے ہی سفر میں آپ نے عام لباس ترک کر دیا اور پھر ہمیشہ احرام پوش رہے۔

﴿۱۹۱۸﴾ حضرت غوث پاک نے فرمایا میری آنکھ لوح محفوظ میں رہتی

Marfat.com

ہے اور میں اللہ کے علموں کے سمندروں میں غوطے لگاتا ہوں۔

﴿۱۹۱۹﴾ حضرت علی داتا گنج بخش ہجویری اولیائے متقدمین میں سے ہیں سلطان الہند خواجہ غریب نواز آپ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے وہاں چلہ کیا اور رخصتی کے وقت حضرت کی شان میں یہ شعر فرمایا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا   ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

﴿۱۹۲۰﴾ علامہ جلال الدین رومی واقف اسرار شریعت اور دانائے رموز طریقت ہیں۔ عام طور پر مولانا روم کے لقب سے مشہور ہیں۔ کم سنی ہی میں تین چار روز کے بعد صرف ایک بار کچھ کھاتے تھے اور کراما کاتبین وغیرہ کو پانچ سال کی عمر میں دیکھ لیا کرتے تھے۔ قونیہ (ترکی) میں آپ کا مزار مبارک ہے۔

﴿۱۹۲۱﴾ ابتدائے اسلام میں زنا کی سزا عمر قید تھی۔

﴿۱۹۲۲﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کی روح مرنے کے بعد ایک ماہ تک اس کے گھر کے گرد پھرتی ہے اور یہ دیکھا کرتی ہے کہ اس کے وارث مال کس طرح تقسیم کرتے ہیں اور اس کا قرض کس طرح چکاتے ہیں پھر مہینے بھر کے بعد ایک سال تک قبر کے گرد پھرتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ مرنے والے کے لیے کون غمگین ہوتا ہے اور کون دعائے مغفرت کرتا ہے پھر سال ختم ہونے کے بعد یہ روح دیگر ارواح سے جا ملتی ہے اور نفخ صور تک وہیں رہتی ہے۔ (بہجۃ الانوار)

﴿۱۹۲۳﴾۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ یہ ہے کہ

Marfat.com

کہ ایک بار جب وہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی سے ملاقات کو آئے تو واپسی کے وقت حضرت بختیار کاکی نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کے جوتے درست کیے۔ (سیر الاولیاء)

﴿۱۹۲۴﴾ شب ہجرت حضور اکرم ﷺ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مکان کے دروازے پر برآمد ہوئے ابوجہل ' ابولہب ' ابوسفیان اور دوسرے سرداران قریش کو دیکھا کہ وہ بیت النبی کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں آپ نے سورہ یاسین کی ابتدائی آیات پڑھیں پھر زمین پر سے تین مٹھی مٹی اٹھا کر شاھت الوجوہ (پھر جائیں ان کے منہ) پڑھتے ہوئے آپ نے سامنے دائیں بائیں کفار پر پھینک دی اور انھیں کے درمیان مین ہو کر بیت اللہ تشریف لے گئے۔

﴿۱۹۲۵﴾ جس وقت سرور عالم ﷺ ہجرت فرما رہے تھے تو سراقہ نے سو سرخ اونٹوں کے انعام کے لالچ میں آپ کا تعاقب کیا مگر جب اس کی سواری بحکم خدا ریت میں دھس گئی تو اس نے حضور ﷺ سے معافی مانگی۔ سراقہ نے عرض کیا مجھے یقین ہے کہ ایک دن آپ مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہونگے لہذا آپ مجھے ایک امان نامہ لکھ دیجیے تاکہ آپ کی فتح کے وقت میرا گھرانہ آپ کی فوج سے محفوظ رہ سکے۔ حضور ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امان نامہ لکھنے کا حکم دیا۔ یہ دنیا کا سب سے پہلا امان نامہ سراقہ کو ملا۔ اسی وقت سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا تھا کہ سراقہ میں تیرے ہات میں کسریٰ کے کنگن دیکھ رہا ہوں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب روم فتح ہوا اور مسجد

Marfat.com

نبوی میں کسریٰ کے زیور لا کر ڈالے گئے تو خلیفہ دوم نے سراقہ کو کنگن عطا فرمائے اس طرح سچے کا قول برسوں کے بعد سچ ہو کر رہا۔

﴿۱۹۲۶﴾ یثرب ایک بت کا نام تھا۔ یثرب کے معنی فساد اور ہلاکت کے ہوتے ہیں۔ حضور ﷺ نے مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک بار یثرب کہنے والے کو چاہیے کہ دس بار مدینہ مدینہ کہے۔

﴿۱۹۲۷﴾ حضور اکرم ﷺ نے مدینہ کے متعدد نام طیبہ، مدینۃ النبی رکھے۔ اسے آپ حبیبہ و محبوبہ کہتے تھے۔ محدثین نے بہ دلائل مدینہ منورہ کے ۹۹ نام بیان کیے ہیں۔ رب نے اس شہر کو طابہ (پاک) فرمایا ہے۔

﴿۱۹۲۸﴾ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ان کے دروازہ مبارکہ پر ناخنوں سے دستک دیتے تھے۔ (شفاء شریف)

﴿۱۹۲۹﴾ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب تم اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز طلب کرو تو میرے وسیلے سے طلب کرو۔ (بہجۃ الاسرار)۔

﴿۱۹۳۰﴾ سرور عالم ﷺ ہجرت کر کے جس وقت مدینہ میں داخل ہوئے اس وقت کا منظر یہ تھا کہ ایک اونٹ پر عبداللہ بن اریقط عیسائی رہبر، دوسرے پر عامر بن فہیرہ (حضرت صدیق اکبر کے غلام) تیسرے پر آگے سرور دو عالم ﷺ اور پیچھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (بطور ردیف) تشریف فرما تھے۔

﴿۱۹۳۱﴾ حضرت سید احمد کبیر رفاعی جب ۵۵۵ھ میں حج سے فارغ ہو کر حضور سید عالم ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور قبر انور کے

Marfat.com

سامنے کھڑے ہو کر التجا کی کہ سرکار اپنے دست اقدس کو عطا فرمائیں تاکہ میرے ہونٹ اسے چوم لیں۔ اس عرض پر سرکار اقدس ﷺ نے قبر انور سے اپنے دست مبارک کو باہر نکالا جس کو انھوں نے چوما۔ اسوقت کئی ہزار کا مجمع مسجد نبوی میں تھا جنھوں نے اس واقعہ کو دیکھا۔ ان لوگوں میں حضور غوث اعظم کا نام بھی ذکر کیا جاتا ہے۔

﴿۱۹۳۲﴾ حضرت خواجہ غریب نواز اپنے مرشد خواجہ عثمان ہارونی کے ہمراہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوئے۔ جب روضہ رسول کی زیارت سے مشرف ہوئے تو خواجہ عثمان ہارونی نے ان سے کہا کہ سلام عرض کر۔ خواجہ اجمیری نے سلام عرض کیا۔ روضہ انور سے آواز آئی وعلیکم السلام یا قطب المشایخ للبر والبحر۔ (انیس الارواح)

﴿۱۹۳۳﴾ حضرت خواجہ عثمان ہارونی حضرت حاجی شریف زندنی کے مرید و خلیفہ اور خواجہ غریب نواز کے پیر و مرشد ہیں۔ آپ کا وصال مکہ میں ہوا۔ مزار مبارک مسجد جن کے قریب تھا جس کو نجدی حکومت نے توڑ کر روڈ میں لے لیا۔

﴿۱۹۳۴﴾ سلطان قائت بائی نے روضہ اقدس کے اوپر تیسرا گنبد نیلگوں رنگ کا بنوایا تھا۔ ۱۲۳۳ھ میں ترکی سلطان محمود بن عبدالحمید خان ثانی نے از سر نو تعمیر کرا کے ۱۲۵۵ھ میں سبز رنگ چڑھایا۔ یہی گنبد خضریٰ آج بھی موجود ہے اور دنیا بھر کے سنی مسلمانوں کے دل کی دھڑکن ہے۔

Marfat.com

﴿۱۹۳۵﴾ اہل مدینہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قحط کی شکایت کی تو ام المومنین نے فرمایا دیکھو آنحضور ﷺ کی قبر اطہر کے ٹھیک بالمقابل چھت میں ایک سوراخ کھولو کہ آسمان اور آپ کی قبر شریف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ رہے۔ صحابہ نے ایسا ہی کیا اس سال بہت زوروں کی بارش ہوئی۔

﴿۱۹۳۶﴾ حجرہ رسول ﷺ کے اطراف جالی سلطان قائت بائی نے ۸۷۹ھ میں نصب کرائی۔

﴿۱۹۳۷﴾ حضرت سید احمد طحطاوی فرماتے ہیں شریعت کے خلاف کوئی طریقہ اختیار کیے بغیر بوڑھی عورتیں بزرگوں کی قبروں کی زیارت سے برکت حاصل کریں تو کوئی حرج نہیں البتہ جوان عورتوں کے لیے یہ ناجائز ہے۔

﴿۱۹۳۸﴾ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب کسی کام میں حیران ہو جاؤ تو قبر والوں سے مدد طلب کرو۔

﴿۱۹۳۹﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گوبر اور ہڈیوں سے استنجا نہ کرو کہ وہ تمھارے بھائیوں جنّ کی خوراک ہے۔ ایک اور روایت میں کوئلے سے بھی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

﴿۱۹۴۰﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کر کے میری مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادے سے نکلے یہ اس کے لیے ایک حج کے برابر ہے۔

﴿۱۹۴۱﴾ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے ایک حج کے بعد دوسرا حج نہ کیا

Marfat.com

کہ کہیں مدینہ سے باہر موت نہ آجائے۔

﴿۱۹۴۲﴾ رسول اللہ ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

﴿۱۹۴۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص پاخانہ کو جائیں اور ستر کھول کر باتیں کریں تو اللہ ان پر غضب فرماتا ہے۔

﴿۱۹۴۴﴾ مرد کے لیے کفن کے تین کپڑے ہیں لفافہ ازار اور قمیص۔ عورت کے لیے پانچ کپڑے؛ تین یہ اور اوڑھنی اور سینہ بند الگ۔

﴿۱۹۴۵﴾ قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔ قبر کا طواف تعظیمی ممنوع ہے اور اگر برکت لینے کے لیے پھرا تو حرج نہیں مگر عوام کے سامنے نہ کیا جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

﴿۱۹۴۶﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین انگلیوں سے کھانا انبیا کا طریقہ ہے

﴿۱۹۴۷﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔

﴿۱۹۴۸﴾ حضور اکرم ﷺ امیر مکہ سے زم زم مدینہ منگوایا کرتے تھے۔

﴿۱۹۴۹﴾ حدیث سے ثابت ہے کہ مسلمان کفار کا عبادت خانہ نہیں گرا سکتے لیکن اگر کفار مسلمان ہو کر خود ہی اپنا عبادت خانہ گرا کر وہاں مسجد بنا لیں تو جائز ہے۔

﴿۱۹۵۰﴾ حدیث میں آیا ہے کہ پڑوسی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جن

Marfat.com

پر تہرے حق ثابت ہیں۔ حق جوار' حق قرابت اور حق اسلام۔ دوسرے وہ جن پر دوہرے حق ثابت ہیں: حق جوار اور حق اسلام۔ تیسرے وہ جن پر ایک ہی حق ثابت ہے یعنی حق جوار اور یہ وہ پڑوسی ہے جو مشرک کتابی ہو۔

﴿۱۹۵۱﴾ حدیث میں ہے کہ ایک کلمہ گو کا قتل ہو جانا اللہ کے نزدیک ہزار کافروں کے زندہ بچ جانے بلکہ ساری دنیا کے فنا ہو جانے سے شدید تر ہے۔

﴿۱۹۵۲﴾ حدیث میں ہے کہ اپنے گھروں سے مکڑی کے جالے دور کرو یہ ناداری کا باعث ہوتے ہیں۔

﴿۱۹۵۳﴾ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ استقامت کیا ہے فرمایا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ استقامت یہ ہے کہ امر و نہی پر قائم رہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ استقامت یہ ہے کہ عمل میں اخلاص کرے۔ مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا استقامت یہ ہے کہ فرائض ادا کرے۔

﴿۱۹۵۴﴾ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے۔ ایک مرتے وقت' دوسری قبر میں اور تیسری قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

﴿۱۹۵۵﴾ بیعت رضوان ایک بڑے خاردار درخت کے نیچے ہوئی تھی جس کو عرب میں سمرہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس درخت کو ناپدید یعنی ان دیکھا کر دیا۔ اگلے سال صحابہ کرام نے ہر چند تلاش کیا مگر یہ درخت کسی کو نظر نہ آیا۔

﴿۱۹۵۶﴾ شریعت میں چوری کے لیے پانچ شرطیں مال میں ہیں۔ ایک

Marfat.com

شرط جگہ میں دو شرطیں چور میں۔ ان شرائط کے بغیر چوری نہیں بنتی اور اس پر سزائیں نہیں دی جاتیں۔ مال کی شرطیں یہ ہیں: ایک اس کا مال ہونا' غیر مال کی چوری پر سزا نہیں۔ لہذا اگر مسلمان کا سور چوری کرے ہات نہیں کٹے گا کہ سور مسلمان کے لیے مال نہیں۔ دوسرے مال کا قیمتی ہونا لہذا مسلمان کی شراب چرانے پر سزا نہیں کہ شراب مسلمان کے لیے قیمتی مال نہیں۔ تیسرے مال کا مملوک ہونا لہذا کفن چور کا ہات نہ کٹے گا کہ کفن مملوک نہیں۔ چوتھے مال کا معصوم ہونا لہذا حربی کافر کے مال کی چوری چوری نہیں غنیمت ہے کہ اس کا مال شریعت میں معصوم نہیں۔ پانچویں مال کا محفوظ ہونا لہذا کھلے راستے یا کھلی مسجد سے کسی کا مال لینا جبکہ مالک وہاں نہ چوری نہیں۔ جگہ کی شرط ہے محفوظ ہونا غیر محفوظ جگہ سے کسی کا مال لینا چوری نہیں۔ چور میں شرط ہے عاقل ہو بالغ ہو دیوانہ یا بچہ چوری کرے ہات نہ کٹے گا۔

﴿۱۹۵۷﴾ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دس درم یعنی پونے تین روپے کی قیمت کا مال چوری کا نصاب ہے اس سے کم کی چوری پر ہات نہ کٹے گا۔

﴿۱۹۵۸﴾ صحیح مسلم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیچ کی یا کلمے والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے مجھے منع فرمایا۔

﴿۱۹۵۹﴾ سونے چاندی کے بٹن کرتے یا اچکن میں لگانا جائز ہے جس طرح ریشم کی گھنڈی جائز ہے۔

﴿۱۹۶۰﴾ ملتے ہوئے دانتوں کو سونے کے تار سے بندھوانا جائز ہے۔

Marfat.com

﴿۱۹۶۱﴾ کعبہ کو منہ کرنا صرف نماز میں فرض ہے۔ تلاوت قرآن وضو قربانی کے وقت سنت' خطبہ جمعہ' رمی جمار وغیرہ کے وقت مکروہ اور پیشاب پاخانہ کی حالت میں حرام۔

﴿۱۹۶۲﴾ اگر باپ اپنے بیٹے کو یا مولیٰ اپنے مملوک غلام کو' نبی امتی کو قتل کر ڈالے تو قصاص نہیں۔

﴿۱۹۶۳﴾ اگر مقتول کے وارثوں میں سے ایک وارث بھی قصاص معاف کر دے یا دیت پر راضی ہو جائے اور باقی ورثاء قصاص لینا چاہیں تب بھی قصاص ختم ہو جائے گا۔

﴿۱۹۶۴﴾ جب لڑکا اور لڑکی دس سال کے ہو جائیں تو ان کو الگ الگ سلانا چاہیے۔

﴿۱۹۶۵﴾ صفا کو صفا اس لیے کہتے ہیں کہ وہاں صفی اللہ آدم علیہ السلام نے قیام فرمایا تھا یعنی صفی کا جائے قیام۔ اور مروہ پر امرأۃ یعنی حضرت حوا نے قیام کیا تھا تو گویا مروہ دراصل مرأۃ تھا یعنی ایک بی بی کا جائے قیام۔

﴿۱۹۶۶﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات (غالباً شب برات) جناب سرور کائنات ﷺ ان کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آخر شب سرکار بقیع کی طرف تشریف لے گئے اور وہاں کے مدفونین کو سلام کیا نیز ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور دوسرے صحابہ سے یہ بھی روایت ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ اکثر

Marfat.com

بقیع میں تشریف لے جاتے اور وہاں دفن صحابہ پر سلام بھیجتے اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرماتے۔ حدیث میں یہ بھی وارد ہے کہ جنت البقیع کے ستر مدفونین حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔

﴿۱۹۶۷﴾ عورت کو داڑھی یا مونچھ کے بال نکل آئیں تو ان کا نوچنا جائز بلکہ مستحب ہے کہ کہیں اس کے شوہر کو اس سے نفرت نہ پیدا ہو۔ (ردالمحتار)

﴿۱۹۶۸﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے۔

﴿۱۹۶۹﴾ کعبہ معظمہ کے پاس نیکی کا ثواب ایک لاکھ اور بیت المقدس کے پاس پچاس ہزار کے برابر ہے۔

﴿۱۹۷۰﴾ بعض لوگ مصافحہ کرنے کے بعد اپنا ہات چوم لیتے ہیں یہ مکروہ ہے ایسا نہیں کرنا چاہئیے۔

﴿۱۹۷۱﴾ مسئلہ تقدیر میں تین مذہب ہیں: جبریہ، قدریہ اور اہل سنت۔ جبریہ بندہ کو پتھر کی طرح مجبور محض مانتے ہیں ان بے وقوفوں کے نزدیک پنکھے اور ہات کی حرکت میں کوئی فرق نہیں ان کے ہاں قلم اور کاتب دونوں یکساں ہیں کہ نہ قلم کو اختیار ہے نہ کاتب کو۔ دونوں خدا کے حکم سے کٹھ پتلی کی طرح چل رہے ہیں۔ قدریہ بندے کو مختار مطلق مانتے ہیں اور تقدیر کے منکر ہیں۔ ان بے وقوفوں کے نزدیک رب اور بندہ میں کوئی فرق نہیں۔ ہم اہل سنت بندہ کو خلق میں مجبور اور کسب میں بعطاء الٰہی مختار مانتے ہیں۔

Marfat.com

﴿۱۹۷۲﴾ حضور انور ﷺ کا باغ فدک ابھی تک وقف چلا آرہا ہے کیونکہ نبی کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔

﴿۱۹۷۳﴾ تفسیر مدارک میں ہے کہ اگر ایک سال لوگ کعبہ کو خالی کر دیں تو کعبہ غائب ہو جائے گا اور دنیا برباد۔

﴿۱۹۷۴﴾ امام مالک کبھی مدینہ منورہ میں گھوڑے پر سوار نہ ہوئے۔ ہمارے امام اعظم جب حاضر ہوئے تو حدود مدینہ میں استنجے کو نہ بیٹھے بلکہ اتنے دن تک کھانا پینا ہی ترک کر دیا تاکہ پیشاب پاخانہ کی حاجت ہی نہ ہو۔ اسی لیے آپ نے وہاں اپنا قیام مختصر کیا۔

﴿۱۹۷۵﴾ کفار عرب کعبہ معظمہ کا طواف بالکل ننگے ہو کر کرتے تھے مرد بھی اور عورتیں بھی اور بحالت طواف ہاتھوں سے تالیاں منہ میں انگلی دے کر سیٹیاں بجاتے تھے ان حرکتوں کو بہترین عبادت سمجھتے تھے۔

﴿۱۹۷۶﴾ سید الانبیاء ﷺ کی ولادت سے ایک ہزار سال پہلے حمیر بن ورع ملقب بہ تبع بادشاہ کامگار برسم جہانگیری مکہ معظمہ پہنچا اور سات جامہ فاخرہ کعبہ پر پہنائے۔ اس وقت سے کعبہ پر غلاف ڈلنا شروع ہوا اور صحیح یہ ہے کہ سعد بن کرب الحمیری نے سب سے پہلے کعبہ پر چادر کا جامہ پہنایا۔

﴿۱۹۷۷﴾ زمانہ جاہلیت کا سلام تھا اَنعِمُوا صَبَاحاً یعنی تمہارا دن اچھا گزرے۔

﴿۱۹۷۸﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنھوں

Marfat.com

نے رسول خدا ﷺ کے بعد مکہ میں بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کی۔

﴿۱۹۷۹﴾ قربانی کی سنت ابراھیمی کو اہتمام اور پابندی کے ساتھ زندہ کرنے کی بنیاد ۲ھ میں مدینہ منورہ میں پڑی۔

﴿۱۹۸۰﴾ حضور ﷺ ہمیشہ دو مینڈھے ابلق قربان فرمایا کرتے تھے۔ ایک اپنی طرف سے اور ایک اپنے امتیوں کی طرف سے جن کو ناداری یا فراموشی کی وجہ سے قربانی کی توفیق حاصل نہیں ہوئی۔

﴿۱۹۸۱﴾ جنت البقیع کا ذکر توریت میں یوں تھا: ایک قبرستان دو سنگستانوں کے درمیان ہے جس کا نام نخیل ہے۔ اس میں سے ستر ہزار آدمی ایسے اٹھیں گے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتے ہوں گے۔

﴿۱۹۸۲﴾ مزدلفہ کا دوسرا نام جمع بھی ہے اس کا سبب ایک تو یہی ہے کہ لوگ اکناف عالم سے آکر یہاں جمع ہوتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نے یہاں اکٹھے رات گذاری تھی۔

﴿۱۹۸۳﴾ خواجہ ہبیر بصری رحمۃ اللہ علیہ ہر دن میں اور ہر رات میں دو بار قرآن شریف ختم کرتے تھے۔ سترہ برس کی عمر سے آخر عمر تک آپ کا وضو قضائے انسانی کے سوا نہ ٹوٹا۔

﴿۱۹۸۴﴾ وہ خطائیں جن کی معافی کا قرآن شریف اعلان فرمادے ہماری عبادات سے افضل ہیں جن کی قبولیت کی خبر ہی نہیں۔

﴿۱۹۸۵﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص مجھے نہ دیکھ سکیں گے پہلا

Marfat.com

ماں باپ کا نافرمان' دوسرا تارک سنت' تیسرا میرا تذکرہ سنکر مجھ پر درود نہ بھیجنے والا۔ اللھم صل علی سیدنا و نبینا محمد وعلی آل سیدنا محمد وعلی اصحاب سیدنا محمد وبارك وسلم۔

﴿۱۹۸۶﴾ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا برابر حال میری امت کا قائم بالقسط رہے گا یہاں تک کہ بنی امیہ میں سے پہلا وہ شخص ہوگا جو امت کے کاموں میں رخنہ اندازی کرے گا اس کا نام یزید ہوگا۔ اللہ کے سچے رسول کی بات سچ ہو کر رہی۔

﴿۱۹۸۷﴾ لیلیٰ کے عاشق مجنوں حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰؓ رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے۔ انھیں قیس بھی پکارا جاتا ہے۔

﴿۱۹۸۸﴾ مسجد نبوی میں پہلی آتشزدگی یکم رمضان ۶۵۴ھ میں ہوئی اس میں منبر نبوی کا بقیہ حصہ بھی جل گیا۔

﴿۱۹۸۹﴾ روم کے بادشاہ کا قیصر کہلانا غالباً ہرقل ہی سے شروع ہوا ہے۔ قیصر کے معنی چیرنے کے ہیں چونکہ اس کی پیدائش کے وقت اس کی ماں دردزہ میں انتقال کر گئی تھی اس لیے اس کو ماں کا پیٹ چیر کر نکالا گیا اس لیے قیصر کہلانے لگا۔ ہرقل ہی دنیا کا وہ پہلا بادشاہ ہے جس نے دینار ایجاد کیا اور گرجا گھر بنوایا۔ اس نے ۳۱ سال حکومت کی۔ صحیح یہی ہے کہ ایمان نصیب نہیں ہوا۔

﴿۱۹۹۰﴾ عامر راہب اسلام سے پہلے سب سے بڑا عابد اور زاہد تھا۔ حضور اکرم ﷺ کے جلوہ گر ہونے پر کافر ہو گیا۔ اس نے منافقین مدینہ کو ورغلا کر مسجد

Marfat.com

ضرار بنوائی۔ یہی قیصر روم کے پاس پہنچا اسے حضور ﷺ پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ وہاں ہی مردود ہو کر مرا۔ حضور ﷺ اسے عامر فاسق فرماتے تھے۔

﴿۱۹۹۱﴾ فتح مکہ سن آٹھ ہجری میں واقع ہوئی۔

﴿۱۹۹۲﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں ہیں ایک ساتویں آسمان تک دوسری ساتویں زمین تک۔ جب آدمی تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس آسمانی زنجیر کے ذریعہ اسے بلند کر دیتا ہے اور جب تکبر کرتا ہے تو زمینی زنجیر کھینچ کر اسے پست کر دیتا ہے۔

﴿۱۹۹۳﴾ چار باتیں شقاوت میں داخل ہیں: آنکھ سے آنسو نہ نکلنا سخت دل ہونا ' بڑی بڑی امیدیں رکھنا اور دنیا کی محبت۔

﴿۱۹۹۴﴾ توبہ کی تین شرطیں ہیں: پہلی گناہوں سے رجوع ' دوسری معاصی پر ندامت اور تیسری ہمیشہ کے لیے ترک گناہ۔

﴿۱۹۹۵﴾ اللہ کے نزدیک سود کا گناہ اسلامی حالت میں ۳۳ بار زنا کرنے سے زیادہ ہے اور جان بوجھ کر سود کا ایک درم کھانا ۳۶ بار زنا کرنے سے بدتر ہے۔

﴿۱۹۹۶﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں سب سے افضل عمل ہے وقت پر نماز کی ادائیگی پھر والدین کے ساتھ سلوک پھر خدا کی راہ میں جہاد۔

﴿۱۹۹۷﴾ حضور انور ﷺ نے فرمایا جو شخص سایہ دار درخت کے نیچے غلاظت کرتا ہے وہ جہنم کے لائق ہے۔

﴿۱۹۹۸﴾ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں لفظ فقر میں ف

Marfat.com

سے مراد فنا' ق سے مراد قناعت اور ر سے مراد ریاضت ہے جس میں یہ صفات نہیں وہ فقیر نہیں۔

﴿۱۹۹۹﴾ جو شخص دعا سے باز رہے گا اللہ تعالیٰ اسے قبولیت سے روک لے گا۔ جو صدقہ نہ دے گا' خدا اس سے عافیت کو روک لے گا۔ جو زکوۃ نہ دے گا خدا اس کے مال کو محفوظ نہ رکھے گا' جو عشر ادا نہ کرے گا اس کی کمائی میں برکت نہ ہو گی۔ جو جماعت سے الگ ہو گا خدا اس سے کلمہ شہادت کو روک لے گا۔

﴿۲۰۰۰﴾ امت محمدیہ میں شیطان کے رفیق یہ ہیں: ظالم بادشاہ' متکبر مال دار' خیانت پیشہ سوداگر' شرابی' چغل خور' ریاکار' زکوۃ نہ دینے والا' نماز میں کاہلی کرنے والا اور یتیم کا مال کھانے والا۔

﴿۲۰۰۱﴾ استقامت کی تین قسمیں ہیں: استقامت زبانی' کلمہ شہادت کی مداومت' اور استقامت دلی صدق ارادت اور استقامت بالنفس طاعات و عبادات کی مواظبت کا نام ہے۔

﴿۲۰۰۲﴾ جس شخص میں پانچ خصلتیں ہیں وہ سب سے افضل ہے پہلی یہ کہ وہ عبادت الٰہی کا پابند رہے دوسرے مخلص ہو تیسرے لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ چوتھے مخلوق کے مال و دولت سے اپنی امید منقطع کر لے اور پانچویں موت کے لیے تیار رہے۔

﴿۲۰۰۳﴾ امت محمدیہ میں شیطان کے دشمن پندرہ ہیں: رسول خدا ﷺ' بادشاہ عادل' متواضع مالدار' سچا تاجر' نمازی عالم' ناصح مسلمان' رحم دل

Marfat.com

مومن، توبہ پر قائم رہنے والا، حرام سے بچنے والا، حرام سے بچنے والا، پاکباز مومن، صدقہ دینے والا مسلمان، نیک اخلاق ایمان والا، نفع دینے والا مسلمان، حافظ قرآن اور شب بیدار عابد۔

﴿۲۰۰۴﴾ جس کو دعا کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہتا، جس کو استغفار کی توفیق ملی وہ مغفرت سے محروم نہیں رہتا، جس کو شکر کی توفیق ملی وہ ازدیاد رحمت سے محروم نہیں رہتا، جس کو توبہ کی توفیق ملی وہ اجابت سے محروم نہیں رہتا۔

﴿۲۰۰۵﴾ شعبان میں پانچ حروف ہیں ہر حرف کے مقابلے میں مومن کو ایک عطیہ دیا جاتا ہے شین سے شرف وشفاعت، عین سے عزت وکرامت، بے سے بر، الف سے الفت اور نون سے نور۔

﴿۲۰۰۶﴾ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور کی ایک جانب سفید چاندی کا منارہ پیدا کیا ہے جس کا طول پانچ سو برس کی راہ ہے۔ جمعہ کے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام اس مینار پر چڑھ کر اذان دیتے ہیں حضرت اسرافیل علیہ السلام منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھتے ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام امام بنتے ہیں اور دوسرے فرشتے مقتدی۔ بعد فراغ نماز حضرت جبرئیل کہتے ہیں کہ اس اذان سے جو ثواب حاصل ہوا ہے میں نے امت محمدیہ کے مؤذنوں کو بخشا، حضرت اسرافیل کہتے ہیں کہ میں نے خطبہ کا ثواب روئے زمین کے خطیبوں کو دیا۔ حضرت میکائیل کہتے ہیں میں نے امامت کا اجر جمعہ کے اماموں کو ہبہ کیا۔

Marfat.com

دیگر ملائکہ کہتے ہیں کہ ہم نے جماعت کا ثواب ان لوگوں کے نام کر دیا جو امام کے پیچھے جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو کیا تم ہمارے سامنے اپنی سخاوت کا اظہار کرنا چاہتے ہو۔ ہمیں اپنے عزت و جلال کی قسم، آج ہمنے ان تمام نمازیوں کو بخش دیا جو ہمارا ارشاد بجالانے اور ہمارے حبیب کی اقتدا کرنے کی نیت سے جمعہ ادا کر چکے۔

﴿۲۰۰۷﴾ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے علم ظاہر و باطن میں امتیاز حاصل کیا۔ چالیس برس شب و روز اپنی پشت دیوار سے نہیں لگائی۔ اور دو زانو کے سوا بیٹھے نہیں۔

﴿۲۰۰۸﴾ خط عربی حرب بن امیہ نے اختراع کیا۔

﴿۲۰۰۹﴾ کوفہ وہ مبارک شہر ہے جسے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم سے ۱۷ھ میں فاتح ایران حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بسایا تھا۔

﴿۲۰۱۰﴾ حضرت ابو بکر عباس رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس پہلو زمین سے نہ لگایا یہاں تک مراقب بیٹھے کہ بینائی جاتی رہی اور بیس برس اندھے رہے۔ دن رات میں پانچ سو رکعتیں اور تیس ہزار بار سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔

﴿۲۰۱۱﴾ حضرت ابو محمد حریری رحمۃ اللہ علیہ ایک برس کعبۃ اللہ میں رہے نہ کبھی کسی سے بات کی نہ لیٹے اور نہ پاؤں پھیلائے۔

﴿۲۰۱۲﴾ حضرت عطا ی سلمی رحمۃ اللہ علیہ کو ایسا خوف الٰہی تھا کہ چالیس

Marfat.com

برس نہ ہنسے اور نہ سر اٹھا کر آسمان دیکھا۔

﴿۲۰۱۳﴾ حضرت فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زہد سے رضا بہتر ہے کیونکہ راضی رہنے والا ہر امر میں کوئی اور مرتبہ نہیں چاہتا۔

﴿۲۰۱۴﴾ جب تک بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ بغداد میں زندہ رہے کسی چوپائے جانور نے آپ کی تعظیم کے سبب راہ میں لید نہ کی کیونکہ آپ ننگے پاؤں رہتے تھے۔

﴿۲۰۱۵﴾ جن دنوں حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ریاضت کرتے تھے بیس برس تک ایک ہی دلق پہنے رہے۔ ایک روز خادموں نے زبردستی اس دلق کو بدن سے اتار لیا اس میں اتنی بڑی بڑی جوئیں تھیں کہ ایک جوں کو تولا گیا تو چھ رتی وزن کی نکلی۔

﴿۲۰۱۶﴾ مشہور تابعی حضرت سعید ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں الحمد للہ پچاس برس تک میری تکبیر اولیٰ قضا نہ ہوئی اور پچاس برس میں نماز میں امام کے علاوہ میں نے کسی کی پیٹھ نہیں دیکھی۔ حضرت سعید ابن المسیب نے چالیس حج کیے۔ آپ کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ آپ نے پچاس برس تک عشاء کے وضو سے فجر پڑھی ہے۔

﴿۲۰۱۷﴾ اسلام کے سب سے پہلے قاضی القضاۃ قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔ یہ ہارون رشید کا دور خلافت تھا۔

﴿۲۰۱۸﴾ بغداد شہر کی تعمیر عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے کروائی۔ تعمیری

Marfat.com

کام میں دس ہزار مزدور کام کرتے تھے۔ اس شہر کی فصیل میں جو اینٹیں استعمال کی گئیں ان میں ہر اینٹ ایک ہات چوڑی اور ایک ہات لمبی ہوتی تھی اور وزن ۱۱۷ رطل ہوتا تھا۔

﴿۲۰۱۹﴾ حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ عنہ پندرہ روز میں ایک مرتبہ کھانا تناول فرماتے تھے اور رمضان میں ایک لقمہ۔ البتہ روزانہ اتباع سنت کی وجہ سے محض پانی سے روزہ افطار کرتے تھے۔

﴿۲۰۲۰﴾ حضرت ابراھیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ رمضان میں نہ دن کو سوتے تھے نہ رات کو۔

﴿۲۰۲۱﴾ حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ رمضان میں امامت فرماتے تو ایک رات آپ حضرت عبد اللہ بن مسعود کی قرات پڑھتے تھے دوسری رات حضرت زید ابن ثابت کی' تیسری رات کسی اور صحابی کی۔ اس طرح پورے رمضان ہر رات نئی قراءت ہوتی تھی۔

﴿۲۰۲۲﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ انسان دو سے مرکب ہے جسم اور روح۔ پس علم بھی دو ہیں ایک علم طب اور دوسرا علم دین۔ آپ فرماتے تھے کہ دنیا میں انسان کامل ان چار باتوں سے ہوتا ہے: دیانت امانت' حفاظت اور چشم پوشی۔ نیز فرماتے تھے کہ انسانیت کے لیے چار شرطیں ہیں حسن اخلاق ' فیاضی' تواضع اور شکر۔ حضرت امام کا ارشاد ہے دنیا و آخرت کی بھلائی ان پانچ باتوں سے ہے: دل غنی ہو 'ایذا رسانی سے بچتا رہے' حلال کی

Marfat.com

روزی حاصل ہو' پرہیزگاری ہو اور ہر حالت میں صرف خدا پر بھروسا ہو۔ آپ کا کہنا ہے کہ علماء کی زینت پرہیزگاری ہے اور ان کا زیور حسن اخلاق ہے اور نیک دلی ان کا حسن ہے۔ اور فرمایا کہ تین کام بڑے مشکل ہیں: تنگی میں سخاوت' خلوت میں تقویٰ اور جہاں سے امید لگی ہو یا کچھ خوف ہو وہاں سچ سچ بات کہنا۔ آپ نے فرمایا کہ احمق شخص اپنے اہل مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب والوں کی عزت زیادہ کرتا ہے وہ اس ریاکاری سے ان کے دلوں میں گھر کرنا چاہتا ہے حالانکہ یہ ناممکن ہے۔

﴿۲۰۲۳﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک بار دریافت کیا گیا کہ لوگوں کا عام طور پر خیال ہے کہ حضور ﷺ کا کوئی فعل بے فائدہ نہیں ہے لیکن پھر اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ حضور ﷺ ایک قبیلہ کے گھورے پر پہنچے اور وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ اس فعل نبوی سے کیا فائدہ ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا اس سے بہت بڑا فائدہ ہے جو تمھیں معلوم نہیں ہے۔ ملک عرب میں یہ تجربہ مشہور ہے کہ اگر کسی کی کمر میں درد ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے وہ درد جاتا رہتا ہے۔ چونکہ حضور ﷺ کے درد رہتا تھا اس لیے آپ نے عرب کے تجربہ کے لحاظ سے ایسا کیا لیکن یہ فعل عادتاً منقول نہیں ہے۔

﴿۲۰۲۴﴾ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو پہلی صدی کا مجدد کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

﴿۲۰۲۵﴾ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے نفس نے ایک بار بے موقع ٹھنڈا پانی مانگا آپ نے تین سال تک ٹھنڈا پانی ہی نہ پیا اور پھر فرمایا اگر اب تو ایسی حرکت کرے گا تو چھ سال تک ٹھنڈا پانی چھوڑ دوں گا۔

﴿۲۰۲۶﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول ہے کہ علم کے تین حروف ہیں، عین علیین سے لام لطف الٰہی سے اور میم ملک یعنی بادشاہی سے مشتق ہے علم کی عین عالم کو علیین سے برتر مقام پر پہنچا دیتی ہے، لام لطیف بنا دیتا ہے اور میم مخلوق کا مالک کر دیتی ہے۔

﴿۲۰۲۷﴾ آنحضرت ﷺ کا قول ہے کہ جو شخص علم کو محفوظ رکھنا چاہے وہ پانچ باتوں کا التزام کرے۔ پہلی، رات کی نماز خواہ دو رکعتیں ہوں۔ دوسری، ہمیشہ باوضو رہنا۔ تیسری، ظاہری باطنی تقویٰ۔ چوتھی، محض پرہیزگاری کی نیت سے خورونوش کی تدبیر اور پانچویں مسواک۔

﴿۲۰۲۸﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پیغمبر خدا ﷺ سے سنا جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہے کہ میں نے تمہارے گھر میں کچھ نہیں دیکھا یا تم سے کوئی بھلائی مجھے نہیں ملی اس عورت کے ستر برس کے عمل نابود ہو جاتے ہیں۔

﴿۲۰۲۹﴾ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا خاوند کی رضامندی خدا کی رضامندی اور خاوند کی ناراضگی خدا کی ناراضگی کا باعث ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

﴿۲۰۳۰﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جس نے مہمان کی تعظیم کی اس نے گویا ستر پیغمبروں کی تواضع کی۔

﴿۲۰۳۱﴾ سود کھانے والے' سود کھلانے والے اور اس کا حساب کتاب لکھنے والے اور اس کے گواہ پر رسول خدا ﷺ نے لعنت بھیجی ہے۔

﴿۲۰۳۲﴾ ہادی اعظم ﷺ کا فرمان ہے صلح فساد سے بہتر ہے۔

﴿۲۰۳۳﴾ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنم میں جائینگے۔

﴿۲۰۳۴﴾ رسول اللہ ﷺ نے نکاح سے پہلے کسی لڑکی کو دیکھنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

﴿۲۰۳۵﴾ شراب صلح حدیبیہ کے بعد حرام قرار دی گئی۔

﴿۲۰۳۶﴾ ابو جہل کا اصلی نام عمرو بن ہشام تھا۔ لوگ اس کی حکمت اور دانائی کی وجہ سے اسے ابوالحکم کہہ کر بلاتے تھے۔ ابو جہل کا خطاب مسلمانوں کا دیا ہوا ہے۔

﴿۲۰۳۷﴾ یہودیوں نے ایک جادوگر لبید بن اعصم کے ذریعہ حضور ﷺ پر جادو کرایا تھا۔ جادو کا اثر چالیس دن تک رہا۔ اللہ تعالیٰ نے صحت یابی کے لیے سورہ فلق اور سورہ ناس نازل فرمائیں۔

﴿۲۰۳۸﴾ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا عافیت کی کچھ قیمت نہیں' سمندر کا کوئی پڑوسی نہیں' بادشاہ کا کوئی دوست نہیں۔

Marfat.com

﴿۲۰۳۹﴾ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں غیبت کو بھائی کے مردار گوشت سے تعبیر فرمایا ہے۔

﴿۲۰۴۰﴾ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ سود کے ستر سے زیادہ باب ہیں سب سے ہلکا درجہ اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اور ایک درہم سود کا ۳۵ زنا سے زیادہ سخت ہے اور بدترین سود مسلمان کی آبروریزی ہے۔

﴿۲۰۴۱﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

﴿۲۰۴۲﴾ حدیث میں ارشاد ہے کہ ہر پیر اور جمعرات کو اعمال کی پیشی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مشرکوں کو چھوڑ کر صالحین کی مغفرت ہوتی رہتی ہے۔ مگر جن دو اشخاص میں جھگڑا ہوتا ہے ان کی مغفرت کے متعلق فرمایا جاتا ہے ان کو چھوڑے رکھو جب تک وہ صلح نہ کر لیں۔

﴿۲۰۴۳﴾ حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماں باپ کی رضامندی میں ہے اور اللہ کا غصہ ماں باپ کے غصہ میں ہے۔

﴿۲۰۴۴﴾ اولاد کی صحیح تربیت نوافل میں مشغول رہنے سے بہتر ہے۔

﴿۲۰۴۵﴾ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں پر میری امت کے نام رکھے۔ اللہ تعالیٰ مومن ہے اور میری امت کا نام مومنین رکھا۔ اللہ تعالیٰ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا۔

﴿۲۰۴۶﴾ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com

قطب عالم کے مرکز کی حفاظت کرتا ہے اور اس کا دایاں وزیر عالم ارواح کی اور بایاں وزیر عالم اجسام کی اور چاروں اوتاد مشرق مغرب جنوب شمال کی اور سات ابدال سات ولایتوں کے محافظ ہیں۔

﴿۲۰۴۷﴾ کسی بزرگ نے شیطان سے پوچھا کہ تو لوگوں کو کس طرح بہکاتا ہے۔ وہ بولا تین ذریعوں سے: بخل، غصہ اور نشہ میں۔ غصہ ور آدمیوں کو ایسا گھماتا ہوں جیسے بچے گیند کو اور نشہ والے آدمی کو ایسے ہانکتا ہوں جیسے چرواہا بکریوں کو۔

﴿۲۰۴۸﴾ محمد بن اسمٰعیل بخاری سے روایت ہے کہ رب تعالیٰ نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ اگر ہم تم کو زمین پر رکھتے تو تم کیا کرتے۔ عرض کیا کہ تین کام: غریبوں کی مدد کرتا، خلق کے عیب چھپاتا اور پیاسوں کو پانی پلاتا۔

﴿۲۰۴۹﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ایک نبی نے عرض کیا الٰہی بندہ مومن پر جو تیرا مطیع اور گناہوں سے دور رہتا ہے زیادہ مصیبتیں کیوں پڑتی ہیں اور کافر جو نافرمان اور سراسر گنہگار ہے اکثر بلاؤں سے محفوظ کیوں رہتا ہے اور اس پر دنیا کیوں فراخ کردی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ بندے بھی میری ملک ہیں اور بلا بھی۔ مومن کے ذمہ کچھ گناہ ہوتے ہیں اس لیے میں اس سے دنیا سمیٹ کر کسی بلا میں مبتلا کر دیتا ہوں تاکہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور کافر کچھ نیکیاں کر لیا کرتا ہے اس کے صلے میں اس کی روزی فراخ کر دیتا ہوں اور بلائیں دفع کرتا رہتا ہوں تاکہ قیامت کے دن گناہوں کی

Marfat.com

پوری سزا دوں۔

﴿۲۰۵۰﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبر تین طرح کا ہوتا ہے ایک مصیبت پر' دوسرا اطاعت پر اور تیسرا معصیت پر۔ پہلے کو تین سو درجے' دوسرے کو چھ سو اور تیسرے کو نو سو درجے ملیں گے۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین یا ساتویں زمین سے پہلی زمین یا زمین سے عرش کے مابین فاصلہ ہے۔

﴿۲۰۵۱﴾ کہتے ہیں کہ جلدی کا کام شیطان کا' لیکن پانچ کاموں میں جلدی کرنا مسنون ہے۔ ایک مردے کے دفن میں' دوسرے لڑکیوں کے نکاح میں' تیسرے ادائے قرض میں' چوتھے گناہوں سے توبہ کرنے میں اور پانچویں مسافر کے سامنے کھانا حاضر کرنے میں۔

﴿۲۰۵۲﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان سے ملنے جائے تو واپس آنے تک ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور خدا کے نزدیک اس کے لیے نور عرش کی طرح ایک نور بلند کیا جاتا ہے۔

﴿۲۰۵۳﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے بدتر ہے کیونکہ زناکار توبہ کرتا ہے تو خدا قبول کر لیتا ہے اور غیبت معاف نہیں ہوتی جب تک وہی نہ معاف کرے جس کی غیبت کی گئی ہو۔

﴿۲۰۵۴﴾ آدمیوں پر سات چیزیں گواہ ہیں ایک فرشتے دوسری زمین تیسرا

Marfat.com

زمانہ چوتھی زبان پانچویں ہات پاؤں وغیرہ چھٹے کراما کاتبین اور ساتویں دفتر الٰھی۔

﴿۲۰۵۵﴾ حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ سب سے بڑا زہد دنیا سے الگ رہنا اور سب سے افضل تقرب ہمارے محرمات سے پرہیز کرنا ہے اور سب سے بہتر عبادت ہمارے خوف سے رونا ہے۔

﴿۲۰۵۶﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جب مومن توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہوں کے ہر دن کے بدلے ایک برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے۔ اور شہید کا اجر دیتا ہے۔ قیامت کے دن اس کو ایک ہزار تاج عنایت ہوں گے۔ قبر میں جنت کی طرف کھڑکی کھل جائے گی۔ محشر میں ایک فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوگا اور ایک بائیں طرف ایک آگے ایک پیچھے۔ یہ چاروں جنت کی بشارت دیں گے۔

﴿۲۰۵۷﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی نوجوان تائب ہو کر مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی خالص بزرگی کے باعث مسلمانوں کی قبروں سے چالیس برس تک عذاب اٹھالیتا ہے۔

﴿۲۰۵۸﴾ گیارہ باتیں سعادت کی علامت ہیں: ایک آدمی تارک الدنیا اور مشتاق آخرت ہو' دوسری عبادت الٰھی اور تلاوت قرآن میں زیادہ مصروف رہے' تیسری غیر ضروری باتوں سے اجتناب کرے' چوتھی پنجوقتہ نمازوں کی پابندی کرے' پانچویں شبہ کی چیز تھوڑی ہو یا بہت سب سے پرہیز رکھے' چھٹی صالحین کی صحبت اختیار کرے' ساتویں متواضع رہے اور تکبر سے دور رہے'

Marfat.com

آٹھویں سخی اور اہل کرم ہو' نویں خلق اللہ پر رحم کرتا رہے' دسویں خلقت کو نفع پہنچائے اور گیارھویں موت کو بکثرت یاد کرتا رہے۔

﴿۲۰۵۹﴾ گیارہ خصلتیں شقاوت کی علامت ہیں ایک مال جمع کرنے کی حرص' دوسری خواہشوں اور دنیوی لذتوں میں محویت' تیسری فحش گوئی اور کثرت غیبت' چوتھی نمازوں میں کاہلی' پانچوں بدوں کی صحبت' چھٹی بد خلقی' ساتویں فخر و تکبر' آٹھویں منافع مخلوق کو روکنا' نویں مومنوں پر رحم نہ کھانا' دسویں بخل اور گیارھویں موت کو بھول جانا۔

﴿۲۰۶۰﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مومن کے لیے پانچ عیدیں ہیں ایک بغیر گناہ کیے جو دن گذر جائے' دوسری جس دن ایمان اور کلمہ شہادت کے ساتھ مکائد شیطان سے بچ کر دنیا سے نکلجائے' تیسری جس دن پل صراط سے گذر جائے اہوال قیامت سے نجات پائے عذاب کے فرشتوں سے رہائی ملے' چوتھی جس دن جحیم سے نجات پا کر جنت میں داخل ہو اور پانچویں جس دن دیدار الٰھی نصیب ہو۔

﴿۲۰۶۱﴾ اللہ تعالیٰ نے سال میں سے تین عشروں کو چنا ہے رمضان کا آخری عشرہ کیونکہ اس میں لیلۃ القدر کی برکتیں موجود ہیں۔ دوسرا عشرہ ذی الحجہ کیونکہ اس میں ترویہہ اور عرفہ کا دن اور قربانیاں' تلبیہ اور حج اور دیگر مناسک حج پائے جاتے ہیں۔ تیسرا عشرہ محرم کیونکہ اس میں یوم عاشوراء ہے۔

﴿۲۰۶۲﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسلمان یا غیر مسلمان بیگم

Marfat.com

یالونڈی سے زنا کیااور بغیر توبہ کیے مر گیااس کے لیے قبر میں دوزخ کی طرف کے تین سو دروازے کھولے جائیں گے اور قیامت تک عذاب ہوتا رہے گا۔ پھر قیامت کے دن دوزخیوں کے ساتھ جہنم میں داخل ہوگا۔

﴿۲۰۶۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا باہم لطف و کرم اور انس و محبت میں مسلمانوں کا حال جسم جیسا ہے کہ جب ایک عضو کو کوئی تکلیف ہوتی ہے تو بدن کا ہر عضو بے خوابی اور بخار کے ذریعہ اس کا شریک غم ہو جاتا ہے۔

﴿۲۰۶۴﴾ حدیث میں ارشاد ہے کہ ایک مسلمان کا سب کچھ دوسرے مسلمان پر حرام ہے اس کا خون' اس کی عزت آبرو اور اس کا مال۔

﴿۲۰۶۵﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو کسی دوسرے کی زمین کا تھوڑا سا حصہ بھی غصب کرے گا زمین کے ساتویں طبق سے اتنا حصہ نکال کر اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا۔ (بخاری)

﴿۲۰۶۶﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے ہاتھوں کی کمائی کھانے سے بہتر تم نے کبھی کوئی کھانا نہیں کھایا ہوگا۔ (بخاری)

﴿۲۰۶۷﴾ حضور انور ﷺ نے فرمایا اللہ اس بندہ مومن کو عزیز رکھتا ہے جو کسی پیشے کے ذریعہ اپنی روزی کماتا ہے۔ (قرطبی)

﴿۲۰۶۸﴾ رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں مزدور کو اس کی مزدوری اسکے پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے ادا کردو۔

﴿۲۰۶۹﴾ حدیث میں ہے کہ جس نے کاروبار میں دھوکہ دیا وہ میرا پیرو

Marfat.com

نہیں ہے۔

﴿۲۰۷۰﴾ سرورِ عالم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے چالیس دن تک سامان غذا کو ذخیرہ کیے رکھا اس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی واسطہ نہیں نہ اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ۔ (مسند امام احمد علیہ الرحمۃ)

﴿۲۰۷۱﴾ ارشادِ نبوی ہے کہ مال حرام پر پلا ہوا گوشت (جسم) پروان نہیں چڑھتا بلکہ اس کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔ (ترمذی و نسائی)

﴿۲۰۷۲﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس شخص پر خدا اپنے رحم و کرم کی بارش کرے جو خرید و فروخت میں خوش دلی اور سلیقہ مندی برتتا ہے اور قرض کا تقاضا کرنے میں نرمی سے پیش آتا ہے۔

﴿۲۰۷۳﴾ حدیث میں ہے جس نے تنگ حال مقروض کو مہلت دی یا اس کے لیے اصل قرض میں سے کچھ کمی کر دی اسے اللہ قیامت کے دن عرش پاک کے سایہ تلے لے گا جبکہ اس دن بجز اس کے کوئی سایہ میسر نہ ہو گا۔

﴿۲۰۷۴﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اللہ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے صاف ستھرا ہے اور صفائی ستھرائی اسے پسند ہے۔ خود کریم ہے اور رحم و کرم کو محبوب رکھتا ہے، سخی ہے اور اسے سخاوت پسند ہے۔ لوگو تم بھی اپنے صحنوں کو صاف ستھرا رکھا کرو اور یہود کی طرح گندے نہ ہو جاؤ۔ (ترمذی)

﴿۲۰۷۵﴾ ارشادِ نبوی ہے کہ تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک معتبر نہیں جب تک وہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے بھی نہ

Marfat.com

پسند کرے۔ (متفق علیہ)

﴿۲۰۷۶﴾ سلام کا جواب فوراً واجب ہے بلا عذر تاخیر کی تو گنہگار ہوگا۔ اور یہ گناہ جواب دینے سے رفع نہ ہوگا بلکہ توبہ کرنی پڑے گی۔

﴿۲۰۷۷﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کو عمل نے پیچھے رکھا اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکے گا۔ (مسلم' ابوداؤد اور ترمذی)

﴿۲۰۷۸﴾ حدیث میں ارشاد ہے کہ اپنے مسلم بھائی کے نقصان پر خوشی ظاہر نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اسے نجات دے گا اور تجھے مبتلا کر دے گا۔

﴿۲۰۷۹﴾ خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا جواب دینا بھی واجب ہے اور یہاں جواب دو طرح کا ہوتا ہے ایک یہ کہ زبان سے جواب دے دوسری صورت یہ ہے کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے۔ (در مختار)

﴿۲۰۸۰﴾ انگلی یا ہتھیلی سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ حدیث میں فرمایا انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں اور ہتھیلی سے سلام کرنا عیسائیوں کا طریقہ ہے۔

﴿۲۰۸۱﴾ بعض لوگ سلام کے جواب میں ہات سے یا سر سے اشارہ کر دیتے ہیں' یہ غلط ہے۔ سلام کا جواب منہ سے دینا واجب ہے۔

﴿۲۰۸۲﴾ بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں یہ جھکنا اگر رکوع کی حد تک ہے تو حرام ہے ورنہ مکروہ تو ہے ہی۔

﴿۲۰۸۳﴾ اکثر جگہ طریقہ یہ ہے کہ چھوٹا جب بڑے کو سلام کرتا ہے تو وہ جواب میں کہتا ہے جیتے رہو' بڑی عمر ہو۔ یہ سلام کا جواب نہیں ہے۔ ایام جاہلیت

Marfat.com

میں یہ جواب کفار دیا کرتے تھے۔ اسلام نے بتایا کہ جواب میں وعلیکم السلام کہا جائے۔

﴿۲۰۸۴﴾ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ ہے عارف وہ ہے جو خداوند تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

﴿۲۰۸۵﴾ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رضامندی چار چیزوں میں ہے پہلے روزی سے مطمئن ہونا' دوسرے ہر کام میں اخلاص' تیسرے شیطان سے عداوت' چوتھے موت کے توشے میں لگے رہنا۔ اور فرمایا جس شخص میں تین چیزیں نہیں اس کو دوزخ سے نجات نہیں۔ پہلا امن' دوسرا خوف' تیسرا اضطرار۔

﴿۲۰۸۶﴾ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پانچ آدمیوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیے ایک دروغ گو' دوسرا احمق' تیسرا بخیل' چوتھا بد دل پانچواں فاسق۔

﴿۲۰۸۷﴾ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو نصیحت فرمائی تین کام مت کرو۔ پہلا یہ کہ حاکموں کے نزدیک نہ جاؤ' دوسرا یہ کہ خلوت میں کسی عورت کے پاس نہ بیٹھو' تیسرا یہ کہ مزامیر پر کان نہ لگاؤ۔

﴿۲۰۸۸﴾ ایک مرتبہ رابعہ بصری نے حضرت حسن بصری کو موم' سوئی اور بال بھیجے اور فرمایا کہ موم کی طرح عالم کو روشن کر اور خود جلتا رہ' سوئی کی

Marfat.com

طرح برہنہ رہکر مخلوق کے کام کیا کر اور جب یہ دونوں کام کر لے تو بال کی طرح سبک اور حقیر رہ تاکہ تیرا کام برباد نہ ہو۔

﴿۲۰۸۹﴾ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا لوگوں میں چھ چیزوں سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ پہلی عمل آخرت میں نیتوں کا درست نہ ہونا، دوسری جان و دل کا شہوات شیطانی میں لگا رہنا، تیسری یہ کہ باوجود قرب اجل کے درازی عمر کی امید غالب رہنا، چوتھی یہ کہ حق تعالیٰ کی خوشنودی پر خلق کی خوشنودی کو مقدم رکھنا، پانچویں سنت رسول ﷺ کو ترک کر کے ہوا و بدعت کے درپے ہونا اور چھٹے بزرگان سلف کی بھول چوک کو حجت اور دلیل بنانا اور ان کی اچھائیوں کو دفن کر دینا۔

﴿۲۰۹۰﴾ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نظر ڈالی وہ اپنے دل میں ہی اس کے ساتھ زنا کر چکا۔

﴿۲۰۹۱﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان ساٹھ سے زیادہ شاخوں پر مشتمل ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

﴿۲۰۹۲﴾ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اے لوگو ریشم اور دیبا نہ پہنو نہ سونے چاندی کے برتنوں میں پانی پیو نہ سونے چاندی کی رکابی میں کھانا کھاؤ کیونکہ یہ سامان کفار کے واسطے دنیا میں ہے اور ہمارے واسطے آخرت میں ہو گا

﴿۲۰۹۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے یا اپنے بھائی کے پیام شادی کی جگہ پیام نہ دے یہاں تک کہ پیام

Marfat.com

دینے والا پہلے اسے ترک کر دے یا اسے پیام دینے کی اجازت دیدے۔

﴿۲۰۹۴﴾ حدیث میں ہے کہ جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ صرف شوہر پر چار ماہ دس دن کا سوگ ہے۔

﴿۲۰۹۵﴾ حدیث میں ہے کہ جو عورت اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اسے جائز نہیں کہ ایک رات ایک دن کی مسافت کا سفر ایسے حال میں کرے کہ اس کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو۔

﴿۲۰۹۶﴾ حدیث میں ہے کہ جو شخص کچھ بھی زمین از راہ ظلم لے گا تو اس زمین کے ساتوں طبقے اس کی گردن میں لٹکا دیے جائیں گے۔

﴿۲۰۹۷﴾ حدیث میں ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص پانی پیے تو برتن میں سانس نہ لے۔

﴿۲۰۹۸﴾ مسلم کی ایک روائیت میں ہے کہ جب تین آدمی ہوں تو یہ نہ چاہیے کہ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی کرنے لگیں۔

﴿۲۰۹۹﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے ایک صحت دوسری امن۔

﴿۲۱۰۰﴾ حدیث میں ہے بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں میں جوان ہوتا ہے حبِ دنیا اور درازی عمر۔

﴿۲۱۰۱﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں

Marfat.com

جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اس سے آخرت میں محروم رہے گا۔

﴿۲۱۰۲﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے مرد کو زعفرانی رنگ سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ یہ زیب وزینت ہے۔

﴿۲۱۰۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مرے ہوؤں کو برائی سے یاد نہ کرو کیونکہ انھوں نے جو کچھ کیا تھا اس میں پہنچ گئے۔

﴿۲۱۰۴﴾ حدیث میں ہے جو شخص کسی کے احسان کا منت پذیر نہیں ہو سکتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گذار نہیں بن سکتا ۔ گویا بندے کے احسان کا شکریہ ادا کرنا رب العزت کا شکر گذار ہونے کی نشانی ہے۔

﴿۲۱۰۵﴾ حدیث میں ہے کہ جنگ کی صفوں میں شدید ہونا بہادری نہیں ہے بلکہ بہادر اور شدید وہ شخص ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے نفس کے دیو پر قبضہ پالے یعنی اپنے نفس امارہ پر غصہ کی حالت میں قابو رکھنا جنگ کی صفیں الٹنے سے زیادہ سخت ہے۔

﴿۲۱۰۶﴾ حدیث میں ہے کہ وہ شخص مبارک ہے جو اپنے عیبوں پر نگاہ رکھتا ہے اور اس کی نظریں غیروں کے گناہوں میں نہیں الجھتیں۔

﴿۲۱۰۷﴾ حدیث میں ہے کہ کسی سے وعدہ کر کے وفا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ ایک دَین کا جزو ہے یعنی وعدہ جب کیا جائے تو ایک قرض ہو جاتا ہے جس کی ادائیگی فرض ہے۔

﴿۲۱۰۸﴾ کسی محفل میں بیٹھنا اس کی پوشیدہ گفتگو کا راز دار ہونا ہے اور راز

Marfat.com

ایک امانت ہوتا ہے جس کے حامل اہل مجلس ہوتے ہیں یعنی جو شخص مجلس کے راز کو محفوظ نہیں رکھتا وہ امانت دار نہیں رہتا۔

﴿۲۱۰۹﴾ کسی مشورے میں کسی کا مشورہ کار ہونا اس کا راز دار بننا ہے یعنی مشیر کو مشورہ لینے والے کے راز کا امانت دار ہونا چاہیے۔

﴿۲۱۱۰﴾ قرض دین کا پھندا اور محبت کی قینچی ہے لہذا مسلمان اور مومن کو قرض کی پھانسی گلے میں نہیں ڈالنی چاہیے۔

﴿۲۱۱۱﴾ حدیث میں ہے قناعت وہ مال ہے جو گھٹائے سے بھی نہیں گھٹتا۔ قناعت کو ہر لحظہ اضافہ ہی اضافہ متصور ہوتا ہے۔

﴿۲۱۱۲﴾ زبان کا بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ کان کی ہر سنی ہوئی بات کو بیان کر دے یعنی زبان کو کان کا پردہ دار ہونا چاہیئے۔

﴿۲۱۱۳﴾ موت بہترین واعظ ہے۔ دوسرے واعظ اس سے بڑھکر نکتہ آموزی کیا کریں گے۔ موت سے عبرت پکڑنی چاہیے۔

﴿۲۱۱۴﴾ حدیث میں ہے کچھ کچھ دنوں کے فاصلے پر آپس میں ملاقات کرو اور محبت سے ملتے رہو گویا متواتر ہر روز شام کا ملنا محبت والفت گھٹاتا ہے۔

﴿۲۱۱۵﴾ حدیث میں ہے کہ غیر شرعی طور پر نامحرم کو دیکھنا شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ گویا تیر نظر کو جائز استعمال کرو۔ ناجائز دیکھنا حرام ہے۔

﴿۲۱۱۶﴾ آنحضرت ﷺ اور مجاہدین کی افواج جب بلندی پر چڑھتیں تو

Marfat.com

سبحان اللہ کا نعرہ مارتی تھیں بس نماز میں قیام و قعود رکوع و سجود اور تسبیح و تکبیر کو اسی قالب میں ڈھالا گیا۔

﴿۲۱۱۷﴾ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خداوند جل شانہ کو اس طریق پر پہچانتا ہوں کہ او تعالیٰ عزوجل حضرت محمد ﷺ کا رب ہے۔

﴿۲۱۱۸﴾ حدیث میں ہے کہ ابن آدم کی زندگی کا خضاب ہوا و حرص ہوتی ہیں جن سے بڑھاپے میں جوانی کا رنگ چڑھتا ہے یعنی حرص کا پابند ہو کر انسان ضعیفی میں جوان بنتا ہے۔

﴿۲۱۱۹﴾ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی کہ مولا کریم میری گالی اور لعنت کو اگر میں کسی کے حق میں کروں تو اسے ان کے لیے رحمت فرمادے۔

﴿۲۱۲۰﴾ حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے دو لڑکیاں پالیں وہ شخص اور میں جنت میں دو ملی ہوئی انگلیوں کی طرح ایک دوسرے سے قریب ہوں گے۔

﴿۲۱۲۱﴾ حضور ﷺ نے فرمایا جنت تمھاری ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

﴿۲۱۲۲﴾ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جہاں چالیس صالح مسلمان جمع ہوتے ہیں وہاں کوئی ولی ضرور ہوتا ہے۔ (مرقاۃ)

﴿۲۱۲۳﴾ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص تمھارے سامنے دوسرے کی برائی کرتا ہے وہ دوسرے کے سامنے تمھاری برائی ضرور

Marfat.com

کرتا ہوگا۔ اور فرمایا جو شخص اتحاد و اتفاق کی صورت میں تمھاری ایسی صفات بیان کرے جو تم میں نہیں وہ دشمنی کی حالت میں تمھارے وہ عیب بیان کرے گا جو تم میں نہ ہوں۔

﴿۲۱۲۴﴾ حضرت امام شافعی نے بیس سال روکھی روٹی پر گذارے کبھی سالن تناول نہیں کیا۔

﴿۲۱۲۵﴾ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی بچپنے میں دونوں آنکھیں جاتی رہی تھیں اس سبب سے ان کی والدہ کو بہت ملال رہتا تھا۔ خواب میں حضرت ابراھیم خلیل اللہ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے کی آنکھوں میں روشنی عطا فرمائی۔ صبح کو اٹھیں تو دیکھا کہ بیٹے کی آنکھیں روشن ہیں۔

﴿۲۱۲۶﴾ خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے دس سال تک خود کو کھانا نہ دیا۔ بس سات روز کے بعد ایک گھونٹ پانی پی لیا کرتے تھے۔

﴿۲۱۲۷﴾ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ستر سال تک رات کو آرام نہ کیا اور نہ پشت زمین سے لگائی۔ ستر سال تک آپ کا وضو سوائے حاجت انسانی کے نہ ٹوٹا۔ آنکھیں عموماً بند رکھتے۔ نماز کے وقت کھولتے۔

﴿۲۱۲۸﴾ خواجہ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ سات روز کے بعد روزہ افطار کرتے اور تین چھوہارے کھاتے۔

﴿۲۱۲۹﴾ حدیث میں ہے حق بات سے خاموش رہنے والا گونگے شیطان

Marfat.com

کی طرح ہے۔

﴿۲۱۳۰﴾ فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ مندرجہ سات کلموں کا یاد رکھنے والا خدا کے نزدیک شریف اور قابل مغفرت ہے۔ اس کے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں گے تو معاف کر دیے جائیں گے اور اس کی موت زندگی سے بہتر ہوگی۔ وہ کلمے یہ ہیں: ایک' ہر چیز کے شروع میں بسم اللہ کہنا ' دو' ہر کام سے فارغ ہو کر الحمد للہ کہنا ' تین' لغو اور بے ہودہ باتوں کے بعد استغفر اللہ کہنا ' چار' آئندہ فعل پر انشاء اللہ کہنا' پانچ 'کوئی مکروہ بات سامنے آئے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا ' چھ 'مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا اور سات' دن رات کلمہ شہادت زبان پر جاری رکھنا۔

﴿۲۱۳۱﴾ حکماء کا قول ہے کہ جو شخص عرفان اور نجات کا طالب ہو وہ ان چار پردوں کو اٹھا دے جو اس کے اور مغفرت کے درمیان حائل ہیں۔ ایک شیطان اور اس کی خواہش' دو نفس اور اس کا اتباع' تین خواہش بد اور اس کی پابندی' چار' دنیا اور اس کی آرزو۔

﴿۲۱۳۲﴾ ظلم کی تین قسمیں ہیں ایک وہ ظلم کہ خدا اس کو معاف کر دے گا مثلاً ترک صوم اور ترک نماز و حج و زکوۃ اور ارتکاب محرمات۔ دوسرا وہ ظلم کہ اللہ تعالیٰ اسے نہیں بخشے گا یعنی شرک۔ تیسرا وہ ظلم کہ اللہ تعالیٰ اس کی بابت فیصلہ فرمائے گا یعنی بندوں کے گناہ مثلاً غیبت ' بہتان' چغل خوری' قتل ناحق' حرام کا مال کھانا' مارنا گالیاں دینا اور دیگر حقوق العباد۔

Marfat.com

﴿۲۱۳۳﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خدا اور قیامت میں ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب موجود ہو۔

﴿۲۱۳۴﴾ شراب ۳ھ میں غزوہ احزاب کے چند روز بعد حرام کی گئی۔

﴿۲۱۳۵﴾ مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اگر شراب کا ایک قطرہ کنویں میں گر جائے پھر اس جگہ ایک منارہ بنایا جائے تو میں اس منارہ پر اذان نہ کہوں اور اگر دریا میں شراب کا قطرہ پڑے اور دریا خشک ہو اور وہاں گھاس اگ آئے تو میں اپنے جانور وہاں نہ چراؤں۔

﴿۲۱۳۶﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شراب خوار کو بیٹی نہ دو 'وہ بیمار پڑ جائے تو اس کی عیادت نہ کرو 'اور مر جائے تو اس کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ اس خدا کی قسم جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے شرابی کے حق میں توریت 'انجیل' زبور اور قرآن میں لعنت اتری ہے۔ جو شخص اسے ایک لقمہ کھلائے گا خدا اس کے بدن پر سانپ بچھو مسلط کرے گا اور جس نے اس کی کوئی ضرورت پوری کر دی گویا اس نے اسلام ڈھانے میں مدد کی اور جس نے اسے قرض دیا گویا کسی مسلمان کے قتل پر اس کا مددگار بنا اور جو اس کا ہم نشین رہا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اندھا اٹھائے گا۔ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہو گی۔

﴿۲۱۳۷﴾ گناہ کبیرہ یہ ہیں: (۱) شرک' (۲) قتل ناحق' (۳) شراب

Marfat.com

نوشی' (۴)زنا' (۵)اغلام بازی' (۶)مسلمان مرد و عورت پر زناکاری کی
تہمت' (۷)مسلمان والدین کی نافرمانی' قول میں ہو یا فعل میں' (۸)جہاد میں
ایک یا دو آدمیوں کے مقابلے میں بھاگ جانا' (۹)یتیم کا مال زبردستی کھا جانا' (۱۰)
جھوٹی گواہی' (۱۱)سود کھانا' (۱۲) بلاعذر رمضان میں دن کو کھانا پینا' (۱۳) قطع
رحمی' (۱۴)جھوٹی قسم کھانا' (۱۵)ظلم سے لوگوں کا مال ہضم کر جانا' (۱۶)ناپ تول
میں کمی کرنا' (۱۷)وقت سے پہلے نماز پڑھنا' (۱۸)مسلمانوں کو ناحق مارنا' (۱۹)
پیغمبر خدا ﷺ کو برا کہنا' (۲۰)رسول اللہ ﷺ پر قصداً جھوٹ باندھنا' (۲۱)
بلاعذر گواہی کو چھپانا' (۲۲)رشوت لینا' (۲۳)خودکشی کرنا' (۲۴)اپنا کوئی عضو
کاٹ ڈالنا' (۲۵) تکبر کی راہ سے حکومت جتانا' (۲۶)میاں بیوی میں چغل خوری
کر کے لڑائی کروانا' (۲۷)کسی ظالم سے کسی کی چغلی کھانا' (۲۸)جادو کرنا' (۲۹)
زکوٰۃ نہ دینا' (۳۰)بری باتوں کا حکم دینا' (۳۱)نیک کاموں سے روکنا' (۳۲)اہل
علم میں لڑائی کروانا' (۳۳)کسی جانور کو آگ میں جلانا' (۳۴)بلا سبب بیوی کو
خاوند کے پاس جانے سے روکنا۔

﴿۲۱۳۸﴾ حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ
حضرت ابراھیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ بصرہ کے بازار میں جا رہے تھے لوگ انھیں
دیکھ کر اکٹھا ہو گئے اور کہا اے ابو اسحٰق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے مجھ
سے مانگو میں قبول کروں گا۔ ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی۔
حضرت نے جواب دیا کہ اے بصرہ والو' دس چیزوں کے باعث تمھارے دل مردہ

Marfat.com

ہو گئے ہیں پھر دعا کس طرح قبول ہو۔ (۱) تم نے خدا کو پہچانا مگر اس کے حقوق ادا نہیں کیے۔ (۲) قرآن پڑھا مگر اس پر عمل نہ کیا۔ (۳) شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کیا مگر اس کے فرمان بردار رہے۔ (۴) امت محمدیہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہو مگر سنت پر عمل نہیں کرتے۔ (۵) دخول جنت کے مدعی ہو مگر عمل ندارد۔ (۶) دوزخ سے نجات ملنے کا دعویٰ کرتے ہو اور خود اس میں گرے جاتے ہو۔ (۷) موت کو برحق مانتے ہو لیکن اس کے لیے تیاری نہیں کرتے۔ (۸) اپنے مسلمان بھائیوں کے عیب تلاش کرنے میں مشغول ہو۔ (۹) خدا کی دی ہوئی نعمتوں کے مزے اڑاتے ہو لیکن اس کا شکر نہیں ادا کرتے۔ (۱۰) تم نے اپنے ہاتھوں سیکڑوں مردے دفن کیے مگر تم کو ذرا عبرت نہیں ہوئی۔

﴿۲۱۳۹﴾ وہب بن منبہ کا قول ہے کہ جب دینار اور درہم ڈھالے گئے تو شیطان نے ان کو بوسہ دیا اور آنکھوں پر رکھ لیا اور بولا جو تم دونوں کو حلال وجہ سے دوست رکھے اس پر افسوس اور جو حرام کی وجہ سے دوست بنائے اس پر صد افسوس۔

﴿۲۱۴۰﴾ رسول اکرم ﷺ کا قول ہے کہ دنیا کو محبوب رکھنے والا اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا کرتا ہے۔ اے شخص فانی کو چھوڑ کر باقی کو اختیار کر لے۔

﴿۲۱۴۱﴾ سرور عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو میری امت کے خراب ہونے کے وقت میرے طریقے پر چلے گا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

﴿۲۱۴۲﴾ رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے کہ دس چیزیں ایسی ہیں جن پر میں

Marfat.com

بھی عمل کرتا ہوں اور تمھارے باپ ابراھیم نے بھی عمل کیا۔ پانچ سر میں ہیں اور پانچ دیگر بدن میں۔ سر کی پانچ چیزیں یہ ہیں (۱) مسواک کرنا۔ (۲) کلی کرنا۔ (۳) ناک میں پانی دینا۔ (۴) مونچھیں کتروانا۔ (۵) داڑھی بڑھانا۔ دیگر بدن کی پانچ چیزیں یہ ہیں: (۱) ختنہ کرنا۔ (۲) استرا لینا۔ (۳) بغلوں کے بال دور کرنا۔ (۴) ناخن کتروانا اور (۵) میل کچیل سے پاک رہنا۔

﴿۲۱۴۳﴾ روایت ہے کہ سرور عالم ﷺ فقیر مسلمانوں کی دعا کی برکت سے کفار پر فتح مانگا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے الٰھی اپنے فقیر بندوں یعنی مہاجرین کے طفیل دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

﴿۲۱۴۴﴾ رسول اکرم ﷺ نے ایک شخص کے ہات میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو نکال کر پھینک دی اور فرمایا تم چاہتے ہو کہ اپنے ہات میں انگارہ رکھ لو۔

﴿۲۱۴۵﴾ حدیث میں ہے چار چیزیں باعث سعادت ہیں: نیک بیوی، وسیع مکان، اچھا پڑوسی اور عمدہ سواری۔

﴿۲۱۴۶﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک رحمان کے لیے دوسرا انسان کے لیے تیسرا شیطان کے لیے۔ تو جو گھوڑا رحمان کے لیے ہوتا ہے وہ اللہ کی راہ میں باندھا جاتا ہے اور جو شیطان کے لیے ہوتا ہے وہ جوئے (یعنی ریس) کے لیے استعمال ہوتا ہے اور جو انسان کے لیے ہوتا ہے اسے آدمی افزائش نسل کے لیے پالتا ہے اور وہ اس کی محتاجی دور کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔

Marfat.com

﴿۲۱۴۷﴾ نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے چوسر کا کھیل کھیلا اس نے گویا اپنے ہات خنزیر کے گوشت اور اس کے خون میں رنگ لیے۔

﴿۲۱۴۸﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مجھے یہ پسند ہے کہ میری ناک مردار کی بدبو سے بھر جائے مگر یہ پسند نہیں کہ اس میں سے کسی عورت کی خوشبو آئے۔

﴿۲۱۴۹﴾ حضرت ابراھیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ چودہ سال سلوک کر کے کعبہ کو پہنچے تھے۔ کہتے تھے کہ اور لوگ یہ راہ کعبہ کی قدموں سے گئے ہیں، میں آنکھوں سے جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتے اور ایک قدم چلتے اس طرح چودہ سال میں مکہ معظمہ پہنچے تھے۔

﴿۲۱۵۰﴾ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بارہ سال کے عرصہ میں کعبہ کو پہنچے۔ ہر قدم پر دو رکعت نماز ادا کرتے اور یہ کہتے یہ دہلیز دنیا کے بادشاہوں کی نہیں کہ ایک دم وہاں گھس پڑیں۔

﴿۲۱۵۱﴾ حضرت ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کو چراغ حرم کہا جاتا تھا۔ اپنے انتقال تک مکہ میں مجاور رہے رات کے شروع سے آخر تک نماز ادا کرتے اور ایک ختم قرآن پڑھتے۔ طواف کعبہ میں آپ نے بارہ ہزار ختم کیے ہیں اور تیس سال تک مکہ معظمہ میں ناودان کے نیچے بیٹھے تھے اور اس عرصہ میں ہر رات دن میں ایک بار طہارت تازہ کرتے تھے اور تیس سال میں کبھی سوئے نہیں

﴿۲۱۵۲﴾ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالی ہمت بزرگ

Marfat.com

تھے کبھی ایسا ہوتا کہ آپ زمین جوتنے کے لیے بیلوں کو باندھتے جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے تو وہ بیل خود بخود آپ کے نماز سے فارغ ہونے تک ہل پھیرتے رہتے۔

﴿۲۱۵۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے سے فرمایا ہے۔

﴿۲۱۵۴﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف زیادہ جھکے تو قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوا ہوگا۔

﴿۲۱۵۵﴾ حدیث میں ہے کہ ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے (یعنی جو اجنبی کی طرف دیکھے) اور بے شک عورت عطر لگا کر مجلس میں جائے تو ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

﴿۲۱۵۶﴾ سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد ۴۹ ہیں' ۲۷ بیٹے اور باقی بیٹیاں۔

﴿۲۱۵۷﴾ فتح المبین میں ہے اول قطب حضرت امام حسن' بیچ کے قطب حضرت غوث الاعظم اور خاتمہ کے قطب حضرت امام مہدی ہیں۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

﴿۲۱۵۸﴾ سرکار غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک شیخ میں بارہ خصلتیں نہ ہوں وہ سجادہ پر نہ بیٹھے۔ دو خصلتیں خدا کی کہ ستار و غفار ہو۔ دو رسول اللہ ﷺ کی کہ شفیق و رفیق ہو' دو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

صادق و مصدق ہو ' دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ نیکی کا امر کرنے والا اور برائی سے ہٹانے والا ہو ' دو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کہ طعام کھلائے اور رات بھر بیدار رہے ' دو حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی کہ عالم و شجاع ہو۔

﴿۲۱۵۹﴾ مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ نے خزانہ جلالی میں لکھا کہ نیکیوں اور بدیوں میں شرف مکان' شرف زمان اور شرف نفس کا بھی اعتبار ہے۔ شرف مکان جیسے کہ مکہ مکرمہ کہ اس میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے شرف زمان جیسے ماہ رجب اور روز جمعہ کہ اس زمانہ میں ایک نیکی ستر نیکیوں کی مورث ہے اور ایک بدی ستر بدیوں کے عذاب کی موجب۔ شرف نفس جیسے فاطمی سید اور علماء کہ اگر یہ ایک نیکی کریں تو دوسروں کے مقابلے میں دوگنا ثواب حاصل کریں اور اگر ایک گناہ کریں تو دوسروں سے بڑھکر عذاب میں مبتلا ہوں۔

﴿۲۱۶۰﴾ حضرت ابو قاسم گرگانی جنوں اور انسانوں کے پیر تھے اور آپ کے ہزار ہا مرید صاحب روزگار تھے۔ اس کے باوجود آپ فرمایا کرتے تھے ہمارا جی چاہتا ہے کہ دنیا میں ہمارا کوئی ایسا مرید ہو کہ ہم اسکی کھال اتار کر اس میں بھس بھر کے دھوپ میں لٹکادیں تاکہ دنیا والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ مریدی کسے کہتے ہیں۔

﴿۲۱۶۱﴾ حدیث میں ہے کہ کسی سر منڈے شخص کو موت کی تلخی' قبر کا عذاب اور قیامت کا خوف نہ ہوگا اور ایسے شخص کو انبیاء کرام کیساتھ قبر سے اٹھایا جائیگا اور رسولوں کے پاس اسے جگہ دی جائیگی اور اسکے سر سے جتنے بال جدا

Marfat.com

ہوں گے ہر بال کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کیا جائیگا اور وہ قیامت تک اس کے لیے استغفار کرتا رہے گا۔

﴿۲۱۶۲﴾ جامع نصرت میں ہے مومن کا جمال سر منڈانا ہے۔

﴿۲۱۶۳﴾ مخدوم شاہ مینا لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے دودھ پینے کی تمام مدت میں یہ معمول رکھا کہ اگر ان کی دایہ بے وضو ہوتی تو آپ دودھ نہ پیتے۔

﴿۲۱۶۴﴾ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو بلکہ اس کے پاس جو تمھیں پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کی طرف بلائے' شک سے یقین کی طرف' نمود سے اخلاص کی طرف' دنیاوی رغبت سے ترک دنیا کی طرف' خودنمائی سے کسر نفسی کی طرف اور باہمی دشمنی سے خیر خواہی کی طرف۔

﴿۲۱۶۵﴾ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خُلِقَ الاِ نسانُ ھَلو عاً یعنی انسان بے صبرا پیدا کیا گیا ہے کتاب لب لباب میں مقاتل سے منقول ہے کہ ھلوع کوہ قاف کے پیچھے ایک جانور ہے جو روزانہ سات جنگلوں کو تر گھاس سے خالی کر دیتا ہے اور تمام سوکھی گھاس پات کھالیتا ہے۔ سات دریا کا پانی پیتا ہے گرمی سردی میں بے تاب رہتا ہے اور ہر رات اس خیال میں گذارتا ہے کہ کل کیا کھائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے صبری میں اس جانور کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

﴿۲۱۶۶﴾ چار صفتیں انسان میں چار عناصر کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں۔ اول تکبر جو آگ سے پیدا ہوا۔ دوسرے شہوت جو ہوا کا نتیجہ ہے۔ تیسرے حرص جو پانی کی فطرت ہے۔ چوتھے بخل جو خاک کی صفت ہے۔

Marfat.com

﴿۲۱۶۷﴾ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان پر دنیا کا ذکر آجاتا تو آپ وضو فرماتے اور اگر جنت کا ذکر آجاتا تو غسل فرماتے۔ لوگوں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا کہ یہ دنیا محدث ہے لہذا اس کا ذکر حدث ہوا اور حدث سے وضو کرنا چاہیے اور جنت خواہشات کے پورا ہونے کی جگہ ہے تو اس کا ذکر بحال موجود جنابت ہوا اور جنابت سے غسل کرنا لازمی ہے۔

﴿۲۱۶۸﴾ ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سیب ہات میں لیا اور فرمایا کتنا لطیف ہے۔ اوپر سے آواز آئی اے بایزید شرم نہیں آتی کہ ہمارا نام سیب کو دیتے ہو۔ چالیس روز آپ کو خدائے تعالیٰ کا اسم اعظمؒ یاد نہ آیا۔ قسم کھائی کہ باقی عمر بسطام کا میوہ نہ کھاؤں گا۔

﴿۲۱۶۹﴾ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اپنے احباب سے فرمایا کرتے کہ چار چیزیں تم مجھ سے قبول کرلو پھر جو کچھ بھی مجھ سے چاہو مل جائے گا: ایک کم کھانا' دو کم سونا؛ تین کم بولنا' اور چار کم آنا جانا۔

﴿۲۱۷۰﴾ عارفوں کا کھانا مریضوں کا سا ' ان کا سونا ڈوبے ہوؤں کا سا ' اور ان کا کلام اس عورت کا سا ہوتا ہے جس کا بچہ جاتا رہے۔

﴿۲۱۷۱﴾ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم تخم ہے 'عمل کاشت اور اخلاص اس کا پانی۔

﴿۲۱۷۲﴾ حضرت محمد بن الفضل قدس سرہ فرماتے ہیں کہ بدقسمتی کی تین نشانیاں ہیں: اول یہ کہ دین کا علم دیں مگر عمل سے محروم کردیں۔ دوسرے

Marfat.com

یہ کہ عمل کی توفیق دیں مگر اخلاص نہ دیں۔ تیسرے یہ کہ اچھوں کی صحبت تو اسے میسر ہو مگر خدمت اور صدق سے محروم رہے۔

﴿۲۱۷۳﴾ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ مرشد کے حقوق پیغمبر کے حقوق کی مانند ہیں اور ماں باپ کے حقوق سے زیادہ۔

﴿۲۱۷۴﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے ہر چیز اس سے ڈرتی ہے۔

﴿۲۱۷۵﴾ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے بھنگ یا شراب یا افیون کا کوئی لقمہ کھایا وہ اپنی قبر میں سور اور کتے کی صورت میں داخل ہوگا دنیا سے اپنا ایمان سلامت لے کر نہ جائے گا اور قیامت کے دن جنت میں داخل نہ ہوگا بلکہ دوزخ میں منافقوں اور مشرکوں کے ساتھ جائے گا مگر یہ کہ توبہ کر لے۔ تو تم ایسوں سے مصافحہ اور معانقہ نہ کرنا۔ وہ مجھ سے بری ہیں اور میں ان سے بے زار۔

﴿۲۱۷۶﴾ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کی والدہ فرماتی ہیں کہ خواجہ میرے پیٹ میں تھے۔ ہر آدھی رات کو میرے پیٹ میں حرکت کرتے اور یا اللہ یا اللہ کی آواز نکالتے اور میں آدھی رات سے ایک پہر تک یہ آواز سنتی۔

﴿۲۱۷۷﴾ زنا کی گواہی عام شہادتوں کے مقابلے میں دوگنی ہے یعنی چار گواہ۔

﴿۲۱۷۸﴾ ابتدائے اسلام میں زنا کی سزا قید تھی۔

﴿۲۱۷۹﴾ قصیدہ بردہ شریف امام محمد بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

نظم کیا۔ آپ یکم شوال ۶۰۸ھ مطابق ۷ مارچ ۱۲۱۳ء کو مصر کے ایک قصبہ ولاص میں پیدا ہوئے تھے۔

﴿۲۱۸۰﴾ دو بری عادتیں ہیں جو دل کو خراب کر دیتی ہیں ایک بہت کھانا دوسرے بہت سونا۔

﴿۲۱۸۱﴾ عورت جب قبرستان جانے کا ارادہ کرتی ہے تو اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب گھر سے چلتی ہے سب طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں اور جب قبر پر آتی ہے میت کی روح اسے لعنت کرتی ہے اور جب پلٹتی ہے اللہ کی لعنت کے ساتھ پلٹتی ہے ۔ البتہ آستان رسول ﷺ کی حاضری اور خاک بوسی مستحب بلکہ واجبات کے قریب ہے۔

﴿۲۱۸۲﴾ قبروں پر گلاب اور پھول رکھنا مستحب ہے کہ پھول جب تک تر رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں تو اس سے میت کا دل بہلتا ہے۔

﴿۲۱۸۳﴾ ہجرت کے پانچویں سال عورتوں کو پردے کا حکم ملا تھا۔

﴿۲۱۸۴﴾ فرقہ مرجیہ ایک گمراہ فرقہ ہے جس کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ گناہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ جس نے دل سے ضروریات دین کی تصدیق کر لی وہ جہنم سے آزاد ہو گیا۔

﴿۲۱۸۵﴾ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ حق کو چھپانے والا گونگا شیطان ہے۔

﴿۲۱۸۶﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی

Marfat.com

بیویوں سے بہتر سلوک کرتے ہیں

﴿۲۱۸۷﴾ حدیث میں ہے کہ ایک مسلمان اپنی بیوی کے حق میں جتنا رحم دل اور مہذب ہوگا اتنا ہی وہ اپنے ایمان میں کامل ہوگا۔

﴿۲۱۸۸﴾ ارشاد نبوی ہے کہ جب تم اپنے بچوں میں تقسیم کرنے کے لیے کچھ لاؤ تو لڑکیوں سے شروع کرو کیونکہ لڑکوں کے مقابلہ میں لڑکیاں اپنے والدین سے زیادہ محبت کرتی ہیں۔

﴿۲۱۸۹﴾ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنی بیوی سے شفقت اور محبت کا سلوک کرو تم نے اللہ کی ضمانت پر انھیں اپنے لیے حلال کیا ہے ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرو اور ان سے بہتر سلوک کرو۔

﴿۲۱۹۰﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتیں ریاست کا ستون ہیں اگر وہ اچھی ہیں تو ریاست بھی اچھی ہے اور اگر وہ خراب ہیں تو ریاست بھی خراب ہوگی۔

﴿۲۱۹۱﴾ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اپنے مریضوں کو بھوکا نہ رکھو اگر کسی مریض کو بھوک لگے تو کھالیا کرے۔

﴿۲۱۹۲﴾ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جب تک بچانے کی کوئی راہ مل رہی ہو اس وقت تک لوگوں کو سزا سے بچاؤ۔

﴿۲۱۹۳﴾ فقہاء اسلام نے تحفظ جان کے حق کو استقرار حمل کے ایک سو بیس دن کے بعد قابل اطلاق قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس عرصہ میں جنین گوشت کے لوتھڑے سے تبدیل ہو کر انسانی شکل و صورت میں ڈھلنے لگتا ہے۔ اور اس پر

Marfat.com

انسان ہونے کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔

﴿۲۱۹۴﴾ حدیث شریف میں ہے کہ دعوت ولیمہ میں جو شخص بلایا جائے اور نہ جائے وہ اللہ اور رسول کا نافرمان ہے اور جو بن بلائے پہنچ جائے وہ داخل ہوتے وقت چور ہوتا ہے اور نکلتے وقت ڈاکو۔

﴿۲۱۹۵﴾ ارشاد نبوی ہے کہ تعصب یہ نہیں کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے بلکہ یہ ہے کہ آدمی ظلم پر بھی اپنی قوم کا ساتھ دے۔

﴿۲۱۹۶﴾ حدیث میں ہے بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائیوں پر ایسا ہے جیسے باپ کا حق اپنی اولاد پر۔

﴿۲۱۹۷﴾ حدیث حمید ہے دعا کے سوا کوئی شے تقدیر نہیں بدل سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی۔

﴿۲۱۹۸﴾ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بہتر گواہ وہ ہے جو گواہی کے لیے طلب کیے جانے سے پہلے گواہی پیش کر دے۔

﴿۲۱۹۹﴾ حضور ﷺ نے فرمایا اچھی بات مومن کی گمشدہ دولت ہے جہاں بھی ہو اس کا زیادہ حقدار وہی ہے۔

﴿۲۲۰۰﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سائے میں بیٹھا ہو اور سایہ ہٹ جائے تو وہاں سے اٹھ جائے کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔

﴿۲۲۰۱﴾ حدیث شریف میں ہے کہ ظالم حکمراں کے سامنے انصاف کی بات کہہ دینا سب سے بڑا جہاد ہے

Marfat.com

﴿۲۲۰۲﴾ ارشاد نبوی ہے کہ مومن کی لیے کوئی تکلیف کوئی تھکن کوئی بیماری یہاں تک کہ کوئی فکر مندی والی چیز بھی ایسی نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ نہ بنادیتا ہو۔

﴿۲۲۰۳﴾ حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ہاتھی کو مثل خنزیر نجس مانتے ہیں اسی لیے ہاتھی کی سواری ان کے نزدیک حرام ہے فقہ حنفی میں ہاتھی پر سوار ہونا مکروہ ہے۔

﴿۲۲۰۴﴾ مولا علی کرم اللہ وجہہ کے پاس ایک شخص ایک آدمی کو لے کر آیا اور کہا یہ کہتا ہے کہ اس نے خواب میں میری ماں کے ساتھ زنا کیا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا اس کو دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سائے کو درّے مارو۔

﴿۲۲۰۵﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس کو خدا اور قیامت پر ایمان ہے وہ تہمت کے مواقع سے بچے۔

﴿۲۲۰۶﴾ ابن ماجہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے مہاجرین پانچ باتیں ہیں اللہ تم کو ان سے بچائے: ایک جب کسی قوم میں بے حیائی اور زنا ظاہر ہوتا ہے اور لوگ کھلم کھلا بے حیائی کا کام کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو طاعون میں مبتلا کر دیتا ہے اور ایسی بیماریاں دیتا ہے جو ان کے باپ دادا کو کبھی نہیں ہوئیں۔ دو، جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط سالی اور سخت مشقت میں مبتلا ہوتی ہے اور ان پر ظالم حکمراں مسلط کر دیا جاتا ہے۔ تین، جو قوم مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی تو بارش سے محروم کر دی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ

Marfat.com

ہوتے تو بالکل بارش نہ ہوا کرتی۔ چار' جو قوم اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو ان کا دشمن بنا کر ان پر مسلط کر دیتا ہے۔ پانچ' جو قوم اور ان کے حاکم اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنا چھوڑ دیں تو ان میں آپس میں خانہ جنگی پیدا ہو گی۔

﴿۲۲۰۷﴾ تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں: غافل' عاقل' کامل۔ غافل وہ جو گناہوں پر خوش اور نیکی پر مغموم ہوتے ہیں جیسے کفار یا بعض فاسق۔ عاقل وہ کہ نیکی کو اچھا اور گناہ کو اپنی عقل سے برا سمجھیں مگر عملاً بے پرواہ ہوں۔ کامل وہ جس کے قلب کا رنگ بدل گیا ہو۔ نیکی پر ایسا خوش ہو جیسے بادشاہت مل گئی ہو' گناہ پر ایسا غمگین جیسے مال و اولاد تباہ ہو گئے ہوں۔

﴿۲۲۰۸﴾ سترہ گناہ کبیرہ بہت سخت ہیں۔ چار دل کے: (۱) شرک و کفر' (۲) گناہ پر اڑنے کی نیت' (۳) اللہ کی رحمت سے مایوسی اور (۴) عذاب پر امن۔ چار زبان میں: (۱) جھوٹی گواہی' (۲) پاک دامنوں پر تہمت' (۳) جھوٹی قسم اور (۴) جادو۔ تین پیٹ کے: (۱) یتیم کا مال کھانا' (۲) سود کھانا اور (۳) شراب پینا۔ دو شرم گاہ کے: (۱) زنا اور (۲) لواطت۔ دو ہات کے: (۱) چوری اور (۲) ناحق قتل۔ ایک پاؤں کا یعنی میدان جہاد سے بھاگنا۔ ایک سارے بدن کا یعنی والدین کی نافرمانی۔

﴿۲۲۰۹﴾ ہر عاقل بالغ انسان کے ساتھ وسوسہ دلانے کے لیے ایک شیطان اور الہام کے لیے ایک فرشتہ ہر وقت رہتا ہے۔ جب کوئی انسان کا بچہ پیدا

Marfat.com

ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ہی ایک شیطان پیدا ہوتا ہے جسے فارسی میں ہمزاد اور عربی میں وسواس کہتے ہیں۔

﴿۲۲۱۰﴾ بخاری شریف میں ہے کہ پیدائش کے وقت شیطان بچے کی کوکھ میں انگلی مارتا ہے جس کی تکلیف سے بچہ چیختا ہے اسی لیے سنت ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اس کو غسل دے کر دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی جائے تاکہ شیطان دفع ہو۔

﴿۲۲۱۱﴾ ایک زنا بہت چھوٹے زناؤں کا مجموعہ ہے۔ ہر عضو کا زنا علاحدہ ہے۔ زانی بوقت زنا آنکھ' کان' زبان' ہات پاؤں' شرم گاہ سب کا ہی زنا کرتا ہے اس لیے سنگ سار کیا جاتا ہے۔ صرف خصّی نہیں کیا جاتا۔

﴿۲۲۱۲﴾ داڑھی بڑھانا اور مونچھ کتروانا اتنا کہ اوپری ہونٹ کا سارا کنارہ کھل جائے سنت مؤکدہ بلکہ واجب ہے اور اس کی پابندی جنتی ہونے اور حضور اکرم ﷺ کے قرب کا ذریعہ ہے۔

﴿۲۲۱۳﴾ عورت اجنبی مرد سے ضرورتاً پردے میں رہ کر گفتگو کر سکتی ہے بشرطیکہ سادہ گفتگو کرے آواز میں شیرینی اور لوچ نہ ہو۔

﴿۲۲۱۴﴾ صوفیاء کرام کا قول ہے کہ ایک استقامت ہزار کرامتوں سے بڑھ کر ہے۔

﴿۲۲۱۵﴾ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بہن سے تشبیہ دے تو ظہار ہو جاتا ہے جس کی سزا میں ساٹھ روزے کفارہ واجب ہے۔

Marfat.com

﴿۲۲۱۶﴾ ناخن کاٹنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں ہات کی کلمہ کی انگلی سے شروع کر کے چھنگلی پر ختم کر دے۔ پھر بائیں ہات کی چھنگلی سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کر دے۔ پھر دائیں ہات کے انگوٹھے کا ناخن کاٹ لے۔ اس کے بعد دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے۔ جمعہ کے دن ناخن کٹوانا مستحب ہے اور جمعرات کے دن بعد نماز عصر بہت بہتر۔

﴿۲۲۱۷﴾ لڑکے کا ختنہ کرنا سنت ہے۔ ساتویں دن سے لے کر ساتویں سال تک کرا دیا جائے۔ بلوغ سے پہلے ہر حال میں ہونا ضروری ہے۔ بالغ ہونے پر اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب ختنہ کا کام جاننے والی عورت سے نکاح ہو اور وہ ختنہ کرے۔

﴿۲۲۱۸﴾ داڑھی میں مہندی لگانا صرف اسلام کی سنت ہے کسی اور نبی نے نہیں لگائی۔

﴿۲۲۱۹﴾ نبی ﷺ نے ہمیشہ سر منڈوانا وہابیوں نجدیوں کی علامت قرار دیا ہے۔

﴿۲۲۲۰﴾ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سیاہ سرمہ لگایا کرو کیونکہ وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے اور پلکوں کے بال پیدا کرتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی اس میں سے آپ ہر رات تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

﴿۲۲۲۱﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم سفید کپڑے ضرور پہنو تمھارے

Marfat.com

زندہ بھی پہنیں اور مردوں کو بھی یہی کفن دو کیونکہ سفید کپڑے بہترین کپڑے ہیں۔

﴿۲۲۲۲﴾ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایک جوتے میں نہ چلے یا دونوں جوتے پہنے یا دونوں اتار دے۔

﴿۲۲۲۳﴾ رسول انور علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں یعنی تکیہ' تیل (خوشبو) اور دودھ لینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔

﴿۲۲۲۴﴾ رسول اکرم علیہ السلام نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر ہو اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورت کی خوشبو وہ ہے کہ رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی ہوئی ہو۔

﴿۲۲۲۵﴾ حضرت مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت کی تھی کہ میری بیٹی حاملہ ہے میری وفات کے بعد ان کے بیٹا پیدا ہوگا اس بچے سے میری قبر پر پیشاب کرا دیا جائے پھر قبر دھو دی جائے کیونکہ ساری سنتوں پر تو میں نے عمل کیا ایک نواسے سے پیشاب کرا لینے کی سنت ادا نہ ہو سکی یہ سنت میری قبر پر ادا کرائی جائے۔

﴿۲۲۲۶﴾ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ فیشن کے لیے چہرے پر پاؤڈر وغیرہ ملنا جائز نہیں کیونکہ یہ مثلہ یعنی چہرہ بگاڑنا ہے۔

﴿۲۲۲۷﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم علیہ السلام سے پوچھا کہ انسان کتنی صورتوں میں مسخ ہوا فرمایا تیرہ میں: (۱) ہاتھی'

Marfat.com

(۲) ریچھ' (۳) سؤر' (۴) بندر' (۵) مارماہی' (۶) گوہ' (۷) چمگادڑ' (۸) بچھو' (۹) عموص (ایک چھوٹا دریائی جانور)' (۱۰) مکڑی' (۱۱) خرگوش' (۱۲) سہیل (تارہ) اور (۱۳) زہرہ تارا۔

﴿۲۲۲۸﴾ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ عابد وہ ہے جو چار چیزوں سے نہ گھبرائے: بھوک' ننگا ہونا' فقیری اور ذلت۔

﴿۲۲۲۹﴾ قرآن شریف میں ۷۰ یا ۷۵ جگہ صبر کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

﴿۲۲۳۰﴾ شہید کو نبی سے بہت قرب حاصل ہے کہ پیغمبر کی نیند وضو نہیں توڑتی اور شہید کی موت غسل نہیں توڑتی۔ نبی کے فضلات شریف امت کے لیے پاک اور شہید کے جسم کا خون پاک یعنی اگر نبی کا پیشاب شریف یا شہید کا خون لگا کپڑا کنویں میں گر جائے تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ نبی بعد وفات زندہ' شہید بھی بعد شہادت زندہ۔ نبی کو بعد وفات رزق الٰہی ملتا ہے اور شہید کو بھی۔ شہید سوالات قبر سے محفوظ' شہید بھی۔ اللہ نے زمین پر نبی کے جسم کو کھانا حرام فرمایا ہے' شہید کا گوشت و خون بھی زمین نہیں کھا سکتی۔۔ شہید بھی موت سے پہلے جنت دیکھ لیتا ہے۔ شہید ۷۰ آدمیوں کی شفاعت کرے گا۔

﴿۲۲۳۱﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تم میں سے کوئی سفر سے اپنے گھر واپس آئے تو کچھ نہ کچھ لے کر آئے اگرچہ کچھ ڈھیلے ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿۲۲۳۲﴾ ایک دفعہ سلطان ہارون رشید نے اپنی بیوی زبیدہ خاتون سے کہا

Marfat.com

کہ اگر تو آج شام تک میری سلطنت سے باہر نہ نکل جائے تو تجھے طلاق۔ بعد میں سلطان بہت پچھتائے اور زبیدہ بہت پریشان ہوئیں کیونکہ اس زمانے میں تیز سواریاں نہیں تھیں اور سلطان کا راج مشرق سے مغرب تک پھیلا ہوا تھا۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے زبیدہ کو مشورہ دیا کہ تو مسجد میں چلی جا وہاں سلطان کی بادشاہت نہیں ہے۔

﴿۲۲۳۳﴾ حرامی اولاد کا وہ باپ جس نے اس کی ماں کے ساتھ زنا کیا مر جائے تو اس کے مر جانے سے یہ حرامی بچہ یتیم نہ ہوگا کیونکہ شریعت نے اس شخص کو اس بچہ کا باپ ہی نہیں مانا ہے۔

﴿۲۲۳۴﴾ اہل کتاب عورت سے نکاح کی چند شرطیں ہیں ایک یہ کہ مسلمان مرد میں اتنی پختگی ہو کہ اسلام پر قائم رہ سکے اور عورت کو اسلام کی طرف مائل کر سکے مگر خود اس کے مذہب کی طرف نہ ڈھلک جائے۔ دوسرے یہ کہ اس عورت پر اتنا فریفتہ نہ ہو جائے کہ اس کے اخلاق حاصل کر لے اور اسے اپنا رازدار بنا دے اس سے دلی محبت کرنے لگے تیسرے یہ کہ اپنی اولاد پر پورا کنٹرول رکھ سکے کہ انھیں پختہ مسلمان بنا سکے۔ بچے ماں کا دین اختیار نہ کر لیں۔ اگر اتنی شرطیں موجود ہوں تو کتابی عورت سے نکاح جائز ہے ورنہ حرام ہے۔ اور ان شرائط کے ہوتے ہوئے بھی ان سے نکاح بہتر نہیں مکروہ ہے۔ فقہائے کرام کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں اہل کتاب عورتوں سے نکاح کسی صورت جائز نہیں کیونکہ وہ تحریف شدہ کتاب کے ماننے والے ہیں اور مشرک بھی۔

Marfat.com

﴿۲۲۳۵﴾ ظلم کو دفع کرنے کے لیے رشوت دینا جائز ہے۔

﴿۲۲۳۶﴾ مسلمان کی عیسائی بیوی پر عدت واجب ہے کیونکہ یہ مرد کا حق نکاح ہے اور وہ مسلمان تھا۔

﴿۲۲۳۷﴾ جس سے نکاح کرنا ہو اسے دیکھ لینا سنت ہے مگر چھپ کر یا بہانہ سے دیکھنا چاہیے نہ کہ کھلم کھلا آمنے سامنے۔

﴿۲۲۳۸﴾ جالوت اتنا دراز قد تھا کہ اس کا سایہ ایک میل جاتا تھا۔

﴿۲۲۳۹﴾ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک نیک مسلمان کی برکت سے اس کے آس پاس کے سو گھر والوں سے بلا دور رہتی ہے۔

﴿۲۲۴۰﴾ عرق النساء رگ کی بیماری ہے جو ران کے پچھلے حصے میں زور کرتی ہے اور انسان کو چلنے پھرنے سے معذور کر دیتی ہے۔ اس کا علاج نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ عربی دنبہ کی چکتی کی چربی آگ میں پگھلا کر اس کے تین حصے کر لیے جائیں اور ران کی اس رگ میں پہلے ایک حصہ جذب کیا جائے پھر کچھ دن بعد دوسرا پھر تیسرا۔ انشاء اللہ شفاء ہو گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سو سے زیادہ بیماریوں پر اسے آزمایا اور مجرب پایا۔

﴿۲۲۴۱﴾ جس طرح مومن اور کافر متقی اور فاجر برابر نہیں اسی طرح نبی اور امتی برابر نہیں ۔

﴿۲۲۴۲﴾ حضرت ابراھیم خواص رحمۃ اللہ علیہ متوکلین کے سردار تھے کہ کبھی گھر نہ بنایا نہ سامان رکھا مگر اس کے باوجود سوئی دھاگہ قینچی اور کوزہ ساتھ

Marfat.com

رکھتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ یہ سامان بھی کیوں رکھا ہے۔ فرمایا کوزہ وضو کے لیے اور سوئی دھاگہ پھٹا کپڑا سی کر تن ڈھانپنے کے لیے تاکہ نماز درست ہو۔

﴿۲۲۴۳﴾ گناہ کرتے وقت یا کر چکنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی ہیبت دل میں آ جانا خدا کی خاص رحمت ہے۔

﴿۲۲۴۴﴾ گناہ صغیرہ پر اڑ جانا اس کو گناہ کبیرہ بنا دیتا ہے۔

﴿۲۲۴۵﴾ توبہ کی شرط یہ ہے کہ گذشتہ گناہ پر نادم ہو اور آگے گناہ نہ کرنے کا عہد کرے۔

﴿۲۲۴۶﴾ توبہ سے ہر گناہ بخشا جاتا ہے مگر قرض وغیرہ حقوق العباد بغیر ادا کیے یا حق والے سے معافی مانگے بنا ادا نہیں ہوتے۔

﴿۲۲۴۷﴾ مسلمانوں کو لازم ہے کہ کافروں کی سی بات بھی منہ سے نہ نکالا کریں۔ صورت سیرت اعمال افعال اقوال سب میں ان سے ممتاز رہیں۔

﴿۲۲۴۸﴾ زیادہ اگر مگر کرنا کفار کی علامت ہے۔ مومن تدبیر کر کے تقدیر پر صابر ہو جاتا ہے۔

﴿۲۲۴۹﴾ دنیا میں زیادہ مشغولیت زندگی کی زیادہ چاہت موت کو سخت بنا دیتی ہے اور آخرت سے تعلق موت کو آسان بنا دیتا ہے۔

﴿۲۲۵۰﴾ زندگی کی چاہت اور موت سے کراہت انسان میں بزدلی پیدا کرتی ہے۔

﴿۲۲۵۱﴾ زندگی بھی تین قسم کی ہے اور موت بھی تین قسم کی۔ رحمانی '

Marfat.com

نفسانی اور شیطانی۔ رحمانی زندگی اور موت وہ ہے جس سے رحمٰن راضی ہو جائے۔ نفسانی زندگی وہ جو غفلت میں گذرے اور شیطانی زندگی اور موت وہ ہے کہ زندگی گناہوں میں گذرے اور موت آئے کفر پر۔

﴿۲۲۵۲﴾ کفار کے تمام مال و متاع سے مسلمان کی غربت اور فقیری زیادہ افضل ہے۔

﴿۲۲۵۳﴾ کافر کے سارے نیک اعمال صدقہ و خیرات وغیرہ سے مومن کا شہید ہو کر مرنا یا اللہ کی راہ میں جان دینا افضل ہے۔

﴿۲۲۵۴﴾ دل کی نرمی اللہ کی خاص نعمت ہے جو اس کے کرم سے ہی ملتی ہے۔ انسان فقط اپنی کوشش سے یہ وصف حاصل نہیں کر سکتا۔

﴿۲۲۵۵﴾ رب تعالیٰ کی مدد اسی کو نصیب ہو گی جو اس پر بھروسا رکھے۔

﴿۲۲۵۶﴾ دنیا میں مومنوں کا عملی فرق چند طرح ہے۔ ایک عمر سے کہ مومن بوڑھا مومن بچے سے افضل ہے۔ دوسرے وقت سے' چنانچہ رمضان' شب قدر' عاشوراء میں نیکیاں کرنے والا دوسرے زمانہ میں نیکیاں کرنے والے سے افضل ہے۔ تیسرے جگہ سے' چنانچہ مسجد حرام اور مسجد نبوی کا نمازی دوسری جگہ کے نمازیوں سے افضل ہے۔ چوتھے حالت سے' چنانچہ جماعت سے نماز پڑھنے والا اکیلے نمازی سے افضل ہے۔ پانچویں نوعیت سے' چنانچہ اپنے عزیزوں کو صدقہ دینے والا اجنبیوں کو صدقہ دینے والے سے افضل ہے۔

﴿۲۲۵۷﴾ نیکی پر پچھتانا سخت گناہ ہے خواہ اپنی نیکی ہو یا دوسرے کی۔

Marfat.com

﴿۲۲۵۸﴾ اسلامی شریعت میں شادی شدہ زانی کی سزا کنوارے زانی سے زیادہ سخت ہے۔

﴿۲۲۵۹﴾ مومن پرہیزگار کی لمبی عمر رحمت ہے اور کافر بدکار کی لمبی عمر عذاب ہے۔

﴿۲۲۶۰﴾ مسلمانوں یا اسلام یا آیات قرآنی کا مذاق اڑانا بدترین جرم ہے۔ رب تعالیٰ نے اسے انبیاء کے قتل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

﴿۲۲۶۱﴾ ایک شخص نے امام شعبی کے پاس بیٹھ کر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کا واقعہ بیان کیا اور قاتلوں کی تعریف کی تو امام شعبی نے فرمایا تو بھی خون عثمانی میں شریک ہو گیا۔

﴿۲۲۶۲﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر سنی ہوئی بات بیان کر دے وہ بھی جھوٹا ہے۔

﴿۲۲۶۳﴾ مہر وہ مال ہے جس کے بدلہ نکاح کیا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ کی کوئی حد نہیں مگر کم از کم میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کم کی بھی کوئی حد نہیں' جو چیز بیع میں قیمت بن سکتی ہے وہ نکاح میں مہر ہو سکتی ہے جیسے ایک پیسہ یا اس سے بھی کم۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مہر کم سے کم دینار کا چوتھائی یعنی ڈھائی تین درہم ہے۔ ہمارے احناف کے ہاں کم سے کم دس درہم یا ایک دینار یا اس قیمت کا مال مہر بن سکتا ہے۔ اگر اس سے کم مہر باندھا گیا تو دس درہم دینے ہوں گے اگر مہر کا ذکر ہی نہ ہوا ہو یا اس شرط پر

Marfat.com

نکاح ہوا کہ مہر کچھ نہیں تو مہر مثل دینا پڑے گا یعنی بیوی کے خاندان میں اس جیسی لڑکی کا جو مہر ہو وہ اس کا ہو گا۔

﴿۲۲۶۴﴾ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی بیمار ہو وہ اپنی بیوی سے اس کا مہر لے تین درہم یا کم و بیش اس سے شہد خریدے بارش کے پانی میں شہد ملا کر پے انشاءاللہ شفاء ہو گی۔

﴿۲۲۶۵﴾ جو مسلمان بیویوں میں عدل و انصاف قائم نہ کر سکے اسے چند بیویاں کرنا حرام ہے۔

﴿۲۲۶۶﴾ نامرد یا ایسا کوئی شخص جو حقوق زوجیت ادا کرنے سے اور کسی وجہ سے قادر نہ ہو اسے نکاح کرنا جائز نہیں۔

﴿۲۲۶۷﴾ فقہاء کا قول ہے حربی کافر جانور کی طرح ہے کہ اس کا ذبح بھی جائز اس کو مملوک بنا کر رکھنا بھی درست۔

﴿۲۲۶۸﴾ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لڑکے کے بالغ ہونے کی انتہائی عمر اٹھارہ سال مگر فتویٰ اس پر ہے کہ لڑکی لڑکے دونوں کے بلوغ کی انتہائی عمر پندرہ سال ہے۔

﴿۲۲۶۹﴾ میت کے وارث کل دس مرد ہیں اور آٹھ عورتیں۔ دس مرد یہ ہیں: بیٹا' پوتا' باپ دادا' ہر قسم کا بھائی' بھتیجا' چچا حقیقی یا علاتی' چچا کے بیٹے' خاوند' آزاد کرنے والا مولا۔ آٹھ عورتیں یہ ہیں: بیٹی' پوتی' ماں' دادی' نانی' بہن' بیوی' آزاد کرنے والی مولاۃ۔ ان کے علاوہ باقی رشتہ دار ذی رحم ہوں گے

Marfat.com

جیسے ماموں 'خالہ' بھتیجی' پھوپھی وغیرہ۔

﴿۲۲۷۰﴾ تین چیزیں وارث کو میراث سے محروم کر دیتی ہیں قتل' اختلاف دین اور عبدیت۔

﴿۲۲۷۱﴾ اولاد پر حق خدمت ماں کا زیادہ ہے مگر حق مالی باپ کا زیادہ۔

﴿۲۲۷۲﴾ میراث کے حصے نماز کی رکعتوں اور زکوٰۃ کی مقدار کی طرح عقل سے بالاتر ہیں جو رب تعالیٰ نے مقرر فرمادیے ان پر ایمان لانا ہے جرح نہیں کرنا۔

﴿۲۲۷۳﴾ حرام کا بچہ صرف ماں کا مانا جاتا ہے وہ بھی جانور کے بچے کی طرح۔

﴿۲۲۷۴﴾ بیوی بوقت ضرورت مردہ خاوند کو نہلا سکتی ہے۔

﴿۲۲۷۵﴾ میت کے متروکہ مال سے اس کے ذمہ کی زکوٰۃ یا حج ادا نہیں کر سکتے کہ یہ انسانی قرض نہیں رب تعالیٰ کا قرض ہے۔

﴿۲۲۷۶﴾ جس کے وارث بہت غریب اور مسکین ہوں وہ بالکل وصیت نہ کرے۔

﴿۲۲۷۷﴾ زنا کے گواہ چار چاہئیں اور چاروں مسلمان ہوں' مرد ہوں' عاقل ہوں' بالغ ہوں اور متقی ہوں۔

﴿۲۲۷۸﴾ اگر مجوسی ایمان لائے اور اس کے نکاح میں اپنی ماں بہن یا بیٹی ہو تو اسلام لاتے ہی اس کو علاحدہ کرنا پڑے گا لیکن اسلام سے پہلے جو اس کے بچے

Marfat.com

اس عورت سے پیدا ہو چکے وہ حلالی مانے جائیں گے۔

﴿۲۲۷۹﴾ جیسے ہر قسم کی ماں حرام ہے ایسے ہی ہر قسم کی بیٹی باپ پر حرام ہے۔ خواہ حلال کی ہو یا حرام کی۔

﴿۲۲۸۰﴾ اسلام میں ترک دنیا حرام ہے۔

﴿۲۲۸۱﴾ اگر کسی شخص نے قسم کے ذریعہ اپنے اوپر حلال چیز کو حرام کر لیا ہو تو وہ قسم توڑ کر حلال چیز کھائے اور قسم کا کفارہ ادا کرے۔

﴿۲۲۸۲﴾ جنّ کے معنی ہیں چھپی ہوئی مخلوق۔ چونکہ جنات انسانوں کی نگاہوں سے چھپے ہوئے ہیں اس لیے انھیں جن کہا جاتا ہے۔ انسؔ کے معنی ہیں ظاہر ہونا۔ چونکہ انسان ظاہر مخلوق ہے ظاہری زمین پر رہتی ہے اس لیے اسے انس کہتے ہیں۔

﴿۲۲۸۳﴾ سال میں چار ماہ حرمت والے ہیں رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ ان مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور گناہوں سے پرہیز بہت کرنا چاہیے۔

﴿۲۲۸۴﴾ بی بی ہندہ نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اپنے خاوند ابو سفیان کی شکایت کی کہ وہ کنجوس ہیں مجھے کافی خرچہ نہیں دیتے کیا میں ان کی جیب سے بقدر ضرورت پیسے نکال سکتی ہوں۔ حضور ﷺ نے انھیں بقدر ضرورت نکال لینے کی اجازت دی۔

﴿۲۲۸۵﴾ حدیث شریف میں اس عورت پر لعنت فرمائی گئی ہے جو

Marfat.com

دوسری عورت کے بال اپنے سر میں استعمال کرے۔

﴿۲۲۸۶﴾ اگر خون چڑھانے سے کسی بیمار کی جان بچتی ہو اس کے سوا اور کوئی چیز جان نہ بچا سکے تو اجازت ہو گی کیونکہ ہنگامی حالات میں حرام استعمال کیا جاسکتا ہے۔

﴿۲۲۸۷﴾ متعہ حرام ہے کیونکہ اس میں پاکدامنی نہیں یہ محض شہوات رانی اور عیاشی کے لیے ہوتا ہے اسی لیے متاعی عورت بیوی نہیں ہوتی نہ اسے فوت شدہ خاوند کی میراث ملے۔

﴿۲۲۸۸﴾ کفار عرب نے یمن میں ایک گھر بنایا تھا بیت خثعم جسے وہ کعبہ یمانیہ کہتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو بھیجکر اسے جلوادیا۔

﴿۲۲۸۹﴾ کفار کی گواہی مسلمان پر کسی طرح جائز نہیں۔

﴿۲۲۹۰﴾ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے بارہ برس کی ڈوبی ہوئی بارات کو صحیح سلامت نکالا اور وہ لوگ کافی عرصہ زندہ رہے۔ اس بارات کے دولھا کا نام سید کبیر الدین تھا اور لقب دریائی دولھا اب انھیں شاہ دولہ کہا جاتا ہے ان کی قبر مغربی پاکستان میں ہے۔ عمر تقریباً چھ سو برس ہوئی حضور غوث پاک کے خلیفہ تھے۔

﴿۲۲۹۱﴾ پہلی چوری میں چور کا داہنا ہات' دوسری میں بایاں ہات کاٹا جائے گا۔ تیسری چوری میں اسے قید کیا جائے گا جب تک کہ وہ صحیح توبہ نہ کرلے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار چوریوں میں چاروں ہات کاٹ دیے جائیں

Marfat.com

گے۔

﴿۲۲۹۲﴾ شریعت میں چوری صرف مال کی ہوتی ہے۔ طریقت میں چوری اعمال کی بھی ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ بدترین چور وہ ہے جو اپنی نمازوں میں چوری کرے۔ رکوع و سجود پورے طور پر ادا نہ کرے یہ نماز کی چوری ہے۔

﴿۲۲۹۳﴾ ایمان کی ستر سے اوپر کچھ شاخیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ لا الہ الا اللہ کا پڑھنا اور ادنیٰ تکلیف دہ چیز کا راستے سے ہٹا دینا ہے۔

﴿۲۲۹۴﴾ کعبہ عمارت کا نام نہیں بلکہ زمین سے آسمان تک کُلی فضا کا نام ہے اسی لیے گہرے تہہ خانے اور اونچے پہاڑ پر بھی نماز جائز ہے۔

﴿۲۲۹۵﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت' چور چوری کرتے وقت' شرابی شراب پیتے وقت' علی الاعلان ڈاکہ ڈالنے والا ڈاکہ ڈالتے وقت جبکہ لوگ خوف سے اس کو دیکھ کر آنکھوں کو بند کر لیتے ہوں' اور خائن خیانت کے وقت (کامل) مومن نہیں رہتا لہذا تم ان سے بچو اور پھر بچو۔

﴿۲۲۹۶﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اور آدم علیہ السلام نے خدا کے سامنے آپس میں جھگڑا کیا۔ آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ پر غالب آگئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم وہ آدم ہو کہ جن کو خدا نے اپنے ہات سے پیدا کیا اور اپنی روح پھونکی'

Marfat.com

ملائکہ سے سجدہ کرایا' رہنے کے لیے جنت عطا کی لیکن تم نے نافرمانی کر کے لوگوں کو جنت سے نکلوادیا اور زمین پر پہنچوادیا۔ (حضرت آدم علیہ السلام) کہنے لگے کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ جن کو خدا نے اپنی رسالت کے لیے پسند کیا اپنا کلیم بنایا لوحیں عطا کیں جن میں ہر شے کا بیان کیا گیا تھا۔ اپنا ہمراز بنایا۔ (تم یہ بتاؤ کہ) مخلوق کے پیدا کرنے سے کتنے پہلے خدا نے توریت کو پیدا کیا تھا۔ (حضرت موسیٰ کہنے لگے) کہ چالیس سال پہلے (پیدا کیا تھا)۔ (حضرت آدم بولے) کیا اس میں یہ لکھا ہے کہ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور گمراہی اختیار کی۔ انھوں نے کہا کہ ہاں لکھا ہوا تھا۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا موسیٰ جو بات اللہ تعالیٰ نے چالیس سال پہلے مقدر فرمادی تھی اس پر تم مجھکو ملامت کرتے ہو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (اس مقدمہ میں) غالب آگئے۔

﴿۲۲۹۷﴾ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرما کر کلی کی اور فرمایا اس میں چکناہٹ ہے۔

﴿۲۲۹۸﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنازے کو بہت جلدی لے کر چلا کرو کیونکہ اگر وہ اچھا ہے تو تم اچھائی کو سپرد کرنے جارہے ہو اور اگر وہ برا ہے تو تم برائی کو اپنے کاندھوں سے علاحدہ کر دو گے۔

﴿۲۲۹۹﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا جنازے کو دیکھ کر اٹھ جایا کرو اور جو شخص جنازے کے ہمراہ ہو اس کو جنازہ دفن ہونے تک بیٹھنا نہیں چاہیے

﴿۲۳۰۰﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم لوگ گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ تمھارے علاوہ دوسری مخلوق پیدا کرتا اور وہ لوگ اس سے بخشش طلب کرتے۔ اللہ تعالیٰ انھیں بخش دیتا۔

﴿۲۳۰۱﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کے سو حصے تھے ان میں سے ایک حصہ کر کے جن وانس وحوش وطیور کو عنایت فرمایا جو وہ آپس میں ایک دوسرے پر استعمال کرتے ہیں اور وحوش اپنی بچوں پر کرتے ہیں اور باقی ایک کم سو حصے اپنے پاس رکھے جو اپنے بندوں پر قیامت کے روز استعمال فرمائیگا۔

﴿۲۳۰۲﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کتے کی قیمت، زانیہ کی اجرت اور کاہن کی پیش کش سب مکروہ ہیں۔

﴿۲۳۰۳﴾ حضرت معمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گرانی کے انتظار میں غلہ روکا وہ گنہگار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے غلہ کو گرانی کے انتظار میں روکے گا اللہ تعالیٰ اسکو جذام اور افلاس میں مبتلا کرے گا۔

﴿۲۳۰۴﴾ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے مگر قرض کی معافی نہیں

Marfat.com

ہو گی۔

﴿۲۳۰۵﴾ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ مسلمان کافر کا مالک ہے اور نہ کافر مسلمان کا وارث۔

﴿۲۳۰۶﴾ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول خدا ﷺ نے فرمایا بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا

﴿۲۳۰۷﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ عورتیں زانیہ ہیں جو بغیر گواہوں کے نکاح کرتی ہیں۔

﴿۲۳۰۸﴾ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب نبی ﷺ کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ اہل فارس نے اپنا بادشاہ کسریٰ کی لڑکی کو مقرر کیا ہے تو آپ نے فرمایا جو قوم عورت کو بادشاہ بنائے گی وہ کبھی فلاح نہ پائے گی۔

﴿۲۳۰۹﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی شخص کے کھانے میں مکھی گر جائے تو اسکو پورا ڈبو کر پھینک دو اور اس کھانے کو کھالو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں دوا۔

﴿۲۳۱۰﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسولؐ اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک ضرب میں گرگٹ کو مار ڈالا اس کے واسطے سو نیکیاں تحریر ہوں گی اور جس نے دوسری ضرب میں مارا اس کے واسطے اس سے کم اور جس نے تیسری ضرب میں مارا اس کے لیے اور کم۔

Marfat.com

﴿۲۳۱۱﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نبی کے چیونٹی نے کاٹ لیا انھوں نے جنگل میں جاکر تمام چیونٹیوں کو جلاڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تمھارے ایک چیونٹی نے کاٹا اس کے بدلے میں تمام چیونٹیوں کو جلاڈالا حالانکہ وہ ہماری تسبیح کرتی تھیں۔

﴿۲۳۱۲﴾ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی یعلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے جب کسی شخص کو اپنے مکان میں سانپ نظر آئے تو اس سے کہو کہ ہم تجھ سے سلیمان اور نوح علیہما السلام کا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ تو ہمکو اذیت نہ دینا۔ اگر پھر تم اس کو دیکھو تو قتل کر ڈالو۔

﴿۲۳۱۳﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے چار جانوروں کے مارنے سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور چکور۔

﴿۲۳۱۴﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص پیالہ کو چاٹ کر صاف کر لیتا ہے اس کے واسطے پیالہ دعا کرتا ہے کہ جس طرح تو نے مجھے شیطان سے بچایا اسی طرح اللہ تعالیٰ تجھے آتش دوزخ سے بچائے۔

﴿۲۳۱۵﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو ازار ٹخنوں سے زیادہ نیچی ہوگی وہ آگ میں ہوگی۔

﴿۲۳۱۶﴾ حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دس باتوں سے منع فرمادیا ہے: دانتوں کو نوکدار بنانے سے، جسم پر بیل کے ذریعہ سے پھول وغیرہ بنانے سے، داڑھی کے سفید بالوں کو اکھیڑنے سے اور

Marfat.com

ایک مرد کو دوسرے مرد کے پاس برہنہ سونے سے اور ایک عورت کو دوسری عورت کے پاس برہنہ سونے سے، اور عجمیوں کی طرح کپڑے کے نیچے یا کاندھوں پر ریشم کا کام کرنے سے اور چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے اور باستثناء حاکم اور مخصوص کو انگشتری پہننے سے (غالبًا سونے کی انگوٹھی)۔

﴿۲۳۱۷﴾ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے چیتے کے چمڑے پر بیٹھنے اور سونے کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

﴿۲۳۱۸﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر جوتے پہننے سے منع فرمایا ہے

﴿۲۳۱۹﴾ حضرت انس کہتے ہیں ہمارے واسطے رسول خدا ﷺ نے مونچھیں کتروانے، ناخن کٹوانے، بغلوں کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کی مدت چالیس روز مقرر فرمائی ۔

﴿۲۳۲۰﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضور انور ﷺ نے فرمایا عورت نما بننے والے مردوں اور مرد نما بننے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے ارشاد فرمایا کہ ان کو اپنے مکانوں سے نکال دو۔

﴿۲۳۲۱﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول خدا ﷺ نے فرمایا کلونجی میں ہر بیماری کی دوا ہے علاوہ موت کے۔

﴿۲۳۲۲﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی بھاپ ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو۔

Marfat.com

﴿۲۳۲۳﴾ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی چیز سے موت کا علاج ہو سکتا تو وہ چیز سناء ہوتی۔

﴿۲۳۲۴﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا معدہ بدن کا حوض ہے اور رگیں اس کی نالیاں۔ اگر معدہ صحیح ہو تو رگیں صحت پر مستقیم رہتی ہیں اور اگر معدہ فاسد ہو جاتا ہے تو رگیں بھی بیمار ہو جاتی ہیں۔

﴿۲۳۲۵﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں ایک رات جبکہ رسول خدا ﷺ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھ دیا یکایک بچھو نے آپ کے کاٹ لیا۔ حضور انور ﷺ نے اس کی جوتی سے خبر لی اور اُسے مار ڈالا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا بچھو پر خدا لعنت کرے نہ نمازی دیکھے نہ غیر نمازی' بس کاٹنے سے مطلب۔ پھر حضور ﷺ نے پانی اور نمک طلب فرمایا اور ایک برتن میں ڈال کر آہستہ آہستہ انگلی ڈالنا شروع کی اور انگلی کو ملتے رہے اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے جاتے تھے۔

﴿۲۳۲۶﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی غیب گو کے پاس جا کر اس سے غیب کی باتیں پوچھے اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہو۔

﴿۲۳۲۷﴾ سرور عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو کوئی کسی کاہن یا نجومی کے پاس آیا اور اس کی تصدیق کی تو اس نے اس سے کفر کیا جو کچھ مجھ پر نازل کیا گیا ہے۔

﴿۲۳۲۸﴾ چھ چیزیں غریب ہیں چھ جگہوں میں: (۱) مسجد غریب ہے ان میں جو نماز نہیں پڑھتے' (۲) مصحف غریب ہے ان میں جو اس کی تلاوت نہیں

Marfat.com

کرتے'(۳) عورت غریب ہے ظالم اور بد خلق مرد کے قبضے میں'(۴) قرآن غریب ہے فاسق کے سینے میں'(۵) مرد صالح غریب ہے عورت بد خلق کے ساتھ'(٦) عالم غریب ہے ان میں جو وعظ نہیں سنتے۔

﴿۲۳۲۹﴾ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن نہ طعنہ زن ہوتا ہے نہ فحش گفتار اور نہ فضول گو۔ (ترمذی)

﴿۲۳۳۰﴾ مومن کی مثال ایسی ہے جیسے شہد کی مکھی کہ اس کی غذا بھی عمدہ اور اس کا فضلہ بھی عمدہ۔

﴿۲۳۳۱﴾ سائل کو منع کرنا حرام نہیں بلکہ سخت جواب دینا حرام ہے۔

﴿۲۳۳۲﴾ ابرہہ کو یونانی مؤرخ ابرامس اور سریانی مؤرخ ابراہام لکھتے ہیں جس کا حبشی تلفظ ابرہہ ہے۔ یہ شخص نکٹا تھا اس لیے اشرم کہلاتا تھا۔ ابرہہ بازنطینی کلیسا کا معتقد تھا اور نہایت متعصب عیسائی۔ اس نے بڑے بڑے شہروں میں گرجا گھر تعمیر کرائے۔ سب سے بڑا گرجا اپنے دارالحکومت صنعاء میں بنوایا جسے عرب القلیس کہتے تھے۔ اس کے زیر اثر نجران میں مؤحد مسیحیوں کا قلع قمع ہو گیا اور رومن کیتھلک کلیسا قائم ہو گیا۔ ابرہہ نے حکم جاری کیا کہ لوگ کعبہ کی بجائے اس کے تعمیر کردہ معبد میں حج کے لیے آئیں۔ اس اعلان پر مشتعل ہو کر کسی عرب نوجوان نے رات کو چھپ کر اس کلیسا کو نجس کر دیا۔ اس بے حرمتی پر ابرہہ غضب ناک ہو گیا اور کعبہ کو ڈھانے کے ارادے سے عرب پر فوج کشی کر

Marfat.com

دی۔اس کی فوج میں ساٹھ ہزار سپاہی اور تیرہ یا نو ہاتھی تھے۔راستے میں یمن کے سردار ذو نفر نے مقابلہ کیا مگر ناکام رہا۔ خثعم کے علاقہ میں عرب سردار نفیل بن حبیب نے راستہ روکا مگر وہ بھی مارا گیا۔ابرہہ کی فوج طائف پہنچ گئی۔ طائف کے قبیلہ بنو ثقیف نے اس خوف سے کہ وہ ان کے بت لات کو نقصان نہ پہنچائے اس کی اطاعت کی اور ایک شخص ابو رغال کو بدرقہ کے طور پر اس کے ساتھ کر دیا۔ ابو رغال نے ابرہہ کے لشکر کو مکہ کا راستہ دکھایا مگر مکہ سے نو دس میل کے فاصلے پر وہ مر گیا۔ بعد میں عرب اس کی قبر پر سنگ باری کرتے تھے اور طائف والوں کو اس بے غیرتی اور غداری پر طعنے دیتے تھے۔

﴿۲۳۳۳﴾ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق کنویں کا پانی' خود رو گھاس اور آگ مشترک املاک ہیں۔ ایک دیا سلائی کسی دوسرے شخص کی آگ سے روشن کی جاسکتی ہے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ آگ بجھ جائے۔

﴿۲۳۳۴﴾ رسول اکرم ﷺ نے ایسے وقف کی مذمت کی ہے جب ایک وارث کو دوسرے وارثوں کے مقابلے میں ترجیح دی جائے یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا کہ اس طرح اس وارث کے خلاف دوسرے وارثوں کے دلوں میں نفرت اور عداوت کے جذبات بھڑکیں گے اور جس وارث کو ترجیح دی گئی ہے وہ حسد کا شکار ہو جاتا ہے۔

﴿۲۳۳۵﴾ رسول کریم ﷺ نے فرمایا منجملہ ان باتوں کے جن سے ہم کو لوگوں پر فضیلت دی گئی یہ تین باتیں ہیں ایک ہماری صفیں ملائکہ کی صفوں کی

Marfat.com

مثل کی گئیں؛ دو، ہمارے لیے تمام زمین مسجد کر دی گئی؛ تین، جب ہم پانی نہ پائیں زمین کی خاک ہمارے لیے پاک کرنے والی بنادی گئی۔ (صحیح مسلم)

﴿۲۳۳۶﴾ صوفیاء کرام فرماتے ہیں حق جل شانہ نے آسمان کو ستاروں سے سنوارا' فرشتوں کو جبرئیل علیہ السلام سے سنوارا' جنت کو حوروں سے سنوارا' پیغمبروں کو سید عالم ﷺ سے سنوارا' دنوں کو جمعہ سے سنوارا' راتوں کو لیلۃ القدر سے سنوارا' مہینوں کو رمضان سے سنوارا' سجدوں کو کعبہ شریف سے سنوارا' کتابوں کو قرآن مجید سے سنوارا اور قرآن کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے سنوارا۔

﴿۲۳۳۷﴾ شرعی اصطلاح میں حلال کے معنی ہیں مباح' غیر ممنوع' جس کے کرنے کی شارع نے اجازت دی ہو۔ حرام وہ جس کی شارع نے قطعی طور پر ممانعت کر دی ہو اور جس کی خلاف ورزی کرنے والا آخرت میں سزا کا مستحق ہو اور بعض صورتوں میں دنیا میں بھی اس کے لیے سزا ہو۔ مکروہ وہ جس سے شارع نے روکا ہو لیکن سختی کے ساتھ اس کی ممانعت نہ کی ہو۔ یہ درجہ میں حرام سے کم تر ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والا اس سزا کا مستحق نہیں ہوتا جس سزا کا مستحق حرام کا ارتکاب کرنے والا ہوتا ہے۔ البتہ اس کی مستقل خلاف ورزی اور بے وقعتی کرنے پر حرام کی سزا کا مستحق ہو جاتا ہے۔

﴿۲۳۳۸﴾ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تین باتوں سے بچو جو موجب لعنت ہیں: پانی پینے کی جگہوں' وسط راہ اور سایہ دار جگہوں میں پاخانہ کرنے سے۔

﴿۲۳۳۹﴾ اسلام نے پانسوں کے ذریعہ قسمت معلوم کرنے کو حرام

Marfat.com

ٹھہرایا ہے اور اسکے بدل کے طور پر دعائے استخارہ عطا فرمائی ہے۔ اسلام نے سود کو حرام کیا تو اس کے عوض نفع بخش تجارت کو جائز کیا۔ جوئے کو حرام کیا اور اس کی بجائے اس مال کا کھانا جائز کر دیا جو گھوڑے ' اونٹ اور تیروں کے ان مقابلوں کے ذریعہ حاصل ہو جو شرعاً مفید خیال کیے گئے ہیں۔ ریشم مردوں پر حرام کیا لیکن اس کے بدلے اون' کتان اور روئی کے انواع واقسام کے لباس فاخرہ سے نوازا۔

﴿۲۳۴۰﴾ اسلام کا اصول ہے کہ جو چیز حرام کا باعث بنے وہ بھی حرام ہے ۔ مثال کے طور پر اسلام نے زنا کو حرام کیا تو اس کے مقدمات و محرکات مثلاً تبرج جاہلیہ' گناہ آمیز خلوت' بے جا اختلاط' برہنہ تصاویر' عریاں ادب اور فحش گانوں وغیرہ کو بھی حرام کر دیا۔

﴿۲۳۴۱﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کا اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کوئی شخص اپنی شہوت پوری کرے گا اور اسے اجر بھی ملے گا؟ فرمایا اگر وہ حرام مباشرت کرتا تو کیا وہ گنہگار نہ ہوتا۔ اسی طرح وہ جائز مباشرت کرنے پر اجر کا مستحق ہے۔

﴿۲۳۴۲﴾ ریشم کا کپڑا پہننے کا جواز اس صورت میں ہے جبکہ اس کی واقعی ضرورت ہو۔ چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو خارش کی وجہ سے ریشم کا کپڑا پہننے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

Marfat.com

﴿۲۳۴۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں مجسمے ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور فرمایا قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں پر ہوگا جو اس قسم کی تصویریں بناتے ہیں۔ نیز ارشاد نبوی ہے کہ جس نے تصویر بنائی اسے قیامت کے دن اس میں روح پھونکنے کو کہا جائے گا اور وہ کبھی اس میں روح نہیں پھونک سکے گا۔

﴿۲۳۴۴﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے ان میں سے ایک مرتبہ مٹی لگا کر دھوئے۔

﴿۲۳۴۵﴾ اگر بیمہ کمپنی خالص کفار کی ہے تو بیمہ حلال ورنہ حرام۔

﴿۲۳۴۵﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا سچا اور دیانت دار تاجر انبیاء و صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

﴿۲۳۴۶﴾ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ رہے جہاں کوئی محرم نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں ان دو کے ساتھ تیسرا شیطان موجود رہتا ہے۔

﴿۲۳۴۷﴾ ایک قدیم شاعر نے کہا ہے کہ تمام حوادث کی شروعات نظر سے ہوتی ہے۔ چھوٹی چنگاری سے زبردست آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ پہلے نظر پھر مسکراہٹ پھر سلام پھر کلام پھر وعدہ پھر ملاقات۔ اسی لیے اسلام نے اس بات کو بھی حرام ٹھہرایا ہے کہ مرد اپنی نگاہ عورت پر ڈالے اور عورت مرد پر اس لیے

Marfat.com

کہ آنکھیں دل کی کلید ہیں اور نظر فتنہ کی پیغامبر اور زنا کی قاصد ہے۔

﴿۲۳۴۸﴾ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا تھا اے علی، پہلی نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو۔ پہلی نظر معاف ہے دوسری نہیں۔

﴿۲۳۵۰﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اپنے کپڑے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ اتارتی ہے وہ اس پردے کو چاک کرتی ہے جو اس کے اور خدا کے درمیان ہے۔

﴿۲۳۵۱﴾ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے سر میں لوہے کی سوئی چبھو دینا اس سے بہتر ہے کہ آدمی کسی ایسی عورت کو چھوئے جس کو چھونا اس کے لیے جائز نہیں ہے۔

﴿۲۳۵۲﴾ ارشاد نبوی ہے کہ وہ عورتیں دوزخی ہیں جو کپڑے پہن کر برہنہ رہتی ہیں۔ مردون کی طرف راغب ہوتی ہیں اور مردوں کو اپنی طرف راغب کرتی ہیں۔

﴿۲۳۵۳﴾ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ شادی کرے کیونکہ یہ نظروں کو نیچا رکھنے اور شرم گاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ لیکن جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے روزہ رکھنا چاہیے کہ روزہ شہوت کو توڑ دیتا ہے۔

﴿۲۳۵۴﴾ جن عورتوں سے نکاح حرام ہے وہ یہ ہیں:

Marfat.com

۱۔ باپ کی بیوی (یعنی سوتیلی ماں) خواہ باپ نے طلاق دی ہو یا بیوہ ہو گئی ہو۔

۲۔ ماں۔ اسی طرح دادی اور نانی اور جو اس سے اوپر کے درجہ میں ہوں۔

۳۔ لڑکی۔ اسی طرح پوتی اور نواسی اور جو اس سے نیچے کے درجہ میں ہوں۔

۴۔ بہن۔ خواہ سگی ہو یا علاتی یا اخیافی۔

۵۔ پھوپھی۔ یعنی باپ کی سگی، علاتی یا اخیافی بہن۔

۶۔ خالہ۔ یعنی ماں کی سگی، علاتی یا اخیافی بہن۔

۷۔ بھتیجیاں۔

۸۔ بھانجیاں۔

۹۔ جس عورت نے بچپن میں دودھ پلایا ہو۔

۱۰۔ دودھ پلانے والی عورت کی لڑکیاں اور بہنیں وغیرہ۔

۱۱۔ بیوی کی ماں (ساس)۔

۱۲۔ جس بیوی سے مرد زن و شو کا تعلق قائم کر چکا ہو اس کی لڑکی جو دوسرے شوہر سے ہو۔

۱۳۔ بیٹے کی بیوی۔

۱۴۔ ایک بہن نکاح میں ہو اس کی زندگی میں دوسری بہن سے نکاح حرام ہے۔

۱۵۔ شادی شدہ عورت کے لیے جب تک وہ اپنے شوہر کے نکاح میں ہے دوسرے شخص سے نکاح کرنا جائز نہیں۔

Marfat.com

۱۶۔ مشرک عورتیں۔

﴿۲۳۵۵﴾ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ صرف ایک کی طرف مائل ہو کر رہ جائے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک بازو گر رہا ہو گا اور وہ اسے گھسیٹ رہا ہو گا۔

﴿۲۳۵۶﴾ عہد رسالت میں سلسلہ پیدائش کو روکنے یا کم کرنے کے لیے عزل یعنی انزال کے وقت منی رحم کے باہر خارج کرنے کا طریقہ رائج تھا۔ صحیح مسلم میں ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں عزل کرتے تھے۔ جب نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا۔

﴿۲۳۵۷﴾ خاندانی منصوبہ بندی کا جواز چند صورتوں کی بناء پر ہے:۔(۱) ایک ضرورت تو یہ ہے کہ ماں کی زندگی یا صحت کو مرض یا زچگی کی وجہ سے خطرہ ہو۔ (۲) دوسری ضرورت یہ ہے کہ دنیوی حرج میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو جس کے نتیجے میں دینی حرج پیدا ہو جائے اور آدمی اولاد کی خاطر حرام چیز کو قبول کرنے اور ناجائز باتوں کا ارتکاب کرنے لگے۔ (۳) تیسری ضرورت اولاد کی صحت کے خراب ہو جانے یا ان کی صحیح تربیت نہ ہونے کا احتمال ہو۔ (۴) ایک ضرورت یہ ہے کہ دودھ پیتے بچے کو نئے حمل کی وجہ سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔

﴿۲۳۵۸﴾ جس طرح باپ کے لیے اپنی نسبی اولاد کا انکار جائز نہیں اسی طرح جو بچہ اس کی صلبی اولاد نہ ہو اس کو بیٹا بنا لینا بھی جائز نہیں۔

﴿۲۳۵۹﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جن گناہوں کو چاہتا ہے

Marfat.com

قیامت تک کے لیے مؤخر کر دیتا ہے سوائے والدین کے ساتھ قطع تعلق کے کہ اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ موت سے پہلے اس زندگی ہی میں دیدیتا ہے

﴿۲۳۶۰﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ صحابہ کو تعجب ہوا کہ ایک عقل مند مومن کس طرح اپنے والدین کو لعنت ملامت کر سکتا ہے جبکہ اسے زندگی ہی ان کے ذریعہ ملی ہے۔ چنانچہ انھوں نے پوچھا کہ آدمی کس طرح اپنے والدین کو لعنت ملامت کر سکتا ہے۔ فرمایا آدمی کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے اور وہ پلٹ کو اس کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے اور جواب میں سامنے والا اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

﴿۲۳۶۱﴾ بعض فقہاء نے جادوگر کا قتل واجب قرار دیا ہے تاکہ سماج کو اس کے شر سے پاک کیا جاسکے۔

﴿۲۳۶۲﴾ ایک مرفوع حدیث میں ہے: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے کسی کا بچنا مشکل ہے۔ بدگمانی' بدشگونی اور حسد۔ لہذا جب بدگمانی پیدا ہو جائے تو اس پر یقین نہ کرو اور جب بدشگونی تردد پیدا کرے تو اس راستہ سے واپس نہ پلٹو اور جب حسد کا احساس ہونے لگے تو ویسا نہ چاہو۔ (طبرانی)

﴿۲۳۶۳﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چوری کا مال خریدا یہ جانتے ہوئے کہ یہ چوری کا مال ہے وہ اس کے گناہ اور برائی میں شریک ہوا۔

﴿۲۳۶۴﴾ ایک صحابی نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیک وسلم کیا بات ہے آپ اکثر قرض سے پناہ مانگتے ہیں؟ ارشاد فرمایا آدمی جب مقروض ہو جاتا ہے تو اس کا یہ حال ہوتا ہے کہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

﴿۲۳۶۵﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم تیر اندازی ضرور سیکھو کہ یہ بہترین کھیل ہے۔

﴿۲۳۶۶﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ حضرات عہد رسالت میں بازی لگایا کرتے تھے اور کیا رسول اللہ ﷺ بھی بازی لگاتے تھے۔ انھوں نے جواب دیا: ہاں 'خدا کی قسم' آپ ﷺ نے ایک بار گھوڑے کی بازی لگائی تھی جس کا نام سبحہ تھا چنانچہ وہ لوگوں پر سبقت لے گیا اور یہ دیکھ کر آپ خوش ہو گئے۔ (احمد) مباح بازی یہ ہے کہ انعام دوڑ میں حصہ لینے والے فریقین کی جانب سے نہ ہو بلکہ کسی اور کی جانب سے ہو یا صرف ایک فریق کی جانب سے ہو۔ لیکن اگر فریقین کی جانب سے انعام ہو کہ جو سبقت لے جائے گا اس کو انعام ملے گا تو یہ جوا ہے جو ممنوع ہے۔

﴿۲۳۶۷﴾ حدیث نبوی ہے کہ جو اپنے ساتھی سے کہے کہ آؤ ہم جوا کھیلیں اسے چاہیے کہ صدقہ کرے۔

﴿۲۳۶۸﴾ جو حضرات فقہائے کرام شطرنج کے جواز کے قائل ہیں وہ تین شرطوں کے ساتھ اس کی اجازت دیتے ہیں: (۱) اس کی وجہ سے نماز اپنے وقت سے مؤخر نہ ہونے پائے کیونکہ ان میں سب سے بڑا خطرہ نماز کے اوقات کی

Marfat.com

پابندی نہ کرنے کا ہی ہے۔(۲)اس میں جوا شامل نہ ہو۔(۳) کھیلنے والا کھیل کے دوران اپنی زبان کو فحش اور بد کلامی سے محفوظ رکھے۔اگر ان میں سے کسی ایک شرط کی بھی پابندی نہ کی جائے تو یہ کھیل حرام ہوگا۔

﴿۲۳۶۹﴾رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بد گمانی سے بچو کہ بد گمانی بدترین جھوٹ ہے۔

﴿۲۳۷۰﴾سرور عالم ﷺ نے فرمایا جس نے کسی کی عیب پوشی کی اس نے گویا زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو زندگی بخشی۔

﴿۲۳۷۱﴾ارشاد نبوی ہے کہ جس نے کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر جھانکا اس کے گھر والوں کو چاہیے کہ اس کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

﴿۲۳۷۲﴾حدیث میں ہے جس نے لوگوں کی باتیں کان لگا کر سنیں در آں حالیکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں اس کے کانوں میں قیامت کے دن سیسہ انڈیل دیا جائے گا۔

﴿۲۳۷۳﴾رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے بڑا سود مسلمان کی عزت کو حلال کر لینا ہے۔

﴿۲۳۷۴﴾سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا ہے جس نے اپنے کو پہاڑ سے گرا کر خود کشی کر لی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا اور جس نے زہر کھا کر خود کشی کی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اپنے ہات سے زہر کھاتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کی کسی چیز سے خود کشی کی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے

Marfat.com

لیے لوہے کی اس چیز سے اپنے کو زخمی کرتا رہے گا۔

﴿۲۳۷۵﴾ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے' رشوت لینے والے اور دونوں کے درمیان واسطہ بننے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

﴿۲۳۷۶﴾ کسریٰ ایران کے بادشاہ کا لقب تھا۔ آں حضرت ﷺ نے جس بادشاہ کو خط بھیجا تھا اس کا نام کسریٰ پرویز بن ہرمز بن نوشیروان تھا اس کو خسرو پرویز بھی کہتے تھے۔ اس نے نامہ مبارک پھاڑ ڈالا اس پر آں حضرت ﷺ نے دعا فرمائی کہ وہ بھی پھاڑ ڈالا جائے۔ کسریٰ کو اس کے بیٹے شیرویہ نے مار ڈالا اور خود تخت پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد دو تین اور بادشاہ تخت ایران پر بیٹھے مگر بدنظمی بڑھتی گئی آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایران فتح کیا اور سارا مال دولت چھین لیا۔ شاہ ایران یزدجرد کی شہزادیوں کو قید کر کے مدینہ منورہ بھیج دیا۔ انھیں میں سے ایک حضرت شہربانو تھیں جن کی شادی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔

﴿۲۳۷۷﴾ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ تابعین کرام کی صف اول میں سے ہیں نام نامی حسن اور کنیت ابو سعید ہے۔ ایک سو تیس صحابہ کی زیارت کی۔ حضرت حسن کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی باندی تھیں۔ ان کی والدہ انھیں چھوڑ کر کہیں کام کو چلی جاتیں اور یہ رونے لگتے تو حضرت ام سلمہ اپنی نورانی چھاتی ان کے منہ میں دیدیتیں۔ حضرت ام المومنین کی کرامت کہ دودھ اتر آتا اور یہ خوب پیتے۔

Marfat.com

﴿۲۳۷۸﴾ حضرت عطار بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کبار تابعین میں سے ایک ہیں۔ بیس سال تک مسجد میں معتکف رہے۔ ستر حج اور سو عمرے کیے۔

﴿۲۳۷۹﴾ جسم کا وہ حصہ جسے کھولنے سے شرم محسوس ہو' عورت کہلاتا ہے۔

﴿۲۳۸۰﴾ بابل عراق میں ایک بستی کا نام ہے جہاں کا جادو اور شراب مشہور ہے۔ کبھی پورے عراق کو بابل کہہ دیتے ہیں۔ اسے نمرود نے بسایا تھا اس نے یہاں ایک محل بنوایا تھا جو پانچ ہزار ہات اونچا تھا۔ اس نے یہ محل اس لیے بنوایا تھا کہ آسمان پر جاکر آسمان والوں سے لڑکر ان سے آسمانی حکومت بھی لے لوں۔ اللہ عزوجل نے یہ محل ڈھادیا۔ کہتے ہیں کہ یہاں کے باشندوں کی زبان سریانی تھی مگر ایک رات سوئے تو قدرت خداوندی سے یہ لوگ بہترین زبان بولنے لگے۔ ہر شخص اپنی زبان میں بل بل کرتا اس لیے اس کا نام بابل پڑ گیا یعنی بلبلانے والے لوگ۔

﴿۲۳۸۱﴾ مسجد نبوی میں ایک طرف ایک چبوترہ تھا جس پر چھپر پڑا ہوا تھا اس کو صفہ کہتے تھے۔ جن مہاجرین کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا تھا وہ یہیں رہتے تھے۔

﴿۲۳۸۲﴾ شیطان عالموں کے دل میں عالمانہ وسوسے' صوفیوں کے دلوں میں عاشقانہ وسوسے اور عوام کے دلوں میں عامیانہ وسوسے ڈالتا ہے۔

﴿۲۳۸۳﴾ علامہ شامی نے فرمایا کہ چھ چیزیں حافظہ کمزور کر دیتی ہیں: چوہے کا جھوٹا کھانا' جوں پکڑ کر زندہ چھوڑ دینا' ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنا'

Marfat.com

علک گوند چبانا' کھٹا سیب کھانا' سیب کے چھلکے چبانا۔

﴿۲۳۸۴﴾ حدیث میں ہے کہ جب مُردے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تب علیکم السلام کہہ کر سلام کرتے ہیں۔ زندوں کا سلام ہے السلام علیکم۔

﴿۲۳۸۵﴾ جمائی دفع کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جمائی آتے وقت یہ سوچے کہ انبیائے کرام کو جمائی نہیں آتی تھی۔ دوسرے یہ کہ نچلا ہونٹ دانتوں سے دبالے۔ تیسرے یہ کہ ناک سے زور زور سے سانس لے۔ اگر یہ بھی دفع نہ کر سکے تو بائیں ہات کی انگلیوں کی پشت منہ پر رکھ لے۔

﴿۲۳۸۶﴾ اسلام سے پہلے عرب کے لوگ ہفتہ کے دنوں کو یوں پکارتے تھے: اوّل' اہون' جُبار' دبار' مونس' عروبہ' شیاء۔

﴿۲۳۸۷﴾ ہوائیں آٹھ ہیں چار رحمت کی: ناشرات' ذاریات' مرسلات اور مبشرات۔ چار عذاب کی: عاصف' قاصف' صرصر اور عقیم۔ پہلی دو سمندروں میں عذاب کی ہیں آخری دو خشکی میں۔

﴿۲۳۸۸﴾ حضرت ابولدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں موت کو پسند کرتا ہوں اپنے رب سے ملاقات کے لیے' بیماری پسند کرتا ہوں خطائیں مٹانے کے لیے اور فقیری پسند کرتا ہوں تواضع اور انکساری پیدا کرنے کے لیے۔

﴿۲۳۸۹﴾ صوفیائے کرام جو فرماتے ہیں کہ وطن کی محبت ایمان کا رکن ہے تو وہاں وطن سے مراد جنت ہے یعنی اصل وطن یا مدینہ منورہ کہ وہ مومن کا

Marfat.com

روحانی وطن ہے۔ نظمی کہتا ہے:

یوں تو ہے ہندوطن میرا کئی پشتوں سے
طیبہ سے آتی ہے روحانی وطن کی خوشبو

﴿۲۳۹۰﴾ صوفیائے کرام فرماتے ہیں انسان میں قدرت نے دو قسم کی آگ رکھی ہے ایک آگ تکبر کی، دوسری عشق و محبت کی۔ دونوں قسم کی آگ کا کام ہے جلادینا فنا کردینا۔ تکبر کی آگ ایمان، عرفان، نیک اعمال وغیرہ تمام چیزوں کو جلاکر خاکستر بنادیتی ہے مگر عشق رسول کی آگ دل کے تمام عیوب فنا کرڈالتی ہے۔ عشق وہ آگ ہے جو محبوب کے ماسوا سب کو جلاڈالتی ہے۔ عشق رسول کی آگ تکبر و غرور کی آگ کو بھی جلاڈالتی ہے یعنی آگ آگ کو جلادیتی ہے۔

﴿۲۳۹۱﴾ صوفیاء فرماتے ہیں کہ سبیل رشد یعنی صراط مستقیم وہ ہے جو رب تک پہنچائے اس کی علامت یہ ہے کہ (۱) اولیاء اللہ اس پر چلتے ہوں۔ رب فرماتا ہے: صراط الذین انعمت علیھم۔ (۲) اس کی منزل مقصود رب تعالیٰ ہو۔ رب فرماتا ہے: انّ ربی علیٰ صِراط المستقیم۔ (۳) اس میں نشان ہدایت حضور علیہ ہوں۔ رب فرماتا ہے: انّك لمن المرسلین علیٰ صراط المستقیم ۔ جس راہ پر یہ تین نشان ہوں وہ صراط مستقیم ہے۔

﴿۲۳۹۲﴾ نبی کریم علیہ کے زمانہ میں ایک شخص کی جاں کنی کا وقت آیا تو اس کی زبان سے کلمہ طیبہ نہ نکل سکا۔ لوگوں نے بارگاہ نبوت میں یہ ماجرا عرض کیا۔ حضور انور علیہ تشریف لائے۔ آتے ہی کلمہ پڑھانے کی کوشش کی مگر

Marfat.com

زبان نے کام نہ کیا۔ حضور نے پوچھا کیا یہ نماز روزے میں سستی کرتا تھا۔ عرض کیا کہ وہ ان کا بڑا پابند تھا۔ فرمایا کیا یہ اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں نافرمان تھا۔ فرمایا اس کی ماں کو بلاؤ۔ وہ آئی۔ ملاحظہ فرمایا کہ وہ کافی بوڑھی تھی۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا اپنے اس بیٹے کو معافی دیدے۔ وہ بولی میں معاف نہ کروں گی اس نے مجھے بہت ستایا ہے۔ مجھے طمانچہ مار کے کانا کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا لکڑیاں اور آگ لاؤ ہم اسے جلائیں گے اس بوڑھی کے سامنے کیونکہ یہ اسے معاف نہیں کرتی۔ وہ بولی حضور میں نے معاف کیا میں نے معاف کیا۔ میں نے اسے نو ماہ پیٹ میں رکھا دو سال دودھ پلایا اس لیے نہیں کہ یہ میرے سامنے آگ میں جلے۔ ماں کا یہ کہنا تھا کہ مرنے والے کے منہ پر کلمہ جاری ہو گیا۔ (روح البیان)

﴿۲۳۹۳﴾ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے گائے کے سامنے اس کا بچہ ذبح کیا اس کا ہات خشک ہو گیا۔ کسی علاج سے آرام نہ ہوا۔ کچھ عرصہ بعد ایک چڑیا کا بچہ اپنے گھونسلے سے گر گیا ماں تڑپنے لگی۔ اس نے بچہ اٹھا کر گھونسلے میں رکھ دیا۔ ماں کو چین آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا خشک ہات درست کر دیا۔ یہ ہے توبہ اور اس پر رب تعالیٰ کی رحمت۔ (روح البیان)

﴿۲۳۹۴﴾ حضرت شیخ محی الدین اکبر فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی تمام سنتوں پر عمل کیا سوائے ایک کے کہ میری کوئی بیٹی نہ تھی جس کا نکاح میں اپنے کسی عزیز کے ساتھ کر دیتا۔

Marfat.com

﴿۲۳۹۵﴾ حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ تین شخصوں کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔ ایک وہ اہل کتاب جو پہلے اپنے نبی پر ایمان رکھتا ہو پھر مجھ پر ایمان لائے۔ دوسرا وہ غلام جو اپنے مولیٰ کی خدمت بھی کرے اور اپنے رب کی عبادت بھی۔ تیسرے وہ وہ جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس کو دینی تعلیم دے پھر اس کے ساتھ نکاح کر لے۔

﴿۲۳۹۶﴾ جس مومنہ عورت کا خاوند مسخ ہو جائے تو اگر مسخ ہو کر پتھر لکڑی بن جائے تو وہ عورت عدت وفات گذارے اور اگر خاوند جانور بن گیا ہو تو عورت طلاق کی عدت گذارے اور اگر مسخ ہو کر انسان ہی رہے جیسے حسین تھا بد شکل ہو گیا تو نکاح قائم ہے۔

﴿۲۳۹۷﴾ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اولاد آدم سے رب تعالیٰ نے جو میثاق لیا تھا وہ عرفات پہاڑ کے متصل میدان نعمان میں توبہ قبول ہو چکنے کے بعد لیا تھا۔ بعض نے فرمایا سراندیپ میں لیا گیا جہاں حضرت آدم علیہ السلام اتارے گئے۔ امام کلبی کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں کہ جنت ہی میں لیا گیا حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر آنے سے پہلے۔

﴿۲۳۹۸﴾ کفار عرب نے اللہ تعالیٰ کے خاص نام اپنے بتوں کو دے رکھے تھے۔ الٰہ سے لات' عزیز سے عزیٰ اور منان سے منات بنالیا تھا۔

﴿۲۳۹۹﴾ بھکاری کے سلام کا جواب دینا ضروری نہیں کہ وہ سلام نہیں کر

Marfat.com

رہا ہے بلکہ بھیک مانگ رہا ہے۔

﴿۲۴۰۰﴾ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ متقی کی پہچان یہ ہے کہ وہ گناہ پر قائم نہ رہے اور اپنی عبادت پر غرور نہ کرے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ متقی وہ ہے کہ اللہ کے مقابلے میں غیر اللہ کو اختیار نہ کرے اور ساری چیزیں اللہ کے قبضے میں جانے۔ حضرت ابراھیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تقویٰ یہ ہے کہ خلق تیری زبان میں اور ملائکہ تیرے کاموں میں اور پروردگار تیرے دل میں عیب نہ پائے۔ حضرت واقدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تقویٰ اسی طرح ہے کہ جس طرح تو اپنے بدن کو خلقت کے لیے لباس وغیرہ سے آراستہ کرتا ہے ایسے ہی اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کے لیے آراستہ کر۔ حدیث شریف میں ہے کہ متقی وہ ہے جو شبہ کی چیزوں سے بچے۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ جو اپنے یوم میثاق کے وعدے کو پورا کرے جس کے متعلق قرآن پاک فرماتا ہے تم میرا وعدہ پورا کرو میں تمھارا وعدہ پورا کروں گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ بلا پر صبر کرے' رحمتوں پر شاکر' قضا نے راضی' قرآن پاک کے سامنے جھکا رہے

﴿۲۴۰۱﴾ ایک شخص کسی حکیم کے پاس جا کر کہنے لگا کہ حکیم صاحب مجھے گناہوں کی دوا درکار ہے۔ حکیم صاحب حیران ہوئے۔ ان کا کمپاؤنڈر کوئی مرد خدا تھا کہنے لگا کہ توبہ کے پتے' شکر کے پھول' عبادت کے بیج' ریاضت کی جڑیں' ہم وزن لے کر مجاہدے کے ہاون دستے میں کوٹ لے اپنے آنسوؤں میں تر کر کے

Marfat.com

صبر کی آگ پر پکالے۔ اخلاص کی کھانڈ سے میٹھا کر کے دل کی آہوں سے ٹھنڈا کر کے پی جا۔ انشاء اللہ شفاء ہو گی۔ اس شخص نے پوچھا کہ پرہیز کیا ہو گا؟ جواب دیا کہ اپنے دل کو اغیار کے کوڑے سے صاف رکھ تاکہ یار وہاں تجلی فرمائے اور اس کی گذرگاہ اور دروازے کو عبادات کی جھنڈیوں سے آراستہ رکھ گناہوں کے گرد و غبار صاف کر دے تاکہ یہ راستہ یار کے آنے کے قابل بن جائے نیز اپنے نفس امارہ کے گلے میں کسی شیخ کی غلامی کا پٹہ ڈال تاکہ وہ مارا نہ جائے۔

﴿۲۴۰۲﴾ سلطان مامون الرشید خطبہ پڑھ رہا تھا کہ ایک مچھر اس کی آنکھ پر آبیٹھا۔ بار ہا اڑایا مگر وہ دفع نہ ہوا۔ آخر کار سلطان کو خطبہ چھوڑنا پڑا۔ وہ کہنے لگا خدا نے مچھر کیوں پیدا کیا۔ حضرت مولانا ابو ہذیل بصری نے فرمایا کہ مچھر اس لیے پیدا ہوا کہ اس سے بڑے بڑے جابر بادشاہ مجبور ہو کر رب کی قہاری معلوم کریں۔

﴿۲۴۰۳﴾ انسان کے رشتے اور تعلق کل دو قسم کے ہیں ایک روحانی دوسرا جسمانی۔ روحانی پانچ ہیں: ایک حق تعالیٰ سے دوسرا انبیاء کرام سے تیسرا آسمانی کتابوں سے‘ چوتھا علماء اور مشائخ سے‘ پانچواں عام مسلمانوں سے۔ اسی طرح جسمانی رشتے بھی چند ہیں: ماں باپ سے‘ اولاد سے‘ بھائی بہن سے‘ بیوی سے‘ عام قرابت داروں سے‘ اپنے گھر کے پالے ہوئے جانوروں سے‘ اس جگہ سے جہاں رہتے ہیں۔ کامل شخص وہ ہے جو ان تمام حقوق کو پورا کر کے دنیا سے جائے۔ اللہ کی عبادت کرے‘ انبیاء پر ایمان لائے‘ حضور ﷺ کی اطاعت کرے‘ ساری آسمانی کتابوں کی عزت کرے‘ علماء و مشائخ کی خدمت کرے‘ عام

Marfat.com

مسلمانوں پر مہربان رہے' ماں باپ کو راضی رکھے' بیوی بچوں کا پیٹ بھرے' اہل قرابت کی مصیبت میں کام آئے' وغیرہ وغیرہ۔

﴿۲۴۰۴﴾ سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان کی زمین اس لیے ہری بھری ہے اور عود اور قرنفل وغیرہ خوشبوئیں اس لیے وہاں پیدا ہوتی ہیں کہ آدم علیہ السلام جب اس زمین پر آئے تو ان کے جسم میں جنتی درخت کے پتے تھے وہ پتے ہوا سے اڑ کر جس درخت پر پہنچے وہ ہمیشہ کے لیے خوشبودار ہو گیا۔

﴿۲۴۰۵﴾ امام محمد غزالی کے چھوٹے بھائی حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ بڑے ولی کامل تھے۔ یہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔ انھوں نے والدہ سے شکایت کی کہ حامد بھائی مجھ میں کیا خرابی دیکھتے ہیں کہ میرے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ امام حامد نے عرض کیا کہ ان کا جسم نماز میں رہتا ہے مگر قلب کتابوں میں یعنی نماز میں قرأت کے وقت فقہی الجھنوں میں الجھے رہتے ہیں۔ والدہ نے فرمایا بیٹا یہ مرض تو تم میں بھی ہے۔ وہ تو نماز میں مسائل ڈھونڈتا ہے اور تم اس میں عیب ڈھونڈتے ہو تو وہ تم سے بہتر ہے۔

﴿۲۴۰۶﴾ چند حضرات وہ ہیں جن کو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ (۱) جو پانی میں ڈوب کر مرے۔ (۲) جل کر مرے۔ (۳) سفر میں مرے۔ (۴) دب کر مرے۔ (۵) پیٹ کی بیماری میں مرے۔ (۶) طاعون سے مرے۔ (۷) زچہ عورت نفاس کی مدت میں مرے۔ (۸) جو جمعہ کی رات میں مرے۔ (۹) ذات

Marfat.com

الجنب کی بیماری میں مرے۔(۱۰) طلب علم کے زمانے میں مرے۔(۱۱) جو سل یا مرگی یا بخار میں مرے۔(۱۲) جو کسی کے عشق میں مرے بشرطیکہ پاک دامن اور عشق کو چھپانے والا ہو۔(۱۳) جس کو درندہ کھا جائے۔(۱۵) جس کو زہریلا جانور کاٹ لے۔(۱۶) فی سبیل اللہ اذان دینے والا۔(۱۷) سچا تاجر۔(۱۸) حلال کی روزی کما کر بال بچوں کو پالنے والا۔(۱۹) دریا کا مسافر۔(۲۰) جو روزانہ ۲۵ بار پڑھ لیا کرے اَللّٰھُمَّ بَارِك لِی فِي المَوتِ وَ فِی ماَ بَعدَ المَوتِ۔ (۲۱) جو شخص نماز چاشت اور ہر ماہ میں تین روزوں کا پابند ہو۔(۲۲) جو وتر کا پابند ہو۔(۲۳) جو روزانہ سو بار درود شریف پڑھا کرے اور شہادت کی تمنا میں رہے۔ (۲۴) جو تاجر ضرورت کے وقت باہر سے مسلمانوں کے لیے غلہ لائے۔(۲۵) جو سنت کا پابند ہو جبکہ مسلمان سنت کو چھوڑ رہے ہوں۔(۲۶) جو اپنی بیماری میں چالیس بار آیت کریمہ پڑھے۔(۲۷) جو ہر رات کو سورہ یاسین پڑھنے کا عادی ہو (۲۸) جو روزانہ صبح وشام درود شریف پڑھا کرے۔(۲۹) جو روزانہ تین بار اعوذ پڑھکر سورہ حشر کی آخری آیتیں لایستوی سے آخر تک پڑھ لیا کرے۔ (شامی باب الشہید)

﴿۲۴۰۷﴾ مسور اور زیتون صالحین کی غذا ہے۔ مسور سے دل نرم اور بدن ہلکا رہتا ہے' قوت شہوانی کا زور ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

﴿۲۴۰۸﴾ صحیح روایت میں ہے کہ کوئی مسخ شدہ قوم تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہتی۔نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے نہ اس کی نسل چلتی ہے۔

Marfat.com

﴿۲۴۰۹﴾ نمرود کے زمانے میں تانبے کی ایک بط تھی جس وقت کوئی جاسوس یا چور اس شہر میں آتا تو اس بط سے آواز نکلتی جس سے وہ پکڑا جاتا۔ ایک نقارہ تھا کہ جب کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی تو اس میں چوب مارتا' نقارہ اس چیز کا پتہ بتا دیتا۔ ایک آئینہ تھا جس سے غائب شخص کا حال معلوم ہوتا تھا۔ جب کبھی اس آئینہ میں نظر کی وہ غائب آدمی اس کا شہر اور قیام گاہ اس میں نمودار ہو گئی۔ نمرود کے دروازے پر ایک درخت تھا جس کے سائے میں درباری لوگ بیٹھتے تھے جوں جوں آدمی بڑھتے جاتے اس کا سایہ پھیلتا جاتا تھا ایک لاکھ آدمی تک اس کا سایہ پھیلتا رہتا تھا اگر ایک لاکھ سے ایک آدمی بھی زیادہ ہو جاتا سارے دھوپ میں آجاتے۔ ایک حوض تھا جس سے مقدمات کا فیصلہ ہوتا تھا۔ مدعی اور مدعا علیہ باری باری اس میں گھستے جو سچا ہوتا اس کے ناف کے نیچے پانی رہتا 'اور جو جھوٹا ہوتا اس میں غوطہ کھا جاتا تھا۔ اگر فوراً توبہ کر لیتا تو بچ جاتا تھا ورنہ ہلاک ہو جاتا تھا۔ اس قسم کے طلسمات پر نمرود نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

﴿۲۴۱۰﴾ جو شخص جادو کے باعث عورت پر قادر نہ ہو سکے وہ بانس کی آگ میں جوڑ والا بسولا گرم کرے یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جائے پھر آگ سے نکال کر اس پر پیشاب کر دے۔ یہ بہت مجرب عمل ہے۔ نیز ایسے شخص کو چاہیے کہ بیری کے سات پتے پیس کر پانی میں گھول لے وہ پانی کچھ تو پی لے باقی پانی سے غسل کرے۔

﴿۲۴۱۱﴾ جو شخص ہر صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھا لیا کرے اس پر جادو اثر نہ

Marfat.com

کرے گا۔

﴿۲۴۱۲﴾ جو شخص پندرہ شعبان کی رات یعنی شب برأت کو مغرب بعد غسل کرے وہ بھی جادو کے اثر سے محفوظ رہے گا۔

﴿۲۴۱۳﴾ اہل قرابت دو قسم کے ہیں ایک وہ جن سے نکاح حرام ہے انھیں ذی رحم محرم کہتے ہیں جیسے پھوپھی چچاماموں خالہ وغیرہ۔ ضرورت کے وقت ان کی خدمت کرنا فرض ہے۔ نہ کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔ دوسرے اہل قرابت وہ جن سے نکاح حلال جیسے خالہ ماموں چچا پھوپھی کی اولاد۔ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا سنت مؤکدہ ہے۔

﴿۲۴۱۴﴾ مجوس کا عقیدہ ہے کہ خدا دو ہیں ایک یزدان دوسرا اہرمن۔ یزدان بھلائیوں کا خالق ہے اور اہرمن برائیوں کا۔

﴿۲۴۱۵﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد دومۃ الجندل کی ایک عورت میرے پاس آئی جو کہ حضور ﷺ کو تلاش کر رہی تھی۔ میں نے کہا سرکار پردہ فرما چکے ہیں ۔ تم مجھ سے کہو کیا چاہتی ہو۔ وہ کہنے لگی کہ میں اپنے شوہر کی سختیوں سے تنگ آ گئی تو میں نے ایک عورت سے اپنی مصیبت بیان کی۔ اس نے مجھے ایک کتے پر سوار کر کے آن کی آن میں بابل پہنچا دیا۔ میں نے ہاروت ماروت کو ایک کنویں میں لٹکا دیکھا انھوں نے بہت سمجھایا کہ یہ کفر ہے مت سیکھ مگر میں نہ مانی۔ آخر کار انھوں نے مجھ سے کہا کہ اس تنور میں پیشاب کر کے آ۔ میں نے جب اس میں پیشاب

Marfat.com

کیا تو دیکھا کہ ایک نورانی سوار میرے بدن سے نکلا اور آسمان کی طرف اڑ کر غائب ہو گیا۔ میں نے ان سے آکر ماجرا بیان کیا انھوں نے کہا کہ یہ تیرا ایمان تھا جو تجھ سے چھن چکا اب جا' تو جادو میں خوب ماہر ہو گئی۔ جب سے میں فن جادو میں بہت استاد ہوں۔ گیہوں کا دانہ زمین مین داب کر اس کو حکم کرتی ہوں تو وہ اگ آتا ہے اور فوراً اس میں بالی لگ جاتی ہے پھر فوراً خشک ہو جاتی ہے اور پھر میرے کہنے سے فوراً آٹا ہو کر روٹی بن جاتی ہے۔ مگر میں اپنے دل سے ایمان کے جانے سے شرمندہ ہوں۔ پوچھنے آئی تھی کہ کیا میری توبہ اب بھی قبول ہو سکتی ہے۔ میں (حضرت عائشہ صدیقہ) نے کہا کہ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ سے مل۔ وہ عورت ان کی خدمت میں حاضر ہوئی کسی نے ایمان کی امید نہ دلائی۔ ہاں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تیرے ماں باپ ہوں تو ان کی خدمت کر ان کی دعا سے تیرا ایمان واپس ہو گا۔

﴿۲۴۱۶﴾ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی ایک شخص کو دیکھا کہ عرش کے سایہ میں ہے۔ عرض کیا الٰھی اس کو یہ درجہ کس عمل نے حاصل ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ تین عملوں سے۔ ایک یہ کہ یہ کسی پر حسد نہیں کرتا تھا۔ دوسرے یہ کہ اپنے ماں باپ کا فرماں بردار تھا۔ تیسرے یہ کہ چغل خوری سے محفوظ تھا۔

﴿۲۴۱۷﴾ فضل ابن محلب فرماتے ہیں کہ تکبر سے بچو کہ شیطان اسی سے ہمیشہ کا لعنتی ہوا ۔ حرص اور طمع سے بچو کہ اسی نے آدم علیہ السلام کو جنت سے

Marfat.com

نکلوایا۔ حسد سے دور رہو کہ حسد ہی سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اور حسد ہی سے برادران یوسف نے یوسف علیہ السلام پر اتنا ظلم کیا۔

﴿۲۴۱۸﴾ تاریخ ابن عساکر اور تاریخ ارزقی سے تفسیر عزیزی نے نقل کیا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام بہشت سے زمین پر تشریف لائے تو بارگاہ الٰہی میں عرض کی کہ خدایا میں یہاں نہ تو ملائکہ کی تسبیح و تہلیل سنتا ہوں اور نہ کوئی عبادت گاہ ہی دیکھتا ہوں جیسے آسمان میں بیت المعمور دیکھتا تھا جس کے ارد گرد فرشتے طواف کرتے تھے۔ جواب میں ارشاد ہوا کہ جاؤ ہم جہاں نشان بتائیں وہاں کعبہ بنا کر اس کے ارد گرد طواف بھی کر لو اور اس کی طرف رخ کر کے نماز بھی ادا کرو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی رہبری کے لیے ان کے ساتھ چلے اور انھیں وہاں لائے جہاں سے زمین بنی تھی یعنی جس جگہ پانی پر جھاگ پیدا ہوا تھا۔ اور پھر یہی جھاگ پھیل کر زمین بنی۔ حضرت جبرئیل نے وہاں اپنا پر مار کر ساتویں زمین تک بنیاد ڈال دی جس کو ملائکہ نے پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے بھرا۔ کوہ لبنان' کوہ جودی' کوہ حرا' اور طور زیتا۔ بنیاد بھر کر نشان کے لیے چاروں طرف کی دیواریں اٹھا دیں اس طرف آدم علیہ السلام نماز پڑھتے رہے اور اس کا طواف بھی کرتے رہے۔ بعض روایات میں ہے کہ خود بیت المعمور اتار کر اس بنیاد پر رکھ دیا گیا تو گویا بنیاد دنیوی پتھروں کی رہی اور عمارت بیت المعمور کی۔ طوفان نوح تک کعبہ اسی حال میں رہا۔ اس طوفان کے وقت وہ عمارت آسمان پر اٹھا لی گئی اور کعبہ کی جگہ اونچے ٹیلے کی طرح رہ گئی۔ مگر لوگ برابر برکت کے لیے یہاں

Marfat.com

آتے تھے اور آکر دعائیں مانگتے تھے۔ پھر حضرت ابراھیم علیہ السلام کے زمانہ تک کعبہ اسی حال میں رہا جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور بی بی ہاجرہ اس میدان میں آکر ٹھہرے اور ان کی وجہ سے یہاں کچھ آبادی ہو گئی تب حضرت ہاجرہ کے انتقال کے بعد حضرت ابراھیم کو حکم ہوا کہ آپ اسمٰعیل کو ساتھ لے کر یہاں عمارت کعبہ بنائیں۔ اس کی نشانی اس طرح قائم فرمائی کہ ایک بادل کا ٹکڑا بھیجا گیا تاکہ اس کے سایہ سے کعبہ کی حد مقرر کر لی جائے۔ حضرت جبرئیل نے اس سایہ کی مقدار خط کھینچا اور ابراھیم علیہ السلام نے اس خط پر یہاں تک زمین کھودی کہ بنیاد حضرت آدم نمودار ہو گئی۔ اور اس بنیاد پر عمارت بنائی۔ اس کی مقدار یہ ہے اس کی بلندی نو ہات اور رکن اسود سے رکن شامی تک دیوار ۳۲ ہات اور رکن شامی سے رکن غربی تک کی دیوار ۲۲ ہات اور رکن غربی سے رکن یمانی تک ۳۱ ہات اور رکن یمانی سے پھر رکن حجر اسود تک ۳۰ ہات۔ لہذا اس وقت یہ کعبہ مستطیل کی شکل کا تھا جس کا طول عرض سے زیادہ اور خود طول کی شرقی غربی دیواروں میں ایک غیر محسوس سا فرق تھا۔ اس کا دروازہ زمین سے ملا ہوا تھا جس میں کواڑ نہ تھا۔ کچھ دنوں بعد طبع حمیری نے اس دروازہ میں کواڑ زنجیر اور قفل لگائے۔ یہ بھی خیال رہے کہ ابراھیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے اندر دائیں جانب ایک تغار سا بنایا تھا جو خزانہ کی طرح تھا کہ کعبہ میں جو کچھ نذرانے یا تحفے آئیں اس میں رکھے جائیں۔ اس کے دو دروازے تھے ایک داخل ہونے کا دوسرا نکلنے کا۔ کعبہ بنانے والے خلیل اللہ تھے اور ان کو گارا اور پتھر اٹھا کر دینے والے اسمٰعیل علیہ السلام۔ اور اس عمارت

Marfat.com

میں تین پہاڑوں کے پتھر لگائے گئے کوہ ابو قبیس، کوہ حرا اور کوہ ورقان۔ ابراھیم علیہ السلام سے پہلے کسی نے یہاں عمارت نہ بنائی تھی مگر آپ کے بعد کئی مرتبہ اس کی تعمیر و مرمت ہوئی۔ چنانچہ ایک دفعہ قبیلہ عمالقہ اور جرہم نے اسے بنایا پھر دوبارہ قصیٰ ابن کلاب نے اس کی تعمیر کی جس میں چھت درخت مقل کی لکڑی کی بنائی جس پر تختوں کے بجائے خرمے کی لکڑی ڈالی۔ جب حضور ﷺ کی عمر شریف ۲۵ برس کی تھی تو پھر قریش کو اس کی تعمیر کرنی پڑی اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک عورت وہاں خوشبو سلگاتی تھی ایک بار اچانک اس سے شعلہ اٹھا اور چھت جل گئی اس سے پہلے سیلاب وغیرہ سے کعبہ کی دیواریں بھی پھٹ چکی تھیں لہذا سرداران قریش نے جمع ہو کر ولید ابن مغیرہ کو میر تعمیر مقرر کیا اور کعبہ کو منہدم کر کے دوبارہ بنایا۔ مگر آپس میں یہ طے کیا کہ اس میں مال حلال ہی خرچ ہو چونکہ اس وقت اکثر مالدار سود خور تھے اس لیے مال حلال بہت کم جمع ہوا۔ اس کی کمی کی وجہ سے انھوں نے عمارت چھوٹی کر دی اور چند فرق بھی کر دیے۔ اول یہ کہ تعمیر ابراھیمی سے چند گز زمین چھوڑ کر اسے حطیم قرار دیا جس میں اب بھی کعبہ کا پرنالہ گرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بجائے دو کے ایک ہی دروازہ رکھا اور وہ بھی زمین سے اتنا اونچا کہ جسے چاہیں جانے دیں اور جسے چاہیں نہ جانے دیں۔ تیسرے یہ کہ خانہ کعبہ کے اندر لکڑی کے ستونوں کی دو صفیں بنائیں ہر صف میں تین تین ستون تھے۔ چوتھے یہ کہ اسکی بلندی دگنی کر دی یعنی پہلے نو ہات تھی اب ۱۸ ہات۔ پانچویں یہ کہ خانہ کعبہ کے اندر رکن شامی کے قریب ایک زینہ بنایا جس سے چھت

Marfat.com

پر چڑھ سکیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار مجھے رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے متصل زمین میں بنیاد ابراھیمی کھول کر دکھائی جس میں اونٹ کے کوہان کی شکل میں پتھر لگے ہوئے تھے۔ اور فرمایا اے عائشہ قریش نے روپے کی کمی کی وجہ سے بنیاد ابراھیمی کا کچھ حصہ چھوڑ دیا ابھی لوگ نو مسلم ہیں اگر ان کے بھڑک جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہم موجودہ کعبہ کو منہدم کر کے بنیاد ابراھیمی پر مکمل بناتے۔ پھر اسلام میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر نے کعبہ معظمہ دوبارہ بنایا جس کو بنیاد ابراھیمی پر مکمل کیا۔ قریش کے فرقوں کو دور کیا حطیم کو خانہ کعبہ میں داخل کیا اور اس میں زمین سے متصل شرقاً غرباً دروازے رکھے۔ یمن سے خوشبودار مٹی منگوا کر جس کو ارس کہتے ہیں چونے میں ملوا کر بجائے گارے کے استعمال کیا اس کے دروازوں پر اندر باہر مشک اور عنبر سے کہگل کی۔ دیواروں پر نہایت قیمتی ریشمی غلاف چڑھایا جسے غلاف کعبہ کہتے ہیں اور جس کا رواج اب بھی ہے۔

﴿۲۴۱۹﴾ کعبہ معظمہ کو سب سے پہلے غلاف پہنانے والے کا نام اسعد ہے جو شاہ یمن تھا جسے تبع کہتے ہیں۔ یہی مدینہ منورہ کو آباد کرنے والا ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کے شوق میں اس نے یہیں سکونت اختیار کر لی اس کی قوم کے کچھ لوگ بھی یہیں بس گئے۔ یہی مدینہ طیبہ کی پہلی آبادی تھی۔

﴿۲۴۲۰﴾ کعبہ کی موجودہ عمارت ۱۰۴۰ ہجری میں بنی۔

﴿۲۴۲۱﴾ ایک روایت میں ہے کہ کسی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے عرض کیا کہ فلاں شخص لذیذ غذائیں نہیں کھاتا کیونکہ اس کا کہنا ہے کہ میں ان کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا وہ ٹھنڈا پانی بھی پیتا ہے یا نہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں پیتا ہے۔ فرمایا کیا وہ ٹھنڈے پانی کا شکریہ ادا کر سکتا ہے۔ وہ جاہل ہے ٹھنڈا پانی اللہ کی بڑی نعمت ہے جس کا شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں۔

﴿۲۴۲۲﴾ قسم کے کفارہ میں چار چیزیں ہیں: (۱) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ (۲) ان کو کپڑے پہنانا۔ (۳) یا غلام آزاد کرنا۔ اور اگر یہ تینوں نہ کر سکے تو (۴) مسلسل تین دن کے روزے رکھے۔

﴿۲۴۲۳﴾ کعبہ معظمہ اور مکہ مکرمہ کے متعلق ابتدائے آفرینش سے رب تعالیٰ کا فیصلہ ہو چکا تھا اور اس کے متعلق لوح محفوظ پر لکھا جا چکا تھا کہ یہ مقام بڑی حرمت والا ہوگا۔

﴿۲۴۲۴﴾ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت اپنے بچے کو لائی اور بولی کہ حضور اسے گڑ نقصان دیتا ہے مگر یہ کھاتا ہے میرے منع کرنے سے گڑ کھانا نہیں چھوڑتا۔ آپ ہی اسے سمجھایئے۔ امام صاحب نے فرمایا اسے ایک ہفتہ کے بعد میرے پاس لانا۔ چنانچہ ایک ہفتہ بعد پھر وہ عورت آئی تو حضرت امام اعظم نے اس بچے کو گڑ کھانے سے منع فرمایا۔ وہ بولی کہ آپ اسی دن منع فرما دیتے۔ فرمایا کہ گڑ میرے مزاج کے بھی خلاف ہے مگر میں کھا لیا کرتا تھا۔ پہلے میں نے خود چھوڑا پھر تیرے بچے کو منع کیا۔

﴿۲۴۲۵﴾ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے جس بارات کو بارہ سال

Marfat.com

بعد صحیح سلامت دریا سے نکالا تھا اس کے دولھا کا نام سید کبیر الدین ہے لقب دریائی دولھا۔ اب انھیں شاہدولہ کہتے ہیں۔ ان کی قبر شریف گجرات مغربی پاکستان میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپ کی عمر تقریباً چھ سو برس ہوئی۔ حضور غوث پاک کے خلیفہ ہیں۔ آپ نے ایک بار حضور غوث پاک کو وضو کراتے ہوئے آپ کے قدم شریف سے ٹپکتے ہوئے قطروں کے پانچ چلو پی لیے۔ ہر چلو کے بدلے ایک سو سال عطا ہوئے جو اپنی عمر گذار چکے تھے وہ اس کے علاوہ۔ آپ کی وفات ۱۰۰۰ھ کے بعد ہے۔

﴿۲۴۲۶﴾ صوفیائے کرام کا کہنا ہے کہ انسان تین چیزوں پر دھیان رکھے۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ قوی و قادر ہے دوسرے یہ کہ میں مجبور و معذور اور کم زور ہوں تیسرے یہ کہ میں اور میرے تمام صفات ساری قوتیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں جب چاہے مجھ سے چھین لے اگر ان تین باتوں پر دھیان رہے تو بندہ گناہ نہ کرے۔

﴿۲۴۲۷﴾ ایک بار اقرع بن حابس تمیمی اور عینیہ ابن حصن فزاری وغیرھم حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے حضور انور ﷺ کو حضرت بلال، حضرت صہیب، عمار و خباب وغیرھم فقراء صحابہ کے پاس بیٹھا ہوا اور ان سے باتیں کرتا ہوا پایا۔ ان کی مفلسی کا یہ عالم تھا کہ ان میں اکثر کے بدن پر صرف ایک کمبل تھا۔ ان لوگوں نے حضرات صحابہ کو حقارت سے دیکھا اور حضور انور ﷺ سے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو ان فقراء کے ساتھ بیٹھتے ہوئے

Marfat.com

شرم آتی ہے۔ لوگ ہم کو ان کے ساتھ بیٹھا دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔ آپ ان کو اپنے پاس سے نکال دیجیے تو ہم آپ کے ساتھ بیٹھا کریں۔ حضور انور ﷺ نے ان کی یہ درخواست رد کر دی تب حضور ﷺ کی تائید میں آیت کریمہ اتری: اور نہ نکالو ان لوگوں کو جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح و شام اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمھارے حساب سے کچھ نہیں۔ پھر تم انھیں دور کر دو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے۔ اس پر وہ کفار بولے کہ اچھا آپ ان کو نکالیں نہیں بلکہ ایک خاص وقت ہمارے لیے مخصوص فرمادیں جس میں صرف ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھ کر آپ کا وعظ سنا کریں کوئی فقیر غریب اس وقت یہاں نہ ہوا کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصرار سے عرض کیا کہ حضور اس میں کچھ حرج نہیں۔ ابھی ان میں کبر و نخوت ہے ممکن ہے کہ حضور کی صحبت سے یہ ایمان قبول کر لیں اور بعد میں ان کے دل سے یہ غرور نکل جائے۔ تبلیغ دین کے لیے منظور فرمانے میں حرج نہیں۔ حضور انور ﷺ نے قبول فرمالیا۔ یہ کفار بولے کہ حضور ہمیں اس وعدے کی تحریر دیدی جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کاغذ قلم اور دوات لے کر لکھنے کے لیے حاضر ہوئے۔ مگر جب مذکورہ آیت اتری تو حضور ﷺ نے وہ کاغذ وغیرہ پھکوا دیے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے اس اصرار سے توبہ کی پھر حضور انور ﷺ کا دستور یہی رہا کہ حضور جب تک باہر رہتے ہم حضور کے نزدیک بیٹھتے اور حضور ہم فقراء سے فرمایا کرتے تھے کہ میری زندگی اور موت تمھارے ساتھ ہے۔ (روح البیان)

Marfat.com

﴿۲۴۲۸﴾ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص نے الٹے ہات سے کھانا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا سیدھے ہات سے کھا۔ وہ بولا میرا سیدھا ہات منہ تک نہیں آتا۔ فرمایا اب تک تو آتا تھا اب نہ آئے گا۔ ایسا ہی ہوا۔

﴿۲۴۲۹﴾ بعض مقبول بندوں کو براہ راست رب تعالیٰ ہی موت دیتا ہے یعنی روح قبض کرنے کے لیے کسی فرشتے کو نہیں بھیجتا۔ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی روح قبض کرنے کے لیے کوئی فرشتہ نہیں آیا۔ انھیں براہ راست اللہ تعالیٰ نے موت دی۔

﴿۲۴۳۰﴾ مفسرین کرام کا قول ہے کہ ہدایت تین طرح کی ہوتی ہے: ایک ہدایت فطری جیسے بچہ کو رونے کی ہدایت کہ اپنا دکھ درد رو کر بتاتا ہے یا مچھلی کے بچوں کو تیرنے کی' چڑیوں کے بچوں کو کھانے کی ہدایت۔ دوسری ہدایت عقلی جو انسان کو ہوش سنبھالنے کے بعد ملتی ہے جس سے وہ دنیا کی ہر تدبیر کرتا ہے ایجادات اور سائنسی آلات اسی ہدایت عقلی کی دین ہیں۔ تیسری ہدایت شرعی۔ اس ہدایت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ہدایت ایمان' ہدایت اعمال' ہدایت عرفان' ہدایت نبوت ورسالت۔ ہدایت نبوت کو ہدایت اللہ بھی کہا جاتا ہے۔

﴿۲۴۳۱﴾ ہجرت سے پہلے کفار قریش نے یہود عرب کی جماعت کو' جن میں مالک ابن صیف یہود کا بڑا عالم بھی تھا' حضور ﷺ سے مناظرہ کرنے کو بلایا۔ کفار قریش کا مقصد تھا کہ لوگوں کے سامنے حضور انور ﷺ کی بے علمی یا علماء یہود کے مقابلہ میں حضور کی بے بسی ظاہر ہو۔ اور لوگ حضور ﷺ پر ایمان نہ لائیں۔

Marfat.com

جب مالک ابن صیف مناظرہ کے لیے آیا تو حضور انور ﷺ نے اس سے پوچھا اے مالک ابن صیف کیا تو توریت جانتا ہے۔ وہ بولا اس وقت عرب میں مجھ سے بڑا توریت کا عالم نہیں ہے۔ فرمایا تجھے قسم ہے اس رب کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر توریت اتاری کیا توریت میں یہ آیت ہے کہ اللہ تعالیٰ موٹے پادری کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ بولا کہ ہاں۔ فرمایا تو بہت پلا ہوا موٹا عالم ہے۔ توریت کے مطابق تو مردود بارگاہ الٰھی ہے کہ تو اپنی قوم سے رشوتیں لے کر حرام خوری کر کے خوب موٹا ہوا ہے۔ تو مجھ سے مناظرہ بعد میں کرنا پہلے بحکم توریت اپنا ایمان ثابت کر۔ اس فرمان عالی سے مالک گھبرا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منہ کر کے بولا اللہ نے کسی بشر پر کچھ نہ اتارا (نہ وحی نہ کتاب)۔ اس کی اس بکواس پر خود یہود اسے لعنت ملامت کرنے لگے اور بولے کہ تو نے تو توریت شریف کے نزول کا ہی انکار کر دیا۔ وہ بولا کہ مجھے محمد (ﷺ) نے غصہ دلایا جس سے میں آپے سے باہر ہو کر یہ کہہ بیٹھا یہود بولے کہ پھر تو ہماری سرداری کے قابل نہیں ہے کہ تو غصہ میں ہمارے مذہب کا ہی خاتمہ کیے ڈالتا ہے۔ اسے ریاست سے معزول کر کے اس کی جگہ کعب بن اشرف کو اپنا پوپ پادری امیر مقرر کر لیا۔ (تفسیر خازن، تفسیر کبیر)

﴿۲۴۳۲﴾ مسیلمہ ابن ثمامہ کذاب یمنی حنفی اور اسود عنسی یمنی نے حضور ﷺ کے زمانہ حیات میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی کا نام عنہلہ ابن کعب ہے لقب ذوالحمار۔ یمن کا باشندہ تھا مقام صنعاء میں رہائش تھی۔ اس نے حضور ﷺ

Marfat.com

کے اخیر دور میں دعویٰ نبوت کیا۔ حضور ﷺ نے اپنی وفات سے دو دن پہلے خبر دی تھی کہ اسے فیروز دیلمی نے قتل کر دیا۔اور فرمایا کہ فیروز کامیاب ہوا۔ مسیلمہ کذاب یمنی قبیلہ بنی حنیفہ کا ایک امیر آدمی تھا وہ کہتا تھا کہ حضور محمد مصطفی ﷺ قریش کے نبی ہیں اور میں بنی حنیفہ کا نبی ہوں۔ وہ بہت سی جھوٹی آیتیں بنا بنا کر لوگوں کو سناتا تھا اور کہتا تھا یہ کلام رب کی طرف سے مجھ پر اترا ہے۔ یہ مردود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں غزوہ یمامہ میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مارا گیا۔اس صدیقی غزوہ میں قبیلہ بنی حنیفہ کی ایک عورت خولہ بنت جعفر حنیفہ گرفتار ہو کر آئیں جو حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دی گئیں ان کے بطن سے محمد ابن حنیفہ پیدا ہوئے انکی اولاد علوی کہلاتی ہے۔

﴿۲۴۳۳﴾ کفار عرب کے بہت فرقے تھے جن میں ایک فرقہ کا عقیدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اور ابلیس معاذ اللہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ انسان' بے ضرر جانور اور اچھی چیزیں تو اللہ نے پیدا کی ہیں اور سانپ بچھو درندے برائیاں ابلیس نے پیدا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یزداں اور ابلیس کو اہرمن کہتے تھے۔ اس فرقہ کا نام ثانویہ ژندی اور مجوسی تھا۔ عربی میں اس کا نام زندیق ہوا۔ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ ہمارا نبی زرتشت ہے اس پر جو آسمانی کتاب اتری اس کا نام ژند ہے لہذا وہ ژندی کہلاتے تھے یعنی ژند کتاب کو ماننے والے۔ جب یہ لفظ عربی بنایا گیا تو بجائے ژندی کے انھیں زندیق کہا گیا۔ اب ہر منکر الوہیت بلکہ ہر بے دین کو زندیق کہتے ہیں۔

Marfat.com

﴿۲۴۳۴﴾ کسی شخص نے حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا سے مردوں کی افضلیت اور عورتوں کی ماتحتی بیان کی اس کے دلائل دیے۔ آپ نے تبسم فرمایا اور کہا عورت کو برا نہ کہو یہ نبیوں ولیوں کی کان ہے۔ بغیر باپ صرف عورت سے نبی پیدا ہوئے مگر بغیر عورت صرف باپ سے کوئی نبی ولی نہیں پیدا ہوا۔

﴿۲۴۳۵﴾ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا چار برس کی عمر میں چولھے میں آگ جلتی دیکھ کر روتی تھیں کہ کہیں میں وہ تنکا نہ ہوں جس سے اولاً آگ روشن کی جاتی ہے۔

﴿۲۴۳۶﴾ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مبارک ہے شام۔ عرض کیا گیا کیوں؟ فرمایا وہاں فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے سایہ کر رہے ہیں۔ شام کو شام کہنے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اسے سام بن نوح نے بسایا تھا یا یہ کہ وہ مکہ معظمہ سے جانب شام یعنی بائیں طرف واقع ہے۔ یا یہ کہ وہاں پہاڑ مثل شامات کے واقع ہیں یعنی سرخ اور سفید مٹی کی طرح۔

﴿۲۴۳۷﴾ سود خوری سے قحط سالی، رشوت ستانی سے عیب اور بدکاری سے وبا پھیلتی ہے۔ (درمنثور)

﴿۲۴۳۸﴾ شہر متھرا پہلے نرا کفرستان تھا۔ بازار چوک میں دودھ والوں کی دوکانیں تھیں ان میں پتھر کی گائیں کھڑی تھیں۔ ایک فقیر وہاں پہنچا اور دوکاندار سے پیسہ مانگا۔ وہ بولا کہ اس پتھر کی گائے سے دودھ نکالدے پیسہ لے لے۔ فقیر بولا اگر میں پتھر کی گائے سے دودھ نکالدوں تو تو مسلمان ہو جا اور اس دوکان کو

Marfat.com

مسجد بنادے اور اسکانام نبی جی کی مسجد رکھدے۔ وہ ہندو راضی ہو گیا۔ فقیر نے اس مورتی سے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں رسول کا امتی ہوں اسلام اور کفر کا مقابلہ ہے اللہ کے حکم سے رسول کی مہربانی سے دودھ دے۔ چاروں تھنوں سے دودھ جاری ہو گیا۔ سارے بازار کے سارے برتن دودھ سے بھر گئے۔ فقیر بولا اگر تو کہے تو متھرا شہر کو دودھ میں غرق کردوں۔ دودھ والا بولا بس بابا میں مسلمان ہوتا ہوں۔ وہ جگہ مسجد بنی اور نبی جی کی مسجد مشہور ہوئی۔ (تاریخ متھرا)

﴿۲۴۳۹﴾ فقہائے کرام کا ارشاد ہے کہ حدیث پر عمل کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا قرآن مجید پر عمل کرنا کیونکہ قرآن وحدیث ایکٗ زبان ایک ہی لب سے اور دہان سے ملے۔ جن الفاظ کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ قرآن ہے ہم نے انھیں قرآن مان لیا اور جن کلمات کے بارے میں فرمایا کہ یہ حدیث ہے ہم نے انھیں حدیث مان لیا۔ زبان ایک ہے مگر کلام کی نوعیتیں دو۔ بلانے والے حضور انور ﷺ ہی ہیں کبھی اپنا نام لے کر کبھی رب کا نام لے کر۔

﴿۲۴۴۰﴾ کھانے کے فرض چار ہیں: (۱) حلال ہونا۔ (۲) یہ جاننا کہ یہ رب کا عطیہ ہے۔ (۳) رب جو دے اس پر راضی رہنا۔ (۴) اس کھانے سے بدن میں جو طاقت آئے اسے گناہوں میں نہ خرچ کرنا۔ چار سنتیں ہیں: (۱) اول میں بسم اللہ پڑھنا۔ (۲) آخر میں الحمد للہ پڑھنا (۳) کھانے سے پہلے اور بعد میں ہات دھونا۔ (۴) بایاں پاؤں بچھا کر دایاں پاؤں کھڑا کر کے کھانا۔ چار مستحبات ہیں: (۱) اپنے سامنے سے کھانا۔ (۲) چھوٹا لقمہ لینا۔ (۳) خوب چبانا۔

Marfat.com

(۴) دوسرے کے لقمے نہ دیکھنا۔ دو اس کی دوائیں ہیں: (۱) گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر صاف کر کے کھالینا (۲) برتن صاف کر کے چاٹ لینا۔ دو مکروہات ہیں: (۱) کھانا سونگھنا (۲) کھانے میں پھونکیں مارنا۔

﴿۲۴۴۱﴾ سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بنی خزاعہ کے فرد ہیں۔ ان کا نام جاہلیت میں یسار تھا حضور اقدس ﷺ نے بدل کر سلیمان رکھ دیا تھا۔ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے حکم سے کوفہ بسایا جانے لگا تو پہلے پہل جو لوگ کوفہ میں آباد ہوئے ان میں یہ بھی تھے۔ بنی خزاعہ کے محلّہ میں اپنا گھر بنایا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خاص محبین میں تھے۔ صفین کے خونی معرکہ میں یہ حضرت علی کے ساتھ تھے۔ جوشن کو انھوں نے ہی مارا تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر کوفہ بلانے والوں میں یہ بھی تھے۔ مگر عین موقع پر گھر بیٹھ رہے۔ شہادت کے بعد احساس ہوا اب پچھتائے مگر کیا ہوتا ہے۔ پھر یہ اور مسیب بن نجبہ نے انتقام حسین کی ایک تحریک چلائی اور اپنا نام توابین رکھا اور حضرت سلیمان کو امیر بنا کر چار ہزار کا لشکر اکٹھا کر کے ابن زیاد کے مقابلہ کے لیے نکلے۔ یہ قصہ یکم ربیع الآخر ۶۵ھ کا ہے۔ اُدھر سے ابن زیاد نے اپنا لشکر بھیجا مقام عین التمر پر مقابلہ ہوا۔ سلیمان بن صرد اور مسیب دونوں مارے گئے ان کے سر مروان بھیجے گئے۔ شہادت کے وقت ان کی عمر ترانوے برس تھی۔ انھیں یزید بن حصین بن نمیر نے تیر سے شہید کیا تھا۔

﴿۲۴۴۲﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ

Marfat.com

عنہ سے پوچھا کہ تم رسول اللہ ﷺ کو کسطرح جانتے ہو۔ انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ پر اپنے فرزند سے بھی زیادہ یقین رکھتا ہوں۔ آپ نے پوچھا کیسے؟ عرض کیا کہ حضور کے اوصاف انکے معجزات انکی علامات ہماری کتابوں کی گواہیاں آپ پر یقین دلا رہی ہیں۔ اپنے فرزند پر یہ یقین کہاں۔ نہ معلوم اس کی ماں نے کیا کیا ہو دوسرے کے فرزند کو میرا کہہ دیا ہو۔ حضرت عمر نے ان کا سر چوم لیا۔

﴿۲۴۴۳﴾ مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں پاک ہے وہ ذات جس نے چربی میں دیکھنے کی ' ہڈی میں سننے کی اور گوشت میں بولنے کی قوت دی۔

﴿۲۴۴۴﴾ مرد کے لیے ناف سے گھٹنوں تک جانگیہ پہننا فرض ہے۔ باقی کرتا 'تہبند' عمامہ 'ٹوپی 'اچکن وغیرہ پہننا سنت ہے۔

﴿۲۴۴۵﴾ سنت یہ ہے کہ تہائی پیٹ غذا کھائے ' تہائی پانی کیلیے خالی رکھے اور باقی سانس کیلیے۔

﴿۲۴۴۶﴾ علماء کا قول ہے کہ کتابت سب سے افضل پیشہ ہے کہ اس سے قرآن و حدیث اور سارے علوم کی بقا ہے۔ پھر آٹے کی پسائی اور چاول وغیرہ کی صاف کرائی کیونکہ اس سے نفس انسانی باقی رہتی ہے۔ پھر روئی کا دھنا کاتنا ' کپڑا بننا وغیرہ کیونکہ اس سے ستر پوشی ہے۔ پھر درزی گیری وغیرہ 'پھر روشنی کا سامان بنانا کہ اس کے ذریعہ 'جالا ہے پھر معماری چونہ اور اینٹ سازی وغیرہ کہ اس سے شہر کی آبادی ہے۔ زرگری 'نقاشی 'کارچوبی 'حلوا سازی 'عطر سازی ' یہ نہ تو ناجائز ہیں اور نہ ان کا کوئی خاص درجہ کیونکہ یہ فقط زینت کے سامان ہیں۔ مضر

Marfat.com

اور بے مروتی کے پیشے مکروہ جیسے غلہ کا روکنا ' مردہ کا غسل 'کفن سینے کا پیشہ اور دلالی اور وکالت وغیرہ۔ ہاں بوقت ضرورت ان میں حرج نہیں۔ بشرطیکہ حرام سے بچے۔ علمائے متقدمین امامت' اذان ' خدمت مسجد' علم دین کی تعلیم پر بھی اجرت لینے کو مکروہ فرماتے تھے۔ متاخرین نے دینی ضرورت دیکھ کر اسے بلا کراہت جائز بتایا۔

﴿۲۴۴۷﴾ سور حرام بعینہ ہے کہ اس کا کوئی جزو کسی کام میں نہیں آسکتا۔ ہاں ضرورتاً اس کے بال سے کھال سینا جائز ہے۔ (تفسیر احمدی)

﴿۲۴۴۸﴾ جو جانور غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا کہ یا تو رب کا نام لیا ہی نہ گیا ہو یا رب کے ساتھ بطریق عطف دوسرے کا بھی نام لیا وہ حرام ہے جیسے بسم اللہ ومحمد رسول اللہ۔ اگر بغیر عطف کے ملایا گیا تو جائز ہے مگر مکروہ جیسے بسم اللہ محمد رسول اللہ اور اگر ذبح سے پہلے یا بعد میں کسی کا نام لیا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

﴿۲۴۴۹﴾ عالم گیری میں حلال و حرام جانوروں کا عجیب فارمولا دیا گیا ہے۔ اور وہ یہ کہ جانور دو قسم کے ہیں: دریائی اور خشکی کے۔ دریائی جانور سب حرام سوائے مچھلی کے۔ خشکی والے پھر دو طرح کے ہیں پرندے اور چرندے یعنی ہوائی اور زمینی۔ پرندے پھر دو طرح کے ہیں ایک خون والے دوسرے بے خون۔ بغیر خون سب حرام سوائے ٹڈی کے۔ خون والے جو پنجے سے پکڑ کر کھائیں وہ حرام باقی حلال۔ زمینی جانور بھی دو طرح کے ہیں خون والے اور بے خون۔ بے خون سب حرام۔ خون والے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو) اور جو

Marfat.com

کیل والے ہوں جیسے کتا بلی وہ حرام باقی سب حلال۔اس قاعدے سے صرف تین جانور خارج ہیں:اونٹ' گھوڑااور طوطا۔

﴿۲۴۵۰﴾ حلال جانوروں کے یہ اعضاء حرام ہیں: خون 'پتہ ' مثانہ' نرکاذکر' مادہ کی فرج' دُبر۔ حضور علیہ کو فوطہ اور تلی وگردہ ناپسند تھے۔ایسے ہی اوجھڑی وغیرہ۔ بکری کادست وسینہ زیادہ پسند تھا۔

﴿۲۴۵۱﴾ تین صورتوں میں خدا کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور بھی حرام ہے۔ ایک یہ کہ ذبح کرنے والا مشرک یامرتدیادہریہ ہو' ذبیحہ صرف مسلمان یااہل کتاب ہی کادرست ہے۔ دوسرے یہ کہ مسلمان کسی تھان پر بھینٹ چڑھانے کی نیت سے بسم اللہ سے ذبح کرے یہ حرام ہے۔ تیسرے وہ جو بادشاہ کی آمد پر لوگ اس سے تقرب وپرستش کے لیے قربانیاں دیں کہ اگرچہ بسم اللہ سے ذبح کریں تب بھی حرام ہے۔

﴿۲۴۵۲﴾ کسی نے شیخ ابومدین سے شیطان کی شکایت کی کہ وہ ہمیں بہت پریشان کرتا ہے۔آپ نے شیطان سے اس کی وجہ پوچھی اس نے کہاکہ ان لوگوں نے میری دنیا پر قبضہ کررکھاہے میں نے ان کے دین پر قابو کرلیا۔ یہ میری دنیا چھوڑدیں میں ان کادین چھوڑدوں گا۔

﴿۲۴۵۳﴾ پہلے وصیت فرض تھی اب نہیں رہی کیونکہ اس وقت تقسیم مال وصیت پرہی ہوتا تھاپھر آیات میراث نے سب کے حصے مقرر کردیے جس سے وصیت ضروری نہیں رہی۔

Marfat.com

﴿۲۴۵۴﴾ اب بھی وصیت چار قسم کی ہے (۱) ادائے زکوٰۃ و کفارات اور قرض اور روزہ نماز کا فدیہ' اس کی وصیت فرض ہے۔ (۲) غنی کے لیے جائز۔ (۳) فاسق کے لیے مکروہ۔ (۴) دیگر امور خیر کے لیے مستحب۔ (در مختار)۔

﴿۲۴۵۵﴾ قابل میراث مال ہی کی وصیت ہو سکتی ہے۔ اسی لیے مقروض اور غلام وصیت نہیں کر سکتے کیونکہ ان کا مال قابل میراث نہیں۔

﴿۲۴۵۶﴾ وصیت بدلنا' بدلوانا اور اس پر خاموش رہنا سخت گناہ ہے لہذا اگر مولا علی کرم اللہ وجہہ کو حضور ﷺ نے خلافت کی وصیت کی ہوتی تو وہ ضرور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سے کہتے بلکہ ان سے جنگ کر کے حضور ﷺ کی وصیت جاری کراتے اور عام مسلمان ان کی اس میں مدد کرتے جیسے کہ جنگ صفین و جمل میں کی تھی۔ یا کم سے کم کسی اور جگہ جا کر اپنی خلافت کا اعلان کرتے۔ مولا علی نے کچھ بھی نہ کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وصیت تھی ہی نہیں۔ صرف یاروں کی من گھڑنت ہے ورنہ اگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر مصطفیٰ ﷺ کی وصیت بدلنے کا الزام ہے تو حضرات اہل بیت پر اس سلسلے میں خاموش رہنے کا۔ خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اسرائیلی نیک آدمی کی میراث محفوظ رکھنے کے لیے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام سے گری ہوئی دیوار درست کرائی تاکہ اس صالح کے یتیم اپنے حق سے محروم نہ رہ جائیں۔ اگر حضور ﷺ کا مال قابل میراث ہوتا تو رب تعالیٰ ان کی میراث کبھی ضائع نہ ہونے دیتا۔ اگر صحابہ انصاف نہ کرتے تو آسمان سے فرشتے

Marfat.com

بھیجکر اس کی حفاظت فرماتا۔ کیا حضور اکرم ﷺ کی شان اس اسرائیلی نیک آدمی سے بھی کم تھی کہ رب نے ان کے مال کی حفاظت نہ کی اور کیا حضرت فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا کی شان اس اسرائیلی کے بچوں سے بھی کم تھی کہ رب نے انھیں محروم ہو جانے دیا؟

﴿۲۴۵۷﴾ تین جگہ جھوٹ بولنا جائز ہے: (۱) دو مسلمانوں میں جائز صلح کراتے وقت۔ (۲) جنگ کی حالت میں دشمن کو غافل کرنے کے لیے۔ (۳) اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے کہ ہم تم کو زیور بنوادیں گے وغیرہ۔ مگر شرط یہ ہے کہ اس میں بدعہدی نہ ہو۔

﴿۲۴۵۸﴾ اگر مقروض ادائے قرض کی وصیت کر جائے اور وارث ادا نہ کریں تو قرض کا بوجھ میت پر نہیں وارثوں پر ہے۔

﴿۲۴۵۹﴾ ایک رات حضور ﷺ صحابہ کرام کا امتحان لینے ان کے گھروں پر تشریف لے گئے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خوب بلند آواز سے قرآن پاک پڑھتے ہوئے پایا۔ صبح کو جب وہ حاضر بارگاہ ہوئے تو اس کی وجہ پوچھی۔ انھوں نے عرض کیا کہ میں سوتوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا اور اپنے رب کو منا رہا تھا۔

﴿۲۴۶۰﴾ قرآن مجید میں چند وجہ سے عورت کو مرد کا اور مرد کو عورت کا لباس کہا گیا ہے: (۱) بوقت جماع ایک دوسرے سے اس طرح ملتے ہیں جیسے بدن سے لباس۔ (۲) شوہر بیوی کے اور بیوی شوہر کے خفیہ راز ایسے چھپالیتی ہے جیسے

Marfat.com

بدن کو لباس۔ (۳) عورت مرد کے لیے ایسی خاص رہتی ہے جیسے بدن کے لیے کپڑا۔ (۴) عورت مرد کے اور مرد عورت کے عیبوں کو ایسے چھپا لیتے ہیں جیسے لباس بدن کے عیب۔ (۵) عورت کو مرد اور مرد کو عورت کی ہر وقت ایسی ضرورت ہے جیسے ہر موسم میں کپڑے کی۔ (۶) مرد کی وجہ سے عورت اور عورت کی وجہ سے مرد تمام دنیوی طعنوں الزام اور بہتان سے بچ جاتا ہے کنواری لڑکی اور کنواری لڑکے کو ہر طرح عیب لگ سکتے ہیں نکاح کی وجہ سے یہ دونوں ایسے محفوظ ہو جاتے ہیں جیسے کپڑے کی وجہ سے سردی گرمی سے بدن۔

﴿۲۴۶۱﴾ عمر میں ایک بار بیوی سے صحبت کرنا ضروری ہے یہ اسکا حق ہے کہ اس کے بغیر وہ فسخ نکاح کا دعویٰ کر سکتی ہے۔ اور کم سے کم چار ماہ میں ایک بار صحبت کرنا دیتا ضروری ہے کہ بلا وجہ دیر لگانا ممنوع ہے۔ اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی سپاہی کو چار ماہ سے زیادہ باہر رہنے کی اجازت نہیں دی۔

﴿۲۴۶۲﴾ امت محمدیہ کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ اس نے اپنے رسول سے بہت کم سوالات کیے۔ دوسری امتوں کی طرح اپنے پیغمبروں کو سوالوں سے پریشان نہیں کیا۔ قرآن کریم میں امت محمدیہ کے کل چودہ سوال نقل ہیں۔ آٹھ تو سورہ بقرہ میں ہیں 'ایک سورہ مائدہ میں کہ کیا کیا چیزیں حلال ہیں' ایک سورہ انفال میں کہ انفال کا کیا مصرف ہے' ایک سورہ بنی اسرائیل میں کہ روح کیا ہے' ایک سورہ کہف میں کہ ذوالقرنین کے کیا حالات ہیں' ایک سورہ طٰہٰ میں پہاڑوں کے متعلق ' ایک سورہ نازعات میں قیامت کے بارے میں۔

Marfat.com

﴿۲۴۶۳﴾ چند شخصوں کا قتل جائز ہے: کافر حربی' باغی' مرتد' قاتل' ڈاکو اور شادی شدہ زانی۔

﴿۲۴۶۴﴾ چور کے گھر سے اپنا چرایا ہوا مال زبردستی اور چھپا کر لینا جائز ہے جبکہ اور طریقہ سے حاصل نہ ہو سکے۔ یہی حکم سودی پیسے کا بھی ہے بشرطیکہ بعینہ اپنا پیسہ موجود ہو۔

﴿۲۴۶۵﴾ سرکار اقدس ﷺ کا قول ہے جس نے میری وفات کے بعد میری قبر شریف کی زیارت کی اس نے گویا میری زندگی میں میری ملاقات کی۔

﴿۲۴۶۶﴾ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے فرمایا جو صرف میری زیارت کے لیے مدینہ آیا نہ کہ دنیوی غرض سے تو مجھ پر واجب ہے کہ اس کا قیامت کے روز شفیع بنوں۔

﴿۲۴۶۷﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم ﷺ کی قبر انور کے پاس ایسے کھڑے ہوتے تھے جیسے نمازی نماز میں۔

﴿۲۴۶۸﴾ جو کوئی روضہ پاک حضور ﷺ پر کھڑے ہو کر ایک بار آیت ان اللہ وملٰئکتہ پڑھے اور ستر بار صلی اللہ علیک یا محمد کہے تو فرشتہ جواب دیتا ہے صلی اللہ علیک یا فلاں اور یہ بھی کہتا ہے کہ اب تیری کوئی حاجت نہیں رکے گی۔

﴿۲۴۶۹﴾ روح البیان میں درج ہے کہ ایک دن ابو عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ ایک جوان کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے لوگ اس کی گرفتاری پر خوش

Marfat.com

ہیں مگر اس کی ماں اس کے پیچھے روتی جا رہی ہے۔ ابو عمرو کو اس بڑھیا پر ترس آیا اور ضمانت دے کر اس کے بیٹے کو چھڑا لیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ بڑا بدمعاش ہے اسے کیوں چھڑایا۔ کچھ دن بعد بڑھیا کے دروازے پر سے گذرے تو وہاں رونے کی آواز سنی سمجھے کہ شاید اس کا بیٹا پھر گرفتار ہو گیا۔ بڑھیا سے پوچھا اسنے کہا وہ مر گیا۔ اور مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میری موت کی کسی کو خبر نہ کرنا کیونکہ میں نے سب کو ستایا ہے اور میری انگوٹھی جس پر بسم اللہ لکھی ہے میرے ساتھ دفن کر دینا اور دفن کے بعد میرے لیے دعائے مغفرت کرنا۔ جب میں قبر پر دعا کرنے لگی تو قبر سے آواز آئی کہ ماں تو واپس جا میرا رب مجھ پر تجھ سے زیادہ مہربان ہے۔

﴿۲۴۷۰﴾ حیض و نفاس میں چند چیزیں عورت پر حرام ہو جاتی ہیں: نماز، روزہ، تلاوت قرآن، قرآن کریم چھونا، مسجد میں آنا، طواف اور صحبت۔ ان کے علاوہ باقی نیک اعمال کر سکتی ہے۔ کلمہ طیبہ دیگر دعائیں درود شریف بقیہ ارکان حج سب کچھ کر سکتی ہے۔ تلاوت قرآن میں بھی یہ آسانی ہے کہ قرآن کریم کی ہجے بچوں کو کرا سکتی ہے۔ الفاظ قرآن دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے۔

﴿۲۴۷۱﴾ صوفیاء فرماتے ہیں کہ تین کا عدد جماعت ہے اور اچھی جماعت پر اللہ کی رحمت ہے۔ بری جماعت پر اللہ کا عذاب۔ اس لیے اکثر اوراد اور وظیفوں میں تین بار دعائیں پڑھائی جاتی ہیں کہ اس جماعت پر اللہ کی رحمت ہو۔

﴿۲۴۷۲﴾ بچہ ماں کا بھی ہوتا ہے اور باپ کا بھی۔ اس کی ہڈیاں باپ کے

Marfat.com

نطفے سے ہوتی ہیں اور گوشت پوست ماں کے نطفے سے۔

﴿۲۴۷۳﴾ بحالت نکاح اور بحالت عدت ماں کو شوہر سے دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں ہاں عدت کے بعد جائز ہے۔

﴿۲۴۷۴﴾ ماں کے مقابلے میں دوسری عورت کو بچے کی پرورش کا حق نہیں ہے یعنی باپ ماں سے بچے کو چھین نہیں سکتا ہاں اگر طلاق والی بیوی زیادہ اجرت مانگتی ہے یا کسی اجنبی سے اس نے نکاح کر لیا ہے تو اب اس کا حق پرورش جاتا رہا۔ اگر ماں بچے کے ذی رحم سے شادی کر لے تو اس کا حق پرورش باقی رہتا ہے۔

﴿۲۴۷۵﴾ اگر خاوند اپنی بیوی کو خرچہ نہ دے تو وہ حکومت یا پنچایت برادری کے زور سے حاصل کرے یا اگر موقع ملے تو اس کی جیب سے نکال لے جیسا کہ حضور ﷺ نے بی بی ہندہ کو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی جیب سے اپنا خرچ نکال لینے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

﴿۲۴۷۶﴾ بچہ باپ کا ہے کہ اسی سے نسب ہے نہ کہ ماں سے۔ جس کا باپ سید ہو اور ماں غیر سید' وہ بچہ سید ہے اور جس کی ماں سیدانی اور باپ غیر سید ہو تو بچہ سید نہیں کہ اسے زکوٰۃ لینا جائز ہوگا۔

﴿۲۴۷۷﴾ باپ اپنی اولاد کے مال کا مالک ہے کہ اسے خرچ کرنا جائز۔ اگر کوئی اپنے بیٹے کی لونڈی سے صحبت کر لے یا اس کا مال خرچ کر لے تو اس پر کوئی تاوان نہیں نیز قاتل باپ پر قصاص نہیں۔

﴿۲۴۷۸﴾ اولاد کا خرچہ باپ کے ذمہ ہے نہ کہ ماں کے ذمہ۔

Marfat.com

﴿۲۴۷۹﴾ اگر ایک غریب آدمی کے ایک بیٹا اور ایک بیٹی مالدار ہیں تو اس کا صرف تہائی خرچہ بیٹی کے ذمہ ہے اور دو تہائی بیٹے کے ذمہ۔

﴿۲۴۸۰﴾ شیخ ابن محمد جوینی اپنے گھر میں آئے تو دیکھا کہ انکے بیٹے امام ابو المعالی کو کوئی دوسری عورت دودھ پلا رہی ہے۔ آپ نے اس سے بچہ چھین لیا اور بچے کے منہ میں انگلی ڈالکر تمام دودھ قے کرا دیا اور فرمایا اچھے دودھ سے شرافت پیدا ہوتی ہے اور جاں کنی میں آسانی۔ جب امام ابو المعالی جوان ہوئے تو کبھی مناظرہ میں دل تنگ ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ شائد اس دودھ کا کچھ اثر میرے پیٹ میں رہ گیا ہے جس کا یہ نتیجہ ہے۔ (روح البیان)

﴿۲۴۸۱﴾ مسلمان کی عیسائی بیوی پر عدت واجب ہے کیونکہ یہ مرد کا حق نکاح ہے اور وہ مسلمان تھا۔

﴿۲۴۸۲﴾ شوہر کی موت سے نکاح بالکل نہیں ٹوٹ جاتا مگر عورت کی موت سے بالکل ٹوٹ جاتا ہے لہذا عورت اپنے مرے ہوئے شوہر کو بوقت ضرورت غسل بھی دے سکتی ہے اور چھو بھی سکتی ہے۔ مگر شوہر مردہ بیوی کو نہ چھو سکتا ہے نہ غسل دے سکتا ہے۔ بلکہ اگر غسل دینے والی نہ ملے تو ہاتھ میں کپڑا لپیٹ کر تیمم کرا دے

﴿۲۴۸۳﴾ عدت چار طرح کی ہے: (۱) تین ماہ۔ (۲) تین حیض۔ (۳) چار ماہ دس دن اور (۴) بچے کی ولادت۔

﴿۲۴۸۴﴾ تفسیر روح البیان میں ہے کہ امت محمدیہ میں چالیس بدلا

Marfat.com

سات امنا اور تین خلفاء ایک قطب عالم ہوگا۔ حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ قطب عالم کے مرکز کی حفاظت کرتا ہے اور اس کا دایاں وزیر عالم ارواح کی اور بایاں وزیر عالم اجسام کی اور چاروں او تاد مشرق مغرب جنوب و شمال کی اور سات ابدال سات ولایتوں کے محافظ ہیں۔

﴿۲۴۸۵﴾ ترکی کے شہر استنبول میں ایک پہاڑی پر عظیم الشان شاہی محل طوبقابو ہے جہاں حضور اکرم ﷺ کے مقدس تبرکات محفوظ ہیں۔ اس میں ایک سونے کے صندوق میں سرکار ﷺ کی وہ چادر مبارک رکھی ہوئی ہے جسے عرب کے مشہور شاعر کعب بن زہیر کے شہرہ آفاق قصیدے نے خوش کر آپ ﷺ نے عطا فرمائی تھی۔ اس میوزیم میں ایک علم نبوی بھی ہے جسے ترکی کے تمام خلفاء جنگوں میں بطور تبرک اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ اس عجائب گھر میں ہرن کی کھال پر لکھا ہوا وہ مشہور مصحف عثمانی بھی رکھا ہوا ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسی مصحف کی تلاوت کرتے ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے تھے۔ چنانچہ اس کے ایک کھلے ہوئے صفحہ پر خون کے نشانات ابھی تک بہت ہی واضح ہیں۔ مصحف عثمانی کے ساتھ اس میوزیم میں ۲۱ خوبصورت تلواریں بھی رکھی ہیں جن میں دو تلواریں خود حضور ﷺ کی ہیں ان کے علاوہ یہاں حضور ﷺ کا لکھوایا ہوا وہ خط بھی موجود ہے جسے آپ نے مصر کے بادشاہ مقوقس کو روانہ فرمایا تھا۔ اس خط پر آپ کی مہر مبارک ہے۔

﴿۲۴۸۶﴾ لفظ مکہ کی تحقیق میں دو رجحان پائے جاتے ہیں۔ بعض کا گمان

Marfat.com

ہے کہ جنوب سے آنے والے چند عرب قبائل سب سے پہلے اس آبادی میں آباد ہوئے تھے اس لیے اس شہر کا نام بھی انہی کی زبان کا ایک لفظ ہوگا۔ ان کے خیال میں مکہ یمنی لفظ 'مکرب' سے ماخوذ ہے۔ یہ لفظ مک اور رب دو لفظوں سے مرکب ہے۔ یمنی اصطلاح میں مک بیت کو کہتے ہیں۔ لہذا مکرب کے معنی بیت اللہ ہوئے۔ دوسری صدی قبل مسیح کے یونانی ماہر جغرافیہ بطلیموس نے اپنی کتاب میں اس شہر کو 'مکاروبا' کے نام سے یاد کیا ہے۔ بکہ مکہ کی دوسری لغت ہے۔ اہل یمن کبھی کبھی میم کو باء سے تبدیل کر دیا کرتے تھے۔ مکاروبا کا صحیح تلفظ مکارابا ہے۔ مکارابا مشرقی آرامی لغت میں وادی عظیم یا وادی رب کو کہا جاتا ہے۔ دوسری رائے کے مطابق مکہ کا قدیم اصل نام بکہ ہے۔ قرآن مجید میں ان دونوں ناموں سے اس شہر کو یاد کیا گیا ہے۔

﴿۲۴۸۷﴾ ابو اسحاق ابراہیم بن ادھم بن منصور بلخ کے رہنے والے تھے۔ یہ ایک شہزادے تھے۔ ایک روز شکار کو نکلے لومڑی یا خرگوش کا پیچھا کیا۔ وہ ابھی اسی تلاش میں تھے کہ ہاتف نے آواز دی اے ابراہیم کیا تو اسی لیے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ سن کر گھوڑے سے اتر آئے۔ راستے میں اپنے باپ کا ایک چرواہا ملا جس سے انھوں نے اس کا چوغہ لے کر پہن لیا اور اسے اپنا گھوڑا اور سارا ساز و سامان دے دیا اور جنگل میں نکل گئے۔ پھر مکہ آئے اور وہاں حضرت سفیان ثوری اور حضرت فضیل بن عیاض کی صحبت میں رہے پھر شام آگئے اور وہیں ۱۶۳ھ میں وفات پائی۔

﴿۲۴۸۸﴾ حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہات کی کمائی سے

Marfat.com

روزی حاصل کرتے تھے مثلاً فصل کی کٹائی اور باغوں کی نگہبانی وغیرہ۔ جنگل میں انھیں ایک شخص ملا جس نے انھیں اسم اعظم سکھایا انھوں نے اسم اعظم پڑھکر دعا کی تو حضرت خضر علیہ السلام کا دیدار نصیب ہوا۔ حضرت خضر نے انھیں بتایا کہ وہ داؤد علیہ السلام تھے جنھوں نے انھیں اسم اعظم سکھایا تھا۔

﴿۲۴۸۹﴾ حضرت ابراھیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے طواف کرتے ہوئے ایک شخص کو کہا تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ جب تک تو یہ چھ گھاٹیاں طے نہ کر لے تو صالحین کا رتبہ حاصل نہیں کر سکتا: (۱) ناز و نعمت کا دروازہ بند کر اور سختی کا دروازہ کھول دے۔ (۲) عزت کا دروازہ بند کر اور ذلت کا دروازہ کھول دے۔ (۳) آرام و راحت کا دروازہ بند کر اور کوشش کا دروازہ کھول دے۔ (۴) نیند کا دروازہ بند کر اور بیداری کا دروازہ کھول دے۔ (۵) مال داری کا دروازہ بند کر اور فقر کا دروازہ کھول دے۔ (۶) امید کا دروازہ بند کر اور موت کی تیاری کا دروازہ کھول دے۔

﴿۲۴۹۰﴾ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اللہ کو دوست رکھنے والی علامتیں یہ ہیں کہ وہ اخلاق' افعال' اوامر' اور سنن میں اللہ کے حبیب ﷺ کی تابعداری کرے۔

﴿۲۴۹۱﴾ حضرت ابو علی فضیل بن عیاض خراسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے تو اس کے غم کو زیادہ کر دیتا ہے اور جب کسی بندے پر غضب فرماتا ہے تو اس پر دنیا کو کشادہ کر دیتا ہے۔

Marfat.com

﴿۲۴۹۲﴾ حضرت ابو محفوظ معروف بن فیروز کرخی (م ۲۰۰ھ) مستجاب الدعوۃ تھے۔ لوگ ان کی قبر کے توسل سے شفا پاتے ہیں۔ یہ علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

﴿۲۴۹۳﴾ حضرت ابوالحسن سری بن المغلس السقطی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے خالو اور استاد تھے اور حضرت معروف کرخی کے شاگرد۔ انھوں نے فرمایا تیس سال سے استغفار میں صرف اس بات سے اللہ کی معافی چاہ رہا ہوں کہ ایک بار میں نے الحمد للہ کہا تھا۔ جب پوچھا گیا کہ کیوں؟ تو فرمایا بغداد میں آگ لگ گئی مجھے ایک آدمی ملا اس نے کہا تمھاری دوکان بچ گئی اس پھر میں نے الحمد للہ کہا۔ لہٰذا اب میں اسی لفظ کے کہنے پر تیس سال سے نادم ہوں اس لیے کہ میں نے مصیبت میں جس میں مسلمان مبتلا تھے اپنے نفس کے لیے بھلائی چاہی۔

﴿۲۴۹۴﴾ حضرت ابو عبدالرحمٰن حاتم بن علوان کو حاتم اصم یعنی بہرہ حاتم کہا جاتا ہے۔ یہ دراصل بہرے نہ تھے۔ ایک بار ایک عورت ان سے ایک مسئلہ پوچھنے آئی اتفاقاً اس کا گوز نکل گیا اس سے وہ شرمندہ ہو گئی۔ حاتم نے کہا اور بلند آواز سے کہو اور ایسا ظاہر کیا کہ جیسے وہ بہرے ہوں۔ اس سے عورت بہت خوش ہوئی اور سمجھی کہ آپ نے گوز کی آواز نہیں سنی۔ اسی وجہ سے انھیں اصم یعنی بہرہ کہا جانے لگا۔

﴿۲۴۹۵﴾ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص ہمارے

Marfat.com

مذہب میں داخل ہوا اس میں موت کی چاروں خصلتیں پائی جانی چاہئیں: سفید موت یعنی بھوک' سیاہ موت یعنی مخلوق کی طرف سے اذیت برداشت کرنا' سرخ موت یعنی خواہشات کی مخالفت میں ایسا عمل جو ہر قسم کی کھوٹ سے پاک ہو اور سبز موت یعنی چیتھڑے پر چیتھڑے لگانا۔

﴿۲۴۹۶﴾ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی (م ۲۵۸ھ) فرماتے تھے توابین کی بھوک تحریک کے طور پر ہوتی ہے' زاہدین کی بھوک سیاست نفس کے طور پر اور صدیقین کی بھوک کرامت کی موجب بنتی ہے۔ نیز فرمایا وقت کا فوت ہو جانا موت سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ وقت کے فوت ہو جانے سے اللہ سے تعلق ٹوٹتا ہے اور موت سے مخلوق سے قطع تعلق ہو جاتا ہے۔ اور فرمایا زہد تین چیزوں کا نام ہے قلت' خلوت اور بھوک۔

﴿۲۴۹۷﴾ تین چیزوں سے مخلوق پر آفت آتی ہے: (۱) طبیعت کی بیماری سے۔ (۲) عادت پر قائم رہنے سے۔ (۳) فساد صحبت سے۔ طبیعت کی بیماری ہے حرام کا مال کھانا۔ عادت پر قائم رہنے کا مفہوم ہے حرام کی طرف دیکھنا حرام سننا اور غیبت کرنا اور فساد صحبت یہ کہ جب کبھی نفس میں کوئی خواہش جوش مارے تو تو اس کے پیچھے ہو لے۔

﴿۲۴۹۸﴾ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا یا نبی آل محمد کون ہیں؟ فرمایا ہر متقی۔

﴿۲۴۹۹﴾ کہا جاتا ہے کہ تقویٰ کئی طرح کا ہوتا ہے۔ عوام کا تقویٰ یہ ہے

Marfat.com

کہ وہ شرک سے بچیں۔ خواص کا تقویٰ یہ ہے کہ وہ اللہ کی نافرمانی سے بچیں۔ اولیاء کا تقویٰ یہ ہے کہ وہ اپنے افعال کو وسیلہ بنانے سے بچیں۔ اور انبیاء کا تقویٰ یہ ہے کہ وہ افعال کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتے اس لیے کہ ان کا تقویٰ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور ہر چیز سے بچ کر وہ اللہ کی طرف جاتے ہیں۔

﴿۲۵۰۰﴾ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کسی شخص کی نظر کسی عورت کی خوبصورتی پر پڑ گئی پھر فوراً ہی اس نے اپنے نگاہ نیچی کر لی تو اللہ تعالیٰ اس فعل کو ایسی عبادت بنا دے گا جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پائے گا۔

﴿۲۵۰۱﴾ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے اپنے زمانے میں چار شخص پرہیزگار گذرے ہیں حذیفہ مرعشی' یوسف بن اسباط' ابراھیم بن ادھم اور سلیمان الخواص۔

﴿۲۵۰۲﴾ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کئی کئی سال اپنے منہ میں پتھر ڈالے رہتے تھے تاکہ کم کلام کر سکیں۔

﴿۲۵۰۳﴾ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے اخلاق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خود اونٹ کے آگے چارہ ڈالا کرتے 'گھر میں جھاڑو دیتے' جوتا سیتے' کپڑے میں پیوند لگاتے' بکری کا دودھ دوہتے' خادم کے ساتھ کھانا کھاتے' اور جب وہ تھک جاتا تو اس کے ساتھ مل کر چکی پیستے۔ آپ بازار سے سودا سلف خود اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے' امیر و غریب سے مصافحہ کرنے میں پہل کرتے کسی قسم کی دعوت ہوتی آپ اسے حقیر

Marfat.com

نہ سمجھتے خواہ وہ ادنیٰ قسم کی کھجوریں ہی کیوں نہ ہوں ۔ آپ نرم اخلاق والے اور نرم خو تھے ' کریم الطبع تھے ' لوگوں سے اچھی طرح میل جول رکھتے تھے ' خندہ پیشانی اور تبسم سے پیش آتے ' ضحک و ہنسی کا مظاہرہ نہ کرتے اور بغیر ترش روئی کے آپ محزون دکھائی دیتے۔ آپ متواضع تھے مگر ذلت کا شائبہ نہ ہوتا بغیر اسراف کے سخی تھے۔ رقیق القلب تھے۔ ہر مسلمان کے ساتھ رحم دل تھے۔ آپ نے کبھی سیر ہو کر ڈکار نہیں لی اور نہ ہی کسی قسم کے لالچ کی وجہ سے کسی چیز کی طرف ہات بڑھایا۔

﴿۲۵۰۴﴾ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پرہیزگار بنو تم سب سے زیادہ عبادت گذار بن جاؤ گے۔ قانع بنو تم سب سے زیادہ شکر گذار بن جاؤ گے۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو تم مومن بن جاؤ گے۔ اپنے پڑوسی سے اچھی طرح پیش آؤ تم مسلمان کہلاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ بہت ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔

﴿۲۵۰۵﴾ ایک حدیث میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضور ﷺ سے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے آپ کی امت کو جو کچھ دیا ہے وہ میں نے کسی امت کو نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا اے جبرئیل وہ کیا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان 'تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا'۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بات اس امت کے سوا کسی امت سے نہیں کہی۔

﴿۲۵۰۶﴾ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے تصوف کے

Marfat.com

بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ تصوف یہ ہے کہ حق تعالیٰ تجھے تیری ذات سے فنا کر دے اور اپنی ذات کے ساتھ زندہ رکھے۔

﴿۲۵۰۷﴾ حضرت حسین بن منصور سے کسی نے صوفی کے متعلق پوچھا تو فرمایا صوفی کی ذات یکتا ہوتی ہے نہ کوئی اللہ کے سوا اسے قبول کرتا ہے اور نہ یہ اللہ کے سوا کسی کو قبول کرتا ہے

﴿۲۵۰۸﴾ حضرت ابو حمزہ بغدادی فرماتے تھے کہ سچے صوفی کی علامت یہ ہے کہ باوجود مالدار ہونے کے وہ فقیر بن جائے اور باوجود ذی عزت ہونے کے حقیر بنے اور باوجود شہرت کے اپنے آپ کو چھپائے اور جھوٹے صوفی کی علامت یہ ہے کہ وہ محتاجی کے بعد مالدار بنے' حقیر ہونے کے بعد عزت والا بنے اور گمنام ہونے کے بعد شہرت والا ہو۔

﴿۲۵۰۹﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کب اپنے دوستوں سے ملوں گا؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان کیا ہم آپ کے احباب نہیں ہیں۔ فرمایا تم میرے اصحاب ہو میرے احباب تو وہ لوگ ہیں جنھوں نے مجھے نہیں دیکھا مگر مجھ پر ایمان لائے مجھے ان لوگوں سے ملنے کا بہت شوق ہے۔

﴿۲۵۱۰﴾ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سماع کو حرام قرار نہیں دیتے مگر عوام کے لیے مکروہ ضرور بتادیتے ہیں۔ امام شافعی اسے ان چیزوں میں شمار کرتے ہیں جن سے مروّت ساقط ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

﴿۲۵۱۱﴾ حضرت ذی النون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا حق تعالیٰ کی طرف سے وارد ہونے والی ایک کیفیت ہے جو دلوں کو بے چین کر کے حق تعالیٰ کی طرف لے جاتی ہے چنانچہ جو حق طریقہ پر اس کی طرف کان لگاتا ہے وہ حقیقت کو پالیتا ہے اور جو اپنے نفس سے اس کی طرف کان لگاتا ہے وہ زندیق ہو جاتا ہے۔

﴿۲۵۱۲﴾ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے تکلفاً سماع کو چاہا اس کے لیے یہ فتنہ ہوگا مگر جسے خود بخود یہ چیز حاصل ہو جائے اس کے لیے سماع راحت ہے۔ نیز فرمایا سماع کے لیے تین چیزوں کی ضرورت ہے زبان، مکان اور اخوان (دوست)۔

﴿۲۵۱۳﴾ حضرت ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ظاہر میں تو یہ فتنہ ہے اور باطن میں عبرت۔ لہذا جو اس اشارہ کو پالے اس کے لیے عبرت کا سننا جائز ہے ورنہ اسنے فتنہ کو دعوت دی اور مصیبت کو مول لیا۔

﴿۲۵۱۴﴾ کہتے ہیں سماع صرف اس شخص کے لیے مناسب ہے جس کا نفس مرچکا ہو اور دل زندہ ہو لہذا اس کا دل تو مجاہدہ کی تلوار سے ذبح ہو چکا ہوگا اور موافقت احکام کے نور سے زندہ۔

﴿۲۵۱۵﴾ حضرت ابو علی دقاق نے فرمایا اگر سماع شریعت کے مطابق نہ ہو تو زنگ ہے اور اگر حق کی طرف سے نہ ہو تو بے وقوفی ہے اور اگر عبرت کی وجہ سے نہ ہو تو فتنہ ہے۔

Marfat.com

﴿۲۵۱۶﴾ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب تم کسی مرید کو دیکھو کہ اسے سماع سے محبت ہے تو سمجھ لو کہ ابھی اسمیں باطل کا کچھ حصہ باقی ہے۔

﴿۲۵۱۷﴾ ابوالحارث الاولاسی فرماتے تھے کہ میں نے ابلیس کو خواب میں دیکھا کہ وہ اولاس میں کسی مکان کی چھت پر ہے اور ایک چھت پر میں ہوں اور ابلیس کے دائیں بائیں لوگ ہیں جنھوں نے صاف ستھرے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ ابلیس نے ان میں سے ایک جماعت سے کہا گانا گاؤ۔ انھوں نے گانے گائے اور گانا اتنا عمدہ تھا کہ میں بہک گیا اور چاہا کہ اپنے آپ کو چھت پر سے پھینک دوں۔ اس کے بعد شیطان نے کہا ناچو۔ سب نے نہایت عمدہ ناچا۔ اس کے بعد ابلیس نے مجھ سے کہا اے ابولحارث مجھے تو صرف یہی ایک چیز ملی ہے جس کے ذریعہ تم لوگوں کے اندر گھس سکتا ہوں۔

﴿۲۵۱۸﴾ حضرت عبداللہ بن ابی سرح وہی ہیں جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی اور رسول اللہ ﷺ کے کاتب وحی تھے۔ کتابت وحی کے سلسلے میں مرتد ہو کر مشرکوں سے جا ملے ایک مدت تک مرتد اور مبیح الدم رہنے کے بعد فتح مکہ کے دن اپنے واجب القتل ہونے کی خبر سن کر روپوش ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان غنی کی سفارش کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت سے پھر پختہ مسلمان ہو گئے اور بڑے بڑے کارنامے انجام دیے ان میں سے فتح مصر اور تسخیر نوبیہ (موجودہ حبشہ) ہیں۔ اپنی دعا کے مطابق عین نماز میں فجر کا سلام پھیرتے وقت وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ۔

Marfat.com

﴿۲۵۱۹﴾ براء بن عازب صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت سے حدیث میں آتا ہے کہ بعد وفات جب کافر کی روح آسمان کی طرف لے جائی جانے لگتی ہے تو اس سے ایسی سخت بدبو نکلتی ہے جیسی دنیا میں مردار کی ہوتی ہے۔ اس پر آسمان کے فرشتے اسے راستہ دینے اور اس کے لیے در آسمان کھولنے سے انکار کر دیتے ہیں۔

﴿۲۵۲۰﴾ کوہ جودی کوہستان ارارات کی اس چوٹی کا نام ہے جو جبل وام کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس جوار میں کردوں کی زبان پر آج تک یہ روایت چلی آرہی ہے کہ کشتی نوح یہیں آکر رکی تھی۔

﴿۲۵۲۱﴾ مدین شہر کا محل وقوع بحر احمر کا ساحل عرب تھا کوہ طور کے جنوب و مشرق میں شمالاً جنوباً عرض البلد ۲۹ درجہ ۲۹ دقیقہ اور ۲۷ درجہ ۳۹ دقیقہ کے درمیان۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی ایک زوجہ محترمہ بی بی قطورہ یا قنطورہ تھیں انھیں کے بطن سے ایک صاحب زادہ مدین نامی تھے۔ شہر آباد ہوا اور قدیم دستور کے مطابق انھیں کے نام سے موسوم ہوا۔

﴿۲۵۲۲﴾ کسی نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ پروردگار عالم کی کچھ بات مجھے بتایئے۔ آپ نے کہا تم کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا بحری تجارت میرا پیشہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا' تم اس کا کچھ حال بیان کرو۔ اس نے کہا ایک بار میری کشتی دریا میں ٹوٹ گئی اور میں ایک تختہ پر بیٹھا ہوا بہا جا رہا تھا کہ ہوائے تند و تیز کا ایک تھپیڑا آیا۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا بتاؤ اس وقت تمھارے دل میں خشوع و شکستگی کی کیفیت پیدا ہوئی

Marfat.com

تھی۔اس نے کہا بے شک۔ آپ نے فرمایا کہ جس کی طرف تمھاری تضرع اور شکستگی نے رخ کیا تھا بس وہی پروردگار عالم ہے۔

﴿۲۵۲۳﴾ فقہائے کرام نے محرموں کی دو قسمیں قرار دی ہیں ایک وہ جو ابدی محرم ہیں مثلاً باپ چچا بیٹا پوتا وغیرہ۔ دوسرے وہ جو بعد زوال وصف اجنبی ہو جائیں مثلاً شوہر طلاق کے بعد' غلام آزاد ہونے کے بعد' بچہ جوان ہو جانے کے بعد۔

﴿۲۵۲۴﴾ ملک سبا عرب کے مغربی جنوبی علاقہ کو کہتے ہیں۔ تقریباً وہی ملک جہاں آج یمن' حضر موت ' عسیر واقع ہیں۔اپنے زمانے میں بڑا زرخیز اور متمول ملک رہ چکا ہے۔ یہاں کی ملکہ کا نام بلقیس تھا۔مؤرخین کا بیان ہے کہ اس ملک میں وس سے اوپر دیوتاؤں کی پوجا ہوتی تھی۔ معبود اعظم سورج دیوتا تھا۔

﴿۲۵۲۵﴾ تمام صحابہ میں یہ شرف حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے کہ ان کا نام صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں آیا ہے اور اسی بناء پر بعض نے حضرت زید کو افضل الصحابہ قرار دیا ہے۔

﴿۲۵۲۶﴾ حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الصدور میں حضرت تمیم داری صحابی رضی اللہ عنہ سے ایک بڑی حدیث اس مضمون کی نقل کی ہے کہ مومن صالح کی روح کے قبض کے وقت فرشتہ موت اس کے پاس اس کی دلچسپیوں کے سامان بہتر سے بہتر لے کر آتا ہے اور جس طرح بچے کے نشتر لگنے کے وقت اسے بہلایا پھسلایا جاتا ہے اس احتضار والے مومن کو انھیں

Marfat.com

دلچسپیوں میں بہلا پھسلا کر چپکے سے بلا شائبہ تکلیف اس کی روح جسم سے باہر لے آتا ہے اس گھڑی جسم روح کو مبارکباد دیتا ہے اور روح جسم کو۔ فرشتے اس کے حق میں دعائیں اور طلب مغفرت کرتے ہیں اور شیطان پچھاڑیں کھاتا ہے کہ شکار ہات سے نکل گیا۔

﴿۲۵۲۷﴾ جس طرح مصر کے بادشاہوں کا لقب فرعون تھا اسی طرح جنوبی عرب کی سلطنت یمن کے بادشاہوں کے ایک خاندان کا لقب تبع تھا۔ یہ اپنے وقت کے بڑے عظیم الشان اور جلیل القدر فرماں روا تھے اور ان کے حدود سلطنت علاوہ حمیر، حضر موت اور سارے علاقہ سبا کے شمال میں شمالی عرب تک اور مغرب میں افریقہ تک پھیلے ہوئے تھے۔ یہ خاندان کوئی ڈھائی سو سال تک فرماں روا رہا اور ان کے زمانے کا تخمینہ ظہور اسلام سے سات آٹھ صدیوں قبل کا کیا گیا ہے۔ اہل لغت کا کہنا ہے کہ تبع ان بادشاہوں کو ان کی کثرت اتباع کی بناء پر کہتے ہیں۔ سیرت ابن ہشام میں ابن اسحاق کے حوالے سے ہے کہ اس نے مدینہ سے یمن تک سڑک بنوادی تھی جب مشرق سے مدینہ کو آیا تھا اور اسی سڑک سے اپنے وطن کو آتا جاتا تھا۔

﴿۲۵۲۸﴾ لات عرب کی بہت مشہور اور قدیم دیوی تھی یہ سورج دیوتا کی مظہر تھی اور قبیلہ ثقیف کی دیوی تھی۔ اس کا بت طائف میں نصب تھا۔

﴿۲۵۲۹﴾ عزیٰ قوت اور طاقت کی دیوی مانی جاتی تھی جیسے ہند میں درگا یونان وروما کی زہرہ دیوی کی قائم مقام۔ ظہور اسلام کے وقت عربوں میں اس کا

Marfat.com

سب سے زیادہ شہرہ تھا۔ اس کا بت نخلہ میں نصب تھا اور یہ قبیلہ غطفان کی دیوی تھی۔

﴿۲۵۳۰﴾ منات' یہ دیوی تقدیر کی حکمراں مانی جاتی تھی۔ اس کا بت قدید میں نصب تھا مدینہ کے اوس و خزرج والے اس کے خاص طور پر معتقد تھے۔

﴿۲۵۳۱﴾ ذوالشعریٰ' اس دیوی کا نام منات کے ساتھ ساتھ ملتا ہے اس کی مورتی ایک چوکور سیاہ پتھر کی تھی اور زمین سے چار فٹ بلند اور دو فٹ چوڑی زمین پر نصب رہتی تھی۔

﴿۲۵۳۲﴾ فقہائے مفسرین نے لکھا ہے کہ جو کافر اہل حرب میں سے نہ ہوں بلکہ ذمّی ہیں ان کے لیے صدقات جائز ہیں۔

﴿۲۵۳۳﴾ ودّا نامی دیوتا سے اہل عرب خوب مانوس تھے۔ یہ دیوتا قوت مردانہ اور عشق و محبت کا دیوتا مانا جاتا تھا اس کی مورت قوی ہیکل مرد کی شکل میں تھی۔ اس کی پوجا شمالی عرب میں جاری تھی۔

﴿۲۵۳۴﴾ سُواعاً نامی دیوی حسن و محبوبی کی تھی۔ اس کی مورتی حسین عورت کی شکل میں تھی اس کی پوجا دبیلہ ہذیل میں جاری تھی۔

﴿۲۵۳۵﴾ یغوث جسمانی قوت و طاقت کا دیوتا مانا جاتا تھا۔ اس کی مورت شیر اور بیل کی شکل میں ہوتی تھی۔ یمن میں اس کی پوجا کا رواج تھا۔

﴿۲۵۳۶﴾ یعوق بھاگ دوڑ کا دیوتا تھا۔ اس کی مورت گھوڑے کی شکل میں ہوتی تھی۔ اس کی پوجا بھی یمن میں ہوتی تھی۔

Marfat.com

﴿۲۵۳۷﴾ نسر اُدور بینی اور حدت نظر کا دیوتا مانا جاتا تھا۔ اس کی مورتی پرندہ (باز یا عقاب) کی شکل کی ہوتی تھی۔

﴿۲۵۳۸﴾ علم صحیح کی راہ میں تین حجاب ہوتے ہیں ایک حس' دوسرا خیال تیسرا وہم۔ اور عمل صحیح کی راہ میں بھی تین حجاب ہوتے ہیں ایک قوتِ وہمیہ' دوسری قوتِ غضبیہ اور تیسری قوتِ شہویہ۔

﴿۲۵۳۹﴾ انسان کو عذاب کی طرف لے جانے والی تین ہی قوتوں کے غلط استعمال ہیں: ایک عقل و ادراک کی گمراہیاں ' دوسری جذبات و شہوات کی لغزشیں تیسری قوتِ ارادی کی کجراہیاں۔

﴿۲۵۴۰﴾ کفار کی نوکری جائز مگر ان کے ہاں ذلیل نوکری یا بت سازی وغیرہ حرام کام کی نوکری بہت بری ہے۔

﴿۲۵۴۱﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا جبریل نے آکر عرض کیا کہ پروردگار عالم فرماتا ہے آپ جانتے ہیں کہ کس چیز کے ساتھ آپکے ذکر کو میں نے بلند فرمایا ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جانتا ہے۔ کہا اس طرح پر کہ اِذَا ذُکِرَتَ ذُکِرَتُ مَعِیَ جب آپ کا ذکر ہو تو میرے ساتھ ذکر کیا جائے اور میں نے پورے ایمان کو آپ کے ذکر کے ساتھ اپنے ذکر کی معیت میں لازم کیا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور کہا میں نے آپ کے ذکر کو اپنا ذکر' آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے لہذا جو کوئی بھی آپ کا ذکر کرے گا وہ میرا ہی ذکر ہوگا اور آپ کی

Marfat.com

اطاعت میری ہی اطاعت ہوگی مَن یُطِعِ الرَّسُولَ فَقَد أَطَاعَ اللہِ۔ جس نے رسول کی پیروی کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور آپ کی متابعت کو اپنی محبت کا مستلزم قرار دیا فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہ فرمادو میرا اتباع کرو اللہ تمھیں محبوب بنالے گا

﴿۲۵۴۲﴾ اللہ تعالیٰ نے ابوالانبیاء حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: 'میں مکہ کا خداوند ہوں اس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور وہاں تک پہنچنے والے میرے مہمان ہیں اور وہ میری عنایت و حمایت کی پناہ اور سائے میں ہیں اور میری حفاظت و رعایت میں ہیں اور زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کردوں گا اور جوق در جوق جماعتیں بکھرے ہوئے اور گرد آلود بالوں سے لبیک کہتی ہوئی تکبیر بلند آواز سے کہتی آنکھوں سے آنسو بہاتی آئیں گی اور جو بھی خانہ کعبہ کی زیارت کو آئے گا اسکا مقصود بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی اور رضا کے سوا کچھ نہ ہوگا کیونکہ میں ہی صاحب خانہ ہوں۔ گویا کہ ایسا ہوگا کہ اس نے میری ہی زیارت کی۔ وہ میرا مہمان ہوگا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا یہ مطلب ہے کہ میں اس کی تکریم کروں گا اور محروم نہ چھوڑوں گا اور اس خانہ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کروں گا جسے ابراھیم کہیں گے اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کراؤں گا اور اس کے ہات سے اسے تعمیر کراؤں گا اور اس کے لیے زم زم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حرمت اس کی

Marfat.com

میراث میں دوں گا اور اس کے مشاعر یعنی مقدس نشانوں کو اس کے ہات سے آشکارا کروں گا پھر ابراھیم کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے اور اس کی طرف مقصد و ارادہ رکھیں گے یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے اس نبی تک پہنچے گی جسے محمد کہیں گے وہ سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہوں گے اور اس نبی کو میں اس کے گھر کے رہنے والوں منتظموں متولیوں اور حاجیوں میں بزرگ و برتر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور چاہنے والا ہو اسے لازم ہے کہ وہ اس جماعت کے ساتھ ہو جن کے بال بکھرے ہوئے گرد آلود ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور نذروں کو پورا کرتے ہیں'۔

﴿۲۵۴۳﴾ابو داؤد نے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ اس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں تصویر کتا اور جنب ہو۔

﴿۲۵۴۴﴾ مسلمان میت کو نہلانا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے اگر ایک نے نہلا دیا سب کے سر سے اتر گیا اور اگر کسی نے نہیں نہلایا تو سب گنہگار ہوئے۔

﴿۲۵۴۵﴾امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دھوپ کے گرم پانی سے غسل نہ کرو کہ وہ برص پیدا کرتا ہے۔

﴿۲۵۴۶﴾ جب لوگ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پاک سننے کی استدعا کرتے تو پہلے آپ غسل فرماتے' سفید لباس پہنتے' سر پر عمامہ باندھتے'۔۔

Marfat.com

چادر اوڑھتے' خوشبو لگاتے' کرسی رکھی جاتی پھر آپ باہر تشریف لاتے اور کرسی پر جلوس فرماتے۔ عود و عنبر کی دھونی لگائی جاتی اور پھر خشوع اور وقار کے ساتھ حدیث مبارک پڑھتے۔ علماء بیان کرتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روش حضرت سعید بن مسیتب رضی اللہ عنہ سے پائی تھی۔

﴿۲۵۴۷﴾ امت محمدیہ کے خصائص میں سے پانچ نمازیں بھی ہیں گزشتہ امتوں میں چار نمازیں تھیں عشاء کی نماز نہیں تھی۔ سب سے پہلے ہمارے نبی ﷺ نے نماز عشاء ادا کی۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز عشاء میں تاخیر کرو (ایک تہائی رات تک) اس لیے کہ تمھیں گزشتہ امتوں کی نمازوں پر فضیلت دی گئی ہے۔

﴿۲۵۴۸﴾ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو جو خط تحریر کیا تھا وہ بسم اللہ سے شروع کیا تھا۔

﴿۲۵۴۹﴾ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا سب سے پہلے جس نماز میں ہم نے رکوع کیا وہ نماز عصر تھی۔

﴿۲۵۵۰﴾ ایک روایت میں آیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ہزار سال تک راہ خدا میں جہاد کیا تھا اور اپنے جسم سے ہتھیار نہ اتارے۔ صحابہ کہنے لگے کیا ہم میں سے کسی میں اتنی طاقت ہے جو ایسا کر سکے۔ اس وقت سورہ قدر نازل ہوئی کہ شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اور اس ایک رات میں قیام کرنا ہزار مہینے راہ خدا میں جہاد کرنے سے افضل ہے۔

Marfat.com

﴿۲۵۵۱﴾ امت محمدیہ کے کسی شخص کے لیے جب دو آدمی بھلائی کے ساتھ گواہی دیں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے لیکن پچھلی امتوں میں جب سو آدمی گواہی دیتے تھے اس وقت جنت واجب ہوتی تھی۔

﴿۲۵۵۲﴾ صحیح حدیث میں ہے کہ فرمایا تمھاری داستان اور ان لوگوں کی داستان جو تم سے پہلے یہود و نصاریٰ تھے اس شخص کی داستان کے مانند ہے جس نے تین مزدور لیے ایک سے صبح سے دوپہر یعنی وقت ظہر تک کام لیا' دوسرے سے ظہر سے وقت عصر تک کام لیا اور تیسرے سے وقت عصر سے غروب آفتاب تک کام لیا۔ ہر ایک کی ایک درہم اجرت مقرر کی۔ جب مزدوروں کو اجرت دینے کا وقت آیا تو تینوں مزدور کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ہمارے عمل متفاوت و کم و بیش ہیں مگر یہ عجیب بات ہے کہ اجرت سب کی برابر ہے۔اس شخص نے کہا میں نے جو شرط کی تھی وہ میں نے تم کو دے دی باقی میرا فضل ہے جس کو چاہے دوں۔ پہلے مزدور کی مثال یہود کی ہے دوسرے مزدور کی مثال نصاریٰ کی ہے اور تیسرے مزدور کی مثال امت محمدیہ کی ہے۔

﴿۲۵۵۳﴾ ابدال کو ابدال اس لیے کہا جاتا ہے کہ انھوں نے بری صفتوں کو صفات حمیدہ سے بدل دیا ہے اور یہ صفات بشریت سے باہر آئے ہوئے ہیں

﴿۲۵۵۴﴾ خطیب نے تاریخ بغداد میں ایک کتاب سے نقل کیا ہے کہ نقباء تین سو ہیں' اور نجباء ستر' ابدال چالیس' اخیار سات' اوتاد چار اور غوث ایک ہے۔ نقباء کا مسکن مغرب اور نجباء کا مسکن مصر اور ابدال کا مسکن شام اور

Marfat.com

اخیار زمین میں سیاح ہیں۔ اوتاد زمین کے گوشوں میں ہیں اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہے۔ اور جب کوئی امر عام عارض ہوتا ہے تو نقباء دعا کرتے ہیں' اور اس حاجت کے پورے ہونے کے لیے عاجزی کرتے ہیں ان کے بعد نجباء ان کے بعد ابدال ان کے بعد اخیار ان کے بعد اوتاد۔ اگر ان کی دعائیں مستجاب ہو جائیں تو فبہا ورنہ غوث عاجزی کرتے ہیں گڑگڑاتے ہیں اور سوال کے تمام ہونے سے پہلے غوث کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔

﴿۲۵۵۵﴾ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ بیت المقدس میں وہ نماز جس میں حضور ﷺ نے انبیاء کی امامت فرمائی تھی' وہ نماز نفل تھی یا فرض۔ اگر فرض تھی تو نماز عشاء تھی یا نماز فجر؟ حدیث معراج کے سیاق سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت المقدس میں تشریف آوری آسمانی عروج سے پہلے ہے۔ تو یہ نماز عشاء ہوگی اور اس قول کے مطابق جس نے کہا کہ یہ قضیہ بعد از نزول معراج ہے تو یہ نماز صبح ہوگی ور بعض نے اس کو ترجیح دی ہے کیونکہ حضور انور ﷺ جب تمام کمالات و برکات لے کر اترے تو انبیاء علیہم السلام پر اپنے فضل و شرف کے اظہار کے لیے یہ نماز پڑھی۔

﴿۲۵۵۶﴾ سدرۃ المنتہیٰ سے چار نہریں نکلتی ہیں دو ظاہر میں دو باطن میں۔ باطن میں وہ ہیں جو جنت میں جاتی ہیں اور ظاہر میں وہ ہیں جو نیل اور فرات کہلاتی ہیں۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ چاروں نہریں جنت کی ہیں: نیل' فرات' سیحان اور جیحان۔

Marfat.com

﴿۲۵۵۷﴾ ابن ابی حاتم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ حضور ﷺ جب معراج کے سفر پر ساتویں آسمان سے نکلے تو ایک نہر ملاحظہ فرمائی جو یاقوت و زمرد کے سنگریزوں پر جاری ہے اس کے پیالے سونے چاندی یاقوت اور موتی اور زبرجد کے ہیں اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ فرمایا اے جبرئیل یہ کیا ہے؟ عرض کیا یہ حوض کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔

﴿۲۵۵۸﴾ بیت المعمور وہ مسجد ہے جو خانہ کعبہ کے محاذ و مقابل ہے یہاں تک کہ اگر اس کا زمین پر گرنا فرض کر لیا جائے تو وہ کعبہ معظمہ پر آکر گرے۔ یہ گھر وہ ہے جسے آدم علیہ السلام کے لیے زمین پر اترنے کے بعد بھیجا گیا۔ پھر آدم علیہ السلام کے بعد اٹھا لیا گیا۔ آسمان پر اسکی قدر و منزلت ایسی ہی ہے جیسی زمین پر خانہ کعبہ کی۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کی زیارت کو آتے ہیں اور واپس ہوتے ہیں جو فرشتہ ایک بار آکر گیا وہ دوبارہ نہیں آتا۔ فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں اور اس کی طرف نماز پڑھتے ہیں۔

﴿۲۵۵۹﴾ حاملین عرش کے بارے میں ہے کہ ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک دو سو سال کی مسافت ہے اور ایک روایت میں سات سو سال ہے۔

﴿۲۵۶۰﴾ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں وضو کے لیے ایک شیطان ہے جس کا نام ولہان ہے۔ جو آدمی کو وضو میں اور پانی کے اسراف میں وسوسے ڈالتا ہے۔

﴿۲۵۶۱﴾ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور

Marfat.com

ﷺ کا منبر یا قبر انور چومنا کیسا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں اور ابن ابی الصنف ایمانی سے جو کہ مکہ مکرمہ کے علماء شافعیہ سے ہیں منقول ہے کہ قرآن کریم حدیث کے اوراق بزرگان دین کی قبریں چومنا جائز ہیں۔

﴿۲۵۶۲﴾ مدینہ منورہ کا ایک نام مومنہ دوسرا محبوبہ تیسرا مقدسہ' بارہ' دارالبرار' طابہ' طیبہ' سیدۃ البلدان' دارالسلام' المحروسہ' المرحومہ' الجبارۃ ' قریۃ الانصار' ایمان اور دار وغیرہ بھی اس کے نام ہیں۔ مدینہ منورہ احد اور عسیر دو پہاڑوں کے درمیان اور وبرہ وواقم دو میدانوں کے بیچ واقع ہے۔ یہ شہر مکہ معظمہ سے تقریباً تین سو میل یعنی ساڑھے چار سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

﴿۲۵۶۳﴾ حضرت بہلول دانا رحمۃ اللہ علیہ قبرستان میں رہتے تھے۔ ایک دن حضرت سری سقطی نے پوچھا آپ شہر میں قیام کیوں نہیں کرتے۔ فرمایا میں ایسے لوگوں میں رہتا ہوں کہ ان کے پاس بیٹھتا ہوں تو مجھے تکلیف نہیں دیتے اور غائب ہوتا ہوں تو غیبت نہیں کرتے۔

﴿۲۵۶۴﴾ یک بہت بڑے مصری ڈاکٹر نے طبی اور سائنسی تحقیقات کی روشنی میں زمزم شریف میں حسب ذیل معدنی اجزاء معلوم کیے ہیں:

(۱) میگنی شئیم سلفیٹ۔ (۲) سوڈیم سلفیٹ۔ (۳) سوڈیم کلورائڈ۔ (۴) کیلشیم کاربونیٹ۔ (۵) پوٹاشیم نائریٹ۔ (۶) ہائڈروجن سلفر۔ (۷) گندھک۔

﴿۲۵۶۵﴾ سارے جہاں کے مالک صرف چار بادشاہ گزرے ہیں دو مومن حضرت سلیمان اور سکندر ذوالقرنین۔ اور دو کافر نمرود اور بخت نصر جس

Marfat.com

کا لقب شداد بن عاد ہے جس نے عدن کے جنگلوں میں جنت بنائی۔ (روح البیان)

﴿۲۵۶۶﴾ آج جاہل مسلمانوں نے حضرت علی یا غوث پاک کے بارے میں عجیب روایتیں گھڑلی ہیں جیسے کہ معراج میں رسول انور ﷺ کو غوث پاک نے کندھا دے کر عرش پر چڑھایا یا یہ کہ غوث پاک نے ملک الموت کی زنبیل چھین لی اور تمام قبض کردہ روحیں ان سے چھڑالیں یا حضور ﷺ نے شب معراج مقام قاب قوسین میں پہنچ کر جب پردہ اٹھا کر دیکھا تو حضرت علی پردے کے اندر بول رہے تھے۔ ان روایتوں پر یقین نہیں کرنا چاہئیے۔

﴿۲۵۶۷﴾ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ علم بلا عمل ایسا ہے جیسے گھر بغیر چھت، بادشاہ بغیر عدل کے ایسا کنواں ہے جس میں پانی نہیں، غنا بغیر سخاوت ایسی ہے جیسے بادل بغیر بارش، جوانی بغیر توبہ ایسی ہے جیسے درخت بغیر پھل، فقیری بغیر صبر ایسی ہے جیسے قندیل بغیر روشنی، عورت بے حیا ایسی ہے جیسے کھانا بغیر نمک۔

﴿۲۵۶۸﴾ رب تعالٰی کی صفات دو قسم کی ہیں بعض وہ ہیں جن کی تجلی مخلوق پر نہیں پڑی اور ان کو کسی معنی سے مخلوق کے لیے استعمال نہیں کر سکتے جیسے واجب الوجود، معبود، خالق، قدیم بعض کے نزدیک رحمان بھی۔ اور بعض صفات وہ ہیں جن کی جھلک مخلوق پر ڈالی گئی اور مخلوق پر بھی ان کا بول دینا جائز ہے جیسے حی، سمیع، بصیر، مالک، عزیز، رؤف اور رحیم۔

Marfat.com

﴿۲۵۶۹﴾ شفاعت تین طرح کی ہوگی: بلندی درجات کے لیے، معافی سیئات کے لیے اور میدان محشر سے نجات دلانے کے لیے۔ پہلی شفاعت بے گناہوں کے لیے، دوسری شفاعت صرف گنہگار مسلمانوں کے لیے اور تیسری شفاعت سے فائدہ کفار بھی حاصل کرلیں گے۔ یعنی گنہگاروں کو تو بغیر عذاب شفاعت پہنچ جائے گی بعض کی مدت عذاب میں کمی ہو جائے گی اور بعض گنہگار اپنی پوری سزا بھگت کر شفاعت پائیں گے۔ بعض جنت میں پہنچ کر شفاعت کی بدولت بلند درجے پائیں گے۔

﴿۲۵۷۰﴾ کسی مجرم کو اللہ تعالیٰ نے اعلان جنگ نہیں دیا سوائے سود خوار کے کہ اعلان فرمایا: فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ یعنی اللہ اور رسول سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔

﴿۲۵۷۱﴾ حدیث شریف میں ہے کہ عورتوں کی عقل بھی ناقص ہے اور دین بھی۔ عقل تو اس لیے کہ ان میں کی دو کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے کیونکہ ان میں بھول چوک غالب ہے۔ اور دین اس لیے کہ یہ نمازیں ہمیشہ نہیں پڑھ سکتیں حیض ونفاس میں اس سے محروم ہیں۔

﴿۲۵۷۲﴾ آج کل جو یہ رواج ہے کہ کسی کا کھیت اپنے پاس گروی رکھا اور اس کی آمدنی کھائی پھر پورا قرض لے کر واپس کیا، یہ حرام ہے۔

﴿۲۵۷۳﴾ ہبہ کی تین صورتیں ہیں: صدقہ، نذر اور ہدیہ۔ محض رضائے الٰہی کے لیے کسی کو کچھ دینا صدقہ ہے۔ رضائے الٰہی کے لیے کسی کو کچھ دے کر خوش کرنا نذر جیسے ماں باپ استاد اور مرشد کا نذرانہ۔ آپس میں تعلقات

Marfat.com

بڑھانے کیلیے تحفۃً کچھ دینا ہدیہ۔ صدقہ اور نذر واپس لینا منع ہے۔ ہدیہ کا واپس لینا جائز اگرچہ برا۔

﴿۲۵۷۴﴾ جس شخص پر بہت قرض ہو گیا ہو اور اس کی ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہو تو اس کو چاہیے کہ نماز وتر کے بعد دو رکعت نفل کھڑے ہو کر پڑھا کرے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ آل عمران کی ۲۶ ویں اور ۲۷ ویں آیتیں قل اللھم سے بغیر حساب تک پانچبار پڑھ لیا کرے انشاءاللہ اس کا قرض بہت جلد ادا ہو جائے گا۔

﴿۲۵۷۵﴾ نبی اکرم ﷺ اس غریب مقروض کی نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے جس نے ادائیگی کے لیے مال نہ چھوڑا ہو۔ آپ مسلمانوں سے فرماتے تھے تم نماز جنازہ پڑھ لو۔ (مسلم، مشکوۃ)

﴿۲۵۷۶﴾ روایت ہے کہ تین پیسے کے عوض مقروض کی سات سو نمازیں مسلمان قرض خواہ کو قیامت میں دلوائی جائیں گی۔ (شامی)

﴿۲۵۷۷﴾ ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص سات بار بھی زندہ ہو کر شہید ہوتا رہے جنت میں نہیں جا سکتا جب تک قرض ادا نہ کر دے۔

﴿۲۵۷۸﴾ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو کوئی غریب مقروض کو مہلت دے اسے رب تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں سے بچائے گا اور اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ (مسلم، مشکوۃ)

﴿۲۵۷۹﴾ رہن رکھی ہوئی چیز کی زکوۃ کسی پر واجب نہیں کیونکہ مالک کا اس پر قبضہ نہیں اور قرض خواہ کی اس پر ملکیت نہیں۔ ہاں جب مقروض

Marfat.com

اپنا ربن چھڑالے تب اس پر گزشتہ برسوں یعنی زمانہ قرض کی زکوٰۃ بھی واجب ہوگی مگر قرض نکال کے۔

﴿۲۵۸۰﴾ سود میں دو شرطیں ہیں دونوں مالوں کا ہم جنس ہونا اور ناپ تول میں یکساں ہونا۔ اگر ان میں ایک بھی شرط نہ ہوگی تو زیادتی حلال ہوگی۔ جیسے ایک من گیہوں کے بدلے دو من جو لینا جائز۔ ایسے ہی مرغی کے دس انڈے دے کر پندرہ لینا جائز کہ یہ اگرچہ ہم جنس ہے مگر ناپ تول کی چیز نہیں ہے۔ ایسے ہی حربی کفار سے نفع لینا سود نہیں۔ (شامی)

﴿۲۵۸۱﴾ حضرت بایزید بسطامی نے ہمدان سے کچھ غلہ خریدا۔ جب لوٹ کر بسطام آئے تو اس میں دو چیونٹیاں پائیں۔ پھر لوٹ کر ہمدان گئے اور چیونٹیاں اسی دوکان پر چھوڑ کر آئے۔

﴿۲۵۸۲﴾ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لوگوں پر لعنت فرمائی ہے: سود لینے والا، سود دینے والا، سود لکھنے والا، سود کا گواہ، نیل سے بدن پر داغ لگوانیوالا، زکوٰۃ نہ دینے والا، طلاق مغلظہ میں حلالہ کرانے والا جبکہ زبان سے حلالہ بولے، مرتد اور ماں باپ کا نافرمان، یتیم کا مال کھانے والا اور جاندار کا فوٹو کھینچنے والا۔ (در منثور)

﴿۲۵۸۳﴾ کسی کافر کو جبراً مسلمان بنایا جائز نہیں مگر مسلمان سے جبراً دین پر عمل کرانا جائز بلکہ ضروری ہے۔

﴿۲۵۸۴﴾ ایک قرآنی معمہ ہے کہ وہ کون صاحب جو خود چالیس سالہ جوان اور ان کے فرزند ایک سو بیس سالہ اور پوتے ۹۰ سالہ بوڑھے۔ اس کا جواب

Marfat.com

یہ ہے کہ وہ حضرت عزیر علیہ السلام ہیں جنھوں نے سو سال کی مدت زمانہ موت میں گزاری اور جب زندہ ہوئے تو خود جوان تھے مگر آپ کی اولاد بوڑھی۔

﴿۲۵۸۵﴾ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گھر ایک بار کھانا نہ تھا آپ نے مجبوراً فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی قمیص چھ درم میں فروخت کر دی۔ درم لے کر آ ہی رہے تھے کہ کوئی سائل مل گیا سب درم اسے عطا کر دیئے۔ آگے بڑھے کہ ایک شخص اونٹنی بیچتا ہوا ملا۔ آپ نے اس سے قرض خرید لی۔ لے کر چلے ہی تھے کہ ایک خریدار مل گیا جس نے بہت بھاری نفع سے خرید لی۔ آپ نے چاہا کہ قرض خواہ کا قرض ادا کر دیں۔ بازار میں بہت تلاش کیا نہ پایا۔ تب آ کر یہ واقعہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سائل رضوان (مالک جنت) تھے اور بائع میکائیل اور خریدار حضرت جبرئیل۔

....

Marfat.com

کتابیات

﴿۱﴾ کنزالایمان ترجمہ قرآن اردو ازاعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بر کاتی قدس سرہ۔

﴿۲﴾ خزائن العرفان حاشیہ اردو بر ترجمہ کنزالایمان از صدر الافاضل مولینا نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہ۔

﴿۳﴾ صحیح البخاری' ایک تانویں جلد' انگریزی ترجمہ ڈاکٹر محمد محسن خان۔

﴿۴﴾ صحیح مسلم' ایک تا چوتھی جلد' انگریزی ترجمہ عبدالحمید صدیقی

﴿۵﴾ سنن ابوداؤد' جلد ایک تا تین' انگریزی ترجمہ احمد حسن۔

﴿۶﴾ سنن نسائی شریف' جلد ایک تا تین ترجمہ وحید الزماں۔

﴿۷﴾ سنن ابن ماجہ' جلد ایک تا دو' ترجمہ عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری۔

﴿۸﴾ مؤطا امام مالک' ترجمہ محمد رحیم الدین۔

﴿۹﴾ مشکوٰۃ المصابیح' جلد ایک تا چار' انگریزی ترجمہ فضل الکریم۔

﴿۱۰﴾ سیرت رسول عربی از علامہ نور بخش توکلی۔

﴿۱۱﴾ سیرت ابن ہشام کامل اردو ترجمہ۔

Marfat.com

﴿۱۲﴾ تفسیر نعیمی از مفتی احمد یار خاں قدس سرہ۔

﴿۱۳﴾ منہاج السالکین ترجمہ تنبیہ الغافلین مؤلف فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ۔

﴿۱۴﴾ اسوہ رسول اور تزکیہ نفس مؤلفہ ریاض احمد خاں۔

﴿۱۵﴾ رسالہ قشیریہ از امام ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن قشیری۔

﴿۱۶﴾ مدارج النبوۃ علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی۔

﴿۱۸﴾ سبع سنابل از میر سید عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ۔

﴿۱۹﴾ آداب السالکین مؤلفہ سیدنا آل احمد اچھے میاں قدس سرہ۔

﴿۲۰﴾ جاء الحق مصنفہ مفتی احمد یار خاں قدس سرہ۔

﴿۲۱﴾ استقامت ڈائجسٹ عقائد نمبر۔

﴿۲۲﴾ استقامت ڈائجسٹ محمد رسول عربی نمبر۔

﴿۲۳﴾ تذکرۃ الاولیاء از شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ۔

﴿۲۴﴾ تذکرہ غوثیہ ملفوظات شیخ غوث علی شاہ قلندر پانی پتی قدس سرہ

﴿۲۵﴾ سراج العوارف از سیدنا ابو الحسین احمد نوری میاں قدس سرہ۔

﴿۲۶﴾ تاریخ جدولیہ۔

﴿۲۷﴾ نزہۃ القاری شرح بخاری مرتبہ مفتی محمد شریف الحق امجدی

﴿۲۸﴾ سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر۔

﴿۲۹﴾ سیارہ ڈائجسٹ رسول اللہ نمبر۔

Marfat.com

﴿۳۰﴾ اصح التواریخ مؤلفہ سید شاہ اولاد رسول محمد میاں قدس سرہ۔

﴿۳۱﴾ بہار شریعت مؤلفہ حضرت صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی صاحب قدس سرہ۔

﴿۳۲﴾ حدیث دفاع از میجر جنرل محمد اکبر خاں۔

﴿۳۳﴾ ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیریں ڈاکٹر سالم قدوائی۔

﴿۳۴﴾ تحفۃ الواعظین از محمد عبد الاحد۔

ان کے علاوہ وہ سیکڑوں رسائل اور کتابیں جو میں نے اس کتاب کی ترتیب کے سلسلے میں پچھلے تیس برس میں پڑھیں مگر جنکے نام اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں۔

•••••••••••

Marfat.com

حضور سرورِ عالم ﷺ کی شان مسلم شریف کی مستند احادیث مبارکہ کی روشنی میں

شانِ حبیب المنعم

من

روایات المسلم

تالیفِ لطیف

غلام مصطفیٰ مجددی ایم اے
علوم اسلامیہ

قادری رضوی کتب خانہ

Marfat.com

Marfat.com

تحفۃ القادریہ

سر الاسرار

خزینہ نعت

جہان اولیاء

سیرت غوث اعظم

انیس الطالبین

حدائق بخشش

فیوض غوث یزدانی

تذکرہ مجددین اسلام

معجزات رسول کریم

قرآن حکیم کا تصور نبوت و ولایت

شان حبیب الرحمٰن

مولانا نورانی کی بارہ تقریریں

ختم نبوت زندہ باد

شان رسول

مقالات مجددیہ

امام احمد رضا اور عشق مصطفےٰ

مکاشفۃ القلوب

قادری رضوی کتب خانہ

Marfat.com